

قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی
مصدقہ رپورٹ





تحقیق وتخریج

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

جلد اوّل

۱، ۲، ۳

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت ملتان

قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی

مصدقہ رپورٹ

جلد اوّل

۱، ۲، ۳

تحقیق وتخریج

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مبلغ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نام کتاب : ”قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی سرکاری رپورٹ“
جسے حکومت پاکستان نے اوپن کیا

انٹرنیٹ ایڈریس جہاں سے یہ کتاب حاصل کی گئی

www.secondhandislam.co.uk

حکومتی ایڈیشن مکمل 21 حصص کو اب موجودہ ایڈیشن میں
5 جلدوں میں سمودیا گیا ہے۔

حواشی، عنوانات،
حوالہ جات کی
تحقیق وتخریج وناشر: اللہ وسایا مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان
مطبع : ناصر زین پریس لاہور
طبع اوّل : ستمبر 2013ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

سرکاری طور پر طبع شدہ کارروائی کی انٹرنیٹ سے کاپی لے کر فقیر نے اس پر عنوان قائم کیے، حواشی لکھے، حوالہ جات کی تحقیق وتخریج کی اس کتاب پر اپنی اس محنت کا

انتساب!

قائد جمعیت علماء اسلام، مفکر اسلام، شیخ الحدیث،

حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

- ...... جن کی قائدانہ صلاحیتوں سے اسمبلی کے ایوان میں قدرت حق نے اسلام کو فتح اور قادیانیت کو شکست سے دوچار کیا۔
- ...... جنہوں نے قومی اسمبلی میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرتب کردہ ''مؤقف ملت اسلامیہ'' کو پڑھا (جو قادیانی گروہ کے محضر نامہ کا مدلل ومکمل جواب تھا)
- ...... جن کی قیادت میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ، شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ظفر احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر غفور احمد رحمۃ اللہ علیہ، چوہدری ظہور الٰہی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ، جناب عبدالحفیظ پیرزادہ، جناب اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار رحمۃ اللہ علیہ، جناب سپیکر فاروق علی خان، جناب ذوالفقار علی بھٹو رحمۃ اللہ علیہ، وزیراعظم پاکستان اور ان کے دیگر گرامی قدر رفقاء نے حقانیت اسلام کی جنگ لڑی اور قادیانیت جیسے کفر بواہ کو چاروں شانوں چت کیا۔

قائد تیری عظمت کو سلام

کہ آج آپ کے جانشین قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ

اس محاذ پر بھی آپ کی جانشینی کا حق ادا کر رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

دیباچہ!

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانی اوباشوں نے قادیانی دھرم کے نام نہاد چوتھے گرو مرزا طاہر احمد کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ اس کے ردعمل میں پاکستان میں تحریک چلی۔ اس وقت پاکستان کے وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو تھے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی میں فیصلہ کے لئے پیش کریں گے۔ جو قومی اسمبلی کے اراکین، آزادانہ، منصفانہ اور جمہوری فیصلہ کریں گے۔ وہ سب کے لئے قابل قبول ہوگا۔ یہ اعلان ہونے کی دیر تھی کہ قادیانی جماعت نے وزیراعظم پاکستان اور قومی اسمبلی کے جنرل سیکرٹری کو درخواست بھجوائی کہ اسمبلی میں ہمارے عقائد پر بحث ہونا ہے تو ہمیں بھی قومی اسمبلی میں پیش ہونے کا موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ وزیراعظم پاکستان نے قائد حزب اختلاف، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ سے مشاورت کے بعد قادیانی ولاہوری دنوں گروہوں کے سربراہوں کو ان کی درخواست پر قومی اسمبلی میں آکر موقف پیش کرنے کی اجازت دے دی۔

اس وقت قومی اسمبلی کے سپیکر جناب صاحبزادہ فاروق علی خان تھے۔ وہ قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی کے بھی چیئرمین قرار پائے۔ ان کی زیر صدارت مہینہ بھر کمیٹی کے اجلاس وقفہ وقفہ سے منعقد ہوتے رہے۔

قادیانی جماعت کے تیسرے چیف گرو مرزا ناصر احمد اور لاہوری گروپ کے لاٹ پادری صدرالدین لاہوری، مسعود بیگ لاہوری، عبدالمنان لاہوری پیش ہوئے۔ جبکہ اس وقت پاکستان کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار تھے۔ چنانچہ طے ہوا کہ تمام قومی اسمبلی کے اراکین جو خصوصی کمیٹی کے بھی اراکین قرار پائے تھے۔ وہ قادیانی، لاہوری گروپ کے قائدین سے قادیانی دھرم کے بارے میں سوالات کرسکتے ہیں۔ لیکن وہ تمام سوالات اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کے ذریعہ ہوں گے۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو قومی رہنما تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ قادیانی مسئلہ ایسے طور پر حل ہو کہ باہر کی دنیا کا کوئی شخص اس پر حرف گیری نہ کرسکے۔ اس لئے آپ نے قادیانی مسئلہ کو قومی

اسمبلی کے سپرد کیا کہ وہ آزادانہ فیصلہ کریں۔اب مشکل یہ پیش آئی کہ قادیانی ولاہوری گروپ کے سربراہان اوران پر سوال کرنے والے جناب اٹارنی جنرل قومی اسمبلی کے ارکان نہ تھے۔ انہیں قومی اسمبلی کی کاروائی میں حصہ لینے کا کیسے اہل قرار دیا جائے؟۔اس مشکل کو حل کرنے کے لئے پوری قومی اسمبلی کو''خصوصی کمیٹی برائے بحث قادیانی ایشو''میں بدل دیا گیا۔قومی اسمبلی کے تمام ممبران کو اس خصوصی کمیٹی کا ممبر قرار دیا گیا۔یوں قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں غیر ممبران قومی اسمبلی کو بھی بلانے کا راستہ نکالا گیا۔ان دنوں قومی اسمبلی کے اجلاس پاکستان سٹیٹ بینک اسلام آباد کی بلڈنگ میں ہوتے تھے۔چنانچہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں ۵راگست ۱۹۷۴ء بروز پیر صبح دس بجے قومی اسمبلی کے ہال واقع پاکستان سٹیٹ بینک اسلام آباد میں مرزا ناصر پر جرح کا آغاز ہوا۔

۵راگست سے لے کر ۱۰راگست تک ۶ردن اور پھر۔۲۰راگست سے لے کر ۲۴راگست تک ۵ردن۔کل گیارہ دن مرزا ناصر احمد چیف قادیانی گروہ پر جرح ہوئی۔۲۷راگست ۲۸راگست ۲ردن ......صدرالدین،عبدالمنان عمر اور مرزا مسعود بیگ،لاہوری گروپ کے نمائندوں پر جرح ہوئی۔کل تیرہ دن قادیانی ولاہوری گروپ کے نمائندوں پر جرح مکمل ہوئی۔

قادیانی گروپ کے مرزا ناصر احمد نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں ۵راگست سے پہلے اپنا بیان پڑھا تھا۔قادیانی گروپ لیڈر نے قومی اسمبلی کے ہر رکن کو اس کی ایک ایک مطبوعہ کاپی دے دی تھی۔اس لئے تمام اراکین نے اس کا مطالعہ کرلیا۔اسے اپنے طور پر قادیانیوں نے شائع بھی کیا۔حکومت نے جو سرکاری رپورٹ شائع کی ہے۔اس کا آغاز ۵راگست کی کاروائی یعنی مرزا ناصر احمد پر پہلے دن کی جرح سے کیا ہے۔

کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ملت اسلامیہ کا قادیانی فتنہ کے خلاف موقف پیش کرنا تھا۔ چنانچہ مرکزی مجلس عمل کے سربراہ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے راولپنڈی میں ڈیرہ جمالیا۔ پارک ہوٹل میں آپ کا قیام طے ہوا۔ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کی لائبریری سے قادیانیت کی کتب اور اخبارات کا ایک ذخیرہ راولپنڈی منتقل کیا گیا۔قادیانی فتنہ سے متعلق مذہبی بحث کو لکھنے کے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کو اور سیاسی بحث لکھنے کے لئے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو راولپنڈی بلالیا گیا۔حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کی مدد کے لئے فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ اور حضرت

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کے ذمہ حوالجات مہیا کرنے کا کام لگایا گیا۔ قادیانی فتنہ سے متعلق سیاسی بحث لکھنے کے لئے حوالجات مہیا کرنے کا کام حضرت مولانا تاج محمودؒ اور حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ کے ذمہ لگایا گیا۔ دن بھر خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، امام اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ، فخر قوم چوہدری ظہور الٰہی مرحوم، جناب عزت مآب پروفیسر غفور احمدؒ شریک ہوتے۔ رات کو حضرت شیخ بنوریؒ کے ہاں یہ سب حضرات یا جو فارغ ہوتے تشریف لاتے۔ البتہ حضرت مفتی صاحبؒ بہر حال ہر روز تشریف لاتے۔ دن بھر میں محضر نامہ کا جتنا حصہ تیار ہو جاتا وہ سنتے۔ حضرت شیخ بنوریؒ کے حکم پر حضرت پیر طریقت سید نفیس الحسینیؒ اپنے کاتب شاگردوں کی ٹیم کے ہمراہ راولپنڈی تشریف لائے جو حصہ محضر نامہ کا تیار ہو جاتا۔ وہ حضرت سید نفیس الحسینیؒ کے سپرد کر دیا جاتا۔ وہ اس کی کتابت کراتے۔ غرض اللہ رب العزت نے فضل فرمایا کہ دن رات مشین کی طرح تمام حضرات اپنا اپنا کام کرتے رہے۔ ادھر ۲۸؍اگست کو لاہوری گروپ پر جرح مکمل ہوئی۔

اگلے دن ۲۹؍اگست (ملت اسلامیہ کا موقف جو پہلے سے لکھا جا چکا تھا) کو حضرت مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں پڑھنا شروع کیا۔ ۲۹، ۳۰؍اگست کو حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے اپنا بیان مکمل فرمایا جو ملت اسلامیہ کا موقف اور چار ضمیمہ جات پر مشتمل تھا۔ ضمیمہ نمبر۱، فیصلہ مقدمہ بہاول پور۔ ضمیمہ نمبر۲، فیصلہ مقدمہ راولپنڈی، ضمیمہ نمبر۳، فیصلہ مقدمہ جمیس آباد، ضمیمہ نمبر۴، فیصلہ مقدمہ جی ڈی کھوسلہ گرداسپور۔ یہ تمام مسودہ حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے دو دن میں مکمل فرمایا۔

مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ ایم این اے نے اپنی طرف سے علیحدہ محضر نامہ تیار کیا تھا۔ جسے حضرت مولانا عبدالحکیم ایم این اے نے ۳۰؍اگست کے اجلاس کے آخری حصہ میں پڑھنے کا عمل شروع فرمایا۔ جو ۳۱؍اگست کے اجلاس کے اختتام تک مکمل ہو گیا۔ ۲؍ستمبر کے اجلاس میں سردار مولا بخش سومرو، شہزادہ سعید الرشید عباسی، صاحبزادہ صفی اللہ، ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری، سردار عنایت الرحمٰن عباسی، چوہدری جہانگیر علی، کرنل حبیب احمد، مولانا غلام غوث ہزاروی، مغل اورنگزیب، راؤ خورشید علی خان، مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری، میاں عطاء اللہ، بیگم نسیم جہان، پروفیسر غفور احمد، خواجہ غلام سلیمان تونسوی، سید عباس حسین گردیزی، جناب عبدالعزیز بھٹی، حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، چوہدری غلام رسول تارڑ، جناب محمد افضل

رندھاوا، چوہدری ممتاز احمد، غلام نبی چوہدری، ملک کرم بخش اعوان، جناب غلام حسن خان ڈھانڈلہ، مخدوم نور محمد ہاشمی اور دیگر ممبران نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی بحث میں حصہ لیا اور قادیانی مسئلہ پر اظہار خیال کیا۔ قادیانی ولاہوری گروپ پر جرح کے بعد قادیانی مسئلہ پر جوان کی رائے تھی اپنے اپنے خطابات میں اس کا کھل کر اظہار کیا۔

۳ر ستمبر کو جناب غلام رسول تارڑ، جناب کرم بخش اعوان، مولانا غلام غوث ہزاروی، پروفیسر غفور احمد، ڈاکٹر محمد شفیع، چوہدری جہانگیر علی، مولانا ظفر احمد انصاری، جناب حنیف خان، خواجہ جمال کوریجہ، حضرت مولانا عبدالحق، ممبران قومی اسمبلی نے بحث میں حصہ لیا۔

(۴ر ستمبر کو سری لنکا کے وزیر اعظم تشریف لائے۔ ان کے اعزاز میں قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا۔ اس لئے آج کی کاروائی خصوصی کمیٹی کا حصہ نہ تھی۔)

۵ر ستمبر کو پھر قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ جناب چوہدری محمد حنیف خان، ارشاد احمد خان، ملک محمد سلیمان، جناب عبدالحمید جتوئی، ملک محمد جعفر، ڈاکٹر غلام حسین، چوہدری غلام رسول تارڑ، احمد رضا خان قصوری کے قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی میں بیانات ہوئے۔ آج کے اجلاس کے آخری حصہ میں جناب یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل نے بحث کو سمیٹنا شروع کیا۔

۶ر ستمبر کو ممبران قومی اسمبلی اور جناب یحییٰ بختیار کے بیانات و بحث اختتام کو پہنچی۔

۷ر ستمبر کو بھی خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں ممبران نے بحث میں حصہ لیا۔ ۵ر اگست سے ۷ر ستمبر تک مہینہ بھر سے زائد کے عرصہ میں اسمبلی کی اس مسئلہ پر کارکردگی کے کل ۲۱ر دن ہیں۔ جس کا خلاصہ یوں ہے:

مرزا ناصر احمد	پر جرح	۱۱ر دن	ہوئی۔
لاہوری گروپ	پر جرح	۲ر دن	ہوئی۔
حضرت مولانا مفتی محمودؒ	کا بیان	۲ر دن	ہوا۔
حضرت مولانا عبدالحکیم	کا بیان	ار دن	ہوا۔
ممبران قومی اسمبلی	کے بیانات	۳ر دن	ہوئے۔
ممبران و یحییٰ بختیار	کے بیانات	۲ر دن	ہوئے۔
	کل	۲۱ر دن کی کاروائی تھی	

۷ر ستمبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں قادیانی، لاہوری مرزا قادیانی کے ماننے والے دونوں گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ اس زمانہ میں قومی اسمبلی کی یہ تمام تر کاروائی آڈیو ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کی گئی۔ خصوصی کمیٹی کی اس تمام کاروائی کو ٹاپ سیکرٹ (انتہائی خفیہ) قرار دے کر سر بمہر کر دیا گیا۔ البتہ اسمبلی کے قواعد وضوابط کے مطابق تمام آڈیو کیسٹوں سے اسے کاغذ پر اسمبلی کے عملہ نے منتقل کیا۔ اس خصوصی کمیٹی کی کاروائی کو انتہائی خفیہ کاروائی قرار دے کر اس کی اشاعت کو ممنوع اس لئے قرار دیا گیا کہ قادیانی گروہ نہیں چاہتا تھا کہ ہمارا کچا چٹھا قادیانی عوام کے سامنے آئے کہ کس طرح دن رات ہر اجلاس میں کئی بار قادیانی قیادت نے اپنے عقائد ونظریات سے انحراف کیا۔ سیاہ دلی کے ساتھ سفید جھوٹ بولے۔ قادیانی شاطر قیادت نے دن رات جھوٹ بول کر اپنے عوام کے سامنے میاں مٹھو بنے کہ اگر اسمبلی کی وہ کاروائی چھپ جائے تو آدھا پاکستان قادیانی ہو جائے۔ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا یہ بیان تاریخ کا حصہ ہے۔

ان دنوں جس ٹیم نے قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کے لئے محنت کی۔ فقیر راقم کو بھی ان کی جوتیوں میں بیٹھنے کی سعادت حاصل تھی۔ تب مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، چوہدری ظہور الٰہی اور دیگر اراکین اسمبلی دن بھر کی کاروائی سنانے کے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے پاس راولپنڈی پارک ہوٹل تشریف لاتے۔ ان کی تمام گفتگو، قادیانیوں سے سوالات وجوابات کو تفصیل کے ساتھ فقیر نے کاپی پر نوٹ کیا۔ اسمبلی میں بھی رپورٹنگ کے لئے ساتھی موجود ہوتے تھے۔ جو ہنڈس لیتے رہتے تھے۔ وہ تمام کاروائی بھی فقیر نے قلمبند کی۔ کچھ مواد ممبران سے بھی مل گیا۔ اس طرح ''تاریخی قومی دستاویز'' کتاب تیار ہوگئی۔ اس دوران میں اللہ رب العزت کے کرم کا معاملہ ہوا کہ جوہانسبرگ میں لاہوری گروپ کی طرف سے ایک کیس دائر ہوا۔ جوہانسبرگ افریقہ کے مسلمانوں نے رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ سے اس کیس کی پیروی کے لئے مدد مانگی۔ رابطہ نے پاکستان کے اس وقت کے صدر جناب ضیاء الحق سے اس کیس کی پیروی کے لئے درخواست کی۔ پاکستان سے بھاری بھرکم سرکاری وفد افریقہ کے لئے گیا۔ اس میں پاکستان کے لاء سیکرٹری جناب جسٹس (ر) محمد افضل چیمہ صاحب بھی تھے۔ چنانچہ چیمہ صاحب کے ذریعہ وفد کو پاکستان کی قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی وہ کاروائی جو آڈیو سے رجسٹروں پر منتقل کی گئی تھی۔ اس کی کاپی صدر مملکت کے حکم پر فراہم کی گئی۔ اس وفد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنمایان حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، جناب عبدالرحمن باوا، مولانا منظور

احمد الحسینیؒ اور بہت سارے حضرات شریک تھے۔ چنانچہ اس خصوصی کمیٹی کی انتہائی خفیہ کاروائی کی کاپی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان رہنماؤں کو بھی میسر آ گئی۔ اس تمام مواد سے ملخص کتاب فقیر نے مرتب کی تھی۔ وہ بلا مبالغہ پچاس ساٹھ ہزار کے قریب چھپ کر دنیا میں تقسیم ہوئی۔ انگلش، بنگلہ وغیرہ زبانوں میں اس کے تراجم ہوئے۔

قادیانی جب اسمبلی کی کاروائی کا تذکرہ کرتے تو اس کا خلاصہ یا مفہوم (تاریخی قومی دستاویز) جو بھی آپ فرمائیں ان کے سامنے کیا جاتا تو وہ دم بخود ہو جاتے۔ قادیانی قیادت اس صورت حال سے بہت پریشان ہوئی۔ ''قومی تاریخ دستاویز'' پونے چار سو صفحات کی کتاب کی اہمیت کم کرنے کے لئے قادیانی قیادت نے مستقل جھوٹ گڑھنے والی پارٹی کا اجلاس کیا اور ایک مضمون تیار کر کے انٹرنیٹ پر رکھ دیا کہ یہ کتاب غلط بیانی پر مشتمل ہے۔ ہم ان سے کہتے رہے کہ یہ غلط ہے تو جو صحیح ہے وہ آپ لائیں۔ لیکن جھوٹ بولنا اور جھوٹ کی پردہ داری پر سانپ سونگھ جانا۔ یہ قادیانی قیادت کے حصہ میں لکھا ہے۔ غرض اس پر سالہا سال بیت گئے۔

ایک بار محترمہ بینظیر بھٹو کے عہد حکومت میں قومی اسمبلی کے ریکارڈ روم میں آگ بھڑک اٹھی۔ جو ریکارڈ جل گیا ان میں وہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کا آڈیو ریکارڈ بھی تھا۔ اس سے تشویش ہوئی کہ قادیانی اس ریکارڈ کو ضائع کرنے کے درپے ہیں۔ لیکن اطمینان تھا کہ وڈیو سے وہ کاغذوں پر منتقل شدہ حصہ ریکارڈ محفوظ تھا۔ آج سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل ایک دن خبر آئی کہ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ مرزا اسپیکر قومی اسمبلی پاکستان نے اس کاروائی کو اوپن کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اور وہ کاروائی قومی اسمبلی سیکرٹریٹ شائع کر رہا ہے۔ اس اقدام کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا گیا۔ اس پر خوشی کے جذبات پر مشتمل مضامین ہم نے شائع کئے۔

لیکن زخمی سانپ کی طرح قادیانی قیادت بلوں میں تڑپتی رہی۔ انہوں نے چپ کا روزہ نہ توڑا۔ محترمہ فہمیدہ مرزا کے بیان پر بھی چھ ماہ بیت گئے۔ اسمبلی کی کاروائی نہ چھپی تو پھر قادیانیوں نے کہنا شروع کیا کہ وہ کیوں نہیں چھاپتے۔ وہ اعلان کا کیا بنا؟۔ ہمیں اس پر شبہ ہوا کہ شاید پھر قادیانیوں نے اس پر پابندی نہ لگوا دی ہو۔ آج سے چند ماہ قبل بزنس ریکارڈز اسلام آباد میں بٹ صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا کہ وہ کاروائی چھپ گئی ہے۔ اس کی بابت تسلی تو ضرور ہوئی۔ لیکن ابھی واہمہ کا شکار تھے کہ اب ۲۰ رجنوری ۲۰۱۲ء کے روزنامہ جنگ میں خبر شائع ہوئی ہے جسے پڑھ کر ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ خوشی سے وجد کرنے لگا۔ آپ بھی خبر پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ لیجئے باقی باتیں پھر۔ ابھی تو آپ خبر پڑھیں جو یہ ہے:

قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا خفیہ پارلیمانی ریکارڈ اوپن کر دیا گیا

"اسلام آباد (طاہر خلیل) قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا خفیہ پارلیمانی ریکارڈ اوپن کر دیا گیا۔ اسپیکر ڈاکٹر فہمیدہ مرزا نے ۳۸ سال بعد قادیانی آئینی ترمیم کا خفیہ ریکارڈ اوپن کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو بھٹو دور میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی نے دوسری آئینی ترمیم کی منظوری دی تھی۔ اس مقصد کے لئے پورے ایوان کو قائمہ کمیٹی قرار دے کر اس کے خفیہ اجلاس منعقد کئے گئے۔ چار خفیہ اجلاس میں جماعت احمدیہ کے اس وقت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے دلائل دیئے تھے جس پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے تفصیلی جرح کی۔ چونکہ ساری کاروائی خفیہ تھی۔ اس لئے تحریری ریکارڈ پارلیمنٹ ہاؤس میں سربمہر رکھا گیا۔ ذرائع نے کہا کہ آفیشل سیکرٹ ایکٹ کے تحت کوئی بھی دستاویز ۳۰ سال تک خفیہ رہ سکتی ہے۔ تیس سال کے بعد اسے اوپن کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۳۸ سال کے بعد موجودہ اسپیکر نے خفیہ قادیانی ترمیمی بل کا سارا ریکارڈ اوپن کرنے کی منظوری دے دی۔

ذرائع نے یہ بھی انکشاف کیا کہ قادیانی آئینی بل کا خفیہ آڈیو ریکارڈ بینظیر دور ۱۹۹۳ء میں جل گیا تھا۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے خفیہ ریکارڈ کی تیاری اور طباعت پر قومی اسمبلی کو ۴۶ لاکھ روپے خرچ کرنا پڑے ہیں اور سارا ریکارڈ اوپن کر کے جمعرات کو پارلیمنٹ ہاؤس کی لائبریری میں رکھ دیا گیا ہے۔ جہاں اراکان اس سے استفادہ کر سکیں گے۔ علاوہ ازیں سینٹ کے اپوزیشن لیڈر مولانا عبدالغفور حیدری نے بھی قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا پارلیمانی ریکارڈ حاصل کرنے کے لئے قومی اسمبلی سیکرٹریٹ سے باضابطہ رابطہ کر لیا ہے۔"

اس خبر اور بٹ صاحب کے مضمون کے بعد سے ہم مسکین اس کی تلاش میں فکر مند ہوئے۔ حضرت مولانا محمد خان شیرانی صاحب چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان سے دفتر ختم نبوت ملتان میں مستقل ایک میٹنگ کی۔ گزشتہ سال ۱۴۳۲ھ کے حج سے پہلے سکھر میں حضرت مولانا عبدالغفور حیدری سے میٹنگ ہوئی۔ حج کے بعد دوبارہ رابطہ ہوا۔ کئی سفر کئے۔ مولانا عزیزالرحمن ثانی، قاری نذیر احمد لاہور سے اسلام آباد اتنی بار آئے، گئے کہ شاید ڈائیو والے بھی پریشان ہو گئے ہوں گے۔ لیکن کام نہ ہوا۔ مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا قاری احسان اللہ، مولانا مفتی محمد اویس عزیز، پیر طریقت حضرت مولانا عزیزالرحمن ہزاروی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد اکرم طوفانی، پتہ نہیں جنون کی حالت میں کس کس کی منتیں کیں۔

بخدا!!اس آفیشل اور مکمل کاروائی کو حاصل کرنے کے لئے اتنا جنون تھا کہ بس نہ پوچھیئے کہ غم عاشقی میں کہاں کہاں سے گزر گیا۔

روبرو، کوبکو، دربدر اور سربسر۔ کہاں کہاں پر کوشش کی؟۔ یہ بے قراری کی حالت میں مخلصانہ محنت کی کیفیات تو اللہ رب العزت جانتے ہیں۔ جب بیل منڈھے چڑھتی نظر نہ آئی تو حضرت صاحبزادہ سعید احمد صاحب کے گھر لاہور میں مخدوم گرامی حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم سے میٹنگ کرنے کے لئے ملتان سے سفر کر کے لاہور گیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، صاحبزادہ سعید احمد، ڈاکٹر قاری عتیق الرحمٰن، سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے ہمراہ پون گھنٹہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن سے میٹنگ ہوئی۔ قائد جمعیت نے فرمایا کہ رکاوٹ کیا ہے؟۔ عرض کیا کہ حضرت حیدری صاحب مدظلہ کئی ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ سپیکر فہمیدہ صاحبہ نہیں مان رہی۔ کاروائی چھپ گئی ہے۔ کئی اس کے سیٹ تیار ہو کر اسمبلی، ڈپٹی سپیکر کے دفتر کے ساتھ والے کمرہ میں محفوظ ہیں۔ لیکن تقسیم کے لئے محترمہ آمادہ نہیں۔ اس پر چھیالیس لاکھ ہماری غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق گورنمنٹ کا طباعت پر خرچہ آیا ہے۔ لیکن محترمہ تقسیم پر راضی نہیں۔ مخدوم محترم قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ آپ کے خیال میں اس کے نہ دینے کا باعث کیا ہے؟۔ فقیر نے عرض کیا کہ حکومت کی دون ہمتی یا قادیانی لابی نے باہر سے زور ڈلوایا ہے کہ تقسیم نہ ہو یا حکومت کا واہمہ کہ کوئی قضیہ نہ کھڑا ہو جائے۔ لیکن ہمارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ چاہے خود قادیانی رکاوٹ ہوں۔ لیکن وہ میاں مٹھو بن جائیں گے کہ باہر کیوں نہیں لاتے؟۔ تو اس کا تقاضہ ہے کہ یہ ملنی چاہئے۔ یہ بھی اندیشہ ہے کہ......!اس پر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے روک دیا۔ فرمایا چھوڑ دیجئے۔ میں سمجھ گیا۔ کوشش کرتے ہیں۔ وقت لگے گا نکلوانے میں۔ لیکن مل جائے گی۔ اس پر بھی کافی عرصہ بیت گیا۔ تو مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے ذریعہ بارہا حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کو یاددہانی کرائی۔ لیکن حضرت مولانا کا خیال مبارک تھا کہ ایک دفعہ کہوں گا اور ایسے طور پر کہ وہ انکار نہ کر سکیں۔ حضرت مولانا کا موقف سو فیصد صحیح تھا۔ لیکن ہماری بے قراری کو کاروائی حاصل کئے بغیر کیسے قرار آئے گا؟ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب دامت برکاتہم کے اس مسئلہ پر اتنے کان کھائے کہ ان کو اس کا نام سنتے ہی الرجی ہو جاتی۔

قارئین جانے دیں۔ ہر کام کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوتا ہے کہ برادر زادہ مولانا سہیل باوا کا لندن سے فون آیا کہ لندن کی ایک ویب سائیڈ پر قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی

برائے قادیانی مسئلہ کی سرکاری آفیشل مکمل کارروائی آ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ ان سے عرض کیا کہ اس کی سی ڈی بنوائیں۔ ابھی فقیر یہ خبر چھپائے ہوئے تھا کہ برادر جناب محمد متین خالد صاحب نے فرمایا کہ ویب سائیڈ پر کارروائی بندہ نے مکمل دیکھ لی ہے۔ مبارک ہو۔ اب سوچوں کہ یا اللہ یہ کیسے ملے گی؟۔ کچھ دیر کے بعد جناب مولانا قاضی احسان احمد صاحب کا کراچی سے فون آیا کہ قومی اسمبلی کی کارروائی ویب سائیڈ پر آ گئی ہے۔ آپ کے علم میں ہے؟۔ فقیر نے عرض کیا سنا تو ہے۔ لیکن جب تک دیکھ نہ پائیں آنکھیں کیسے ٹھنڈی ہوں؟۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ برادر نبیل صاحب اور جناب سید انوار الحسن صاحب نے اس کا پرنٹ نکالنا شروع کر دیا ہے۔ فقیر اب ان دونوں سے ڈائریکٹ ہو گیا۔ کاغذ اچھا لگائیں۔ کوئی صفحہ رہ نہ جائے۔

لیجئے! خلاصہ یہ کہ مکمل کارروائی انٹرنیٹ لندن کی ویب سائیڈ سے مل گئی۔ کل ۲۱ ردنوں کی کارروائی کے ۲۱ حصص اور ۳۰۸۳ صفحات تھے۔

مطبوعہ کارروائی کی کاپی ۲۰۱۲ء عید قربان سے چند دن قبل فقیر کو انٹرنیٹ سے ملی۔ پہلے مرحلہ میں مکمل کارروائی کو علیحدہ علیحدہ جلد کرایا۔ اکیس دنوں کی کارروائی اکیس جلدوں میں جلد ہوئی۔ پھر دوبارہ ہر جلد کا دوسرا فوٹو کرایا اور اس پر کام کا آغاز کیا۔

جدید ایڈیشن

ابتداء میں یہی خیال تھا کہ اس کا مکمل عکس لے کر شائع کر دیا جائے۔ چونکہ انٹرنیٹ پر ایک چیز پہلے سے موجود ہے۔ حکومت نے شائع کی، مگر تقسیم نہیں کر رہی۔ قادیانیوں نے اسے شائع نہیں کرنا، اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ اسے شائع کریں۔ لیکن اس کو چونکہ انٹرنیٹ سے لیا تھا جس نے انٹرنیٹ پر اس کو لوڈ کیا۔ اس نے بھی سکین کر کے چڑھایا اور ہم نے اس کا پرنٹ لیا۔ پرنٹ میں تمام تر احتیاط کے باوجود نقل در نقل سے یہ مطلہ کاپی ایسے نہ تھی جو شائع ہو سکے۔ اب شائع بھی کرنا چاہتے ہیں۔ کمپوزنگ موجود نہیں جو شائع شدہ ہے۔ دوبارہ شائع کرنے سے زرلٹ صحیح نہ آئے گا۔ مجبوراً فیصلہ کیا کہ اس کو دوبارہ کمپوز کرایا جائے۔

۲..... خیال ہوا کہ جب کمپوزنگ دوبارہ کرانا ہے تو جتنا انگریزی کا حصہ ہے اس کا ترجمہ بھی ہو جائے تاکہ اردو پڑھا لکھا تمام طبقہ اس کے ایک ایک حرف سے فائدہ حاصل کر سکے۔ جو کارروائی کی قلمی کاپی جوہانسبرگ کیس کے سلسلہ میں ملی تھی اس کاپی میں انگلش کا اردو ترجمہ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے راولپنڈی کے جناب کے. ایم سلیم سے اس زمانہ

میں کرایا تھا۔ اب جو مطبوعہ سرکاری پرنٹ شدہ کاپی کا عکس انٹرنیٹ سے ملا۔ اس قلمی نسخہ کا ترجمہ اس پرنٹ شدہ نسخہ پر نقل کیا گیا۔ لائبریری میں فقیر کے معاون مولانا محمد صفدر نے بہت مدد کی۔ آج اس موقعہ پر مجھے حضرت مولانا اجمل شہید جو کراچی میں مجلس کے مبلغ تھے اور شہادت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے وہ بہت یاد آرہے ہیں اور ان کی جدائی کے صدمہ نے پھر زخم کو ہرا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں کہ قلمی نسخہ کے کے۔ایم سلیم کے ترجمہ کو مطبوعہ سرکاری رپورٹ کے صفحات پر منتقل کیا اور اس کے لئے مرحوم نے بلا مبالغہ دن رات ایک کر دیئے۔ بہت ہی کام کے آدمی تھی۔ آج ان کے کام کو دیکھتا ہوں تو وجدان میں یادوں کی ٹیس بے قرار کر دیتی ہے۔ جب تک یہ کتاب دنیا میں رہے گی مرحوم کو ثواب ملتا رہے گا۔ مرحوم کے لئے یہ کتاب صدقہ جاریہ ہے۔ مولانا محمد صفدر، مولانا محمد اجمل دونوں انگریزی سے بقدر ضرورت شناسائی رکھتے تھے۔ جہاں ضرورت پیش آتی مزید رہنمائی عزیز مکرم مولانا حافظ محمد انس سے لیتے تھے۔ اب جونہی ترجمہ کی نقل کا کام مکمل ہو جاتا وہ حصہ فقیر کے سپرد کر دیتے۔ فقیر ان کے حوالہ جات پر کام کرنا شروع کر دیتا۔ جن جلدوں پر کام مکمل ہو جاتا وہ کمپوزنگ کے لئے دے دی جاتیں۔ کچھ جلدیں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے جانشین حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کو بھجوائی گئیں کہ وہ انگلش کی پروف ریڈنگ، ترجمہ کی چیکنگ اور سرخیاں لگا دیں۔ آپ نے یہ کام جناب مکرم اطہر عظیم صاحب کو دیا۔ انہوں نے شروع کیا۔ جتنا کیا خوب کیا۔ لیکن ان کی دفتری اپنی مصروفیات کراچی کے حالات کا مدوجزر، پھر اچانک ان کی صحت بگڑ گئی۔ ادھر فقیر کی بے قراری جو کام جتنا جس حالت میں تھا منگوا لیا۔ اردو کے پروف خود پڑھے۔ انگریزی کے پروف پڑھنے کے لئے عزیز مکرم مولانا محمد انس نے سرتوڑ کوشش کی۔ مولانا محمد صفدر ان کے ساتھ رہے وہ مرحلہ مکمل ہوا۔

۳...... ملتان میں کمپوزنگ جناب برادر عدنان سنپال نے کی ان کی معاونت مخدوم زادہ حافظ یوسف ہارون نے کی۔ کچھ کام حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کراچی سے کرایا۔ بہت سی فائلیں ملتان و کراچی کی کمپوز شدہ ان کی پروف ریڈنگ اور سرخیاں قائم کرنے کا کام مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے سرانجام دیا اور بہت محنت فرمائی۔ اس کراچی کے کام کے انگلش حصہ کی پروف ریڈنگ عزیز مکرم مولانا حافظ محمد انس نے کی۔ غلطیاں جناب برادر عدنان سنپال نے لگائیں۔

۴...... پورے اکیس حصص میں بعض مکمل، بعض ناقص حصے ایسے تھے جن کا انگلش سے اردو میں ترجمہ کا کام باقی تھا۔ وہ جناب برادر عبدالرؤف صاحب کے ذریعہ جناب راؤ ارشد سراج

الدین لاہور نے کیا اور دن رات ایک کر کے کیا۔ وہ حصہ اتنا جامع ترجمہ ہے کہ بہت ہی خوشیوں کا سماں باندھے ہوئے ہے۔ محنت ان دوستوں کی۔ دعا حضرت صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی، کہ کام ہوا اور خوب ہوا۔ کچھ حصص کا ترجمہ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی توجہ سے مولانا غضنفر عزیز جو لمز یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر ہیں۔ انہوں نے کر کے یا کرا کے دیا۔

غرض جناب کے۔ایم سلیم راولپنڈی، جناب راؤ ارشد سراج الدین لاہور، جناب مولانا غضنفر عزیز کی محنتوں سے ترجمہ کا کام ہو گیا۔ حکومت کے شائع شدہ نسخہ میں انگلش کا حصہ بغیر ترجمہ کے ہے۔ ہمارے اس مطبوعہ جدید ایڈیشن میں انگلش متن کے ساتھ، اُس کا اردو ترجمہ بھی ہے۔ گویا یہ اس جدید ایڈیشن کی وہ خوبی ہے جس نے اس کتاب سے استفادہ کو ہر اردو پڑھے لکھے دوست کے مطالعہ کے قابل بنادیا ہے۔ البتہ ترجمہ کو ہم نے بین القوسین (ان بریکٹ) کر دیا ہے تاکہ حکومتی ایڈیشن کا امتیاز واضح رہے۔

۵...... اپریل ۲۰۱۳ء کے اوائل میں قریباً کمپوزنگ کا کام اور ترجمہ مکمل ہو گئے تھے۔ فقیر نے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری دامت برکاتہم سے اجازت لے کر ڈیرہ غازیخان کے مبلغ حضرت مولانا محمد اقبال صاحب کو اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ دن رات، سفر و حضر میں پروف ریڈنگ کا کام ہم کرتے رہے۔ بس ان دنوں مسودہ تصحیح کرتے کرتے نیند آتی تھی اور جاگتے ہی پھر کام پر جت جاتے تھے۔ اوّل سے آخر تک تمام پروف پڑھے۔ سرخیاں جہاں ضرورت تھی قائم کیں۔ پھر پورے مسودہ کے انگلش حصہ کی دوبارہ عزیز مکرم حافظ محمد انس حفظہ اللہ تعالیٰ نے پروف ریڈنگ کی۔ اب برادر جناب عبدالرؤف صاحب کا اصرار تھا کہ تمام مسودہ کا انگریزی حصہ اور ترجمہ جناب راؤ ارشد سراج الدین کی نظر سے گذرنا چاہئے۔ یہ فقیر کے دل کی آواز تھی۔ ۲۸ر اپریل ۲۰۱۳ء کی صبح مسودہ راؤ ارشد سراج الدین صاحب کے سپرد کیا کہ وہ نظر ثانی کریں اور فقیر حجاز مقدس اور ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کے سفر پر روانہ ہو گیا۔ روانہ ہوتے وقت فقیر کے اندر کی حالت یہ تھی کہ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ مجھے حجاز مقدس کے سفر کی خوشی زیادہ تھی یا اس کتاب کے کام رکنے کا غم زیادہ تھا۔ کام رکنے کا معنی یہ ہے کہ اگر فقیر پاکستان ہوتا تو محترم راؤ ارشد سراج الدین صاحب جتنا مکمل کرتے جاتے فقیر اس کی غلطیوں کی تصحیح کے بعد فائل کرتا جاتا۔ مہینہ بھر تو یوں گذر گیا۔ پھر جناب تکرکورس کی مصروفیت یوں دو ماہ گذر گئے۔

محترم راؤ صاحب جتنا مکمل کرتے جاتے وہ برادر عدنان سنپال غلطیاں لگا کر مکمل

کرتے جاتے۔ دن رات سفر جاری رہا۔ ۱۰ ررمضان المبارک کو کراچی کے سفر سے ملتان حاضر ہوا تو تمام جلدوں کی پروف ریڈنگ، غلطیوں کی تصحیح وغیرہ کا کام ایک دودن میں مکمل ہوگیا۔

۶...... حکومت کے شائع کردہ نسخہ میں پہلی سطر سے سوال وجواب شروع ہوا۔ پھر تقاریر وتجاویز، چل سو چل ہزار ہا صفحات پر پھیلا ہوا۔ مسودہ ۲۱ حصوں پر مشتمل۔ اوّل سے آخر تک کہیں نہیں معلوم تھا کہ کون سی بات کہاں ہے، ضرورت تھی کہ اس مسودہ کی سرخیاں لگائی جائیں۔ عنوانات قائم کئے جائیں تاکہ استفادہ مزید آسان ہوجائے۔

۷...... قومی اسمبلی کے ممبر حضرات کو قادیانیت کے مباحثہ سے پہلی بار پالا پڑا۔ قادیانی ولاہوری گروپ کے سربراہ قادیانیت کی چالبازیوں کے امام اور فن چکر بازی میں مرزاغلام احمد قادیانی کا مکمل پرتو لئے ہوئے تھے۔ بہت سارے مقامات پر حوالہ جات میں ایسا چکر ڈال دیتے کہ سامنے والا جو مکمل آگاہی نہیں رکھتا وہ ایک بار چونک اٹھے کہ کیا ہوگیا۔ مثلاً سیرۃ الابدال کا حوالہ پیش ہوا کہ ص ۱۹۳ پر عبارت ہے۔ مرزا ناصر نے سر پر آسمان اٹھالیا کہ ۱۶ صفحہ کی کتاب ہے۔ ص ۱۹۳ کہاں سے آگیا۔ اتنی بڑی غلط بیانی، یوں غلط بیانی سے قادیانیت کو بدنام کیا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ! اب حوالہ نہ اٹارنی جنرل کو پڑھنے ہی دیا گیا نہ وہ کارروائی میں پیش ہوا۔ نہ مرزا ناصر نے حوالہ کا ذکر کیا کہ کیا حوالہ ہے۔ اتنا شور کیا کہ بات ۱۶ اور ۱۹۳ صفحہ کے شور میں دب گئی۔ اب حوالہ پیش ہی نہیں ہوا۔ کون سا حوالہ تھا۔ کیا فرق لگا۔ کچھ اشارہ بھی ہوتا تو فقیر حوالہ تلاش کر کے لاتا اور معاملہ قارئین پر صاف ہوتا۔ وہ تو نہ ہوا۔ لیکن فقیر عرض کرتا ہے کہ مثلاً تجلیات کے ص ۴ پر عبارت ہے: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اور خود کو سورج قرار دیا۔'' اب قادیانیوں نے کئی کتابوں کو یکجا کر کے شائع کرنا شروع کیا اور اس سلسلہ اشاعت کا نام روحانی خزائن رکھا۔ اس کی جلد ۲۰ کے صفحہ ۳۹۷ پر یہ عبارت ہے۔ اسی صفحہ کی پیشانی پر تجلیات الٰہیہ بھی لکھا ہے۔ صفحہ ۳۹۷ بھی لکھا ہے۔ صفحہ کے بغل میں سائیڈ پر ۴ لکھا ہے۔ اب ایک صاحب صفحہ کی پیشانی کا صفحہ ۳۹۷ دیکھ کر کہہ دے کہ تجلیات الٰہیہ ص ۳۹۷۔ تو مرزائی عیار کہیں گے کہ کتاب ۲۰ صفحات کی ہے۔ ۳۹۷ کدھر سے آگے، ناواقف تو ایک دم پریشان ہوجائے گا اور یہی کاریگری مرزا ناصر کرتا رہا۔

دوسری مثال ایک غلطی کا ازالہ مرزا قادیانی کا رسالہ ۶ ورقی ہے۔ لیکن خزائن جلد ۱۸ کے ص ۲۰۸ سے ۲۱۶ پر یہ شامل اشاعت کیا ہے۔ ہر صفحہ کی پیشانی پر ایک غلطی کا ازالہ بھی درج ہے۔ صفحات ۲۰۸ سے ۲۱۶ تک بھی درج ہیں۔ اب پہلی بار جو مرزا کی کتب کو دیکھے وہ ایک غلطی

کاازالہ ص ۲۰۸ کہہ دے تو قادیانی عیار قیادت کو دھوکہ دہی کے لئے موقعہ مل جائے گا کہ چھ ورقی رسالہ کے صفحات ۲۰۸ کیسے؟ یہ جھوٹ ہے۔ یہ الزام ہے۔ ایک رٹی رٹائی گردان دہرا دیں گے۔ سننے والے، پڑھنے والے حیران ہو جائیں گے۔ حالانکہ جس نے حوالہ دیا وہ بھی صحیح ہے کہ جو لکھا دیکھا، وہی کہہ دیا۔ یہ تو قادیانی دجل ہے کہ ص ۲ کو ص ۲۰۸ پر پہنچا دیا۔ تو حوالہ جات میں جگہ جگہ قادیانی قیادت نے یہی عیاری کی۔ اب قادیانیوں نے اس دھوکہ دہی کا شاہکار کتاب ''خصوصی کمیٹی میں کیا گزری'' شائع کی جو مرزا سلطان احمد کی مرتب کردہ ہے۔ فقیر کے سامنے ہے۔ کچھ حصہ دیکھا بھی مگر فقیر اس کو قابل جواب نہیں سمجھتا کہ قادیانی ہمیں الجھانا چاہتے ہیں۔ یہ ہوا تھا، یہ ہوا تھا۔ اب اس بحث کی ضرورت نہیں۔ جب مکمل کارروائی چھپ کر آگئی ہے اسے عام کرو ہر آدمی خود پڑھ کر فیصلہ کرے کہ کون جیتا کون ہارا؟ چنانچہ قادیانی الجھنوں میں پڑنے کی بجائے ہم نے یہی راستہ اختیار کیا کہ مکمل کارروائی کو شائع کر دیا جائے۔ جو پیش خدمت ہے۔ انہی امور کے لئے بعض بعض مقامات پر مختصر حواشی (فٹ نوٹ) لکھنے پڑے جو اس ایڈیشن کا امتیازی وصف ہے۔

۸...... تین دن برادر عزیز جناب حافظ محمد یوسف ہارون صاحب اور فقیر نے حواشی اور سرخیاں کمپیوٹر پر پڑھیں۔ یوں آج ۲۵ رجولائی ۲۰۱۲ء ۱۵ ر رمضان ۱۴۳۳ھ کو اس کام سے فارغ ہو گئے۔ اب برادر عدنان و برادر ہارون اس کتاب کی سیٹنگ کر رہے ہیں اور فقیر یہ سطریں لکھ رہا ہے۔ فلحمد للہ تعالیٰ اوّلاً و آخراً! یہاں پر اس اعتراف کے بغیر چارہ نہیں کہ مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے صدر مدرس مولانا غلام رسول دین پوری نے اس کتاب کے لئے فقیر راقم سے بھی زیادہ محنت کی۔ حق تعالیٰ سب کو جزائے خیر دیں۔

جدید ایڈیشن کا امتیاز

۱...... حکومت کے شائع کردہ ایڈیشن میں انگلش کا ترجمہ نہیں۔ لیکن اس ایڈیشن میں انگلش کا جگہ جگہ ترجمہ بین القوسین موجود پائیں گے۔

۲...... اس ایڈیشن میں قادیانی، لاہوری جرح پر بعض ناگزیر حواشی موجود پائیں گے۔

۳...... حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ نے دو دن حکومت اور اپوزیشن دونوں کی طرف سے ''موقف ملت اسلامیہ'' نامی کتاب پڑھی اس کا ضمیمہ نمبر۳ فیصلہ مقدمہ جیمس آباد مطبوعہ

حکومتی کارروائی میں اشاعت کے دوران خلط ہوگیا۔ فیصلہ کا ص۲۲ پہلے کمپوز کردیا۔ پھر ص۲۱۔ اس سے مفہوم ہی بدل گیا۔ ہم نے اسے صحیح کمپوز کردیا۔ اس سے حکومتی ایڈیشن کی کمپوزنگ کی غلطی دور ہوگئی۔

۴...... حکومتی شائع شدہ کارروائی میں جہاں عربی تھی وہ...... عربی...... کمپوز کر کے چھوڑ دی۔ اگر کتاب کا حوالہ تھا تو ہم نے وہ مکمل عربی عبارت نقل کردی جس سے پہلے ایڈیشن کی نسبت یہ ایڈیشن جامع ہوگیا۔ اگر حوالہ ہی نہ تھا تو وہ جگہ مجبوراً ایسے گزارنا پڑی۔

۵...... حکومت کے شائع کردہ ایڈیشن اور ہمارے اس ایڈیشن کے کمپوزنگ میں صفحات کا فرق آگیا۔ چنانچہ اصل حکومتی ایڈیشن کے صفحات کو اس جدید ایڈیشن کے صفحات کے درمیان (بین السطور) میں باریک کر کے ہم نے لکھ دیا۔ اس ایڈیشن کے صفحات کو سامنے رکھ کر حکومتی ایڈیشن سے اس ایڈیشن کا آسانی سے تقابل کیا جاسکتا ہے۔ انشاءاللہ کوئی فرق نہ پائیں گے۔ گویا اس جدید ایڈیشن کے صفحات، پہلے ایڈیشن کے صفحات کو بھی واضح کرتے ہیں۔ فلحمد للہ! ہاں البتہ یاد رہے کہ حکومتی ایڈیشن کی جلد۱۶، ص۲۶۱۷ پر ختم ہوئی۔ جلد۱۷، چار صفحے ٹائٹل کے بعد ص۲۶۲۲ سے شروع ہونی چاہئے تھی مگر وہ ص۲۶۹۹ سے شروع ہوئی۔ گویا ستتر صفحات چھوڑ کر اگلا نمبر لگادیا۔ یہ حکومتی ایڈیشن میں صفحات لگانے میں سرکاری اہلکاروں سے غلطی ہوئی۔ درمیان میں مسودہ غائب نہیں ہے۔ ہر لحاظ سے حکومتی ایڈیشن مکمل ہے۔ ہم نے بھی ہر صفحہ پر بین السطور حکومتی ایڈیشن کے جو صفحات لگائے ان میں اسی غلطی کو رہنے دیا۔ تاکہ حکومتی ایڈیشن اور اس ایڈیشن کا تقابل کیا جائے تو ابہام پیدا نہ ہو۔

۶...... حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کا مرتب کردہ محضرنامہ میں مرزا قادیانی نے اپنی مقدس نبوت کے قلم سے مخالفین کو جو گالیاں دیں وہ درج تھیں۔ مولانا نے قادیانیوں کی جن جن کتابوں سے جمع کردہ قادیانی مغلظات کی فہرست دی ہم نے ہر ایک گالی کے آگے قادیانی کتابوں کے حوالے لگادیئے۔ آپ پڑھیں گے تو حیران رہ جائیں گے کہ الف سے یا تک کوئی ایسا لفظ نہیں جس میں مرزا قادیانی نے گالی نہ دی ہو۔ یہ سبّاب اعظم کا ''سب نامہ'' باحوالہ اس ایڈیشن میں موجود ہے۔ پڑھیں پھر سوچیں کہ مرزا قادیانی لکھنؤ کی بھٹیارنوں سے بھی گالیوں میں نمبر لے گئے یا نہیں یہ فیصلہ قارئین فرمائیں گے۔

۷...... حکومتی ایڈیشن کو سامنے رکھ کر جہاں کہیں ترجمہ سرخیوں، حواشی اور حوالہ جات پر ہم نے

کام کیا ہے۔ان سب کو بین القوسین کر دیا ہے۔تا کہ اصل ایڈیشن سے یہ چیزیں ممتاز رہیں۔متن میں ایک لفظ کی بھی تبدیلی نہیں کی۔یوں، یہ ایک ایسا ایڈیشن ہے۔جو پہلے سے بالکل جدا بھی ہے اور ایک حرف کا بھی فرق نہیں۔

بایں ہمہ انسان خطاء کا پتلا ہے۔کہیں غیر ارادی طور پر کوئی سہو ہوا تو اعتراف قصور کے ساتھ گزارش ہے کہ اس کی اطلاع کر کے قارئین ممنون فرمائیں گے تا کہ تصحیح کی جاسکے۔

۸...... حکومت کے شائع کردہ ایڈیشن کے ۲۱ حصے تھے جو ہم نے اس ایڈیشن کی پانچ جلدوں میں سمودیئے۔تفصیل یہ ہے۔

حکومتی ایڈیشن کا حصہ	۱،۲،۳	مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۱	میں ہے۔
حکومتی ایڈیشن کا حصہ	۴،۵،۶،۷،۸	مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۲	میں ہے۔
حکومتی ایڈیشن کا حصہ	۹،۱۰،۱۱،۱۲	مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۳	میں ہے۔
حکومتی ایڈیشن کا حصہ	۱۳،۱۴،۱۵	مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۴	میں ہے۔
حکومتی ایڈیشن کا حصہ	۱۶،۱۷،۱۸،۱۹،۲۰،۲۱	مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۵	میں ہے۔

ہر جلد کے اوّل میں اس جلد میں شامل حصوں کی فہرست دے دی ہے۔

آخری جلد کے آخر میں مکمل پانچ جلدوں یعنی ۲۱ حصوں کی فہرست یکجا دے دی ہے۔

قادیانی حضرات کی کرم فرمائی کے نمونے

۱...... حکومتی سطح پر اس کاروائی کے اوپن ہوتے ہی قادیانیوں نے ایک کتاب شائع کی۔ ’’خصوصی کمیٹی میں کیا گزری‘‘ کتاب کیا ہے۔تمسخر، بدکلامی، پھبتیوں کا مجموعہ مثلاً (۱)’’عقل سلیم سے عاری‘‘ (۲)’’پرلے درجہ کی بے عقلی‘‘ (۳)’’پوری اسمبلی اس معاملہ میں ناکام ہوئی‘‘ (۴)’’ان......کی قوت فیصلہ کو مفلوج کر دیا تھا‘‘ (۵)’’مگر عقل وشعور اس کمیٹی میں (جملہ ممبران قومی اسمبلی) ایک جنس نایاب کی حیثیت رکھتی تھی‘‘ (۶)’’جو کچھ کاروائی کے نام پر ہوا۔وہ محض ایک ڈھونگ تھا‘‘ یہ کلمات ممبران قومی اسمبلی کے لئے استعمال کئے گئے۔یہ چھ جملے صرف نمونہ کے طور پر پیش کئے ہیں۔اس کتاب کو پڑھ کر لگتا ہے کہ حکومت کی طرف سے قومی اسمبلی کی کمیٹی کاروائی کیا شائع ہوئی گویا قادیانیت کے قدموں کے نیچے آگ کا تندور دہکا دیا گیا کہ وہ اب ننگی گالیوں اور بدزبانیوں پر اتر آئے ہیں۔اس سے اندازہ ہوسکتا کہ اس وقت ان کے دل ودماغ کی کیا حالت بد ہے جو انہیں کسی کروٹ چین سے نہیں بیٹھنے دیتی۔

قادیانیوں نے زیادہ تر حوالہ جات پر دھوکہ دہی کی ہے۔ راقم نے جگہ جگہ بین القوسین (ان بریکٹ) اصل قادیانی کتب کے موجودہ ایڈیشن کے حوالہ جات لگا دیئے ہیں۔ قادیانیوں نے اس کتاب میں کیا کہا۔ اس کا نوٹس ہی نہیں لیا۔ حوالہ جات صحیح درج ہونے سے مختلف ایڈیشنوں کے صفحات سے وہ جو دجل کی بولی بولتے تھے وہ ازخود بند ہوگئی۔ البتہ حواشی میں جو آب آں غزل میں اس قادیانی کتاب کے مصنف مرزا سلطان کو منہ لگائے بغیر فقیر نے مرزا ناصر کو کھری کھری سنانے میں کسی بخل سے کام نہیں لیا۔ قادیانی مصنف پوری اسمبلی کو عقل سے عاری، مفلوج، پرلے درجے کے بے عقل کہے اور ہم جواب میں مرزا ناصر کو کچھ سنا دیں تو قادیانیوں کو ہے یہ گنبد کی صدا جیسے کہو ویسے سنو، کا مراقبہ کر لینا چاہئے۔

۲...... پاکستان پیپلز پارٹی کا ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں قادیانی جماعت نے ساتھ دیا۔ سپورٹ کی، الیکشن مہم چلائی، مالی، جانی امداد کی۔ اس کتاب ''خصوصی کمیٹی کیا گزری'' مرزا ناصر احمد کا یہ قول نقل کیا۔ ''ہمیں خدا تعالیٰ کا یہ منشاء معلوم ہوتا تھا کہ کسی ایک پارٹی کو مستحکم بنایا جائے۔ چنانچہ ہم نے اپنی عقل سے...... پاکستان پیپلز پارٹی...... ووٹ دینا ملکی مفاد کے عین مطابق سمجھا۔''

قادیانی جماعت نے خدائی اشارہ کو جو اپنی عقل سے سمجھا وہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حمایت کی شکل میں ظہور میں آیا۔ اب قادیانی عوام غور فرمائیں۔ خدائی اشارہ میں گڑبڑ ہوگئی یا مرزا ناصر کی عقل نے مار کھائی کہ جس جماعت کے متعلق خدائی اشارہ سمجھا تھا کہ اس کا ساتھ دو اسی جماعت نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ یہ خدائی اشارہ تھا کہ جس کا نتیجہ غیر مسلم ہونے کی شکل میں بھگتنا پڑا؟

۳...... اس قادیانی کتاب میں اس پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ کسی اسمبلی کو کسی کے مذہب کے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہمارا صرف اتنا سوال ہے کہ آپ درخواست دے کر کیوں اسمبلی کی کاروائی کا حصہ بنے۔ اگر یہ بات بنیادی طور پر غلط تھی۔ تو تمہیں درخواست کر کے اس غلط کاروائی کا حصہ نہیں بننا چاہئے تھا۔ درخواست دے کر کاروائی کا حصہ بنے جب دیکھا کہ بات نہیں بنتی نظر آتی تو واویلا شروع کر دیا کہ اسمبلی کو اس فیصلہ کا حق نہیں۔ پھر جرح کے دوران مان بھی لیا کہ کون مسلمان ہے کون نہیں۔ اس پر متعلقہ اتھارٹی کو فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

قارئین کرام!

۱...... اسمبلی کی کاروائی کے دوران میں ایک ممبر اسمبلی ایسا نہیں تھا جس نے ایک دفعہ بھی یہ کہا ہو کہ قادیانی مسلم ہیں ان کو غیر مسلم قرار نہ دیں۔ بلکہ تمام ممبران اسمبلی کا اس امر پر اتفاق تھا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ آزاد خیال، آزادانہ ماحول میں بحث سننے کے بعد تمام ممبران قومی اسمبلی متفق اللسان تھے کہ قادیانی کافر ہیں۔ ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ مرزا ناصر پر جو سوالات ہوئے مرزا ناصر نے جوابات میں جو جو گوہر فشانی کی اس کا نتیجہ پوری قادیانیت کے سامنے ہے۔

آپ کتاب پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ کس طرح مرزا ناصر لاجواب ہوا، مبہوت ہوا، ششدر رہ گیا، جواب نہ دے سکا۔ چیئرمین نے رولنگ دی کہ گواہ جواب دینے سے کترا رہا ہے۔ انہیں کہنا پڑا کہ سوال کا جواب نہیں آیا۔ مرزا ناصر کو کئی مقامات پر کہنا پڑا کہ میں غلط سمجھا تھا۔ وہ میری غلطی تھی۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ یہ منظر دیکھ کر کتاب پڑھتے پڑھتے کئی مقامات پر میری طبیعت میں وجد کی کیفیت پیدا ہوئی۔ قارئین بھی ایسے ہی محسوس کریں گے۔ میں نے یہ چیزیں ارتجالاً عرض تو کردیں مگر عمداً حوالہ نہیں دیا کہ آپ خود پڑھیں اور فقیر کی طرح حق کی فتح اور باطل کی ذلت آمیز شکست کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالائیں کہ کفر ہار گیا اور اسلام جیت گیا۔ جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا!

۲...... قادیانی فرماتے تھے کہ اسمبلی کی کاروائی چھپ جائے تو آدھا پاکستان قادیانی بن جائے۔ ہمارے ایک وفد نے اب حال ہی میں قومی اسمبلی کے اس زمانہ کے سپیکر جناب فاروق علی خان سے انٹرویو لیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اب قادیانیوں سے کہیں ناں کہ وہ کاروائی چھپ گئی ہے آدھے ملک کو کیوں قادیانی نہیں بناتے۔ بناؤ ناں! اب کیا رکاوٹ ہے؟ لیکن اس موقعہ پر فقیر درخواست گزار ہے کہ جو انصاف پسند قادیانی اسے محبت وبغض سے خالی ہو کر پڑھے وہ ضرور قادیانیت پر چار حرف ڈال کر حق کو قبول کرلے گا۔ پڑھیئے کہ پڑھنے کی چیز ہے۔

۳...... اس کاروائی میں آپ پڑھیں گے کہ جب ایک ممبر نے مرزا قادیانی کے متعلق کہا کہ مرزا صاحب نے فلاں جگہ یوں لکھا ہے تو دوسرا ممبر کھڑا ہو گیا اسمبلی کی کاروائی کے دوران، اسمبلی ہال میں کہ ”مرزا قادیانی...... الحرام تھا“ یہ قومی اسمبلی کے ممبر جناب خواجہ محمد جمال کوریجہ کے الفاظ تھے۔ اتنی بڑی گالی لڑھکائی جو دوران مطالعہ آپ پڑھیں گے۔ اس کاروائی کا یہ حصہ ہے۔ ریکارڈ

پر ہے میرے نزدیک مرزا ناصر کی جرح کے جوابات کا یہ اثر اسمبلی کے ممبران پر پڑا تھا جن کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس کاروائی کو پڑھ کر آدھا ملک قادیانی ہو جائے گا۔ میرا موقف یہ ہے کہ اس کاروائی کو پڑھنے کے بعد خود قادیانی قیادت اپنے عوام کے سامنے سے منہ چھپائے گی۔

۴...... قادیانی قیادت اب بحث بند کرے۔ قیاس کے گھوڑے نہ دوڑائے۔ فریب کے چکر نہ دے۔ کتاب کو ہم نے شائع کر دیا ہے۔ وہ صرف اپنے عوام سے کہے کہ اس کتاب کا مکمل مطالعہ کریں۔ اپنے نصاب کا حصہ سمجھیں۔ یہی اپیل میں اپنے مسلمان بھائیوں سے کرتا ہوں۔ انشاء اللہ! جو بھی مطالعہ کرے گا اس کے سامنے پانی کا پانی اور دودھ کا دودھ ہو جائے گا۔ مطالعہ شرط ہے۔

قارئین کرام! اتنے عرصہ کے بعد یہ کاروائی سامنے آئی ہے۔ جو سرکاری رپورٹ ہے۔ آفیشل ایک سرکاری ادارہ کی رپورٹ ہے۔ اس کو پڑھیں کہ میں اب آپ کے اور اس کتاب کے مطالعہ کے درمیان حائل نہیں رہنا چاہتا۔ پڑھیں اور اپنے بزرگوں کی محنت کی داد دیں کہ کس طرح منبر و محراب کی صداء کو حق تعالیٰ نے قومی اسمبلی میں بلند کرنے کا سامان پیدا کیا۔ فقیر کے خیال میں یہ سب ورفعنالك ذكرك کا مشاہدہ ہے۔ تاکہ حق الیقین کا درجہ حاصل ہو۔ حق کو اللہ تعالیٰ نے سرخرو کیا۔ وتعز من تشاء! قادیانیت پسپا ہوئی۔ وتذل من تشاء! اور اسی منظر کو آپ اس کتاب میں دیکھیں گے۔

حرف آخر

اس کتاب کی تیاری کے لئے جس جس دوست نے جتنا جتنا حصہ لیا وہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ انہیں اجر عظیم نصیب فرمائیں۔ فقیر نے مرحلہ بمرحلہ سب کا تذکرہ کر دیا ہے۔ اگر کسی دوست کا تذکرہ ہونا رہ گیا ہو تو اللہ تعالیٰ خطاؤں کو معاف فرمانے والے ہیں۔ مجھے شکریہ ادا کرنا ہے اپنے مخدوم و مطاع حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، حضرت مولانا مفتی خالد محمود کراچی، حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کا کہ وہ گاہے بگاہے اس کتاب کی بابت پوچھتے رہے اور یوں فقیر کی ڈھارس بندھواتے رہے۔

محتاج دعا: فقیر اللہ وسایا!

مورخہ ۲۷؍ جولائی ۲۰۱۳ء، مطابق ۱۷؍ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

بروز ہفتہ، بوقت ۵؍ بجے شام، دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

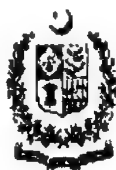
بسم اللہ الرحمن الرحیم!

فہرست ...... حصہ نمبر 1

فہرست......حصہ نمبر 2

فہرست......حصہ نمبر 3

No. 1



THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS

OF

THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Monday, the 5th August, 1974

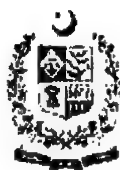
(Contains Nos. 1-21)

CONTENTS

(Continued)

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 1



THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Monday, the 5th August, 1974

Contains No. 1—21

Pages

[1] *THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

(پاکستان کی قومی اسمبلی)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

(قادیانی مسئلہ پر غور کرنے کے لئے منعقدہ قومی اسمبلی کے مکمل ہاؤس کی خصوصی کمیٹی کے بند کمرہ کے اجلاس کی کارروائی)

OFFICIAL REPORT

(سرکاری رپورٹ)

Monday, August 5. 1974.

(بروز پیر، ۵ / اگست ۱۹۷۴ء)

The Special Committee of the Whole House of the National Assembly of Pakistan met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(پاکستان کی قومی اسمبلی کے مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا بند کمرہ کا اجلاس اسمبلی کے چیمبر (اسٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد میں صبح دس بجے منعقد ہوا۔ اسپیکر نیشنل اسمبلی (صاحبزادہ فاروق علی) بحیثیت چیئرمین تھے)

(Recitation from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

---

[2]*PROCEDURE OF CROSS EXAMINATION*

(جرح کا طریقہ کار)

***Mr. Chairman:** I think we will start just with in 5 minutes. The Attorney General is busy in my chamber discussing the question with Maulana Zafar Ahmad Ansari and he will be here with in two or three minutes.*

(جناب چیئرمین: میرے خیال میں ہم کارروائی بس پانچ منٹ کے اندر شروع کریں۔ (کیونکہ) اٹارنی جنرل میرے چیمبر میں مولانا ظفر احمد انصاری کے ساتھ سوالات کے بارے میں معروف گفتگو ہیں اور وہ دو یا تین منٹ میں یہاں پہنچ جائیں گے)

ہاں! بلوالیں ان کو۔ وہ ہاؤس میں ہی آ جائیں۔ یہاں ڈسکس کر لیں۔ نہیں، ابھی نہیں۔ ڈیلی گیشن کو نیچے بلوالیں۔

And again I will request the honourable members that in the presence of the delegation and in the presence of the witnesses, no controversial issues should be raised. The Attorney General may be allowed to put the questions, and if any honourable member is not satisfied with the question or he thinks that the answer is evasive, he can send a chit to me or to the Attorney General and if something of a very important nature comes to the notice of any honourable member, he can make a request and we can adjourn the House for five or ten minutes. We can ask the witness to wait outside and we can discuss the matter among ourselve.

(میں ممبران گرامی سے ایک مرتبہ پھر درخواست کروں گا کہ وفد اور گواہان کی موجودگی میں کوئی متنازعہ فیہ معاملہ نہ اٹھایا جائے۔ (بس) اٹارنی جنرل کو سوالات کرنے کی اجازت ہوگی اور اگر کوئی ممبر اس سوال سے (جو کیا جائے گا) مطمئن نہ ہو یا وہ سمجھے کہ جواب میں ٹالنے والی بات

کی گئی ہے تو وہ (ممبر صاحب) مجھے یا اٹارنی جنرل کو رقعہ بھیجیں اور اگر کسی معزز ممبر کے علم میں کوئی ایسی بات آتی ہے جو بہت اہم نوعیت کی ہے تو (پھر) وہ (ممبر) درخواست پیش کر سکتا ہے اور ہم پانچ یا دس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی روک سکتے ہیں اور (پھر) ہم گواہان سے کہیں گے کہ وہ باہر انتظار کریں اور (اس دوران) ہم آپس میں اس معاملہ پر غور وخوض کریں گے)

(قادیانی گواہ پر جرح کا طریقۂ کار)

جناب محمد حنیف خان: موقع پر کسی کے ذہن میں کوئی نیا سوال آئے، تو اس کے متعلق کیا پروسیجر (طریقہ کار) ہے؟

جناب چیئرمین: اس کے متعلق..........

جناب محمد حنیف خان: اٹارنی جنرل صاحب کو لکھوا دیں؟

جناب چیئرمین: آپ نوٹ کر کے اٹارنی جنرل صاحب کو دے دیں اور اس کے بعد اٹارنی جنرل صاحب نے یہ کہا تھا پرسوں اسٹیرنگ کمیٹی میں بھی کہ *As a Lawyer* (بحیثیت ایک وکیل کے) جو *Difficulties* (مشکلات) ہوتی ہیں، جو *Method* (طریقۂ کار) ہوتا ہے، ہر *Lawyer* (وکیل) کا اپنا *Method* (طریقۂ کار) ہوتا ہے *of putting the questions and getting the answers* تو وہ کہتے ہیں کہ: *for two hours or for one day, let him be allowed to have a free hand in cross-examination, and if the honourable members feel that something is missing or lacking, they can guide him and instruct him. Mr. Attorney General, have you anything to say?* [3] *Have you anything to add?* اچھا! *Should we call the witness? One thing also. I will request that during the cross-examination the quorum may be kept 10 from this side and 30 from that side. The honourable members can come and go but the quorum may be kept intact.*

(دو گھنٹے یا ایک دن کے لئے تو ان کو (اٹارنی جنرل) اجازت دیں کہ وہ جرح کرنے

میں آزاد ہوں۔ لیکن اگر معزز ممبران محسوس کریں کہ کوئی بات رہ گئی ہے تو وہ اٹارنی جنرل کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ کیا آپ کو اس بارے میں کچھ کہنا ہے؟ اچھا۔ کیا اب ہم گواہ کو بلا لیں۔ ایک بات اور، میں گزارش کروں گا کہ جرح کے دوران کورم پورا رکھا جائے، اس طرف سے دس ممبران ہوں اور اس طرف سے تیس۔ بے شک ممبران گرامی آتے جاتے رہیں۔ لیکن کورم برقرار رہے)
ہاں جی بلا لیں۔

I will request the honourable members to be in their seats. Can come nearer, to the unoccupied seats according to their choice. If they want to sit where they are, it is up to them.

(میں معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی نشستوں پر بیٹھے رہیں۔ وہ اپنی پسند کے مطابق قریبی خالی نشستوں پر آ کر بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر وہ اپنی نشست پر بیٹھنا چاہتے ہوں تو یہ ان کی مرضی ہے)

(The delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

OATH TAKING BY WITNESS OF THE QADIANI GROUP

(قادیانی گروپ کے گواہ کا حلف لینا)

Mr. Chairman: *Now we will start the proceedings. I will request the witness to take the oath.*

(جناب چیئرمین: اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ گواہ سے گزارش ہے کہ وہ حلف اٹھائیں)

مرزا ناصر احمد (گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ ربوہ): میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر جو کہوں گا ایمان سے سچ کہوں گا۔

METHOD OF RECORDING THE CROSS-EXAMINATION

(جرح کو ریکارڈ کرنے کا طریقۂ کار)

***Mr. Chairman:** Yes, the Attorney General. For the reporters، for every question and answer there should be a separate sheet. Yes.*

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل۔ سرکاری رپورٹروں کے لئے یہ ہے کہ ہر سوال اور جواب کے لئے وہ علیحدہ صفحہ استعمال کریں۔ جی!)

***Rana Muhammad Hanif Khan:** The proceedings are going to be lengthy. I think if the Attorney General can keep on sitting, that will be much better.*

(رانا محمد حنیف خان: کارروائی بہت لمبی ہوگی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اٹارنی جنرل اگر (دوران کارروائی) بیٹھے رہیں تو اچھا ہوگا)

***Mr. Chairman:** It is up to him.*

(جناب چیئرمین: یہ ان پر منحصر ہے)

***Rana Muhammad Hanif Khan:** He might face some difficulty.* (رانا محمد حنیف خان: انہیں کچھ مشکل کا سامنا ہو سکتا ہے)

[4]***Mr. Chairman:** It is up to him. It is up to the Attorney General, because we allowed the witness even to make a statement while sitting.*

(جناب چیئرمین: یہ ان پر منحصر ہے۔ یہ اٹارنی جنرل پر منحصر ہے کیونکہ ہم نے تو گواہ کو اجازت دے دی ہے کہ وہ بیٹھ کر اپنا بیان دے سکتا ہے)

***Rana Muhammad Hanif Khan:** That is why. It is up to him.* (رانا محمد حنیف خان: یہی وجہ ہے کہ یہ ان پر منحصر ہے)

***Mr. Chairman:** It is up to him*

(جناب چیئرمین: یہ ان پر منحصر ہے)

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

(قادیانی جماعت کے وفد سے جرح)

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney General of Pakistan): *Mirza Sahib, I would be asking you certain questions, but if you find that you don't want to answer any question or you cannot answer any question......*

(جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل پاکستان): مرزا صاحب! میں آپ سے چند سوال کروں گا۔ اگر آپ دیکھیں کہ (میرے) کسی سوال کا آپ جواب دینا نہیں چاہتے یا دے نہیں سکتے......)

Mr. Chairman: *The Mike .....*

(جناب چیئرمین: مائیک......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I repeat .....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں دہراتا ہوں......)

Mr. Chairman: *The mike is all right, but the ....*

(جناب چیئرمین: مائیک ٹھیک ہے، لیکن......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Will you .....*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ......)

جناب چیئرمین: نہیں، آنریبل اٹارنی جنرل صاحب کا قد لمبا ہے۔

ایک رکن: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, it's all right.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ ٹھیک ہے)

Mr. Chairman: *The member can use the earphone.*

(جناب چیئرمین: ممبران (ایئرفون) **Earphone** استعمال کرسکتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I will be asking you certain questions. If you find that you cannot answer these questions or any one of them or you do not want to answer that question, you are not bound to do so. But you will appreciate that the Special Committee will draw such inference as it considers [5] appropriate from your refusal to answer any particular question. That inference may be favourable to your cause or may be adverse. If you are not in a position to answer any question straightaway, You may ask the Committee for time; and if it so considers, it will give you time to answer the question.***

Now, Sir, will you tell us who was the founder of the Ahmedia Movement?

(جناب یحییٰ بختیار: (میں کہہ رہا تھا کہ) میں آپ سے کچھ سوالات پوچھوں گا۔ اگر آپ دیکھیں کہ آپ ان سوالات کے جوابات نہیں دے سکتے یا کسی ایک سوال کا جواب نہیں دے سکتے یا نہیں دینا چاہتے تو (آپ کی خوشی ہے) آپ پر (جواب دینے کی) پابندی نہیں ہے۔ لیکن آپ یہ ضرور سمجھ لیں کہ خصوصی کمیٹی آپ کے جواب نہ دینے سے وہ نتائج اخذ کرنے کی مجاز ہوگی جو وہ مناسب سمجھے گی۔ وہ اخذ شدہ نتائج آپ کے کاز کے لئے سودمند بھی ہو سکتے ہیں یا اس کے برخلاف بھی۔ (ہاں) اگر آپ اس پوزیشن میں نہ ہوں کہ فوری طور پر جواب دے سکیں تو آپ کمیٹی سے وقت مانگ سکتے ہیں، اور اگر وہ مناسب سمجھے تو وہ آپ کو سوال کا جواب دینے کے لیے وقت دے گی۔

جناب! کیا اب آپ ہمیں بتائیں گے کہ احمدیہ تحریک کا بانی کون تھا؟)

مرزا ناصر احمد: حضرت مرزا غلام احمد صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Will you please give us the brief account of his life? When I say brief account of his life, I mean when was he born? Where he was born? What***

was his education, the family background and the date of his death and place of his death?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ براہ کرم ان کی زندگی کا مختصر خاکہ ہمارے سامنے پیش کریں گے؟ جب میں کہتا ہوں کہ مختصر خاکہ تو اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ کب وہ پیدا ہوئے؟ کہاں پیدا ہوئے؟ تعلیم کیا ہے؟ خاندان وغیرہ، کب اور کہاں انتقال ہوا؟)

مرزا ناصر احمد: اس کے متعلق میں یہ درخواست کروں گا کہ مجھے وقت دیا جائے، میں کل لکھا ہوا آپ کی خدمت میں پیش کردوں گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you.

(جناب یحییٰ بختیار: شکریہ)

Mr. Yahya Bakhtiar: You are Mirza Ghulam Ahmad's grandson?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ مرزا غلام احمد کے پوتے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: His son's son?

(جناب یحییٰ بختیار: اس (مرزا قادیانی) کے بیٹے کا بیٹا؟)

Mirza Nasir Ahmad: His son's son.

(مرزا ناصر احمد: جی، بیٹے کا بیٹا)

Mr. Yahya Bakhtiar: Will you please give us some brief account of your life, your education, your date of birth? Because the whole record is being prepared, that's why I am asking?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ اپنی مختصر سوانح حیات بتائیں گے؟ اپنی تعلیم؟ تاریخ پیدائش؟ چونکہ پورا ریکارڈ تیار کیا جارہا ہے، اس لئے میں پوچھ رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: میں نے سنا ہے کہ میں سولہ نومبر ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوا تھا اور......

میاں گل اورنگزیب: جناب! آواز نہیں آرہی۔

جناب چیئرمین: تھوڑی سی *Volume* (آواز) آپ *Increase* کر (بڑھا) دیں۔ *Not too much* (بہت زیادہ نہیں) کہ شور ہو۔ *Is it all right?* (کیا اتنی صحیح ہے؟)

(مرزا ناصر احمد کا تعارف)

مرزا ناصر احمد: ۱۶ر نومبر ۱۹۰۹ء کی میری پیدائش ہے۔ میرا خیال ہے میٹرک کے ریکارڈ میں چند دنوں کا فرق ہے۔ یعنی اصل میری پیدائش ۱۶ر نومبر ۱۹۰۹ء کی ہے۔ جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے۔ اس کے بعد میری دادی نے مجھے لے لیا تھا اور ان کی گود میں ہی میری پرورش ہوئی ہے۔ اپنی والدہ کے پاس میں نہیں رہا، اور دادی سے میری مراد بانی سلسلۂ عالیہ احمدیہ کی بیگم صاحبہ ہیں۔ بچپن میں، میں نے پہلے قرآن کریم حفظ کیا۔ پھر میں نے عربی کی تعلیم حاصل کی۔ مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ۱۹۲۹ء میں۔ اور پھر میں نے ۱۹۳۰ء میں سارے مضامین کے ساتھ میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر میں نے گورنمنٹ کالج میں چار سال گزارنے کے بعد ۱۹۳۴ء میں بی.اے کا امتحان پاس کیا فلاسفی اور سائیکالوجی کے ساتھ۔ اور ۱۹۳۴ء میں، میں آکسفورڈ میں بیلیل کالج میں داخل ہوا۔ اکتوبر سے وہاں کی ٹرم پہلی شروع ہوتی ہے۔ اور ۱۹۳۸ء میں، میں نے جس کو وہاں کی زبان میں پی. پی. ای کہتے ہیں یعنی فلاسفی، پالیٹکس اینڈ اکنامکس، ان مضامین میں، میں نے وہاں بی اے کیا اور ان کے قاعدے کے مطابق چند سال گزارنے کے بعد اگر انسان آن رول رہے، داخل رہے یونیورسٹی میں تو وہ آنریری ڈگری ایم.اے کی دے دیتے ہیں۔ جو مجھے اس لئے لینی پڑی کہ مجھے جماعت نے...... اس کام کے لئے میری زندگی وقف تھی۔ ۱۹۴۴ء میں ہمارا جو کالج تھا، تعلیم الاسلام کالج، اس کا پرنسپل مقرر کر دیا اور ۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۵ء، نومبر ۱۹۶۵ء تک میں تعلیم الاسلام کالج کا پرنسپل رہا۔ پہلے *Undivided* (غیر منقسم) انڈیا میں، پھر ڈویژن ہوگئی، تقسیم ہوگئی اور پاکستان بنا اور ہمارا کالج یہاں آ گیا اور چونکہ وہاں ہمارا سارا کتب خانہ، لائبریری کالج کی جیسا کہ جماعت کی لائبریری کا اکثر حصہ وہاں رہ گیا تھا۔ اپریٹس سائنس کالج کا تھا، یہ نئے سرے سے سارا یہاں ہمیں انتظام کرنا پڑا۔ اور ۱۹۶۵ء تک میں پرنسپل [7] کی حیثیت سے قوم کی خدمت کرتا رہا اور ۱۹۶۵ء میں، نومبر ۱۹۶۵ء میں مجھے جماعت احمدیہ نے انتخاب کے ذریعہ اپنا امام منتخب کیا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, you hold the office of Imam of Jamaat-e-Ahmadia?*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب! آپ امام جماعت احمدیہ ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: جماعت احمدیہ۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And you are also the third Caliph of Mirza Ghulam Ahmad?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ مرزا غلام احمد کے تیسرے خلیفہ بھی ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And you are also called Amir-ul-Momineen by your Jamat people?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور آپ کو آپ کی جماعت کے لوگ امیر المؤمنین بھی کہتے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں وہ بھی مجھے کہتے ہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, will you tell us the different duties that you discharge or functions that you perform or powers that you exercise in these various capacities as Imam, as Khalifa and Amir? Or is it the same function?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا اب آپ ہمیں وہ کام بتائیں گے کہ جو آپ مختلف حیثیتوں سے مثلاً امام، خلیفہ اور امیر کی حیثیت سے انجام دیتے ہیں؟ یا یہ سب ایک ہی کام ہے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** Same function.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** In all the offices?*

(جناب یحییٰ بختیار: تمام عہدوں میں؟)

مرزا ناصر احمد: مختلف لوگ مختلف باتیں کہہ دیتے ہیں۔ اصل ہے خلیفۃ المسیح ثالث، یعنی مہدی موعود کے تیسرے خلیفہ۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Can different persons hold*

these three different offices?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا مختلف افرادان تینوں عہدوں پر فائز ہو سکتے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں،نہیں۔

[8]***Mr. Yahya Bakhtiar: It has to be the same person. And now, Sir, this Jamaat-e-Ahmadia, is it a body different and distinct from Ahmadia Movement or is it some controlling organisation within the Movement?***

(جناب یحییٰ بختیار: جماعت احمدیہ اور احمدیہ تحریک میں کیا فرق ہے؟ اور کیا یہ جماعت اس تحریک کو کنٹرول کرنے والی باڈی ہے، یا احمدیہ تحریک سے علیحدہ جماعت ہے؟)

(قادیانی، لاہوری گروہ)

مرزا ناصر احمد: جماعت احمدیہ جس معنی میں ہم استعمال کرتے ہیں، احمدیہ جماعت کے ان افراد کی جماعت ہے جو خلافت ثالثہ کی بیعت کرتے ہیں۔ ایسے احمدی بھی ہیں جو خلافت کی بیعت نہیں کرتے۔ وہ ہم جس معنی میں جماعت احمدیہ استعمال کرتے ہیں، وہ اس میں شامل نہیں۔ لیکن احمدی ہیں وہ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: You mean the people who belong to Lahore Group?

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کا مطلب ہے وہ لوگ جو لاہوری فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں ***people who belong to the Lahore Group or scattered individuals sometimes, who don't take 'baiat' but they call themselves Ahmedi?***

(مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ لوگ جو لاہوری گروپ سے تعلق رکھتے ہیں یا بعض اوقات منتشر افراد جو بیعت نہیں کرتے مگر اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: Every person who takes 'baiat' is a member of Jamaat-e-Ahmedia?

(جناب یحییٰ بختیار: ہر شخص جو بیعت کرتا ہے وہ جماعت احمدیہ کا ممبر ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں جماعت احمدیہ، جس کو جماعت مبائعین بھی بعض لوگ کہہ دیتے ہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And you said, Sir, that you are elected to this office. Who elects you, who elects the Imam?*

(جناب یحییٰ بختیار: اورآپ نے کہا تھا کہ آپ اس عہدے پر منتخب ہوئے ہیں، آپ کو کس نے منتخب کیا ہے؟ امام کو کون منتخب کرتا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** By an electoral college.*

(مرزا ناصر احمد: انتخاب کنندگان کا ایک گروپ ہوتا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** That is an electoral college. Will you please kindly tell us the composition or the number of that electoral college?*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ انتخاب کنندگان کا ایک گروپ ہے۔ کیا آپ برائے مہربانی ہمیں انتخاب کنندگان کے اس گروپ کی ہیئت ترکیبی یا ممبران کی تعداد بتائیں گے؟)

(خلیفہ کو کون منتخب کرتا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: آن! صحیح تو مجھے تعداد نہیں معلوم میرا خیال ہے کوئی پانچ سو کے قریب، قریباً پانچ سو ہیں اور اس میں مختلف گروپس کی نمائندگی ہے۔ ایک تو جماعت کی جو تنظیم ہے اس کے ممبر ہیں، مثلاً ضلع کا امیر ہے۔ ایک یہ ہیں۔ ایک وہ ہیں جو باہر جا کر تبلیغ اسلام پر ایک معیّن اور مقررہ وقت لگا چکے ہیں، وہ۔ تو وہ اپنے اس کام کی وجہ سے جو انہوں نے تبلیغ اسلام کا کیا ہے وہ Electoral College (انتخاب کنندگان کے گروپ) کے ممبر ہیں۔ ایک وہ ہیں جنہوں نے ایک خاص وقت یہاں تربیت اور اصلاح پر خرچ کیا ہے اپنی زندگی کا، وہ اس کے ممبر ہیں۔ جو صدر انجمن احمدیہ ہے، یہ ہماری انتظامیہ کی تنظیم ہے، Registered Body (رجسٹرڈ جماعت)، تو اس کے جو ذمہ دار عہدیدار ہیں وہ اس کے ممبر ہیں۔ ایک ہے ہماری انتظامیہ جس کا تعلق بیرون پاکستان کے اکثر حصے سے تبلیغ اسلام کا ہے۔ اکثر حصہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض حصے اس کے اندر نہیں شامل۔ تو وہ ان کے جو ہیں عہدیدار مرکزی، وہ اس Electoral

College (انتخاب کنندگان کے گروپ) کے ممبر ہیں۔ایک اور تنظیم ہے ہماری بڑی محدودسی، اس کے جو عہدیدار ہیں وہ اس کے ممبر ہیں۔اور صحابہ، ہاں! حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کے وقت میں جو جماعت احمدیہ میں اور سلسلۂ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے ان میں سے جو زندہ ہیں اس وقت وہ *Electoral College* (انتخاب کنندگان کے گروپ) کے ممبر ہیں، اپنی وہ پرانی *Association* (وابستگی) کی وجہ سے،اس کے نتیجے میں۔اور ویسے اس کے متعلق میرا خیال ہے اخبار ''الفضل'' میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔اگر آپ ضرورت سمجھیں تو میں بھجوادوں گا آپ کو۔

جناب یحیٰ بختیار: شکریہ! آپ بھجوادیجئے۔

And Mirza Sahib, most of these members are nominated by somebody else or they are elected by different groups in districts or different areas?

(اور مرزا صاحب! کیا ان میں سے اکثر حضرات کو کوئی علیحدہ شخص نامزد کرتا ہے یا ضلعوں یا مختلف علاقوں میں مختلف گروپ ان کو چنتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: These who come from the districts are elected by an organization in the district.

(مرزا ناصر احمد: جو اضلاع سے آتے ہیں ان کو اس ضلع کی تنظیم منتخب کرتی ہے)

مثلاً لائل پور (فیصل آباد) میں سو سے اوپر ہماری جماعتیں ہیں، اتنی تعداد میں کہ ان کے اپنے پریذیڈنٹ ہیں اور وہ پریذیڈنٹ امیر ضلع کا انتخاب کرتے ہیں۔تو اس طرح وہ *Elected* (منتخب شدہ) ہیں۔وہ جماعت کی نمائندگی کررہے ہیں ضلع کی اور باقی وہ اپنی ایسوسی ایشن کے، جیسے میں نے کہا ایک حصہ وہ ہے جنہوں نے بانی سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے وقت میں بیعت کی تھی، وہ پرانے جماعت کی *Traditions*[10] (روایات) سے واقف اور بڑی قربانیاں دیں انہوں نے ساری عمر، بزرگ ہیں، ثقہ ہیں، وزن ہے ان کی رائے میں، وہ ہیں اور وہ *Elected* (منتخب شدہ) نہیں۔وہ تو اپنے پرانے آرہے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: And is it correct that all the members of Mirza Ghulam Ahmad's family are ex-officio members of this electoral college?

(جناب یحیٰ بختیار: اور کیا یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد کی فیملی کے تمام افراد اپنے

مرتبے کے لحاظ سے انتخاب کنندگان کے اس گروپ کے ممبر ہیں؟)

(مرزا کی فیملی سے مراد صرف بیٹے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! میں سوال سمجھ گیا ہوں۔ فیملی کے معنی عام طور پر نہیں لوگ سمجھتے۔ یہ فقرہ تو درست نہیں۔ میں اسی واسطے بیان کرنے لگا ہوں۔ امید کرتا ہوں میں اس قابل ہو جاؤں گا کہ آپ کو سمجھا دوں۔ بڑا کمزور انسان ہوں۔ فیملی سے مراد آپ کے تین بیٹے، ان کے بیٹے......

جناب یحییٰ بختیار: ان کے بیٹے نہیں۔

مرزا ناصر احمد: وہ نہیں اس میں شامل اور وہ تینوں وفات پا چکے ہیں۔ اس واسطے وہ جو حصہ ہے کہ فیملی کے اس میں ہیں، وہ اس میں نہیں رہا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Nearer excludes the farther away.*

(جناب یحییٰ بختیار: قریبی عزیز دور والے کو علیحدہ کرتا ہے) یہ اصول اچھا ہوا۔ اگر ان کے بیٹے زندہ نہ ہوں تو پھر ان کے بیٹے آسکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ! کوئی نہ۔ ان کے بیٹے زندہ ہوں تب بھی وہ نہیں آسکتے۔ صرف وہ تین۔ فیملی سے مراد صرف وہ تین ہیں۔ چوتھا کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی! *This office, is it for lifetime?*

(کیا یہ عہدہ (امام، خلیفہ، امیر قادیانی جماعت کا) تاحیات ہوتا ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *It is for life.*

(مرزا ناصر احمد: یہ تاحیات ہوتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And where you were elected, was there any other candidate who contested against you? Or normally the election is unanimous?*

(جناب یحییٰ بختیار: جب آپ منتخب ہوئے تو آپ کے خلاف الیکشن میں کوئی کھڑا ہوا تھا؟ یا عام طور پر انتخاب متفقہ طور پر ہوتا ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *The election is unanimous..... One, two..... normally contests the election.*

(مرزا ناصر احمد: الیکشن متفقہ طور پر ہوتا ہے۔ ایک، دو عام طور پر الیکشن لڑتے ہیں) میں نے بھی نہیں Contest (مقابلہ) کیا۔[11]

Mr. Yahya Bakhtiar: *Somebody contested against you?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ کے مقابلہ میں کوئی کھڑا ہوا تھا؟)

مرزا ناصر احمد: نہ میں نے Contest (مقابلہ) کیا، نہ کسی اور نے کیا۔ ہمارے یہاں یہ طریقہ نہیں ہے۔ نہ کسی کا نام..... کوئی نام اپنا پیش نہیں کر سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی اور بھی نام نہیں پیش کر سکتا؟

مرزا ناصر احمد: کوئی اور دوہیں پیش کر سکتے ہیں، پہلے نہیں۔ وہاں پیش ہوئے دو نام اور وہ دونوں ہمارے خاندان کے تھے اور مجھے جب منتخب کیا تو دوسرے نے اسی وقت بیعت کر لی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *These are the rules or conventions under which the selection is held in this manner?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ اصول یا عمومی روایات ہیں جن کے تحت اس طرز پر انتخاب ہوتا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: "ہاں! یہ قاعدہ ہے ہمارا بنیادی کہ کوئی شخص اپنا نام تجویز نہیں کرے گا۔ کوئی شخص کسی دوسرے کا وقت سے پہلے نام تجویز نہیں کرے گا۔ کرے گا ہی نہیں۔ کوئی Canvassing (ووٹ حاصل کرنے کی کوشش) نہیں ہوگی۔

Canvassing is not allowed!

(ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کرنے کی اجازت نہیں ہے)

(خلیفہ برطرف نہیں ہوسکتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And, Sir, is there any provision in these rules or conventions for the removal of the Imam or Khalifa from his office?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور جناب! کیا خلیفہ یا امام کو برطرف کرنے کا کوئی قاعدہ ان اصول یا عمومی روایات میں ہے؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں! اس کا ایک *Basic* (بنیادی) تصور ہے ہم جس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں وہ ہمارا ایمان ہے: یستخلفنّھم کہ ہمارا جو خلیفہ منتخب ہوتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کام کر رہی ہوتی ہے۔ چونکہ یہ مادی دنیا تدبیر کی دنیا ہے۔ اس واسطے ظاہر میں جو ہے *Electoral College* (انتخاب کنندگان کے گروپ) کے ممبر یہ ووٹ دے رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے ذہنوں کے اوپر اللہ تعالیٰ کا تصرف ہوتا ہے اور جس کو وہ چاہتا ہے وہی ہوسکتا[12] ہے اور چونکہ یہ انتخاب ہمارے نزدیک ...... میں اپنی بات کر رہا ہوں۔ دوسرے اس سے متفق ہوں گے یا نہیں ہوں گے...... تو چونکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ، مخفی ارادہ اس میں کام کر رہا ہے۔ اس لئے *Removal* (برطرفی) کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ جس نے منتخب کروایا وہ *Remove* (برطرف) کر سکتا ہے۔ وہ اس کی مرضی ہے۔ جس وقت مرضی موت دیدے اور انسان جو ہے وہ اس دنیا کو چھوڑ کر چلا جائے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, but the Khalifa is after all a human being, according to you even if he is elected by divine intervention?*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! خلیفہ بھی بہرحال انسان ہے۔ بقول آپ کے، اگر وہ خدائی مداخلت کے باعث منتخب ہوگیا۔ {اب اگر وہ جسمانی یا ذہنی طور پر ناکارہ ہو جائے تو کیا آپ کے یہاں کوئی ضابطہ ہے کہ موت سے قبل اس کو خلافت سے ہٹا دیا جائے}؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** He is a human being who leaves this world any moment if God so wills.*

(مرزا ناصر احمد: وہ ایک انسان ہے جو اس دنیا کو چھوڑتا ہے کسی وقت جب اللہ تعالیٰ چاہے)

(خلیفہ معذور نہیں ہوسکتا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, that is true. But supposing he gots mentally or physically incapacitated, he can fall ill, is there any rule?*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ صحیح ہے، مگر فرض کیجئے وہ ذہنی یا جسمانی طور پر معذور ہو جائے، وہ بیمار ہو سکتا ہے، کیا (ایسی صورتحال کے لئے) کوئی قانون ہے؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں! کوئی رُول (قانون) نہیں ہے اور ہمیں ضرورت بھی نہیں، کیونکہ ہمارے نزدیک ایسا واقعہ کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: He cannot fall ill?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا وہ بیمار نہیں پڑ سکتا؟)

مرزا ناصر احمد: قانون تو جب بنتا ہے جب اس کے بنانے کی ضرورت ہو۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I am asking you for clarification. The Khalifa cannot fall ill physically?

(جناب یحییٰ بختیار: میں وضاحت کے لئے آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں۔ کیا خلیفہ جسمانی طور پر بیمار نہیں پڑ سکتا؟)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں To that extent.

(مرزا ناصر احمد: ہاں، اس حد تک) یہ کہ اس کو ملیریا ہو جائے یا اس کو برانکائٹس ہو جائے یا اس کے معدے میں درد شروع ہو جائے یا سر میں درد ہو، وہ تو اور چیز ہے۔

Incapacitation of........ (معذوری)

[13]***Mr. Yahya Bakhtiar: No, but supposing he gets pasalysed bodily or physically or mentally?***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر فرض کیجئے کہ اگر دماغ یا جسم پر فالج گر جائے (تب کیا وہ ناکارہ نہیں ہو سکتا؟)

(جسمانی بیمار، دماغی نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: Bodily yes, but mentally no.

(مرزا ناصر احمد: جسمانی طور پر ہاں، مگر دماغی طور پر نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: He can never suffer from any mental illness?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا وہ کبھی کسی دماغی بیماری کا شکار نہیں ہو سکتا؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہم سمجھتے ہیں کہ نہیں ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: ***Mental Illness*** (دماغی بیماری) ان کو نہیں ہو سکتی۔

(خلیفہ کے حکم کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا)

Sir, is there any other body or organization within the Jamat which can revise or modify or alter any order or decision of the Khalifa or Imam?

(جناب! کیا ایسی کوئی تنظیم جماعت کے اندر ہے جو خلیفہ یا امام کے کسی حکم یا فیصلہ کو تبدیل کردے یا اس پر نظر ثانی کرے یا اس میں ترمیم کردے؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: مجلس شوریٰ اور......

مرزا ناصر احمد: خلافت، ہمارے عقیدے کے مطابق خلافت کے لئے مشورہ ضروری ہے۔ اس لئے تمام بنیادی اصول جو طے کئے جاتے ہیں وہ خلیفہ وقت جس زمانہ میں بھی ہو وہ شوریٰ کے اندر کرتا ہے اور مشورے کرکے سارے اور جائزہ لے کر، سوچ بچار کے، دعاؤں کے ساتھ وہ مشورے کرکے، تب وہ فیصلہ کرتا ہے۔ اس واسطے خلیفہ **Dictator** (ڈکٹیٹر) نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I know that. But Khalifa مشاورت میں***, after consultation, his order is final or...?***

(جناب یحیٰی بختیار: نہیں، میں یہ جانتا ہوں۔ مگر مشاورت کے بعد خلیفہ کا حکم حتمی ہوتا ہے یا؟)

مرزا ناصر احمد: اور ۹۹۹ اس کے آرڈرز یہ ہیں کہ کثرت رائے جو فیصلہ کرتی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but I am just asking you. (جناب یحیٰی بختیار: نہیں، مگر میں آپ سے صرف پوچھ رہا ہوں)

[14] مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں، میں بتاتا ہوں۔ یعنی ایک ہے قانون، ایک ہے اس کی...... جس طرح وہ ظاہر ہوتا ہے قانون......

Mr. Yahya Bakhtiar: Legal position. If you pass an order after consultation or without consultation with your colleagues or with...?

(جناب یحییٰ بختیار: قانونی حیثیت! اگر آپ اپنے رفقائے کار سے مشورہ کے بعد یا بلامشورہ کئے ایک حکم جاری کرتے ہیں یا......؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! اگر میں مشاورت کے......مثلاً انہوں نے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے تو خلیفہ وقت کا یہ حق ہے کہ ان کو یہ کہے کہ ان ان وجوہات کی بنا پر میرے خیال میں تمہاری رائے درست نہیں ہے۔ عملاً یہ ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے، ہم سمجھ گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بات...... *No* ......

مرزا ناصر احمد: وہ *Unanimous* (متفقہ) فیصلہ ہو گیا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** My question is a very simple one. Can they overrule you or can you overrule them, legally speaking? In fact whatever may be the position, we are not concerned.*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال بالکل سادہ ہے۔ کیا وہ آپ کے فیصلہ کو مسترد کر سکتے ہیں یا آپ ان کی رائے کو۔ قانونی پوزیشن کیا ہے؟ درحقیقت پوزیشن خواہ کچھ بھی ہو، اس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** They can't overrule me.*

(مرزا ناصر احمد: وہ میرے فیصلہ کو مسترد نہیں کر سکتے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But you can overrule them?*

(جناب یحییٰ بختیار: مگر آپ ان کی رائے کو مسترد کر سکتے ہیں؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** And the question of my overruling them does not arise in the context I have just told you.*

(مرزا ناصر احمد: اور جس پیرایہ میں، میں نے آپ کو ابھی بتایا ہے، اس میں میرے ان کی رائے کو مسترد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) کیونکہ جب وہ میرے ساتھ متفق ہو گئے اور وہ *Unanimous* (متفقہ) فیصلہ دیتے ہیں تو میرے *Overrule* (مسترد) کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But you can overrule them?*

(جناب یحییٰ بختیار: مگر آپ ان کی رائے کو مسترد کر سکتے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ میرے Overrule (مسترد) کرنے کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔ *And they don't overrule me.*

(اور وہ میرے فیصلہ کو مسترد نہیں کرتے)

[15]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Thank you.*

Sir, what is the significance of these three different titles "Imam", "Khalifa" and "Amirul Momineen"? How you or your Jamaat interpret them?

(جناب یحییٰ بختیار: شکریہ۔ جناب! ان تین القاب ''امام، خلیفہ اور امیر المؤمنین'' کی کیا اہمیت ہے؟ آپ اور آپ کی جماعت ان کی کیسے تشریح کرتی ہے؟)

مرزا ناصر احمد: جو ہے *Official designation* (باضابطہ عہدہ) وہ خلیفۃ المسیح ہے۔ امیر المؤمنین جو ہے وہ لوگ ویسے لکھ دیتے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ لکھ دیتے ہیں۔ خصوصاً یہ جو بیرون پاکستان کی جماعتیں ہیں ان کے لئے بعض ''خلیفۃ المسیح'' ان کی زبان پر بھی نہیں چڑھتا، اس واسطے وہ کہہ دیتے ہیں *Head of the Worldwide Ahmadia Community* لیکن جو آفیشل (باضابطہ) ہے وہ صرف ''خلیفۃ المسیح'' ہے۔ دوسری دو *Term in use* (اصطلاحات مستعمل) ہیں بعض دفعہ، لیکن وہ آفیشل نہیں ہے، آفیشل ''خلیفۃ المسیح'' ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but you said that you are Imam of the Jamaat.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر آپ نے کہا تھا کہ آپ امام جماعت ہیں)

مرزا ناصر احمد: لوگ مجھے امام کہہ دیتے ہیں۔ ''خلیفۃ المسیح'' کا مطلب ہی امام ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *And you have not yourself chosen the title of Imam? They call you?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور آپ نے خود امام کا لقب منتخب نہیں کیا۔ لوگ آپ کو کہتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *Oh! No, no, they call me....*

(مرزا ناصر احمد: اوہ نہیں! نہیں! لوگ مجھے کہتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***...... out of respect?***

(جناب یحییٰ بختیار: ......عزت سے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! میں نے تو اپنے لئے خلیفۃ المسیح کا بھی منتخب نہیں کیا، انہوں نے مجھے منتخب کرلیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***And when they call you Amir-ul-Momineen, what is the meaning of Amir-ul-Momineen, that you are the Amir of all the momins?***

(جناب یحییٰ بختیار: اور جب وہ آپ کو امیر المؤمنین کہتے ہیں تو امیر المؤمنین کا کیا مطلب ہے کہ آپ تمام مؤمنین کے امیر ہیں؟)

(امیر المؤمنین کا معنی؟)

[16] مرزا ناصر احمد: ہاں! میں سمجھ گیا۔ ان لوگوں کا امیر جو اس شخص کے دعویٰ کو قبول کرتے ہیں۔ جس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، وہ مؤمن ہیں۔ ''آل'' جو ہے عربی زبان میں وہ اہل کے لئے بھی آتا ہے، یعنی خاص گروپ کی طرف اشارہ ہے۔ تو ''امیر المؤمنین'' کا اس کے علاوہ کوئی اور مطلب نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Amir-e-Ahmadis?***

(جناب یحییٰ بختیار: احمدیوں کے امیر؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! امیر مبائع احمدی، سارے احمدی بھی نہیں، یعنی اس سے بھی *Narrow* (محدود) ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں! ہاں! ***But belonging to your school of thought. So, according to you, momins are .... if I put it this way .... only these who belong to your school of thought, those Ahmadis?***

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں! مگر وہ لوگ جو آپ کے مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہٰذا اگر میں اس طرح کہوں کہ آپ کے مطابق مؤمن صرف وہ ہیں جو آپ کے مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں، وہ احمدی؟)

Mirza Nasir Ahmad: *Only those of the momins who belong to our thought ....*

(مؤمنین سے مراد صرف قادیانی؟)

(مرزا ناصر احمد: مؤمنین میں سے صرف وہی جو ہمارے مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *"of the momins".... not all?*

(جناب یحییٰ بختیار: ''مؤمنین میں سے''، نہ کہ تمام)

مرزا ناصر احمد: ہاں! **"Of the momins"** (مؤمنین میں سے)۔ میں نے اسی واسطے وضاحت کی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is what I want you to clarify.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہی وہ بات ہے جس کی میں آپ سے وضاحت چاہتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں! بالکل!!! اس سے زیادہ اس کا مطلب کوئی نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *You don't pretend to be the Amir of all the Muslims?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ تمام مسلمانوں کے امیر ہونے کے مدعی نہیں ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *Oh! No, no, no. Not all the momins.* (مرزا ناصر احمد: اوہ نہیں! نہیں! نہیں! تمام مؤمنین کا نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *"Momins" means muslims, isn't it?*

(جناب یحییٰ بختیار: مؤمنین کا مطلب ہے مسلمان، کیا ایسا نہیں ہے؟)

[17] مرزا ناصر احمد: ہاں! تھوڑا سا فرق یہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی، ایک بدو کو بتاتے ہوئے کہ اسلام یہ ہے اور ایمان یہ ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی وہ فرق یہ ہے...... وہ تو ایک لمبا مضمون بن جاتا ہے۔

(قادیانی، خالص مذہبی جماعت)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, is Jamaat-e-Ahmadia a*

purely religious organisation?

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! کیا جماعت احمدیہ ایک خالص مذہبی تنظیم ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: Purely a religious organisation.

(مرزا ناصر احمد: خالص مذہبی تنظیم ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: Purely a religious organisation. What are the functions that this organisation performs, I mean, for propagation of Islam, according to your concept of Islam?

(جناب یحییٰ بختیار: خالص مذہبی تنظیم! اس تنظیم کے کیا کام ہیں جو یہ انجام دیتی ہے؟ میرا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے، اسلام کے آپ کے تصور کے مطابق؟)

مرزا ناصر احمد: اصل یہ ہے کہ حقیقی اسلام کو قائم کرنے کی کوشش کرنا۔ تو اسی لئے ہم اس کو ساری دنیا میں لے کر جاتے ہیں اور ہمارا وہاں مقابلہ ہے عیسائیوں سے زیادہ تر، کیونکہ باہر کی دنیا میں، سوائے بعض خاص علاقوں کے خصوصاً ویسٹ میں قریباً وہ سارا عیسائی مذہب یا ماننے والے یا لیبل رکھنے والے ہیں۔ تو ویسے تو مثلاً انگلستان ہے، اس میں گرجاؤں کے سامنے ***For Sale*** (برائے فروخت) کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ لیکن کہتے وہ اپنے آپ کو عیسائی ہیں۔ گرجے بیچ بھی رہے ہیں۔ اس میں جو بھی آگے سے انہیں خریدتا ہے تو فائدہ حاصل کرتا ہے۔ دہریہ ہیں بہت سارے، لیکن دنیا ان کو عیسائی کہتی ہے۔ یعنی انگلستان، ساری قوم کا مذہب عیسائی ہے۔ ہمارا وہاں دہریت کے ساتھ بھی مقابلہ ہے۔ یہ میں نے اس لئے تمہید باندھی ہے۔ اور جو عیسائیت کو سچا سمجھتے ہیں آج بھی، نبی اکرم ﷺ کی حقانیت ان پر پوری طرح واضح نہیں ہوئی اور آہستہ آہستہ کچھ کھلا ہے۔ اس واسطے میں نے پوری طرح کہہ دیا۔ ان کو ہم یہ بتاتے ہیں کہ اتنا حسین مذہب اسلام، اتنا احسان رکھنے کی طاقت، یہ تعلیم رکھتی ہے۔ تو یہ ہمارا کام ہے۔ اور اس سے دو اس وقت نتیجے نکل رہے ہیں۔ ایک وہ کہ ایک وقت میں بالکل سمجھتے نہیں تھے اور اتنی گندہ[18] ذہنی سے کام لے رہے تھے، اسلام کے خلاف بھی اور نبی اکرم ﷺ کے خلاف بھی۔ اس میں بڑی کمی آ گئی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ان میں بہت سارے اسلام لے آئے۔ اور ڈنمارک میں ایک نومسلم ہے، اس نے قرآن کریم کا ڈینش زبان میں اسلام لانے کے بعد عربی سیکھی اور ترجمہ

بھی کیا۔ تو صحیح اسلام، اور صحیح اسلام سے میری اس سے زیادہ کوئی مراد نہیں جس کو میں صحیح اسلام سمجھتا ہوں۔ .Naturally (فطری طور پر)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** That is the main function?*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ بنیادی کام ہے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** ہاں that is the main function*

(یہ بنیادی کام ہے) اور اس کے مطابق یہاں دوسری Corollary (منطقی نتیجہ) آ جاتی ہے۔ اس کے مطابق احباب جماعت احمدیہ کی تربیت کرنا، کیونکہ اسلام کے جتنے احکام ہیں، سینکڑوں، ہمیں بانی سلسلہ جماعت احمدیہ نے کہا کہ قیامت کے دن قرآن کریم تمہارے اوپر قاضی ہوگا۔ قرآن کریم کے سات سو احکام میں سے کسی حکم کی بھی خلاف ورزی نہ کرنا تا کہ خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو سکو۔ تربیت اور تبلیغ دو چیزیں ہو گئی ہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, when you convert these people, you establish missions for this purpose all over the world?*

(جناب یحییٰ بختیار: جب آپ ان لوگوں کو نئے مذہب میں لاتے ہیں تو آپ دنیا بھر میں اس مقصد کے لئے مشن قائم کرتے ہیں؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** Practically.*

(مرزا ناصر احمد: عملی طور پر)

(اوسطاً کتنے قادیانی آپ بناتے ہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now can you give us an idea as to how many, on the average, every year or every week, every month, you convert to your faith?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا اب آپ ہمیں ایک اندازہ بتائیں گے کہ آپ اوسطاً ہر سال، یا ہر ہفتہ، ہر مہینہ کتنے لوگوں کو اپنے مذہب کا پیروکار بنا لیتے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: کوئی ہم نے وہ نہیں رکھے، اعداد و شمار تو ہمارے پاس نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی ریکارڈ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: لیکن بعض ریکارڈ جو بعض حکومتوں نے کسی وقت لئے، اس سے ہمیں تعداد[19] کا پتہ لگتا ہے۔ مثلاً گھانا میں غالباً ۱۹۶۲ء میں ایک مردم شماری ہوئی اور اس مردم شماری میں صرف بالغ مرد و زن کو شمار کیا گیا، نابالغ بچوں کو شمار نہیں کیا گیا۔ ۲۱، ۲۲ لاکھ ***Adult*** (بالغ) پاپولیشن میں ***A hundred and sixty eight thousand were Ahmadis, according to their Census Report.*** (مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار احمدی تھے) تو اس طرح ہمیں پتہ چلتا ہے، ورنہ ہم مردم شماری نہیں کرتے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Too busy?

(انتہائی مصروف!) یہ تبلیغ کا کام آپ کا زیادہ پاکستان میں ہے یا انڈیا میں ہے یا باہر ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہم آواز تو ہر جگہ دیتے ہیں، بڑے پیار اور محبت کے ساتھ، اور پچھلے کوئی بیس سال سے پاکستان سے باہر اسلام کی طرف زیادہ توجہ ہو رہی ہے، اور اسلام کی مقبولیت پھیل رہی ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Could you please tell us, how many have been converted in Pakistan in the past 20 years or so?

(پاکستان میں بیس برس میں کتنے قادیانی بنائے)

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ ہمیں یہ بتا سکتے ہیں کہ گزشتہ تقریباً بیس برس میں آپ نے پاکستان میں کتنے لوگوں کو اپنے مذہب کا پیروکار بنایا؟)

مرزا ناصر احمد: وہ میں نے بتایا ہے ناں کہ ہم نے ***Census*** (مردم شماری) تو نہیں لی۔ لیکن میرا ذاتی......

Mr. Yahya Bakhtiar: In Pakistan?

(جناب یحییٰ بختیار: پاکستان میں؟)

مرزا ناصر احمد: یہاں بھی ہم نے کبھی مردم شماری نہیں کی تو جو لوگ بیعت میں شامل ہو گئے اور اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں، میرے صرف اندازے کے مطابق ان کی تعداد......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, Sir, I am not asking the population. I may come to that the converts?

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! میں آبادی کے بارے میں نہیں پوچھ رہا، میں اس پر آسکتا ہوں، وہ لوگ جو آپ کے مذہب کے پیروکار بنے؟)

(قادیانی بننے والوں کا ریکارڈ نہیں رکھتے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کا نہیں کچھ پتہ۔

[20] جناب یحییٰ بختیار: Converts (جو لوگ آپ کے مذہب کے پیروکار بنے، ان) کا میں کہہ رہا ہوں۔ آپ نے بیس سال میں کتنے Convert (لوگ اپنے مذہب کے پیروکار) کیے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے پاس کوئی حساب نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی حساب نہیں۔ کوئی ریکارڈ بھی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہر احمدی آپ کی جماعت کا ممبر بنتا ہے تو ممبر شپ کا بھی کوئی ریکارڈ نہیں ہوتا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ یعنی اس کو ہم کوئی کارڈ دیں۔ Identity یا...... یہ اس طرح نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: رجسٹر بھی نہیں رکھتے اس کا؟

(احمدیوں کا کوئی ریکارڈ نہیں)

مرزا ناصر احمد: اس کا رجسٹر میرے علم میں نہیں ہے۔ لیکن وہ بیعتیں کرتا ہے۔ جو شخص بیعت کر لیتے ہیں۔ اس طرح بعض لوگ تو دستی بیعت کر لیتے ہیں۔ اکثر جو ہیں وہ ویسے بیعت فارم پر لکھ کر کرتے ہیں۔ لیکن اس کی کاؤنٹنگ کبھی کی گئی ہو، یہ میرے علم میں نہیں ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, do you take interest or your party, I mean, in politics also or you keep away from politics?***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! کیا آپ یا آپ کی جماعت سیاست میں بھی دلچسپی لیتے ہیں یا سیاست سے دور رہتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***Thanks God, no.***

(مرزا ناصر احمد: نہیں! خدا کا شکر ہے!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *You don't take any interest?*

(جناب یحیٰی بختیار: آپ کوئی دلچسپی نہیں لیتے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *We don't take any interest.*

(مرزا ناصر احمد: ہم کوئی دلچسپی نہیں لیتے) لیکن یہاں کنفیوژن نہ ہونا چاہئے۔ یعنی جو احمدی ہے وہ اپنے حلقہ انتخاب میں......

Mr. Yahya Bakhtiar: *As a Jamaat I am asking.*

(جناب یحیٰی بختیار: میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ بحیثیت جماعت کے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں *As a Jamaat* ......ہمارا کوئی

(مرزا ناصر احمد: ہاں! بحیثیت جماعت ہمارا کوئی......)

[21] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Everybody is a voter, they can contest election. I know that. But as a Jamaat?*

(جناب یحیٰی بختیار: ہر شخص ووٹر ہے۔ وہ الیکشن لڑ سکتے ہیں۔ یہ میں جانتا ہوں۔ مگر بحیثیت جماعت کے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *As a Jamaat ....*

(مرزا ناصر احمد: بحیثیت جماعت......)

(بحیثیت جماعت سیاست میں حصہ نہیں لیتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *As a Jamaat, you don't participate in politics?*

(جناب یحیٰی بختیار: بحیثیت جماعت آپ سیاست میں حصہ نہیں لیتے؟)

مرزا ناصر احمد: بالکل قطعاً نہیں۔ یعنی ہم نے کبھی آج تک سوچا بھی نہیں کوئی سیاسی منشور کا یا کسی آدمی کو کھڑا کرنے کا، جماعت کے نمائندے کی حیثیت سے، نہ یہاں، نہ دنیا کے کسی ملک میں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, can politics be separated from religion in Islam?*

(جناب یحیٰی بختیار: جناب! کیا اسلام میں سیاست کو مذہب سے جدا کیا جاسکتا ہے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** In an individual's life, no.*

(مرزا ناصر احمد: انفرادی زندگی میں نہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But as a collective body, muslim body, it can be?*

(جناب یحییٰ بختیار: مگر ایک اجتماعی حیثیت سے، مسلم جماعت کی حیثیت سے، ایسا ہوسکتا ہے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** Collective?* میں تو وہ......

It depends on what type of that organisation is.

(مرزا ناصر احمد: اجتماعی...... میں تو وہ......(یہ اس پر منحصر ہے کہ وہ کس قسم کی تنظیم ہے) اگر یہ کوئی ایسی آرگنائزیشن ہے جو کہتی ہے کہ ہم نے، میں نے صرف بتانے کا خیال رکھنا ہے تو نہ اس کو پالیٹکس سے کوئی تعلق ہے نہ اس کو اسکول کھولنے سے کوئی تعلق ہے۔ نہ طبی مراکز کھولنے سے تعلق ہے۔ *It depends on the nature of the organisation.*

(یہ اس پر منحصر ہے کہ یہ تنظیم کس قسم کی ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, I will put it more bluntly, Sir. Is Khalifa in Islam not also head of the State, Head of the Government, in Islam?*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! اب میں اس کو مزید وضاحت سے پیش کرتا ہوں۔ کیا اسلام میں خلیفہ سربراہ مملکت، سربراہ حکومت بھی نہیں ہوتا؟)

مرزا ناصر احمد: یہ بڑا اہم سوال ہے۔ میں خوش ہوں آپ نے مجھ سے کرلیا۔ میں اپنا عقیدہ *Of Course* (بے شک) بتاؤں گا۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اور آپ[22] کے بعد کا جو زمانہ تھا اس میں حالات اس قسم کے تھے کہ روحانی امامت اور دنیاوی بادشاہت ایک وجود میں اکٹھی ہونا ضروری تھیں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی بادشاہت دے دی اور بعد میں خلفائے راشدین کو بھی علاوہ روحانی امامت کے بادشاہت اور ملوکیت بھی ان کو ملی اور انہوں نے، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے، بڑی ہمت اور فراست سے کام انجام دیا۔ اب جو ہمارے نزدیک مہدی موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) آگئے اور ان کے آگے خلفاء کا جو سلسلہ جاری ہوا۔ ہمارا *Basic, Fundamental Concept* (بنیادی

نظریہ) یہ ہے کہ اس سلسلہ میں خلیفۂ وقت کبھی بھی بادشاہ نہیں ہوگا۔ ہوگا ہی نہیں۔ اور اس کے لئے بڑے مضبوط دلائل بھی ہیں۔ اور یہ ہمارا بنیادی ہے عقیدہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی خلیفۂ وقت بادشاہ تو نہیں ہوگا، کوئی پریذیڈنٹ بننے کی......

***Mirza Nasir Ahmad:* No, no, no. No President, no Prime Minister, nothing whatsoever.** کوئی دلچسپی نہیں ہے سیاست میں

(مرزا ناصر احمد: نہیں! نہیں! نہیں! نہ صدر، نہ وزیر اعظم، کچھ بھی نہیں، کوئی دلچسپی نہیں ہے سیاست میں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* As an organisation you don't aspire to capture political power?**

(جناب یحییٰ بختیار: بحیثیت جماعت آپ سیاسی طاقت حاصل کرنے کی تمنا نہیں رکھتے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:* No, no.** ہم تو...... یہ تو آپ کو مبارک ہو۔

(مرزا ناصر احمد: نہیں! نہیں! ہم تو...... یہ تو آپ کو مبارک ہو)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* No, I am just asking for the record.**

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف ریکارڈ کے لئے پوچھ رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں۔ میں کہتا ہوں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Sir, according to you, religion is a matter of heart and conscience?**

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! آپ کے مطابق مذہب قلب وضمیر کا معاملہ ہے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:* Yes.**

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* And it's a relationship of a spiritual nature between Imam and his Creater?**

(جناب یحییٰ بختیار: اور یہ امام اور اس کے خالق کے درمیان ایک روحانی نوعیت کا رشتہ ہے؟)

[23]***Mirza Nasir Ahmad:*** ***Yes, Sir.***

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں جناب!)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I am referring ....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں حوالہ دے رہا ہوں......)

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں! ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ بالکل صحیح درست فرمایا آپ نے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But will you agree, Sir, that religion, in the sense that it is a matter of heart and conscience, that is, what your feel, what you think, what you believe, what your faith as, something nobody can interfere with?***

(جناب یحییٰ بختیار: مگر جناب! کیا آپ اس سے اتفاق کریں گے کہ اس پہلو سے کہ مذہب قلب وضمیر کا معاملہ ہے، یعنی آپ جو محسوس کرتے ہیں، آپ جو سوچتے ہیں، آپ جو عقیدہ رکھتے ہیں، آپ جو اعتقاد رکھتے ہیں، یہ ایک ایسی چیز ہے جس میں کوئی فرد مداخلت نہیں کرسکتا؟)

مرزا ناصر احمد: درست ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Nobody can interfere?***

(یحییٰ بختیار: کوئی فرد مداخلت نہیں کرسکتا؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! درست ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***In your thinking, you are free; you can have any faith, you are free; you can believe anything you want, you are free; but this faith, this belief, this thinking has some outward expression also?***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کی سوچ کے مطابق آپ آزاد ہیں، آپ کوئی بھی عقیدہ رکھ سکتے ہیں، آپ جو چاہیں اعتقاد رکھ سکتے ہیں، مگر اس عقیدہ، اعتقاد، سوچ کی کچھ ظاہری شکل بھی ہوتی ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***When you express your***

faith, when you say it, when you announce it or when you proclaim it, it is likely to affect others also, it is likely to have repurcussions also. But when it is only confined to thinking believing, feeling, it doesn't. It is so or not?

(جناب یحییٰ بختیار: جب آپ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہیں، جب آپ زبان سے اس کا اظہار کرتے ہیں، جب آپ اس کا اعلان کرتے ہیں تو یہ دوسروں پر اثر انداز ہو سکتا ہے، اس کے نتائج بھی ہو سکتے ہیں، مگر جب یہ محض سوچ، اعتقاد، جذبات تک محدود ہو تو ایسا نہیں ہوتا۔ ایسا ہے یا نہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***Very vague question. I am afraid.***

(مرزا ناصر احمد: میں معذرت خواہ ہوں کہ یہ سوال انتہائی مبہم ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I will elaborate my question further.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں مزید تشریح کروں گا)

مرزا ناصر احمد[24]: اگر تو...... میں اپنی مشکل بتا دوں...... اگر تو مثلاً عبادت ہے۔ اگر ایک شخص جو عیسائیت چھوڑ کر اسلام لاتا ہے۔ ڈنمارک کا رہنے والا ہے اور وہ اسلامی طریقے پر کسی پبلک جگہ میں نماز باقاعدہ اللہ اکبر کر کے اور رکوع و سجود کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ۲۸۸۸ جعلت لی الارض مسجدا

ساری زمین ہی میرے لئے اللہ تعالیٰ نے مسجد بنا دی۔ دو استثناء ہیں، اس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں یہاں بنا اور وہاں کے عیسائی کہیں کہ جی یہ تو ہمیں Offend (ناراض) کرتا ہے......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, Sir, this is not just that. I will put it very simply now. Every religion has got ceremonies, every religion has got rituals ....***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جناب بات صرف یہی نہیں۔ میں اب اس کو بہت سادہ انداز سے پیش کرتا ہوں۔ ہر مذہب کے کچھ شعائر اور رسم و رواج ہوتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***Rituals, yes and no, both.***

(مرزا ناصر احمد: رواج ہو بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی ہو سکتے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** A religion has a ritual that you can sacrifice a lamb?*

(جناب یحییٰ بختیار: ایک مذہب میں یہ رسم ہے کہ آپ دنبہ کی قربانی کر سکتے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! آں!!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Religion is affected also by you expressing your faith, isn't it?*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کی جانب سے اپنے عقیدہ کے اظہار سے بھی مذہب کا تاثر ابھرتا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں، کچھ عبادات جو ظاہر میں کی جاتی ہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I want to know that religion has also an outward expression which can affect other things, people, situations. It is not just a matter of heart and conscience. It remains a matter of heart and conscience only if you think, if you believe, if you have a faith; but the moment you give an expression to that faith, that belief, you are likely to hurt somebody, you are likely to affect somebody, you are likely to favour somebody?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ مذہب کی ایسی ظاہری شکل بھی ہو سکتی ہے جو اشیاء، لوگوں اور صورتحال پر اثر انداز ہو؟ یہ محض قلب و ضمیر کا معاملہ نہیں، یہ قلب و ضمیر کا معاملہ صرف اس صورت میں ہوگا اگر آپ کوئی سوچ، اعتقاد، عقیدہ رکھیں، مگر جس وقت آپ اس کا اظہار کریں تو بہت ممکن ہے کہ آپ دوسروں کو ٹھیس پہنچائیں، بہت ممکن ہے کہ آپ دوسروں پر اثر انداز ہوں، کسی کی طرف داری کریں)

[25]***Mirza Nasir Ahmad:** Why you say this?*

(مرزا ناصر احمد: آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Because ....*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ......)

***Mirza Nasir Ahmad:** 'Likely to hurt somebody' why likely to hurt somebody?*

(مرزا ناصر احمد: ''بہت ممکن ہے کہ دوسروں کو ٹھیس پہنچائیں'' دوسروں کو کیوں ٹھیس پہنچائیں؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am coming. You know, Sir, I am not referring anything to you, to what you said.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں اسی طرف آرہا ہوں۔ جناب! آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کو کسی بات کا حوالہ نہیں دے رہا ہوں، جیسا کہ آپ نے کہا)

***Mirza Nasir Ahmad:** No, no.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں! نہیں!)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am just discussing religion because ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں مذہب سے بحث صرف اس لئے کر رہا ہوں کیونکہ......)

مرزا ناصر احمد: میں صرف ہاں، میں صرف، میں خود سمجھنا چاہتا ہوں۔ میں تو یہاں......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am trying to eleborate.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں وضاحت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: جی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Because you said that religion is something in which nobody should interfere. You asked this Assembly that it should not involve itself in this, it is a matter of heart and conscience. You said that this a human right, a fundamental right.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ آپ نے کہا کہ مذہب ایسی چیز ہے جس میں کسی کو مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ آپ نے اس اسمبلی کو کہا کہ اسے مذہب کے بارے میں اپنے آپ کو نہیں الجھانا چاہئے کہ مذہب قلب و ضمیر کا معاملہ ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ ایک انسانی حق ہے، ایک بنیادی حق)

***Mirza Nasir Ahmad:** Did I say that?*

(مرزا ناصر احمد: کیا میں نے یہ کہا؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I will come to that. I am just ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں اس پر آؤں گا۔ میں صرف......)

***Mirza Nasir Ahmad:** No, I think I said that our constitution says it.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں! میرا خیال ہے کہ میں نے کہا تھا کہ ہمارا آئین یہ کہتا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes. I am relying on human rights. I said declaration of human rights.*

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں! میں انسانی حقوق پر انحصار کر رہا ہوں۔ میں نے کہا انسانی حقوق کی دستاویز)

[26] مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** When you said you rely on that ....*

(جناب یحییٰ بختیار: جب آپ نے یہ کہا کہ آپ اس پر انحصار کرتے ہیں......)

***Mirza Nasir Ahmad:** Declaration of human rights in the Constitution of Pakistan.*

(مرزا ناصر احمد: آئین پاکستان میں انسانی حقوق کی دستاویز)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... That everybody has a right to have his religion, to profess, to practice and to propagate ....*

(جناب یحییٰ بختیار: کہ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنا ایک مذہب رکھے، جس کو وہ پروفیس کرے، اس پر عمل پیرا ہو اور اس کی تبلیغ کرے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, Sir, I was going to ask you if you profess, that again is a vague word. To profess means that you think and believe and have faith and have feelings about your religion, about Allah Almighty, about who is a Prophet and who is not. So long as it is confined to thinking, nobody can interfere, it is impossible. Thinking, thank God, nobody can interfere with. But action, when those feelings and thinkings and beliefs are put into action or translated into action by words of mouth or other action, then is it still free? Do you still have the freedom to do whatever you want?*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ اگر آپ پرفیس کریں تو یہ ایک مبہم لفظ ہے۔ پروفیس کا مطلب ہے کہ آپ اپنے مذہب، اللہ تعالیٰ، کون رسول ہے اور کون نہیں؟ اس بارے میں سوچ، عقیدہ واعتقاد اور جذبات رکھیں۔ جب تک یہ سوچ تک محدود ہے، کوئی اس میں مداخلت نہیں کرسکتا، یہ ناممکن ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کوئی سوچ میں مداخلت نہیں کرسکتا۔ مگر جب وہ جذبات، سوچ اور عقائد منہ سے ادا شدہ الفاظ یا دیگر اعمال کی صورت میں عملی شکل اختیار کرلیں، کیا پھر بھی اس کی آزادی ہوگی؟ کیا پھر بھی آپ کو آزادی ہوگی کہ جو چاہے کریں؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** To express our faith.*

(مرزا ناصر احمد: اپنے عقیدے کے اظہار کے لئے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** To express, to propagate?*

(جناب یحییٰ بختیار: اظہار کے لئے، تبلیغ کے لئے)

***Mirza Nasir Ahmad:** To express our faith.*

(مرزا ناصر احمد: اپنے عقیدے کے اظہار کے لئے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, practice, I will say, use the word practice.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! عمل کرنے کے لئے، میں کہوں گا کہ عمل کرنے کا لفظ استعمال کریں)

مرزا ناصر احمد: ۲۸۶۷ جادلھم بالتی ھی احسن

اس قرآنی ہدایت کے مطابق جو ہوگا اس سے کوئی خرابی نہیں پیدا ہوگی۔ یہ سارا کچھ اصل میں یہ ہے...... اگر مجھے اجازت دیں...... کہ جو قرآن کریم نے وہ راہیں متعین کی ہیں جن راہوں پر اگر[27] ہم چلیں تو کوئی فتنہ فساد پیدا نہیں ہوگا اور قرآن کریم ایسا عظیم مذہب ہے اور فتنہ وفساد کے اتنا سخت خلاف ہے کہ ہم نے کسی اور مذہب میں اس قسم کی باتیں نہیں دیکھیں۔

۲۸۷۰ ان اللّٰہ لایحب المفسدین

بہت سی آیات میں یہ ہے۔ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ اپنے خیالات کا اظہار دوسرے کی محبت کے جذبے میں کرو۔ اس کو دکھ دینے کے لئے یا اس کے اوپر ضرب لگانے کے لئے یا اس کو حقیر قرار دینے کے لئے اپنے دل میں بھی نہ سمجھو کسی کو حقیر۔ اور ایک پیار کے جذبے سے جو بات کہی جائے گی اسی سے فتنہ نہیں پیدا ہوگا یا کم از کم اس فتنے کی ذمہ داری اس شخص پر نہیں ڈالی جاسکے گی جو پیار اور محبت کے ساتھ اور بے لوث خدمت کے جذبے میں اپنے......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, if I follow the Holy Quran strictly, in any part of the world, you think, I will not commit any offence?***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں قرآن مجید پر سختی سے عمل پیرا ہوں تو میں دنیا میں کہیں بھی کسی جرم کا ارتکاب نہیں کروں گا؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***I should not.***

(مرزا ناصر احمد: میں نہیں کروں گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Supposing I want to marry two/three wives in America ....***

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں اگر میں امریکہ میں دو، تین شادیاں کرنا چاہتا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, I ....***

(مرزا ناصر احمد: نہیں! میں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I am just asking you. Will***

they arrest me or not?

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ کیا وہ مجھے گرفتار کریں گے یا نہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *It is not compulsory.*

(مرزا ناصر احمد: یہ لازمی نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *To have many wives?*

(جناب یحییٰ بختیار: کئی بیویاں رکھنا؟)

Mirza Nasir Ahmad: *It is not compulsory.*

(مرزا ناصر احمد: یہ لازمی نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But I will give you another instance, Sir. You are a highly educated person. You know there is a Church call Mormon Church?*

(جناب یحییٰ بختیار: مگر جناب! میں آپ کو ایک اور مثال دوں گا۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ایک چرچ ہے جس کا نام مارمن چرچ ہے)

[28]**Mirza Nasir Ahmad:** *Yes, I know ....*

(مرزا ناصر احمد: ہاں! میں جانتا ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And under their religion, their Chrisianity or their sect, ...*

(جناب یحییٰ بختیار: اور ان کے مذہب میں، ان کی عیسائیت میں یا ان کے فرقہ میں)

Mirza Nasir Ahmad: *They can have not ....*

(مرزا ناصر احمد: وہ نہیں کر سکتے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... it is not only permissible....*

(جناب یحییٰ بختیار: ......یہ نہ صرف جائز ہے......)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... but obilgatory for a*

person, if the circumstances permit, to practice polygamy.

(جناب یحییٰ بختیار: ...... بلکہ اگر حالات اجازت دیں تو ایک شخص پر تعدد ازواج لازمی ہے)

مرزا ناصر احمد: لیکن ہمارے یہاں......

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, that is the freedom of religion. Will they allow him in America to marry?

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے مذہبی آزادی! کیا امریکہ میں وہ اس کو شادی کی اجازت دیں گے؟)

Mirza Nasir Ahmad: If they don't allow it, they shouldn't do it or leave America.

(مرزا ناصر احمد: اگر وہ اس کی اجازت نہیں دیتے تو وہ شادی نہ کریں یا پھر امریکہ چھوڑ دیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but that is part of my faith; I am a Mormon Christian, it is a part of my faith; I want to practise my religion. Why should the American State, which bows for freedom of religion, interfere and put me in jail?

(جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ میرے مذہب کا حصہ ہے، میں ایک مارمن عیسائی ہوں، یہ میرے مذہب کا حصہ ہے، میں اپنے مذہب پر عمل کرنا چاہتا ہوں۔ تو امریکی ریاست، جو کہ مذہبی آزادی کو تسلیم کرتی ہے، کیوں میرے مذہب میں مداخلت کرے اور مجھے جیل میں ڈالے؟)

مرزا ناصر احمد: یہاں ایک نیا سوال یہ پیدا ہو گیا کہ جس وقت انسان کا مذہبی عقیدہ قانون وقت ہی کے ساتھ متصادم ہو جائے تو پھر کیا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ یہ ایک نیا سوال آ گیا نا اب۔

(پوری دنیا میں کتنے قادیانی ہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ویسے ***I will come to this again. Now I come to the Preliminary stage.***

Now Sir, will you tell the Special Committee as to how many members belong to Jamaat-e-Ahmadia or your school of [29] thought of the Ahmadia Movement throughout the world?

(جناب یحییٰ بختیار: ویسے اس سوال پر میں دوبارہ آؤں گا۔ اب میں ابتدائی درجہ پر آتا ہوں۔ جناب! کیا اب آپ خصوصی کمیٹی کو یہ بتائیں گے کہ جماعت احمدیہ یا احمدیہ تحریک کے آپ کے مکتبہ فکر سے پوری دنیا میں کتنے افراد منسلک ہیں؟)

(پوری دنیا میں ایک کروڑ قادیانی)

Mirza Nasir Ahmad: Throughout the world?

میرے اندازے کے مطابق کم وبیش ایک کروڑ ہیں۔

(مرزا ناصر احمد: پوری دنیا میں؟ میرے اندازے کے مطابق کم وبیش ایک کروڑ ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: And how many of them are in Pakistan?

(جناب یحییٰ بختیار: اور ان میں سے کتنے پاکستان میں ہیں؟)

(مرزا کی وفات کے وقت قادیانی چار لاکھ تھے)

مرزا ناصر احمد: میرے اندازے کے مطابق ۳۵ سے ۴۰ لاکھ تک۔

Mr. Yahya Bakhtiar: At the time of the death of Mirza Ghulam Ahmad, what was the number of Ahmadis? Have you any idea?

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد کے انتقال کے وقت احمدیوں کی کیا تعداد تھی؟ آپ کو کچھ اندازہ ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: Very rough idea.

چند ہزار ہوں گے۔ ہاں چار لاکھ۔ چار لاکھ کے قریب تھے اس وقت۔ میرے یہ سب **Rough** اندازے ہیں۔

(مرزا ناصر احمد: بہت سرسری اندازہ ہے۔ چند ہزار ہوں گے۔ (اپنے ساتھیوں

سے پوچھنے کے بعد) ہاں چار لاکھ۔ چار لاکھ کے قریب تھے اُس وقت۔ میرے یہ سب سرسری اندازے ہیں)

(۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں اٹھارہ سو قادیانی تھے)

Mr. Yahya Bakhtiar: According to 1901 Census Report, there were about 1800. Is it correct?

(جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۱ء کی مردم شماری رپورٹ کے مطابق وہ ۱۸۰۰ تھے۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟)

مرزا ناصر احمد: مجھے علم نہیں۔

(مرزا کی وفات کے وقت انیس ہزار)

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, this is very confusing because I have been looking through various figures. It seems that in 1908, at the time of Mirza Sahib's death, the number given was 19000.

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب! یہ بہت گڑبڑ معلوم ہوتی ہے، کیونکہ میں مختلف اعداد و شمار دیکھ رہا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۸ء میں مرزا غلام احمد کے انتقال کے وقت تعداد ۱۹۰۰۰ تھی)

Mirza Nasir Ahmad: Census report?

(مرزا ناصر احمد: مردم شماری کی رپورٹ؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, this is a document, a book published by the Foreign Office of the British Government in 1920 in their Registry Office. They have given that at the death of the founder.

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! یہ ایک دستاویز ہے، ایک کتاب ہے جو برطانیہ کے فارن آفس نے اپنے رجسٹری دفتر میں ۱۹۲۰ء میں چھاپی۔ ان کا کہنا ہے کہ بانی (قادیانی جماعت) کی وفات کے وقت)

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ ان کی Version (روایت) ہے۔[30]

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں ***I am just saying because it may be wrong; I am not ....***

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں! میں تو صرف کہہ رہا ہوں، کیونکہ ہوسکتا ہے یہ غلط ہو، میں یہ نہیں......)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! ٹھیک ہے میں نے بھی کہا ناں اندازے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***In 1908, the sect, which at that time did not exceed 19000, has split up into two rival parties and appear to be declining in number.... whether your faction or the other faction, I do not know.... but this is what the British Government's certificate is. Then, Sir, in.....***

(جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۸ء میں یہ فرقہ، جو اُس وقت ۱۹۰۰۰ سے زائد نہیں تھا، دو متحارب دھڑوں میں بٹ گیا اور اس کی تعداد کم ہونے لگی...... آیا آپ کے دھڑے کی یا دوسرا دھڑے کی، میں نہیں جانتا...... مگر یہ حکومت برطانیہ کا سرٹیفکیٹ ہے۔ پھر جناب......)

Mirza Nasir Ahmad: ***But this is not for the first time that the British Government is misinformed.***

(مرزا ناصر احمد: مگر یہ پہلی بار نہیں کہ حکومت برطانیہ کو غلط معلومات فراہم کی گئی ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no; that is possible; I am not saying, I am just asking. You know better figure. But there is a statement by Mirza Bashir-ud-Din Mahmud Ahmad in "Ahmadiyyat or the True Islam", published in 1959, wherein it is stated that at the time of his death, which occurred in 1908, his followers could be counted by hundreds or thousands.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! نہیں! یہ ممکن ہے۔ میں کہہ نہیں رہا ہوں، بلکہ صرف پوچھ رہا ہوں۔ آپ کو تعداد بہتر معلوم ہوگی۔ لیکن مرزا بشیر الدین محمود احمد کا ایک بیان ''احمدیت

یعنی حقیقی اسلام'' میں ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا، جس میں یہ لکھا ہے کہ ۱۹۰۸ء میں ان (مرزا غلام احمد) کی وفات کے وقت ان کے پیروکار سینکڑوں یا ہزاروں میں گنے جاسکتے تھے)[1]

مرزا ناصر احمد: ہاں! چار لاکھ کے قریب، میں نے بتایا ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی ایک اندازہ ہے۔ *In 1908* (۱۹۰۸ء میں)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! وفات کے وقت۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** The census figure, however, of 1908 shows that there were only 18000.*

(جناب یحییٰ بختیار: بہرحال ۱۹۰۸ء کی مردم شماری کی رپورٹ یہ ظاہر کرتی ہے کہ صرف ۱۸۰۰۰ تھے)

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And then the census figure of 1921 shows that there were only 30,000. 1931 figure shows that they were 56000.*

(جناب یحییٰ بختیار: اور پھر ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کی رو سے صرف ۳۰۰۰۰ تھے۔ ۱۹۳۱ء کے اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ ۵۶۰۰۰ تھے)

[31] ***Mirza Nasir Ahmad:** Fifty-six?*

(مرزا ناصر احمد: چھپن؟)

---

[1] قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا محمود کا لندن کی مذاہب عالم کانفرنس ستمبر ۱۹۲۴ء میں بیان ہوا جو بعد میں قادیان سے ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' کے نام سے شائع ہوا۔ اس کے ص ۴ پر عبارت ہے: ''آپ (مرزا قادیانی) کی وفات کے وقت جو ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ احمدیہ جماعت کی تعداد کئی لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔'' اب یحییٰ بختیار کا سوال یہ ہے کہ ۱۹۰۸ء میں برٹش گورنمنٹ رپورٹ کے مطابق قادیانیوں کی تعداد ۱۹۰۰۰ ہے۔ لیکن مرزا محمود اس ۱۹۰۰۰ کو کئی لاکھ بتاتے ہیں اور مرزا ناصر چار لاکھ بتاتے ہیں۔ اس تضاد کا بیچارا مرزا ناصر کوئی جواب نہ دے پایا۔ قادیانی غور فرمائیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کی رپورٹ اور مرزا محمود کے بیان میں تضاد کیوں ہے؟ وجہ صاف ظاہر ہے کہ قادیانی اپنی تعداد بتانے میں کذب بیانی کرتے ہیں۔ صحیح تعداد بتائیں تو بھانڈا پھوٹ جائے۔

(قادیانی ۱۹۳۶ء میں چھپن ہزار تھے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And this is confirmed by Mirza Bashir-ud-Din Mahmud in an address which appeared in "Al-Fazal" of 5th August, 1934, which says that:*

(جناب یحییٰ بختیار: اور اس کی تصدیق مرزا بشیرالدین محمود نے اپنے ایک خطاب میں کی، جو اخبار ''الفضل'' مورخہ ۵راگست ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی، جس کے مطابق:) ''اس وقت ہماری تعداد آج کی تعداد سے بہت کم یعنی سرکاری مردم شماری کی رو سے ۱۸۰۰ تھی۔ اس وقت اخبار ''البدر'' کے خریداروں کی تعداد ۱۴۰۰ تھی۔ اس وقت سرکاری مردم شماری ۵۶۰۰۰ ہے۔ اور اگر پہلی نسبت کا لحاظ رکھا جائے تو ہمارے اخبار کے صرف پنجاب میں ۴۰۰۰ سے زیادہ خریدار ہونے چاہئیں۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ تو وہ......

Mr. Yahya Bakhtiar: *I mean he referred to it. He doesn't say here that this is a wrong figure. I am just saying.*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اس کا حوالہ دیا۔ انہوں نے یہاں یہ نہیں کہا کہ یہ اعداد و شمار غلط ہیں۔ میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ وہ یہ جماعت کو کہہ رہے ہیں کہ اخبار ''البدر'' کی خریداری زیادہ ہونی چاہئے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but he mentioned ....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! مگر انہوں نے تذکرہ کیا......)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!!

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... it by the way that it was 56000.*

(جناب یحییٰ بختیار: ......اس کا، بائی دی وے، کہ وہ چھپن ہزار تھے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! ٹھیک ہے۔ ***By the way.*** (بائی دی وے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, then after that we come*

to Munir. I say "Munir Enquiry Court Report" because you know what I am referring to.

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! اب اس کے بعد ہم منیر کی طرف آتے ہیں۔ میرا مطلب ہے "منیر انکوائری کورٹ رپورٹ" کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ میں کس کا حوالہ دے رہا ہوں[1])

32 مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! جی، جی!!

Mr. Yahya Bakhtiar: *There was a disturbance in the Punjab in 1953.*

(جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۵۳ء میں پنجاب میں ایک شورش برپا ہوئی تھی)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! ٹھیک ہے۔

(۱۹۵۳ء میں قادیانی دو لاکھ تھے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And a court of enquiry was set up. There the figure given by your Jamaat, it seems, it is stated, was two lacs or two hundred thousand?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور ایک انکوائری کورٹ تشکیل دی گئی تھی۔ وہاں آپ کی جماعت نے بظاہر یہ کہا تھا کہ وہ دو لاکھ ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Two hundred thousand in Pakistan?*

(مرزا ناصر احمد: پاکستان میں تعداد دو لاکھ؟)

(اب تیس لاکھ کیسے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Pakistan. And now, I think you have either ignored the population planning scheme or something like that you have suddenly jumped to 30 lacs ...*

---

[1] منیر انکوائری عدالتی رپورٹ اردو ص۹ پر ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کی موجودہ تعداد دو لاکھ لکھی ہے۔ اب قادیانی غور فرمائیں کہ تعداد کا مسئلہ پر قادیانی قیادت جگہ جگہ کیوں تضاد بیانیاں اور ابہام پیدا کرتی ہے۔

(جناب یحییٰ بختیار: پاکستان۔ اوراب میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے یا تو پاپولیشن پلاننگ اسکیم کو یکسر نظر انداز کر دیا یا اس سے ملتا جلتا کوئی ایسا کام کیا جس سے آپ یکا یک بڑھ کر تیس لاکھ تک پہنچ گئے......)

مرزا ناصر احمد: نہیں! یہ بات......

Mr. Yahya Bakhtiar: .... or 40 lacs; or have there been so many converts?

(جناب یحییٰ بختیار: ......یا چالیس لاکھ، یا پھر اتنے سارے لوگ تبدیل (ہوکر قادیانی) ہوگئے؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں! بات یہ ہے کہ جہاں تک سرکاری اعداد وشمار کا تعلق ہے، اُس وقت اعداد وشمار لینے والے ہی نہیں تھے کہ کس فرقہ کی طرف کس کو کریں منسوب، کیونکہ عام طور پر وہ غیر مسلم ہوتے تھے اور عام طور پر اُن کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ مسلمان......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, Sir, I am not referring to the Census Report.

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! میں مردم شماری رپورٹ کا حوالہ نہیں دے رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: The figure given by you to Mr. Justice Munir, your Jamaat ....

(جناب یحییٰ بختیار: جو اعداد وشمار آپ نے جسٹس منیر کو فراہم کئے کہ آپ کی جماعت......)

[33] مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!!

Mr. Yahya Bakhtiar: .... was 2 lacs in 1954. Then Encyclopaedia of Islam, 1960 Edition ....

(جناب یحییٰ بختیار: ......۱۹۵۴ء میں دولاکھ تھی۔ پھر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے ۱۹۶۰ء میں شائع شدہ ایڈیشن......)

مرزا ناصر احمد: ہوں، یہ لاہور والی؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! جی!!

I think no, not Lahore wali. I think it is published in Holland.

(نہیں! میرا خیال ہے کہ لاہور والی نہیں، میرے خیال میں یہ ہالینڈ میں چھپی ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ انکوائری رپورٹ کے کس صفحے پر ہے، یہ منیر کی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: I think page 10.

(جناب یحییٰ بختیار: میرے خیال میں صفحہ ۱۰ پر)

Mirza Nasir Ahmad: Page 10.

(مرزا ناصر احمد: صفحہ ۱۰)

(۱۹۶۰ء میں پوری دنیا میں پانچ لاکھ، پاکستان میں دو لاکھ)

Mr. Yahya Bakhtiar: The Encyclopaedia of Islam says that the figure of Ahmadis as given by them...... this is 1960 Edition; may be a year or two before the figure was given.... is half a million throughout the world, out of whom half are in Pakistan, that is, about two lacs.

(جناب یحییٰ بختیار: انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں درج ہے کہ احمدیوں کی تعداد ان کے اپنے فراہم کردہ اعداد وشمار کے مطابق...... یہ ۱۹۶۰ء کا ایڈیشن ہے، اعداد وشمار اس سے شاید ایک یا دو سال پہلے فراہم کئے گئے ہوں...... پوری دنیا میں پانچ لاکھ ہے، جس میں سے نصف پاکستان میں ہیں، یعنی کہ تقریباً دو لاکھ)

مرزا ناصر احمد: ہاں! میرے علم میں نہیں کہ کس نے ان کو یہ اعداد وشمار دیئے ہیں۔

(اعداد وشمار میں ابہام ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, I am just saying because there is some confusion about the figures and members.

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! نہیں! میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں، کیونکہ اعداد وشمار اور تعداد میں کچھ کنفیوژن ہے)

مرزا ناصر احمد: یہاں لکھا ہے:

"It is stated to me" not by whom. **2903**

(''مجھے یہ بتایا گیا'' کس نے یہ پتا نہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes, it is not clear. So, we presume that perhaps the party concerned may have stated. I would not accept Ahraris word for it.*

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اس کی وضاحت نہیں۔ لہٰذا ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ شاید متعلقہ پارٹی نے بتایا ہو۔ میں اس بارے میں احراریوں والی بات نہیں مانوں گا)

[34]***Mirza Nasir Ahmad:** No, no. Perhaps somebody else.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں! نہیں! شاید کسی اور نے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but the Encyclopaedia clearly says that it was stated there by Ahmadis. That may be wrong but ....*

(جناب یحییٰ بختیار: انسائیکلوپیڈیا میں صاف درج ہے کہ احمدیوں نے یہ (تعداد) بتائی۔ یہ بات غلط ہو سکتی ہے یہ جدا بات ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! انسائیکلوپیڈیا کے متعلق میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میرے علم میں نہیں ہے کہ کس نے ان کو اعداد و شمار دیئے ہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** They say half a million throughout the world ....*

(جناب یحییٰ بختیار: پوری دنیا میں پانچ لاکھ پاکستان میں اس کے آدھے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ تو میں سمجھ گیا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... And at least half of them are in Pakistan.*

مرزا ناصر احمد: میں تو صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ میرے علم میں یہ نہیں کہ کس ایجنسی نے ان کو اعداد و شمار دیئے۔

(پاکستان میں قادیانی دولاکھ ہیں آپ تردید نہیں کرسکتے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** So, Sir, to cut it short, if I say that the number of Ahmadis in Pakistan is not more than two hundred thousand, you cannot contradict me through any document?*

(جناب یحییٰ بختیار: قصہ مختصر۔ میں کہتا ہوں کہ پاکستان میں آپ کی تعداد دولاکھ سے زیادہ نہیں آپ کسی دستاویز سے میری تردید نہیں کرسکتے)

(میرا اندازہ ہے ۳۵ سے ۴۰ لاکھ، آپ کا دولاکھ ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** I don't like to ....*

(مرزا ناصر احمد: میں ایسا کرنا نہیں چاہتا[1])

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, I am asking you ....*

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ میں اس میں......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But can you suggest, can you* [35] *contradict me through documentary evidence, record, your own Jamaat's record?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پوچھتا ہوں کیا آپ میری تردید دستاویزی ثبوت سے کرسکتے ہیں۔ اگر میں کہوں کہ تعداد دولاکھ سے زیادہ نہیں ہے۔ کوئی دستاویزی ثبوت کے کوئی ریکارڈ)

مرزا ناصر احمد: اگر آپ دولاکھ کو *Documentary Proof* (تحریری ثبوت) دے کر *Prove* (ثابت) کردیں تو میں *Contradict* (تردید) نہیں کروں گا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Thank you. I rely on Munir Enquiry Report, that is the document. So you are not contradicting it?*

---

[1] اس کو کہتے ہیں اعتراف شکست؟

(جناب یحییٰ بختیار: بہت شکریہ۔ منیر انکوائری رپورٹ میرا ثبوت ہے۔ میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں۔ تو کیا آپ اس کی تردید کرتے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں! اس میں تو انہوں نے تو لکھا ہی کچھ نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Encylopaedia of Islam?***

(جناب یحییٰ بختیار: (اگر آپ اس منیر رپورٹ کو نہیں مانتے) تو کیا انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کو)

مرزا ناصر احمد: وہ تو *Official* ہے ہی نہیں۔ (غیر سرکاری ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Nothing is official. Mirza Sahib. If you bring your register, I am going to accept that. There is no question of official. We are not going to distribute property of members of any particular seat.***

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آفیشل ہو یا آفیشل نہ ہو (کوئی فرق نہیں) آپ اپنا رجسٹر لے آئیں۔ میں اس کو تسلیم کرلوں گا۔ چاہے وہ رجسٹر آپ کا سرکاری نہ ہو۔ ہم کوئی پارٹی کے ممبران کو جائیداد تقسیم کر رہے ہیں)

مرزا ناصر احمد: معاف کیجئے، میں کوئی اعتراض نہیں کر رہا۔ میں تو ایک جو خود سمجھ رہا ہوں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I just wanted to come at a right number. I said if you could come to a right number of the Ahmadis?***

(جناب یحییٰ بختیار: میرا مدعا صرف یہ تھا کہ قادیانی جماعت کے ممبران کی صحیح تعداد معلوم ہو جائے)

مرزا ناصر احمد: جب تک صحیح *Census* نہ ہو......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Because you yourself are not sure. If you had been sure ....***

(جناب یحییٰ بختیار: دراصل آپ خود تذبذب میں ہیں[1])

---

[1] تذبذب یا فریب دہی؟

***Mirza Nasir Ahmad:** I am not sure. No, I am not sure.*

[36]***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... I would have accepted your word that they are three million.*

مرزاناصراحمد: ہاں!ہاں!!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But you yourself are not sure.*

Now, Sir, I come to your address which you delivered on the 21st of June, Friday 21st June which is Annexture 2 ...... (ضمیرنمبر۲)

(جناب یحییٰ بختیار: اب میں آپ کے خطاب جمعہ ۲۱/جون (۱۹۷۴ء) کا حوالہ دیتا ہوں)

مرزاناصراحمد: ہاں!وہ خطبہ جمعہ؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں!خطبہ جمعہ۔ *Where you have ....*

مرزاناصراحمد: ہاں!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... interpreted freedom of religion.*

مرزاناصراحمد: اس میں ایک بات یادرکھنی چاہئے کہ خطبہ جمعہ اردو میں تھااور یہاں غالباً اس کی......

جناب یحییٰ بختیار: خیر!آپ *Correct* کرلیں۔یہ ٹرانسلیشن ہے۔

مرزاناصراحمد: ہاں!ٹرانسلیشن ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** This is very well written and I think, there is no mistake as far as language is concerned. You can correct it now. I am not going into detail of any word, but generally you have said that everyone has a right to say what his religion is. That is the first*

observation you made.

(جناب یحییٰ بختیار: یہ بہت عمدہ ترجمہ ہے۔کوئی غلطی نہیں ہے۔ جہاں تک زبان کا تعلق ہے آپ غلطی کو صحیح کر سکتے ہیں۔ میں کسی الفاظ کی تفصیل میں نہیں جارہا۔آپ نے جنرل طور پر یہ کہا ہے کہ ہر شخص کو حق ہے کہ وہ اپنے مذہب کے لئے بتائے کہ وہ کیا ہے۔آپ نے یہ تاثر دیا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی ٹھیک۔

(آزادی مذہب؟)

[37] ***Mr. Yahya Bakhtiar: It is this. Then, Sir, you say, I quote: "Religious freeedom therefore means that everyone is free to specify his religion and no power, no Government can interfere with the exercise of that right".***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں نہ، میں بعینہ آپ کے الفاظ دہراتا ہوں کہ: ''مذہبی آزادی کے معنی ہیں کہ ہر ایک شخص اپنے مذہب کی صراحت کرنے میں آزاد ہے اور کوئی طاقت کوئی حکومت اس حق کے استعمال میں دخل نہیں دے سکتی۔'')

مرزا ناصر احمد: جی!

Mr. Yahya Bakhtiar: This is on page:14. Then, Sir, you further go and say "I proclaim that I am a muslim ....."

(جناب یحییٰ بختیار: پھر صفحہ نمبر۱۴ پر آپ نے کہا کہ میں مسلمان ہوں)

مرزا ناصر احمد: جی!

Mr. Yahya Bakhtiar: ".... who can have the right to say that I am not a Muslim? This would be utterly foolish". This is on page:14. Have I quoted you correctly, Sir?

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا کہ میں مسلمان ہوں۔یہ جہالت کی بات ہوگی کہ کوئی مجھے غیر مسلم کہے۔یہ صفحہ نمبر۱۴ پر ہے۔کیا میں نے آپ کے الفاظ صحیح دہرائے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! اسی مفہوم کی میں نے بات کی ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Because I have written it down from here. Then, Sir, having asserted your right of freedom of religion in terms mentioned just now. You have raised a preliminary objection with regard to the competence of the National Assembly or Parliament to declare as to who is a Muslim and who is not a Muslim. You raised this object in your Mahzar Namah.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ اسے میں نے یہاں سے نقل کیا ہے۔ پھر آپ نے ابھی اپنے انداز میں مذہبی آزادی پر زور دیتے ہوئے ایک بنیادی اعتراض اٹھایا کہ قومی اسمبلی یا پارلیمنٹ مجاز نہیں کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ کون مسلمان ہے کون نہیں۔ یہ آپ نے محضر نامہ میں سوال اٹھایا)

مرزا ناصر احمد: ہاں! محضر نامہ۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, what is the Law, the rule the provision of Constitution, on the basis of which you objected to the jurisdiction of the National Assembly of Parliament ....*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کس قانون کے تحت، کس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ قومی اسمبلی کے دائرہ کار پر اعتراض کیا ہے)

[38] مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں! انہیں ٹھیک ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... You rely on?*

***Mirza Nasir Ahmad:** I rely on clauses:8 and 20.*

(مرزا ناصر احمد: دفعہ ۸ اور ۲۰ پر بھروسہ کرتا ہوں)

ہماری جو Consititution ہے اس کی غالباً دفعہ ۸ ہے جو یہ کہتی ہے کہ اس ہاؤس کو یہ اختیار نہیں ہوگا کہ جو اس نے حقوق دیے ہیں ان میں کوئی کم کرے یا اس کو منسوخ کرے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Article 8 and Article 20.*

مرزا ناصر احمد: غالباً ۸ ہے، نکالیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And you have also referred*

to the Declaration of Human Rights of the United Nations?

(جناب یحیٰی بختیار: آپ نے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی دستاویز کا حوالہ دیا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Universal Declaration of Human Rights .... that dates from 1948 ....* اور جتنی اقوام اس کی ممبر نہیں *they became party to that Universal Declaration of Human Rights.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, I will not go into greater detail.*

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں[1]۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I will ask a very simple question. Is the Parliament competent to amend Article:8 and Article:20?*

(جناب یحیٰی بختیار: میں ایک بہت ہی سادہ سوال کرتا ہوں۔ کیا پارلیمنٹ دفعہ ۸ اور دفعہ ۲۰ میں تبدیلی کی مجاز ہے؟)

مرزا ناصر احمد: *Constitution* (آئین) کیا کہتا ہے؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, by two-thirds majority they can amend; through a particular procedure they can amend. I am not saying .... I am coming to that .... but I am just suggesting a simple proposition.*

(جناب یحیٰی بختیار: جی ہاں! دو تہائی اکثریت کے ذریعہ ایک خاص طریقہ کار سے وہ اس کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ میں اس پر ایک سادہ سا سوال سامنے رکھتا ہوں)

[39] مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں......

Mr. Yahya Bakhtiar: *They should not do it, that is different, but I am just saying, is the Parliament not competent to repeal Article:8 altogether and Article:20 altogethter?*

---

[1] ہاں، نہیں۔ کیا مطلب؟ حواس باختگی؟

to the Declaration of Human Rights of the United Nations?

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی دستاویز کا حوالہ دیا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: Universal Declaration of Human Rights .... that dates from 1948 .... اور جتنی اقوام اس کی ممبر نہیں ***they became party to that Universal Declaration of Human Rights.***

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, I will not go into greater detail.

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں[1]۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I will ask a very simple question. Is the Parliament competent to amend Article:8 and Article:20?

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایک بہت ہی سادہ سوال کرتا ہوں۔ کیا پارلیمنٹ دفعہ ۸ اور دفعہ ۲۰ میں تبدیلی کی مجاز ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ***Constitution*** (آئین) کیا کہتا ہے؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes, by two-thirds majority they can amend; through a particular procedure they can amend. I am not saying .... I am coming to that .... but I am just suggesting a simple proposition.

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! دو تہائی اکثریت کے ذریعہ ایک خاص طریقہ کار سے وہ اس کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ میں اس پر ایک سادہ سا سوال سامنے رکھتا ہوں)

[39] مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں......

Mr. Yahya Bakhtiar: They should not do it, that is different, but I am just saying, is the Parliament not competent to repeal Article:8 altogether and Article:20 altogethter?

---

[1] ہاں، نہیں۔ کیا مطلب؟ حواس باختگی؟

this is very important from my point of view to clarify the position. In your address, the same address, Sir, on page:12, you say:

"The Constitution of Pakistan in which our Prime Minister takes great pride and which according to his declaration, establishes for Pakistan a high position in the eyes of the world and augments its respect and honour provided in Article:20 as follows:

"(a) Every citizen shall have the right to profess, practise and propagate his religion, and

(b) Every religious denomination and every sect thereof shall have the right to establish, maintain and manage its religious institutions."

(Page:12)

After that you referred to the pages of the Constitution from where you have quoted. Now, here I may respectfully ask you, Sir, have you reproduced the whole of the Article or have you forgotten part of this Article?

(جناب یحییٰ بختیار: اب میں دوبارہ آپ کے خطبے کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ میں قانون کے الفاظ نہیں نقل کرتا۔ لیکن میری نظر میں صورتحال کا واضح کرنا بہت ضروری ہے۔ اپنے خطبہ میں وہی خطبہ صفحہ ۱۲ پر آپ کہتے ہیں کہ بروئے دستور پاکستان جس پر ہمارے وزیراعظم صاحب بہت فخر کرتے ہیں اور بقول ان کے اس کی وجہ سے پاکستان کو دنیا کی نظر میں اعلیٰ پوزیشن حاصل ہے اور اس کی عزت ووقار زیادہ ہوا ہے۔ اس کی دفعہ ۲۰ درج ذیل میں موجود ہے: ''ہر شہری کو حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنے مذہب پر اعتقاد رکھے۔ اس پر عمل کرے اور تبلیغ کرے اور ہر مذہبی فرقہ یا مسلک کو حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنے مذہبی ادارے قائم کرے یا برقرار رکھے یا ان کو چلائے۔ صفحہ نمبر ۱۲'' اس کے بعد آپ نے دستور کے صفحات سے چند قول نقل کئے ہیں۔ میں یہاں پر

مؤدبانہ طریقہ سے آپ سے پوچھتا ہوں جناب کہ کیا آپ نے پوری اس دفعہ کو دوبارہ بیان کیا ہے یا اس دفعہ کا کچھ حصہ آپ بھول گئے؟[1]

مرزا ناصر احمد: میں نے اس کا وہ ابتدائی حصہ چھوڑ دیا ہے جو ہر ذہن میں (مستحضر) Understood ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am grateful. That part ....*

(جناب یحییٰ بختیار: شکریہ! وہ حصہ......)

***Mirza Nasir Ahmad:** "Subject to Law and morality."*

(مرزا ناصر احمد: قانون اور اصول اخلاق کی شرط پر)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes. That means that freedom of religion is subject to law, public order and morality. That part is conceded then?*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! مطلب یہ ہے کہ مذہب کی آزادی مشروط ہے۔ قانون اخلاقیات اور امن عامہ پر۔ یہ بات تسلیم ہے نا؟)

[41]***Mirza Nasir Ahmad:** Of course, it is there.*

(مرزا ناصر احمد: یہ تو ظاہر ہے کہ ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Therefore, you take it for granted. That is why you did not mention it. But then, Sir, you proceed further and you say in your address immediately after what I have quoted just now:*

"In other words this constitution which is a source of pride for us, guarantees to every citizen of Pakistan his religion, that is to say the religion which he and not. Mr. Bhutto or Mufti Mahmood or Mr. Moudoodi .... chooses for himself. Whatever religion a citizen chooses, that is his

[1] گویا مرزا ناصر حوالہ دینے میں اپنے فن خیانت و کتر بیونت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

religion, and he can announce it, this constitution gives him the right to announce whether he is Muslim or not, and if he announces that he is a Muslim then this Constitution, of which the People's Party is proud and of which we are also proud because of this Article, gurantees to every citizen to announce that being a Muslim, he is a Wahabi or Ahl-e-Hadis, or Ahl-e-Quran or Bralvi or Ahmadi. This is the meaning of religious freedom".

I unquote, Sir.

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ آپ اس کو تسلیم شدہ سمجھتے ہیں۔اس لئے آپ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ پھر اس کے بعد جناب آگے بڑھے اور ساتھ ہی اپنے خطاب میں جو الفاظ فرمائے وہ دہراتا ہوں: ''یہ دستور یہ الفاظ دیگر ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ وہ پاکستان کے ہر شہری کے لئے اس کے مذہب کی ضمانت دیتا ہے۔یعنی ہر شہری جو مذہب چاہے اپنے لئے خود منتخب کرے نہ کہ مسٹر بھٹو یا مفتی محمود یا مسٹر مودودی۔شہری جو مذہب بھی چاہے اپنے لئے پسند کرے۔ وہی اس کا مذہب ہے اور وہ اپنے مذہب کا اعلان کر سکتا ہے۔ یہ دستور ہر شہری کو حق دیتا ہے کہ وہ اعلان کرے کہ مسلمان ہے یا نہیں اور اگر وہ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرے تو پھر یہ دستور جس پر پیپلز پارٹی کو فخر ہے اور جس دستوری دفعہ پر مجھے بھی فخر ہے۔ جس میں ہر شہری کو ضمانت دی گئی ہے کہ وہ اعلان کر سکتا ہے کہ بحیثیت مسلمان وہ وہابی ہے یا اہل حدیث یا اہل قرآن یا بریلوی یا احمدی۔ یہ معنی ہوتے ہیں مذہبی آزادی کے۔'')

Mirza Nasir Ahmad: *To my mind ....*

(مرزا ناصر احمد: میرے خیال کی رو سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes. I am just asking whether I am quoting you correctly?***

(جناب یحییٰ بختیار: میں پوچھتا ہوں کیا میں نے آپ کے الفاظ صحیح نقل کئے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: جی ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I am not going to ask you***

questions because first we finish with quotations and then I will ask you questions.

(جناب یحییٰ بختیار: ابھی میں سوال شروع نہیں کرتا۔ پہلے تمام حوالہ جات ختم کرلیں۔ پھر میں آپ سے سوالات کروں گا)

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں، ٹھیک ہے[1]۔

[42]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***Then, Sir, you further say: "Today, the meaning of religious freedom is that every man has a right to decide for himself whether he is a Muslim or not, whether he is a Christian or not, whether he is a Jew or not, or whether he is a Hindu or not, whether he is a Budhist or not, whether he is an a-theist or not. It is for each individual to say which religion he belongs to and no power on earth and not all the powers of the world combined can deprive him of this right."***

So, Sir, according to you this right, the way you have put it ....

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب آپ آگے فرماتے ہیں: ''آج مذہبی آزادی کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے لئے فیصلہ کرے کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں۔ عیسائی ہے یا نہیں۔ یہودی ہے یا نہیں۔ بدھ مت ہے یا نہیں۔ ملحد ہے یا نہیں۔ دہریہ ہے یا نہیں۔ اس لئے ہر فرد کو حق حاصل ہے کہ وہ اظہار کرے کہ میں کس مذہب سے متعلق ہوں۔ کوئی زمینی طاقت بلکہ جہاں بھر کی مجتمع قوتیں اس کو اپنے حق سے محروم نہیں کرسکتیں۔ تو آپ کی نظر میں یہ حق جس طور پر آپ نے پیش کیا ہے اس کے معنی ہوتے ہیں کہ یہ حق مطلقاً قطعی غیر پابند بلا محدود غیر مشروط مستند ہے اور دھرتی پر کوئی طاقت اس میں مداخلت نہیں کرسکتی۔'')

Mirza Nasir Ahmad: .... is inalienable.

---

[1] کیا ہوگیا؟ حواس باختگی یا سیٹی گم ہوگئی، قادیانی کرم فرما فیصلہ فرمائیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... is absolute, unrestricted, unqualified, unconditional; no power on earth can interfere.*

مرزا ناصر احمد: یہاں یہ ***Confusion*** پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ دماغ میں یہاں پریکٹس کی بات نہیں ہے، اعلان کی بات ہے اور یہ ***Absolute Right*** ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں یا نہیں ہوں۔ ***Law, morality, Public order*** اس وقت آتے ہیں جس وقت وہ اپنے عقائد کے مطابق کچھ مظاہرے کرتا ہے۔ ***Mainfestation of his creed*** کرتا ہے۔ لیکن جہاں تک پروفیشن کا سوال، یہ کہے گا کہ میں مسلمان ہوں یا نہیں ہوں، یہ ***Absolute Right*** ہے ہر انسان کا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, you have used the words in the speach and I pointedly draw your attention to them; they are:*

"He has the right to say, to specify, to proclaim, to decide, to announce ...."

(جناب یحییٰ بختیار: جناب آپ نے اپنی تقریر میں جو الفاظ استعمال کیے ہیں جن پر میں خصوصی طور پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ الفاظ یہ ہیں۔ متعلقہ شخص کو حق ہے اظہار کا، صراحت سے بیان کرنے کا، باضابطہ اعلان کرنے فیصلہ کرنے کا، اعلان کرنے کا......)

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہی وہی ہے، ***Profess*** کے معنی کیے ہیں میں نے اپنی طرف[43] سے۔ ***One might agree with or not.***

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, as I said before ....*

مرزا ناصر احمد: اس کا تعلق پریکٹس سے آجاتا ہے ناں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... that he ....*

مرزا ناصر احمد: اس میں پریکٹس میں نے نہیں کہا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *But you profess something; if you think you are a Muslim, if you believe you are a Muslim. Nobody can .....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن یہ بات آپ کی ماننے کے قابل ہے۔ مگر آپ سمجھتے ہیں

کہ آپ مسلمان ہیں۔ اگر آپ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں تو پھر کسی کو......)

مرزا ناصر احمد: وہ ٹھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am submitting that if you announce, then that means either a speech is called for as you write ....*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ اس کا اعلان کر دیتے ہیں تو اس کے معنی ہیں کہ یا تو کسی تقریر کی ضرورت ہے جیسا کہ آپ لکھتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: یہ اعلان کرتا ہے آدمی کہ میں مسلمان ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اعلان کرتا ہے یا لکھتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یا لکھتا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I means some action ....*

(جناب یحییٰ بختیار: مطلب ہے کوئی عمل......)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!!

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... to express ....*

(جناب یحییٰ بختیار: اظہار کرنے کے لئے......)

Mirza Nasir Ahmad: *Expression of one's belief.*

(مرزا ناصر احمد: اپنے عقیدہ کے اظہار کے لئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... one's belief so that ....*

44 ***Mirza Nasir Ahmad:*** *Not practice on it.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *When belief is expressed, even there you claim, to this extent, I mean ....*

(جناب یحییٰ بختیار: جب کسی اعتقاد کا اظہار کیا جائے تو بقول آپ کے دعوے کے اس اظہار کی حد تک کوئی مداخلت نہیں ہونی چاہئے نہ حکومت کی طرف سے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! *To that extent.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... that there should be no interference by the State ....*

Mirza Nasir Ahmad: *To my mind.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... or any body?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور نہ کسی شخص کی طرف سے)

مرزا ناصر احمد: میں اس پر...... میرا یہی ایمان ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *So, Sir, if anybody declares that he is a Muslim, a Christian, a Budhist, no one should question his announcement or declaration?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب اگر کوئی اعلان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے، عیسائی ہے، بدھ مت ہے تو کیا اس کے اس اعلان پر کوئی شخص اعتراض نہ کرے)

Mirza Nasir Ahmad: *No wordly authority.*

(مرزا ناصر احمد: کسی دنیاوی اتھارٹی کو مداخلت کا حق نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... is authorised or empowered to question that. His word should be accepted for this.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ جو کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اس کو ہمیں مسلمان کہنا پڑے گا)

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ جو کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اس کو مسلمان ہمیں کہنا پڑے گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but Sir, there are some further complications in my mind.*

(جناب یحییٰ بختیار: میرے ذہن میں ابھی کچھ پیچیدگیاں ہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں! جب وہ آئیں گے، ہم وہاں...... *When we reach that.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Supposing a person knowingly, with ulterior motive, for some material gain, falsely declares that he is a Christian when in fact he is not, or he is a Muslim when in fact he is not ....*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں کہ ایک شخص عمداً کسی مخفی مقصد کے لئے کسی مادی

فائدہ کے لئے جھوٹا اعلان کر دیتا ہے کہ وہ عیسائی ہے۔ جب کہ وہ حقیقتاً نہیں ہے یا کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں جب کہ واقعتہً وہ مسلمان نہیں تو کیا ایسی صورت میں بھی آپ یہی خیال کریں گے؟)

45 ***Mirza Nasir Ahmad:*** ***He is not?***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... do you still think that ....***

Mirza Nasir Ahmad: ***How we are going to find out that he is a hypocrite?***

(مرزا ناصر احمد: لیکن آپ کیسے پتہ چلائیں گے کہ وہ دغا بازی کر رہا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But if we can find out, then we can interfere. If he falsely does it?***

(جناب یحییٰ بختیار: (اگر اس کی منافقت) ہم معلوم کر لیں۔ تب تو ہم مداخلت کر سکتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: اگر وہ *Hypocrite* اور اسلام، قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ تم نے پھر بھی اس کو مسلمان کہنا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, Sir, I am just asking you that if I personally know a person that he is a Muslim, but for some worldly gain ....***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب میرا سوال یہ ہے کہ آپ فرض کیجئے کہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں کہ وہ مسلمان ہے لیکن دنیا کے کسی مفاد کے لئے ......)

Mirza Nasir Ahmad: ***Aaa, aaa.***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... for some advantage ....***

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... he falsely declares himself to be a Christian ....***

(جناب یحییٰ بختیار: کسی مطلب کے لئے وہ اپنے کو عیسائی کہے......)

مرزا ناصر احمد: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... do you think, we still***

should not interfere because he has announced it? That is his freedom?

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کا کیا خیال ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔ محض اس بناء پر کہ اس نے عیسائی ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور ایسا اعلان کرنے سے وہ آزاد ہے)

مرزا ناصر احمد: آپ نے کہا: ''میں جس کو جانتا ہوں۔'' اگر تو مثلاً میں جانتا ہوں......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, no, I mean* میں اور آپ *anybody.*

[46] مرزا ناصر احمد: نہیں! میں نے اسی واسطے میں کو اپنے اوپر لے لیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ میں نہیں کہہ رہا تھا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I know him personally.*

مرزا ناصر احمد: اگر میں Personally نہیں جانتا ہوں تو میرا کوئی حق نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کو کوئی حق نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں حق میرا۔ یہ تو بڑا فساد پیدا ہو جائے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, I am not giving the example. Sir, of a man who is about to be killed and to save his life, he says, "I am a Muslim" or "I am a Christian" or supposing a religions fanatic is going to kill some one because he does not belong to his faith ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایک ایسے شخص کی مثال دیتا ہوں جو عنقریب مارا جانے والا ہے اور وہ اپنی جان بچانے کے لئے کہہ اٹھتا ہے کہ میں مسلمان ہوں یا میں عیسائی ہوں یا فرض کریں کوئی مذہبی متعصب شخص کسی کو جان سے مارنے والا ہے۔ کیونکہ وہ اس کا ہم عقیدہ نہیں......)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔ یا؟

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I know that is permissible. I am not taking that example.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ مثال اس لئے پیش کر رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: یا ان کی *In question* ہے جو کہ *Clerical Court* نے کی۔ ایک وقت میں اور اس وقت جو انہوں نے فیصلہ کیا، عیسائی *Clergy* نے، وہ یہ تھا کہ اس کو تم *Stake* پہ *Burn* کر دو، *Rather roast him on the fire* اور اللہ تعالیٰ آپ ہی فیصلہ کرے گا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, no, I am not taking the case of even that person who, in order to save his life, makes a false declaration. Suppose he is a Christian ....*

(جناب یحییٰ بختیار: (لیکن) میں اس شخص کی مثال لے رہا ہوں جو اپنی جان بچانے کے لئے ایک جھوٹا بیان دیتا ہے اور فرض کریں......)

[47] مرزا ناصر احمد: نہیں۔ یہاں بھی وہی...... میں بھی یہی مثال دے رہا ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر وہ اپنی زندگی محفوظ کرنے کے لئے *Protestant* ہونے کے باوجود *Roman Catholic* ہونے کا اعلان کرے، اس اعلان کے بعد بھی اسے *Burn* کر دو اور اس فیصلے کو خدا پر چھوڑ دو کہ اس کو جنت میں جانا چاہئے یا دوزخ میں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, yes I am not giving that example. But I am just ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف مثال دے رہا ہوں......)

***Mirza Nasir Ahmad:** That is one of the very extreme examples in this case.*

(مرزا ناصر احمد: آپ کی مثال اس معاملہ میں ایک انتہائی نوعیت کی مثال ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but there, Sir, if a person has to save his life, it is permissible to tell a lie to save his life, I think?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب! اگر شخص کو اپنی جان بچانی ہے تو کیا اپنی جان بچانے کے لئے اس کو جھوٹ بولنا روا نہیں؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** I don't think.*

(مرزا ناصر احمد: میں نہیں سمجھتا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I mean, i don't know, Some time you sacrifice the truth in the very interest of truth. If a man is innocent and somebody is going to kill him just because he does not belong to his faith, and I say no he is not that belongs to that caste or to that religion. It happened near Khuzdar. There was a policeman, near about 1965 or that time, there was a policeman travelling in a bus and some of those people, travelling people, got hold of that bus along with others. The policeman was not in uniform but they found the uniform packed up in the bus. The policeman and other people were taken away with the intention to kill them. One of the Maulvis there who khew that this man was a policeman, took oath on Quran and said, "I know that he is not a policeman" to save his life. Do you think that man committed a crime by telling a lie?*

(جناب یحییٰ بختیار: بعض وقت سچ کی خاطر سچ کو قربان کرنا پڑتا ہے۔فرض کریں ایک آدمی ہے جو بیگناہ ہے۔مگر ایک شخص اس کے قتل کے درپے ہے کہ وہ دوسرے مذہب کا ہے اور اس جیسا اعتقاد نہیں رکھتا۔اسی نوعیت کا ایک واقعہ خضدار کے علاقہ میں پیش آیا۔وہاں پولیس کا ایک سپاہی تھا۔یہ واقعہ شاید ۱۹۶۵ء کا ہوگا یا اس کے لگ بھگ۔وہ شخص بس میں سفر کر رہا تھا۔ لوگوں نے بس کو مع سواریوں کے اغوا کرلیا۔پولیس والا یونیفارم میں نہیں تھا۔تو دیگر سواریوں کے ساتھ اس کو بھی جان سے مارنے کے لئے لے گئے۔وہاں ایک مولوی موجود تھا جو اس شخص کو پہچانتا تھا کہ یہ پولیس والا ہے۔اس نے قرآن شریف پر قسم کھا کر کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ پولیس والا نہیں ہے۔یہ بات اس نے اس کی جان بچانے کے لئے کہی۔اب آپ بتائیں آپ کے خیال میں اس شخص نے جھوٹ بول کر کوئی جرم کیا)

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔

[48] ***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am just saying this that some time one may do it. But I am not taking these examples. Sir, I am going to come to earth and take very simple example.*

(جناب یحییٰ بختیار: اب میں ایک دوسری سادہ سی مثال لیتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: جی! ہاں جی وہ لے لیں پھر۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, supposing, as we have a lot of difficulties in getting admission in college these days. You khow that, so we take a medical College for instance Dow Medical College, Karachi, has got 200 seats. Now there are about a thousand Muslim boys, all first divisions, contesting for these 200 seats. But out of them, 10 are reserved for Minorities, Christians, Hindus, Parsis. Out of 10, say 6 are reserved for Hindus, 3 are also one First Divisioners, so they contest among themselves; 3 are reserved for Christians, one for parsi. There is also First Divisioners Parsi and he will go and take that seat. Now, among the Christians, there are 6/7 candidates and there are 3 seats but there is only one Second Divisioner Christian and the rest are Third Divisioners. Now I want to get into that college. I have got a First Division, but not a very high First Division. If I put it in my admission from: "Yahya Bakhtiar ---- Christian", now you think the Principal of the college, knowing very well, should not interfere.*

(جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں! جناب آج کل کالجوں میں داخلے کے لئے بڑی بڑی دشواریاں آتی ہیں۔ آپ جانتے ہیں ایک میڈیکل کالج کی مثال لیجئے۔ سمجھئے ڈاؤ میڈیکل کالج

ہے جس میں ۲۰۰ سیٹیں ہیں اور فرض کریں امیدوار ہزار مسلمان لڑکے ہیں جو کہ سب فرسٹ ڈویژن پاس ہیں۔ ان ۲۰۰ میں سے ۱۰ سیٹیں اقلیتوں کے لئے ریزرو ہیں جیسے ہندو، عیسائی، پارسی۔ ان ۱۰ اسیٹوں میں سے ۶ ہندوؤں کے لئے ہیں اور یہ بھی فرسٹ ڈویژن ہیں۔ آپس میں ان میں مقابلہ ہے اور ۳ سیٹیں عیسائیوں کے لئے ریزرو ہیں اور ایک پارسی کے لئے اور یہ سب فرسٹ ڈویژن ہیں اور امیدوار ۷/۶ ہیں اور سیٹ ۳ ہیں۔ مگر صرف ایک سیکنڈ ڈویژن عیسائی ہے۔ باقی سب تھرڈ ڈویژن پاس ہیں اور کالج میں داخلہ چاہتے ہیں۔ فرض کریں کہ میرا فرسٹ ڈویژن ہے مگر اونچے نمبر سے فرسٹ ڈویژن نہیں ہے تو اگر میں اپنے داخلہ فارم میں لکھتا ہوں کہ یحییٰ بختیار مذہب عیسائی۔ تو کیا سمجھتے ہیں پرنسپل یہ سب جانتے ہوئے مداخلت نہ کرے گا)

Mirza Nasir Ahmad: ***You have got no right to declare your Christianity.***

(مرزا ناصر احمد: آپ کو ایسے کہنے کا حق نہیں پہنچتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I have no right but I am deceiving, I am cheating, I am falsely declaring that what I say, because I know that this is a fundamental right and nobody on earth can interfere and why should I not take advantage? Do you think the world is not full of thieves?***

(جناب یحییٰ بختیار: حق تو نہیں پہنچتا مگر میں دھوکہ دے رہا ہوں۔ جھوٹ، دغابازی یہ سوچ کر کر رہا ہوں کہ یہ میرا بنیادی حق ہے کہ جو چاہوں کہوں۔ کوئی مداخلت نہیں کر سکتا۔ تو کیوں نہ اس بات سے فائدہ اٹھاؤں۔ کیا دنیا دغابازوں سے نہیں بھری ہوئی ہے؟)

مرزا ناصر احمد: آپ دوسرے end پر بات کر رہے ہیں۔ میں اس end پر بات کر رہا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, Sir, I am ....***

[49] مرزا ناصر احمد: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I am asking ....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہہ رہا ہوں......)

(گواہ (مرزا ناصر) جواب دے)

Mr. Chairman: *No, no the proposition has been put by the lawyer and the witness has to reply to that proposition. He may agree or he may not agree.*

(چیئرمین: وکیل صاحب نے ایک مسئلہ پیش کیا ہے اور گواہ کو چاہئے کہ اس بات کا جواب دے۔ خواہ وہ اس سے متفق ہو یا نہ ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *There is no question of agreeeing; but I say you know that there are cheats in this world and you know that people cheat and you know that people deceive.*

(جناب یحییٰ بختیار: متفق نہ ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ آپ کو معلوم ہے جناب دنیا میں دغاباز بھرے پڑے ہیں اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ لوگ دھوکہ دیا کرتے ہیں۔ دغابازی کرتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *Everyone of us should condemn them.*

(مرزا ناصر احمد: ہر شخص کو دغابازی کی ملامت کرنی چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, 'condemn' is one thing, Sir, but if you are invested with some authority, you are the Principal of a college, and you have been the Principal of a College and when the form comes to you, and you know that Yahya Bakhtiar, First Division, cannot get in because his marks are low among the First Divisioners, but he says that he is a Christian, now I can't question his faith, this is his fundamental right, Article 20 guarantees it, so, therefore, he has to be admitted, Sir?*

(جناب یحییٰ بختیار: ملامت ایک علیحدہ بات ہے۔ جناب فرض کریں آپ کو کوئی اختیار سونپا جاتا ہے۔ سمجھیں آپ کسی کالج کے پرنسپل ہیں اور داخلہ فارم آپ کے سامنے آتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ یحییٰ بختیار فرسٹ ڈویژنر تو ہے مگر فرسٹ ڈویژنروں میں اس کے نمبر کم ہیں۔ مگر یحییٰ بختیار کہتا ہے کہ میں تو عیسائی ہوں اور یہ بنیادی حق ہے۔ دفعہ ۲۰ اس حق کی مجھے ضمانت بھی دیتا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am asking you this.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پوچھتا ہوں)

Sir, Shall we have a break? In the meanwhile ....

(ہم کچھ دیر کے لئے وقفہ نہ کرلیں؟)

***Mr. Chairman:** Yes, after about five minutes we will have a break.*

(چیئرمین: ہاں! مگر پانچ منٹ کے بعد پہلے اس سوال کا جواب آنے دیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, I .....*

***Mr. Chairman:** Let the answer to this question come. It is a question of opinion. The witness has to give his opinion, Yes or no.*

(چیئرمین: گواہ کو اپنی رائے کا اظہار کرنا ہے۔ ہاں یا نہ۔ سوال رائے کا ہے)

[50] ***Mr. Yahya Bakhtiar:** Just some expression. A man deliberately, falsely makes a declaration for material gains.*

(جناب یحییٰ بختیار: بات اظہار کی ہے کہ ایک شخص عمداً جھوٹا بیان دیتا ہے۔ مادی نفع کے لئے)

***Mr. Chairman:** What would be the opinion of the witness regarding this proposition?*

(جناب چیئرمین: اب جناب گواہ بتائیں کہ اس بارے میں ان کی کیا رائے ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** You need not answer this*

question at all.

(جناب یحییٰ بختیار: جناب اگر آپ جواب نہ دینا چاہیں نہ دیں)

Mr. Chairman: *It is up to you; it's up to you.*

(جناب چیئرمین: آپ کی مرضی ہے؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو...... میں نے جواب دیا ہے اس کا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *You don't approve of that man?*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ ایسے شخص کو کیسے پسندیدہ سمجھتے ہیں؟)

Mr. Chairman: *No.*

Mirza Nasir Ahmad: *I don't approve of that man.*

(مرزا ناصر احمد: میں ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But you still think that the state ......*

(جناب یحییٰ بختیار: باوجود اس کے آپ پھر بھی سمجھتے ہیں کہ حکومت......)

مرزا ناصر احمد: میرا مطلب یہ ہے کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ میں نے کوئی جواب ہی نہیں دیا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, but I am just asking you.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف سوال کرنا چاہتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: اس واسطے میں نے جواب دیا ہے کہ ریکارڈ ہو جائے۔

Mr. Chairman: ہاں *It may be repeated.*

(چیئرمین: آپ اسے دہرا دیں)

مرزا ناصر احمد: میں نے یہی جواب دیا ہے کہ *I condemn that young man who falsifies the documents.* (میں مذمت کرتا ہوں اس نوجوان کی جو دستاویزات میں جعلسازی کرتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But if you are the Principal*

of the college, what expression you will give to your condemnation on the paper?

(جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ کالج کے پرنسپل ہیں تو اس مذمت کو کاغذ کے اوپر کس طرح اظہار کریں گے)

[51] مرزا ناصر احمد: میں ۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۵ء تک پرنسپل رہا ہوں اور میرے علم کے مطابق ہر بچہ جو میرے پاس آیا اتنا شریف النفس تھا کہ اس نے میرے سامنے کوئی غلط بات نہیں کی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, you are very fortunate, But I am asking you, supposing I am the Principal and someone comes like me, then what shall I do?

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! آپ بہت قسمت والے رہے۔ بہر حال میں یہ پوچھتا ہوں کہ فرض کریں میں ایک پرنسپل ہوں اور کوئی مجھ جیسا آتا ہے تو میں کیا کروں)

مرزا ناصر احمد: مجھے تو Experience (تجربہ) نہیں ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: But I am asking you that I am the Principal of Dow Medical College and I know a particular boy is Muslim, and wants to get into the College and deprive a Christian of his legitimate right, a reserved seat. On the one hand he is telling a lie, on the other hand he is depriving a Christian of his seat. But you say that this is his fundamental right, because he is ....

(جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں میں پرنسپل ہوں۔ ایک میڈیکل کالج کا اور میں ایک لڑکے کو خاص طور پر جانتا ہوں کہ وہ مسلمان ہے۔ کالج میں داخلہ چاہتا ہے اور ایک عیسائی لڑکے کو ناحق کر رہا ہے اس ریزرو سیٹ پر۔ دوسری طرف وہ جھوٹ بھی بول رہا ہے اور جھوٹ بول کر ایک عیسائی لڑکے کو اس کی سیٹ سے محروم کر رہا ہے۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ یہ اس کا بنیادی حق ہے۔ کیونکہ وہ......)

(کوئی غلط طور پر مذہب کا اظہار کرے تو کاروائی ہوسکتی ہے)

مرزا ناصر احمد: اگر اس کے اس فعل کے نتیجے میں آپ کے پختہ یقین کے بعد وہ کسی

اور کا حق مار رہا ہے تو آپ کو جس کا حق مارا جا رہا ہے اس کے حق کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Thank you.*

Mr. Chairman: *The delegation is permitted to leave for 15 minutes. We will again meet ....*

(چیئرمین: وفد کو ۱۵ منٹ کے لئے جانے کی اجازت ہے)

A Member: *15 minutes?*

(ایک ممبر: صرف پندرہ منٹ؟)

Mr. Chairman: *But the honourable members may keep sitting. At 12-15, the Delegation is expected to come back in the Assembly. The honourable member may keep sitting.*

(جناب چیئرمین: اب سوا بارہ بجے ملاقات ہوگی۔ معزز اراکین تشریف رکھیں۔ توقع ہے کہ وفد سوا بارہ بجے واپس آجائے گا)

(The delegation left the chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

Mr. Chairman: *I would request the honourable members .... Mian Attaullah, just only for two minutes, just for one minute. Give me time then I am going to take recess.*[52] *Saiyid Abbas Husain Shah Gardezi and Sardar Aleem, just I wanted to say one thing. I wanted to thank the honourable members. And this is my personal observation .... Mr. Attorney- General, Maulana Zafar Ahmad, just one minute. I think we are .... I am at least quite satisfied with the method of Attorney- General. And we are grateful. Let it be placed on record. And I think most of our problems are over; and supplementary problems and everything will, of*

course, be taken up the way it is being conducted. I am, as a lawyer, more than satisfied and I think this is the opinion of the House. Thank you very much. We meet at 12:15. Thank you very much.

(جناب چیئرمین: معزز ممبران سے چند منٹ کے لئے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد وقفہ کریں گے۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ میں معزز ممبران کا شکریہ کے ساتھ میرا ذاتی تاثر یہ ہے کہ کم از کم میں ذاتی طور پر اٹارنی جنرل کے طریقہ کار سے مطمئن ہوں۔ ہم ممنون ہیں یہ بات ریکارڈ پر آنی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اکثر باتیں اور مسائل ختم ہیں اور دیگر ضمنی باتیں بھی اس طرح طے ہو جائیں گی۔ جس طرح سے چل رہے ہیں۔ میں بحیثیت وکیل کے بے انتہاء مطمئن ہوں اور سمجھتا ہوں کہ آپ سب کی بھی یہی رائے ہو گی۔ (ممبران جی ہاں) چیئرمین شکریہ بہت تو اب سوا بارہ بجے ملاقات ہو گی)

(The Special Committee adjourned for 15 minutes to re-assemble at 12:15pm)

(سپیشل کمیٹی سوا بارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہوئی)

{The Special Committee re-assembled after the break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.}

(کمیٹی چائے کے وقفہ کے بعد دوبارہ جمع ہو گئی۔ چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے کرسی صدارت سنبھالی)

Mr. Chairman: *I will request the honourable members to be in their seats and we will proceed just when the quorum is complete.*

(جناب چیئرمین: معزز ممبران سے درخواست کروں گا اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ کارروائی کورم پورا ہونے پر شروع ہو گی)

Prof. Ghafoor Ahmad: *has pointed out that there*

should not be appreciation by the Chair; so it may be amended accordingly. The House is satisfied with the conduct of the Attorney- General. Only this much should be written, the rest should be deleted.

(پروفیسر غفور نے فرمایا ہے کہ چیئر کی طرف سے تعریفی اعتراف نہیں ہونا چاہئے۔ ریکارڈ کو اس لئے درست کرلیا جائے۔ہاؤس مطمئن ہے کہ جناب یحییٰ بختیار کا طریقہ کار صحیح ہے۔ بس ریکارڈ میں بھی کچھ لکھنا چاہئے باقی حذف کردیں)

پروفیسر صاحب نے *Point out* کیا ہے کہ *Chair* کی طرف سے *Appreciation* نہ ہو۔ہاؤس کی *Satisfication* ہو۔ *With he conduct of the Attorney- General* تشریف لا رہے ہیں۔ جی؟ نہیں۔ *I think that is .... Yes?*

---

[53]*SUPPLY OF COPIES OF THE CROSS- SUPPLY OF COPIES OF THE CROSS- EXAMINATION*

Malik Mohammad Jafar: ***Sir, can I make a submission?***

Mr. Chairman: *Yes, yes.*

Malik Mohammad Jafar: ***Sir, after this cross-examination ....***

Mr. Chairman: *Yes.*

Malik Mohammad Jafar: ***.... I assume that there will be a debate and naturally that debate will be conducted on the basis of the examination in chief or the cross-examination.***

(ملک محمد جعفر: جناب! ایک عرض ہے کہ اس جرح کے اختتام پر میں سمجھتا ہوں کہ ایک مباحثہ ہوگا جو جرح کی بنیاد اور عدالتی بیان پر منحصر ہوگا۔تو اس بیان کی نقول تیار ہونی چاہئے

تا کہ ان کا ہم مطالعہ کر سکیں)

Mr. Chairman: *Yes, correct.*

Malik Mohammad Jafar: *So, I think that the copies of this statement ....*

Mr. Chairman: *Yes.*

Malik Mohammad Jafar: *.... should, as the statement goes, ...*

Mr. Chairman: *Yes, I am looking ....*

Malik Mohammad Jafar: *.... should be prepared so that they can study and ....*

Mr. Chairman: *I am looking in to the matter. So far as the examination-in-chief is concerned, every member has got the copy.*

Malik Mohammad Jafar: *Yes. I am mentioning the Cross- examination.*

Mr. Chairman: *Yes. For the Cross- examination. I will have to make double arrangements. I will discuss this matter with my Secretariat. Today, I will discuss it and I will see that [54] the entire record is available before the debate opens. I think the debate will be after 20th.*

(جناب چیئرمین: میں انتظام کر رہا ہوں اپنے سیکرٹریٹ سے مشورہ کروں گا کہ اس کارروائی کی کاپیاں تیار ہو جائیں)

Malik Mohammad Jafar: *Yes.*

Mr. Chairman: *By that time we will prepare the record.*

Malik Mohammad Jafar: *Yes; and copies*

should be supplied.

Mr. Chairman: *Copies of the Cross- examination.*

(Interruption)

No, no, that has been decided by the Steering Committee; the questions shall remain with the Attorney-General.

Sardar Moula Bakhsh Soomro: *We should be given a copy ....*

(سردار مولا بخش: جب کاپیاں تیار ہو جائیں تو ہمیں بھی دی جائیں)

(Interruption)

(ان کو اندر بلوالیں)

No, Sir, after writing, Sir, we should be given a copy after you have finished.

جناب چیئرمین: ان کو باہر بلوالیں۔

ایک رکن: جناب والا!......(مداخلت)

SUPPLEMENTARY QUESTION FOR CROSS-EXAMINATION

Mr. Chairman: اچھا، ایک سیکنڈ *One thing I may also point out.* ایک سیکنڈ، ایک سیکنڈ کہ جتنے *Questions* ہیں سپلیمنٹری *these may be handed over to Mr.Aziz Bhatti and to Moulana Zafar Ahmad Ansari, so that the Attorney- General is not disturbed by the Chits. So during the break, the Attorney-General will receive these questions and will examine them and whatever possible course is adopted Attorney- General will adopt.*

Yes. Sahibzada Safiullah.

(جناب چیئرمین: تمام ضمنی اور اضافی سوالات عزیز بھٹی صاحب کو اور ظفر احمد انصاری صاحب کو دے دیئے جائیں کہ وقفہ کے دوران رقعہ جات جناب یحییٰ بختیار کے لئے مخل نہ ثابت ہوں۔ پھر جناب یحییٰ بختیار وہ طریقہ بروئے کار لائیں گے کہ ان سوالات پر بحث ہو سکے)

جی! صاحبزادہ صفی اللہ۔

CORRECTION OF RECORD OF THE CROSS-EXAMINATION

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں......

جناب چیئرمین: جی!

صاحبزادہ صفی اللہ: ......کہ عام طریقہ تو پہلے سے یہ ہے کہ جب یہاں اسمبلی میں تقاریر ہوتی ہیں تو رپورٹر صاحبان وہ تقاریر جو ہمیں وہ بھیجتے ہیں تا کہ اس کی تصحیح کریں۔ تو اب کیا طریقہ ہے؟ یعنی یہ رپورٹ جو ہے اب بھی ان کو بھیجے جائیں گے تصحیح کے لئے؟

جناب چیئرمین: کن کو؟ کن کو؟

صاحبزادہ صفی اللہ: یہ جو ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ ان کو نہیں دی جائیں گی۔ آپ کو دی جائیں گی۔

صاحبزادہ صفی اللہ: اچھا۔

جناب چیئرمین: آپ سب کو، ***Cross- examination*** کی۔

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ تصحیح کے لئے یہ رپورٹر جو رپورٹ کرتے ہیں تقریروں کو، تو ان کو بھی دی جائیں گی تا کہ وہ تصحیح کریں اپنے اپنے؟

جناب چیئرمین: نہ، نہ۔ ***No, no. This is the privilege of the members.***

صاحبزادہ صفی اللہ: ہاں! یہ ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ہاں! ***Members only.***

صاحبزادہ صفی اللہ: میں بھی......

جناب چیئرمین[56]: ممبرز کا یہ پرویلج ہے، صرف ممبرز کا۔

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں۔ اس میں کوئی تبدیلی کریں گے؟

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ اس میں یہ کریں گے کہ ہم خود اس کو ***Correct*** کرلیں گے۔ ریکارڈ کو ٹیپ کے ذریعے۔ اس کے بعد ممبرز میں تقسیم کردیں گے۔

Should I call the delegation.

Moulana Syed Mohammad Ali.

مولانا سید محمد علی رضوی: سوالوں سے پہلے ایسا موقع دے دیا جاتا کہ وہ اپنے سوال کی پوری طرح تشریح سنا دیتے، اس کے بعد ان سے اسی انداز سے پوچھا جاتا تو تکلیف نہیں ہوتی۔

Mr. Chairman: I think the method is being properly practised. چونکہ کئی ***Questions*** ایسے ہوتے ہیں جن میں آدھا سوال کیا جاتا ہے۔ آدھا جواب لیا جاتا ہے۔ ***and then skip over to another question.***

مولانا سید محمد علی رضوی: ان کے سامنے نہیں۔

Mr. Chairman: They may be called. اچھا ان کو بلا لیں۔

TIMINGS OF SITTINGS FOR THE CROSS-EXAMINATION

Mr. Chairman: We will sit upto 1:30... (Interruption).... جی! کس کا جی؟ ***10:30 to 11:30 in the morning and then 12:30 to 1:30 and then from 6:00 to 7:15 and then from 8:00 to 9:30.***

(جناب چیئرمین: ہم دوپہر ڈیڑھ بجے تک بیٹھیں گے۔ صبح ساڑھے دس بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک۔ پھر ساڑھے بارہ سے ڈیڑھ بجے تک۔ پھر شام کو چھ سے سوا سات بجے تک اور پھر آٹھ سے رات نو یا ساڑھے نو تک۔

ایک رکن: 9:30؟

جناب چیئرمین: ہاں! ایک ایک گھنٹے کا یا سوا سوا گھنٹے کا۔ پھر بریک ہوتا رہے گا۔

(The Delegation entered the Chamber)

---

[57] *CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes, the Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** So, Sir, you agree that a Christian boy or girl, who has applied for admission to a Medical College, should not be deprived of his right of admission because of false declaration of a Muslim boy?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو کیا جناب! آپ کو اتفاق ہے کہ ایک عیسائی لڑکا یا لڑکی جس نے میڈیکل کالج میں داخلے کے لئے درخواست دی ہے۔ اس کو داخلے کا حق حاصل ہے اور اس کو محروم نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس نے مسلمان ہونے کا جھوٹا ڈکلریشن دیا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** That is an exceptional case and exception can only prove the rules. They are not conver'ed into a general rules.*

(مرزا ناصر احمد: یہ ایک غیر معمولی نوعیت کا کیس ہے۔ استثنیات سے تو صرف اصول ثابت ہوئے ہیں جو کہ عام ضوابط میں تبدیل نہیں ہوسکتے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I request you, Sir, that if, in such a case, the Principal finds that the declaration is false, he should or should not interfere, he should or should not question that?*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! عرض یہ ہے کہ کیا ایسے کیس میں جب کہ پرنسپل کو علم ہو جائے کہ ڈکلریشن جھوٹا ہے تو کیا وہ مداخلت کرے یا نہ کرے۔ کیا وہ سوال جواب کرے یا نہ کرے)

***Mirza Nasir Ahmad:** If one is sure. And one seldom is.*

(مرزا ناصر احمد: ہاں اگر اس کو بالکل یقین ہو جو کہ شاذ نادر ہوتا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Just I presume that the*

Principal is sure. Of course, if he is false, then the question does not arise. If the Principal knows that the declaration is false ....

(جناب یحییٰ بختیار: میں فرض کرتا ہوں کہ پرنسپل کو یقین ہے۔ اگر اس کو یقین نہیں ہے تو سوال ہی نہیں اٹھتا۔ اگر اسے علم ہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *If he is sure, then justice must be done.*

(مرزا ناصر احمد: اگر اس کو یقین ہے تو انصاف کیا جانا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So you agree?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ اس بات سے متفق ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *But I am .... I agree with it. but I want to add that such exceptions can only prove the rule.*

(مرزا ناصر احمد: میں متفق ہوں۔ مگر یہ اضافہ کرتا ہوں کہ ایسے غیر معمولی کیس صرف ضابطہ کو ثابت کرتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Then, Sir, whether you call it an exception or something which has happened quite often, but you will kindly agree that this freedom to announce ....*

(جناب یحییٰ بختیار: خواہ آپ اس کو غیر معمولی طور پر پیدا ہونے والا وقوعہ کہیں یا ایسا اکثر وقوع پذیر ہوتا رہتا ہو۔ کچھ بھی ہو۔ آپ مانتے ہیں کہ اس نوعیت کی آزادی......)

Mirza Nasir Ahmad: *In certain exceptional cases, Yes.*

(کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے)

(مرزا ناصر احمد: ہاں! خاص خاص چند کیس ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... this freedom to*

announce what one's religion is, is not absolute; there are some qualification.

(جناب یحییٰ بختیار: اس نوعیت کی آزادی کہ ایک شخص اپنے مذہب کے اعلان میں آزاد ہے۔ایسی آزادی کو مطلق تصور نہیں کیا جائے گا)

[58]***Mirza Nasir Ahmad: It is absolute; and this exception proves that it is absolute.***

(مرزا ناصر احمد: بالکل مطلق اور قطعی تصور کیا جائے گا۔یہ استثناء ثابت کرتا ہے کہ ایسا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: There could be circumstances when a declaration could be false.

(جناب یحییٰ بختیار: مگر ایسے حالات بھی ہوتے ہیں کہ ڈکلریشن جھوٹا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: There could be circumstances which could be considered as exceptional.

(مرزا ناصر احمد: اور ایسے حالات بھی ہوسکتے ہیں جن کو غیر معمولی طور پر ہونے والا وقوعہ کہا جاسکتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: But even if exceptional, what will be your ordered action? The court should interfere when the court finds out? Supposing the Christian boy goes and files a writ petition.

(جناب یحییٰ بختیار: اگر غیر معمولی طور پر ہونے والا وقوعہ بھی ہے۔پھر بھی آپ اس پر کیا حکم لگائیں گے۔کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ کورٹ کو مداخلت کرنی چاہئے۔(رکاوٹ) فرض کریں وہ عیسائی لڑکا جا کر رٹ پٹیشن دائر کردیتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: It depends on the discretion....

(مرزا ناصر احمد: یہ مرضی پر منحصر ہے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: No question of discretion, if

the evidence comes on the record that the boy, who applied and pretends to be a Christian, is in fact a Muslim ....

(جناب یحییٰ بختیار: مرضی کا کوئی سوال نہیں۔ اگر یہ شہادت آتی ہے کہ جس لڑکے نے درخواست دی ہے وہ جھوٹ موٹ عیسائی بن بیٹھا ہے۔ مگر دراصل ہے مسلمان اگر اس نے کورٹ میں تسلیم کرلیا کہ میں مسلمان ہوں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ کوئی میرے اسلام پر اعتراض نہیں کرسکتا)

Mirza Nasir Ahmad: *But if he ....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *And if he admits in the court that I am a Muslim but nobody can question my right to declare?*

Mirza Nasir Ahmad: *If we come to that extent, my reply is in the negative.*

(مرزا ناصر احمد: اگر وہ اس انتہا تک جاتا ہے تو میرا جواب نفی میں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Even then we should not interfere?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو پھر بھی ہم مداخلت نہ کریں؟)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں *Should not interfere.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *The Christian boy should be deprived of his right?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور عیسائی لڑکا اپنے حق سے محروم ہو جائے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *I don't know. We should not question his profession.*

(مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں ہمیں اس کے اعتراف پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Anybody can declare?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو کیا ایک شخص صرف ڈکلیئر کردے اور وہ اس کے لئے کافی ہے)

[59] ***Mirza Nasir Ahmad:*** ***Anybody can declare; and that is enough in the ordinary circumstances of the case.***

(مرزا ناصر احمد: کوئی شخص بھی ڈکلیئر کر دے اور کیس کے معمولی حالات میں وہ کافی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***A court should not interfere, the Government should not interfere, the Principal sohould not interfere?***

(جناب یحییٰ بختیار: کیا کورٹ کو مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ کیا حکومت کو مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ کیا پرنسپل کو مداخلت نہیں کرنی چاہئے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***The example that is before us is that he does not go to the court but goes to the Principal.***

(مرزا ناصر احمد: جو مثال ہمارے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ وہ کورٹ کو نہیں جاتا بلکہ پرنسپل کو جاتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but supposing, as I said, the boy files a writ petition in the High Court. The Principal does not question, as you say it is his ritght.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا کہ وہ ہائی کورٹ میں پٹیشن دائر کرتا ہے۔ پرنسپل اعتراض نہیں کرتا بقول آپ کے اس کا حق ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***If the petition goes to the High Court, then the judge will decide on the evidence he receives.***

(مرزا ناصر احمد: اگر پٹیشن کورٹ کو جاتی ہے تو جج اس شہادت پر فیصلہ کرے گا جو اس کو دستیاب ہوتی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes, will the judge be in a***

position to decide on evidence or should the declaration be sufficient? He says, 'no'. He declares that is enough, that is the fundamental right.

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! تو کیا جج شہادت کی بنیاد پر فیصلہ کرے گا یا اس شخص کا ڈکلیریشن کافی ہے جو اس نے پیش کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ڈکلیریشن کافی ہے اس بناء پر کہ یہ اس کا بنیادی حق ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** If the evidence shows that he does not really declare himself to be of such a religion, then the judge would decide according to the evidence he receives.*

(مرزا ناصر احمد: میں جانتا ہوں کہ اگر شہادت یہ ظاہر کرتی ہے کہ واقعی وہ اس مذہب سے نہیں ہے۔ جس کا اس نے ڈکلیئر کیا ہے تو اس صورت میں جج شہادت کی بنیاد پر فیصلہ دے گا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Then it means that if it is false, the judge will interfere?*

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے معنی ہوئے کہ اگر ڈکلیریشن جھوٹا ہے تو جج مداخلت کرے گا)

***Mirza Nasir Ahmad:** It means that the judge will decide according to evidence he receives.*

(مرزا ناصر احمد: اس کے معنی یہ ہوئے کہ جج فیصلہ کرے گا شہادت کی مناسبت سے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes. Then it means that the judge has the right to interfere then. I am asking that in settling the question of Principal---- can anybody interfere in such a right?*

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے معنی یہ ہوئے کہ جج کو مداخلت کرنے کا حق پہنچتا ہے۔ کیونکہ سوال اصول کا آجاتا ہے تو کیا ایسے حق سے کوئی متصادم ہو سکتا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Well. I am afraid, what I*

comprehend and I might be wrong, that you are giving an exceptional example, not the law.

(مرزا ناصر احمد: مجھے افسوس ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ایک غیر معمولی نوعیت کی مثال لے رہے ہیں اور قانون کی نہیں)

[60] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Sir, I will give you more examples, but I am just clarifying the position as ....*

(جناب یحییٰ بختیار: اچھا جناب! میں مزید آپ کو مثالیں پیش کرتا ہوں۔ پوزیشن کی مزید تصریح کرتا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *If the case goes to the judge, he must decide according to the evidence he receives.*

(مرزا ناصر احمد: جج کی جہاں تک بات ہے تو اس کو تو فیصلہ شہادت کے مطابق کرنا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, if he comes ....*

Mirza Nasir Ahmad: *That's the law.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, if he comes to the conclusion that this declaration is false ....*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر جج اس نتیجہ پر آتا ہے کہ ڈیکلریشن جھوٹا......)

Mirza Nasir Ahmad: *If he comes to the conclusion, then he decides according to his discretion; then God will deal with him.*

(مرزا ناصر احمد: اگر وہ نتیجہ پر آتا ہے اور پھر اپنی مرضی پر فیصلہ کرتا ہے تو پھر خدا اس کو سمجھے گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *You think there should he no law on the subject?*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ سمجھتے ہیں کہ قانون کی پاسداری نہ ہو)

Mirza Nasir Ahmad: *This is not a question of law. This is a question of exception in a law.*

(مرزا ناصر احمد: یہاں قانون کا سوال نہیں ہے۔ یہاں سوال ہے قانون میں استثناء کا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, in all these forms they say that: "I hereby declare that these facts given in the form are correct and true to the best of my knowlege." There is a sort of affidavit; complete declaration is given.*

(جناب یحییٰ بختیار: ان داخلہ فارم میں وہ ڈکلیئر کرتا ہے: ''میں ڈکلیئر کرتا ہوں کہ جو امور واقعہ اس میں درج ہیں وہ درست ہیں اور میری معلومات کے مطابق سچے ہیں۔'' یہ ڈکلیئریشن ایک نوعیت کا حلف نامہ ہوتا ہے۔ مکمل ڈکلیئریشن دیا جاتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Let us take another example. If a person declares that he is a Muslim and believes in five fundamentals of Islam, the "Arkan-i-Islam" but he doesn't perform Haj even when he can possibly do that, and he doesn't pay any Zakat, would you believe in the profession?*

(مرزا ناصر احمد: یہ مثال لیں کہ اگر ایک شخص اعلان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور اسلام کے پانچ بنیادی ارکان ہیں۔ ایمان رکھتا ہے۔ لیکن نہ وہ نماز پڑھتا ہے نہ رمضان کے روزے رکھتا ہے، نہ حج کرتا ہے۔ جب کہ وہ شاید ایسا کر سکتا ہے اور نہ زکوٰۃ دیتا ہے تو کیا وہ اپنے دعوے میں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I will draw your attention to a chapter in Muslim history. Those Muslims who refused to pay Zakat- I mean Ansars and Muhajereen both- and refused to pay, they were Munkrain of Zakat, were they not deprived of their right to be called Muslims and Jehad was ordered against them?*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! میں آپ کی توجہ اسلامی تاریخ کے ایک باب کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ ان مسلمانوں کی جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ انصار اور مہاجر

دونوں......اورادائیگی سے انکار کردیا۔زکوٰۃ کے منکرین۔کیاان کواس حق سے کہ ان کو مسلمان کہا جائے،محروم نہیں کردیا گیا تھااوران کے خلاف جہاد کا حکم نہیں دیا گیا تھا)

[61] ***Mirza Nasir Ahmad:** No. There are two things, let me clarify this; one thing is not to pay zakat, the other is to declare that ....*

(مرزا ناصر احمد: نہیں! یہاں دو باتیں ہیں۔میں واضح کرتا ہوں۔دونوں ایک نہیں ہیں۔زکوٰۃ ادانہ کرنااوردوسری طرف اعلان......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Munkareen, I said.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں کہہ رہا ہوں منکرین)

***Mirza Nasir Ahmad:** Munkareen?*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes.*

***Mirza Nasir Ahmad:** Two things: one is zakat, the other one is just the act, you know, doesn't pay.*

جو شخص زکوٰۃ کا انکار کرتا ہے وہ اسلام کے پانچ اراکین میں سے ایک کا انکار کرتا ہے۔ اس واسطے وہ مسلمان نہیں ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but ....*

مرزا ناصر احمد: لیکن وہ شخص انکار نہیں کرتا،میں نے یہ مثال دی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

مرزا ناصر احمد: جو شخص یہ کہتا ہے کہ زکوٰۃ دینا ضروری ہے،جو شخص یہ کہتا ہے کہ نماز پڑھنی ضروری ہے،جو شخص یہ کہتا ہے کہ رمضان میں روزے رکھنے ضروری ہیں،جو شخص یہ کہتا ہے کہ اگر طاقت ہواور حالات ہوں اجازت دیتے تو حج کرنا ضروری ہے،اس کے باوجود وہ نماز نہیں پڑھتا یا اور روزے نہیں رکھتا یا اور زکوٰۃ نہیں دیتا یا اور حج نہیں کرتا تو باوجود اس عملاً پانچوں چیزوں سے انکار کے ہم اس کو مسلمان کہتے ہیں کہ نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: مگر اگر وہ کہے میں مسلمان ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہم اس کو مسلمان کہتے ہیں،یہی میں کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں......

مرزا ناصر احمد: اگر وہ شخص جو Profess کرتا ہے......

[62] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** نہیں but ....

مرزا ناصر احمد: اسلام میں اور Believe کرتا ہے، He declares that he believes in five fundamentals ....

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, I said "منکر" who refuses, who doesn't accept the concept of zakat or who denies it.*

مرزا ناصر احمد: یہ پانچ ارکان ہیں ناں: کلمہ شہادت کا پڑھنا، نماز پڑھنا، رمضان میں روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک کو، ان پانچ میں سے کسی ایک کو منسوخ قرار دیتا ہے وہ انکار کر رہا ہے اپنے اسلام سے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر اس کو......

مرزا ناصر احمد: اسلام سے انکار کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مسلمان نہیں رہا؟

مرزا ناصر احمد: مسلمان نہیں رہا۔ اس نے اعلان کر دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: کون Decide (اعلان) کرے گا؟

مرزا ناصر احمد: اس نے خود Decide (اعلان) کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر وہ کہتا ہے "میں مسلمان ہوں" اس کے باوجود؟

مرزا ناصر احمد: وہ کہہ ہی نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں اگر وہ کہے؟

مرزا ناصر احمد: ان لوگوں نے......

Mr. Yahya Bakhtiar: *It is not a rare case. It has happened in the history.*

[63] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *And if he says it, he must be sent to a mental hospital.*

وہ پاگل آدمی ہے جو یہ کہے گا کہ میں ***Believe*** تو نہیں کرتا روزوں میں، میں نماز میں ***Believe*** نہیں کرتا......

جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ کہے مرزا صاحب! کہ میری ***Interpretation*** کے مطابق زکوٰۃ بالکل غلط ہے اور یہ ہو ہی نہیں سکتا اور یہ ***Particular Circumstance*** میں تھا اس لئے میں اس سے منکر ہوں، وہ بھی مسلمان ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ شخص عملاً کہتا ہے کہ میں قرآن کریم کی ان تمام آیات کو منسوخ سمجھتا ہوں جو ہم ہر روز پڑھتے ہیں قرآن کریم میں۔ ایسے شخص کو آپ کیسے مسلمان کہہ سکتے ہیں جو خود اپنے کافر ہونے کا اعلان کر رہا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ نہیں کہتا۔ وہ خود یہی کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اور قرآن کو نہیں مانتا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مانتا۔

I am giving you an extreme example. Supposing an man says that: "I am a Muslim but I don't believe in the Holy Prophet" ....

مرزا ناصر احمد: میرے دل میں آپ کا اور اس سارے ہاؤس کا اتنا احترام ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن میں یہ کہنے کی جرأت کروں گا کہ آپ اتنی ***Extreme*** کی مثالیں نہ دیں۔ کیونکہ ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچیں گے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب!

I am not being disrespectful. I hope you will not consider that I am being disrespectful. I have got all the regard for you. I know you are defending a cause, and you know I am performing a duty. But please see these are not extreme examples. Sometimes we have to go to the extreme to clarify the position.

[1] غصہ ہو گئے، برا منا گئے۔ مگر اپنے طرز عمل پر غور نہیں فرمایا۔

(جناب یحییٰ بختیار: میں بھی بے احترامی کا مظاہرہ نہیں کر رہا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ یہ خیال نہیں کر رہے ہوں گے کہ میں بے احترامی کر رہا ہوں۔ میں آپ کا ہر ممکن احترام کرتا ہوں۔ میں مانتا ہوں کہ آپ بھی ایک نصب العین کی پشت پناہی کر رہے ہیں اور آپ کو علم ہے کہ میں بھی ایک فرض بجالا رہا ہوں۔ لیکن آپ دیکھیں کہ یہ مثالیں انتہائی نوعیت کی نہیں ہیں اور بعض وقت صورتحال کی توضیح کے لئے انتہاء تک جانا پڑتا ہے)

(ارکان اسلام میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے)

[64] مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔ پھر میرا جواب یہ ہے کہ جو شخص پانچ جو ارکان اسلام کے ہیں، ارکان اسلام جو ہیں، ایک تو کلمہ شہادت ہے، وہ تو پڑھے گا ہی وہ، وہ تو Fundamental بنیادی ہے، اصل ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم نے، جس شکل میں اسلام نے نبی کریم میں، نبی اکرم ﷺ کی سنت نے نماز پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور رمضان میں روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا اور زکوٰۃ دینے کا ارشاد فرمایا اور حج کرنے کا ارشاد فرمایا، ان پر ایمان کا اعلان کرتا ہے۔ لیکن عملاً وہ کسی ایک کا بھی پابند نہیں۔ جس طرح ہم اس کو......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ تو ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......نہیں، نہیں، میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔ جس طرح ہم اس کو مسلمان کہتے ہیں، اسی طرح وہ شخص جو ان میں سے کسی ایک کا انکار کرتا ہے ہمیں اس کو غیر مسلم کہنا پڑے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ کسی کو غیر مسلم کہیں باوجود اس کے کہ وہ اپنے آپ کو مسلم کہے؟

مرزا ناصر احمد: میرا پوائنٹ یہ ہے کہ وہ خود اعلان کرتا ہے کہ میں مسلمان نہیں، جو کہتا ہے نماز جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ اعلان نہ کرے؟ مرزا صاحب! اگر وہ اعلان نہ کرے؟

مرزا ناصر احمد: وہ اپنے عمل سے انکار کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی آپ نے اس دن اعلان فرمایا کہ بہتر (۷۲) فرقے ہیں، تہتر (۷۳)، چوہتر (۷۴) پچھتر (۷۵) فرقے آجاتے ہیں۔ ایک فرقہ یہ کہتا ہے کہ جی ہم روزے کو ضروری نہیں سمجھتے ان ارکان میں سے۔

مرزا ناصر احمد: ہوسکتا ہے کہ آجائے۔ مگر نبی کریم ﷺ نے اس کی خبر نہیں دی ہمیں۔

[65] جناب یحییٰ بختیار: تو اگر بہتر (۷۲) فرقے مل کے کہہ دیں کہ نہیں، یہ ایک جز ہم نہیں مانتے۔ یہ ایک شرط جو ہے ضروری نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: جب اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ جن پر اسلام کی بنیاد ہے اور جو شخص...

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں...... نہیں جی، میرا مطلب صرف یہ ہے۔

I am just asking you. If anybody denies one of the essentials of Islam....

(جناب یحییٰ بختیار: میں تو آپ سے صرف یہ کہہ رہا ہوں۔ اگر شخص ضروریات اسلام میں سے منکر ہے)

مرزا ناصر احمد: میں، میں نے......

Mr. Yahya Bakhtiar: .... can you declare him as a non-Muslim?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا (ضروریات دین میں سے ایک کے انکار کرنے والے کو) آپ مسلمان کہہ سکتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: جو شخص ان پانچ ارکان میں...... میرا جواب یہ ہے...... جو شخص ان پانچ ارکان میں سے کسی ایک یا زائد کا اعلان کرتا ہے کہ اس کو صحیح مانتا ہی نہیں اور یہ اسلام کا حصہ نہیں، میرے نزدیک اس نے خود کو عملاً کافر قرار دے دیا۔ کسی اور کو ضرورت ہی نہیں کچھ کہنے کی۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی!

ابھی میں پھر وہ سٹوڈنٹ کے معاملے پر جا رہا ہوں۔

I would not take that example because you call it an extreme example.

Now, Sir, you know that, in Saudi Arabia non-Muslims are not allowed to visit the holy places .... Mecca and Madina. Supposing a Jew in Holand or Belgium is engaged by the Israeilies as their spy and then he makes a declaration and obtains a passport that he is a Muslim. I

don't think it will be an extreme example because people have ....

(میں وہ مثال نہیں دہراتا کیونکہ آپ اس کو ایک انتہائی مثال کہتے ہیں۔اب جناب آپ کو علم ہے کہ سعودی عرب میں غیر مسلموں کو مقامات مقدسہ کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔مکہ اور مدینہ۔فرض کریں ہالینڈ یا بلجیئم کے ایک یہودی کو اسرائیلی اپنا جاسوس مقرر کرتے ہیں اور وہ ایک ڈکلیریشن کرتا ہے جس کی بناء پر اس کو مسلمان ہونے کا پاسپورٹ مل جاتا ہے۔یہ مثال تو میں سمجھتا ہوں۔آپ اس کو انتہائی مثال نہ سمجھیں گے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, it is not.*

(مرزا ناصر احمد: یہ نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Can his authority be questioned?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا اس کی اتھارٹی (اعلان) پر سوال جواب ہو سکتا ہے؟)

[66] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *He would be arrested as a spy.*

(مرزا ناصر احمد: بحیثیت جاسوس کے وہ گرفتار کیا جائے گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *After enquiry?*

(جناب یحییٰ بختیار: تفتیش کے بعد)

Mirza Nasir Ahmad: *He would be arrested as a spy.*

(مرزا ناصر احمد: بحیثیت جاسوس کے وہ گرفتار کیا جائے گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no ....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں......)

Mirza Nasir Ahmad: *But the question does not arise. Whether he is Muslim or not.*

(مرزا ناصر احمد: لیکن سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ مسلمان ہے یا نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I am asking you a*

simple question, how will he be arrested? Somebody has to enquire into the declaration whether it is ture or false.

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے ایک سیدھا سا سوال کر رہا ہوں۔ کیونکہ وہ گرفتار ہوگا تا کہ دفتیکہ کوئی اس کے اعلان میں تفتیش نہ کرے کہ جھوٹا ہے یا سچا ہے اس کا اعلان)

Mirza Nasir Ahmad: *When it is proved that he entered the holy place, or that Government area, that Saudi country, with the intention of spying on that country, when it is proved, he would be arrested as a spy, not as a non-Muslim.*

(مرزا ناصر احمد: اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ شخص مقامات مقدسہ میں داخل ہو گیا ہے یا سعودی حکومت کے اس حصہ میں اس ملک کے خلاف جاسوسی کرے۔ جب اس کی جاسوسی ثابت ہو جائے گی تو وہ بوجہ جاسوسی پکڑا جائے گا نہ کہ بوجہ غیر مسلم ہونے کے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, I will give you another example. Supposing a Journalist out of curiosity, a Christian out of curiosity to see what these Muslims are doing there, he obtains a passport in which he makes a false declaration that he is a Muslim, and wants to see Mecca and Madina ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایک دوسری مثال دیتا ہوں۔ فرض کریں کہ ایک صحافی تجسس میں یا ایک عیسائی اس اشتیاق میں یہ دیکھنے کے لئے کہ وہاں مسلمان کیا کرتے ہیں۔ پاسپورٹ حاصل کرتا ہے۔ جس میں وہ غلط ڈکلیئر کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور مکہ اور مدینہ کی زیارت......)

Mirza Nasir Ahmad: *He would be arrested for submitting a false declaration not as a non-Muslim.*

(مرزا ناصر احمد: وہ بوجہ غلط ڈکلیئریشن کے گرفتار ہوگا نہ کہ غیر مسلم ہونے کی وجہ سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Who is going to question that the declaration is false or not?*

(جناب یحییٰ بختیار: کون پوچھے گا کہ ڈکلیئریشن جھوٹ ہے یا سچ)

***Mirza Nasir Ahmad:** False declaration.... not his profession.... he would be arrested for submitting a false declaration.*

(مرزا ناصر احمد: غلط ڈکلیئریشن اس کا بیان ہے۔ غلط جھوٹ ڈکلیئریشن کی بناء پر وہ گرفتار ہوگا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** So, Sir, the point is that somebody can question his declaration if he says, "I am a Muslim?"*

(متعلقہ اتھارٹی کسی کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کی تفتیش کر سکتی ہے)

(جناب یحییٰ بختیار: سوال یہ ہے کہ کوئی شخص پوچھ تو سکتا ہے۔ اس کے ڈکلیئریشن کو اگر وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں)

***Mirza Nasir Ahmad:** The authority concerned, of course.* (مرزا ناصر احمد: متعلقہ اتھارٹی ہی پوچھے گی، ظاہر ہے)

[67] ***Mr. Yahya Bakhtiar:** So, then you agree that some authority, is there who can question a declaration about religion?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ مانتے ہیں نہ کہ ایک اتھارٹی ہے جو ڈکلیئریشن کے بارے میں پوچھنے کی مجاز ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** The authority which is concerned with a man who submits a false declaration.*

(مرزا ناصر احمد: جو اس سے متعلق ہے جس نے جھوٹا ڈکلیئریشن دیا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, Sir, ...*

***Mirza Nasir Ahmad:** Yes, of course.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** That is exactly what I say,*

Sir, that you agree that this right to announce what one's religion is, or the declaration what one's religion is, is subject to restriction?

(جناب یحییٰ بختیار: جناب میں بھی تو یہی کر رہا ہوں۔ آپ کو تسلیم ہے کہ صحیح ہے۔ اب رہا سوال اس کا کہ اس کا مذہب کیا ہے یا مذہب کے بارے میں اس کا کیا ڈکلیریشن ہے اس پر پابندی کا اطلاق ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *That is something else.... false declaration. To submit a false declaration, which is proved by investigation by the authority competent to do that, this is someting else.*

(مرزا ناصر احمد: وہ دوسری بات ہے۔ غلط ڈکلیریشن کرنا۔ ایک غلط ڈکلیریشن کرنا۔ جس کو مجاز اتھارٹی تفتیش سے جھوٹ ثابت کر دے۔ یہ دوسری بات ہوئی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no. I will ask you again. Sir, I think I have not made myself clear. Do you agree that if a person makes a false declaration or any kind of declaration, somebody else has an authority to examine it, enquire into it, question it, about his religion? If I fill in a form....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ میں پھر اپنا سوال دہراتا ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں میں نے شاید اپنے مدعا کو صاف بیان نہیں کیا۔ کیا آپ مانتے ہیں کہ ایک شخص جھوٹا ڈکلیریشن کرتا ہے یا کسی قسم کا ڈکلیریشن تو کوئی کوئی شخص یا اتھارٹی اس کی مجاز ہے کہ اس میں انکوائری کرے۔ سوال جواب کرے۔ اس کے مذہب کے بارے میں اگر فارم میں اس کا تذکرہ ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, not about his religion, but about his declaration.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں مذہب کی نہیں۔ صرف اس کے ڈکلیریشن کے بارے میں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes, in the declaration a falsehood lies in the fact that he is not a Muslim and he says that he is a Muslim.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیوں نہیں۔ ڈکلیئریشن میں ایک جھوٹ موجود ہے کہ وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں اور وہ مسلمان نہیں ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** The authority is concerned with the declaration, not with his faith.*

(مرزا ناصر احمد: اتھارٹی کا تعلق اس کے ڈکلیئریشن سے ہے نہ کہ اس کے مذہب سے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, the authority is concerned that no non-Muslim should get in there.*

(جناب یحییٰ بختیار: اتھارٹی کا تعلق یہ ہے کہ اس کو فکر ہے کہ کوئی غیر مسلم وہاں داخل نہ ہو جائے)

***Mirza Nasir Ahmad:** The authority is concerned with the man who submits a false declaration.*

(مرزا ناصر احمد: اتھارٹی کا مقصد اس شخص سے ہے جس نے غلط ڈکلیئریشن دیا ہے)

[68]***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes, because he is not a Muslim and he is entering.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہے اور داخل ہو رہا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Whatever the case might be.*

(مرزا ناصر احمد: جو بھی صورت ہو......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** So ....*

***Mirza Nasir Ahmad:** .... we are least concerned. He declares himself a Muslim, he declares that he represents one of the very big firms who are doing some construction work in Saudi Arabia; he can do this; he can do that.*

(مرزا ناصر احمد: ہمارے پاس ایک فہرست ہے۔ وہ شخص اپنے آپ کو مسلمان ڈکلیئر کرتا۔ وہ ڈکلیئر کرتا ہے کہ میں ایک بڑی تعمیراتی فرم جو سعودی عرب میں کنسٹرکشن کا کام کر رہی ہے نمائندہ ہوں۔ یہ بھی کر سکتا ہے وہ بھی کر سکتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but ....*

Mirza Nasir Ahmad: *He has to be questioned about the declaration which he makes ....*

(مرزا ناصر احمد: اس سے سوال جواب ہوگا۔ اس ڈکلیئریشن کے بارے میں نہ کہ اس کے مذہب کے بارے میں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, ...*

Mirza Nasir Ahmad: *.... which he makes to the authority, not about the faith which he has got.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *I put it in a different language. If a person goes to Saudi Arabia, who in fact, is a Christian or a Jew ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں دوسرے الفاظ میں کہتا ہوں۔ ایک شخص سعودی عرب جاتا ہے اور وہ دراصل ہے عیسائی یا یہودی)

Mirza Nasir Ahmad: *But how do you know?*

(مرزا ناصر احمد: آپ کو کیسے معلوم؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *In fact, I said.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے دراصل کہا۔ یہ مفروضہ ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, ...*

Mr. Yahya Bakhtiar: *This is presumed. So, when ....*

Mirza Nasir Ahmad: *First you persume it. Then you put that gentleman before a court.*

(مرزا ناصر احمد: اوّل آپ فرض کرتے ہیں پھر آپ اس شخص کو کورٹ میں لے جاتے ہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes, that is what I say that it is presumed. It is a fact .... I am not talking personally of doubtful cases .... It is a fact that a person is a Christian or a Jew. But he says that since I have declared in my form that I*
69
am a Muslim, nobody should question my declaration; this is my human right.

(جناب یحییٰ بختیار: یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ یہ مفروضہ ہے۔ یہ امر واقعہ ہے۔ میں کسی شبہ والے کیس کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ یہ واقعہ ہے کہ ایک شخص عیسائی ہے یا یہودی لیکن وہ کہتا ہے کہ چونکہ میں نے اپنے فارم میں مسلمان ہونا ڈکلیئر کیا ہے۔ کوئی شخص میرے ڈکلیریشن کو چیلنج نہیں کر سکتا۔ یہ میرا انسانی حق ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** What is the intention of goings there? Spying?*

(مرزا ناصر احمد: وہاں جانے کی نیت کیا ہے۔ جاسوسی؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, not spying.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جاسوسی نہیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** Curiosity?*

(مرزا ناصر احمد: تجسس، شوق؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Out of curiosity, sight seeing. He knows that this is a very old and ancient religious centre and he would like to see it. But he knows that except Muslim nobody else is allowed ....*

(جناب یحییٰ بختیار: شوق کی بناء پر۔ سیر تفریح۔ اسے معلوم ہے کہ یہ ایک قدیم مذہبی سنٹر ہے اور وہ اس کو دیکھنے کا مشتاق ہے۔ لیکن یہ بھی وہ جانتا ہے کہ سوائے مسلمانوں کے کسی کو اجازت نہیں ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** In that case a conducted tour should be arranged to take him arround to see the old places and satisfy his curiosity.*

(مرزا ناصر احمد: ایسی صورت میں سیاحوں کی جماعت کا کسی رہبر کی معیت میں انتظام ہونا چاہیئے جو اس کو تمام پرانی جگہ دکھائے اور اس کا شوق پورا کرے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, if he is not that all important that is should be arranged, supposing he makes a declaration of this sort, can U.N. Charter help him? Can he say that the Charter gives him the right to declare himself as a Muslim and nobody ....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! یہ اتنا اہم نہیں ہے کہ باقاعدہ انتظام کیا جائے۔ فرض کریں وہ اس نوعیت کا ڈکلیریشن کرتا ہے اور اقوام متحدہ کا قانون اس کی مدد کرتا ہے۔ کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ قانون اس کو اپنے کو مسلمان کہنے کا حق دیتا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Every Law, constitutional of otherwise pre-supposes good intentions.*

(مرزا ناصر احمد: ہر قانون دستوری، غیر دستوری، نیک نیتی پر شروع ہی سے مبنی ہوتا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Exactly. That is what I was going to say. So you say that I announce I am a Muslim, I decide I am a Muslim, I declare I am a Muslim? That means that the declaration must be honest, must be bonafide, must be made in good faith.*

(جناب یحییٰ بختیار: بالکل! یہی بات میں کہنا چاہ رہا تھا۔ جب آپ کہتے ہیں کہ میں اعلان کرتا ہوں میں مسلمان ہوں میں طے کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ میں ڈکلیئر کرتا ہوں میں مسلمان ہوں۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ میرا ڈکلیریشن ایماندارانہ ہونا چاہیے۔ سچ مچ اصلی ہونا چاہیے۔ نیک نیتی پر مبنی ہونا چاہیے)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes, I declare that I dont't submit any false declaration .....*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں! میں نے ڈکلیئر کیا ہے۔میں جھوٹے ڈکلیئریشن نہیں دیا کرتا......

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no. So, anybody who makes the declaration ....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں۔تو کسی کو جو اعلان کرتا ہے......)

[70] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *.... I am not telling lies, so many declaration ....*

(مرزا ناصر احمد: میں جھوٹ نہیں بول رہا۔اس لئے میرے ڈکلیئریشن......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, I am not talking about any particular person but anybody.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں سر۔میں کسی مخصوص شخص کی بات نہیں کر رہا ہوں۔کوئی بھی ہو سکتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, anybody.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔کوئی بھی ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *If he makes a declaration honestly, in good faith, only then a fundamental right is given to him, not if he makes if falsely, with ulterior motive, in bad faith, then the fundamental right is not for him. You agree with this proposition?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں کسی مخصوص شخص کی بات نہیں کر رہا ہوں۔کوئی بھی ہو سکتا ہے۔اگر وہ ایماندرانہ ڈکلیئریشن کرتا ہے۔نیک نیتی کے ساتھ تو صرف اتنی صورت میں اس کو بنیادی حق کی مدد حاصل ہے اور اگر وہ جھوٹ بول رہا ہے در پردہ مقاصد کے لئے بد نیتی کے ساتھ تو اس کو بنیادی حق کا سہارا حاصل نہیں ہے۔میری اس تجویز سے آپ متفق ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *I agree that exception can only prove the rule.*

(مرزا ناصر احمد: میں اس سے متفق کہ استثناء سے صرف اصول ثابت ہوتا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, not exception. It is the general proposition.*

(جناب یحییٰ بختیار: استثناء کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ عمومی اصول ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** This is my answer.*

(مرزا ناصر احمد: یہی میرا جواب ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** A declaration that "I am a Muslim", I say, if I make it in good faith, if should be accepted?*

***Mirza Nasir Ahmad:** If I make ....*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** If I make it in good faith?*

***Mirza Nasir Ahmad:** That means that I am honest to God. That is what I mean by this that if I make this in good faith, I am honest to God.*

(مرزا ناصر احمد: کہ ایک ڈکلیریشن ہے۔ جس میں یہ کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ اگر میں نیک نیتی سے کہتا ہوں تو اس کو قابل قبول سمجھنا چاہئے اور اگر میں بدنیتی میں کہتا ہوں تو اس کے معنی ہوئے کہ میں نے خدا کے ساتھ بے ایمانی کری۔ یہ معنی ہیں اس کے کہ اگر میں یہ ڈکلیریشن نیک نیتی سے دیتا ہوں تو میں خدا کا ایماندار ہوں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but if I give an extreme example that the man was not honest to God or to the man?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں تو انتہائی بات یہ کہتا ہوں کہ وہ شخص نہ خدا نہ آدمی کا کسی کا بھی سچا نہیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** The extreme examples are exceptions and the exceptions can only prove the rule, that is the point.*

(مرزا ناصر احمد: یہ انتہائی باتیں سب مستثنیات ہیں اور استثناء صرف قاعدے کو

ثابت کرتا ہے۔نکتہ یہ ہے)

[71]***Mr. Yahya Bakhtiar:* They may or may not. But here a Christian boy is deprived of his seat if we accept your first proposition. But if we accept your second proposition, wherein you say that it should be made honestly, then the boy will not be deprived of his seat, but then the Principal will interfere.**

(جناب یحییٰ بختیار: نکتہ کی بات ہو یا نہ ہو۔مختصر یہ کہ اگر ہم آپ کی بات قبول کر لیں تو ایک عیسائی لڑکا اپنی سیٹ سے محروم رہ جائے گا۔ہاں اگر آپ کی دوسری بات مان لی جائے جو کہ آپ کہتے ہیں کہ ایماندرانہ ہونی چاہئے۔تب وہ عیسائی لڑکا اپنی سیٹ سے محروم نہ ہوگا اور پرنسپل مداخلت کرے گا)

***Mirza Nasir Ahmad:* Is he?**

وہ جو ہیں پرنسپل صاحب،ان سے غلطی نہیں ہوسکتی؟

جناب یحییٰ بختیار: غلطی تو ہر ایک سے ہوسکتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ان سے بھی ہوسکتی ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:* I am talking on the basis of evidence.**

(جناب یحییٰ بختیار: میں شہادت کی بنیاد پر بات کر رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ***Evidence*** (شہادت) جو ہے......

***Mr. Yahya Bakhtiar:* If proved?**

(جناب یحییٰ بختیار: اگر ثابت ہو جائے)

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں! ***Evidence*** جو ہے......

***Mr. Yahya Bakhtiar:* If a person himself says? Sir, I am taking this example.**

(جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک شخص خود کہتا ہے کہ میں بات کر رہا ہوں یہ اک مثال ہے جناب)

Mirza Nasir Ahmad: ***This is a common fact you know in our courts; quite a few people are sent to the gallows without any murder committed by them,*** اور ***nobody to blame.***

(مرزا ناصر احمد: ہماری کچہریوں میں یہ ایک عام حقیقت ہے۔ اکثر لوگ سولی پر لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ جب کہ انہوں نے قتل ہی نہیں کیا ہوتا۔ کیا کسی کو موردِ الزام نہ بنائیں۔ کسی کو ذمہ دارانہ ٹھہرائیں؟ کیونکہ جج جو ہے اس نے شہادت کی رو سے کیا اور کرنا ہے۔ دیکھیں نہ جی!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, I ....*

مرزا ناصر احمد: کیونکہ جو ***Nobody is to blame*** اس واسطے جج ہے اس نے ***Evidence*** کے اوپر کرنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں ناں جی![72]

This is a daily thing. When boys get admission, they get domicile certificates or a certificate of permanent residence. I belong to Quetta. Now if I want ....

(یہ روز کا مشاہدہ ہے۔ جب لڑکے داخلہ لیتے ہیں وہ ڈومیسائل یا مستقل رہائش کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ میں کوئٹہ کا رہنے والا ہوں۔ لیکن اگر میں چاہوں تو......)

Mirza Nasir Ahmad: ***Now I tell you this thing that this thing can never happen in America.... false declaration to secure a seat in one of the educational institutions.***

(مرزا ناصر احمد: میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ امریکہ میں کبھی ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ جھوٹے ڈکلیریشن سے کسی تعلیمی ادارے میں سیٹ مل جائے) تو ہم اپنے آپ کو اتنا ایک ***Extreme example*** بنانے کے لئے اتنا ***Degrade*** کیوں کریں اپنی قوم کے نوجوان کو کہ وہ ایسا کرے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی!

I am giving you an example. I tell you another

example. Now, if you think that degrading. For various destricts, in these colleges, some quotas are fixed for backward areas. Now Baluchistan has got about thirty seats in the Dow Medical College. And if people belonging to those areas get from the Deputy Commissioner the certificate of permanent residence and they file a declaration with it that. "I was born there and I am permanently settled in that destrict." On the basis of that they apply for admission. Now, supposing that he makes a false declaration.... and I can assure you Mirza Sahib there are many of them....

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو ایک مثال دی تھی۔ دوسری مثال دیتا ہوں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ ذلیل کرتی ہے۔ یہاں کے کالجوں میں مختلف اضلاع کے لئے کوٹے مقرر ہوئے ہیں۔ کم ترقی یافتہ طبقے کے لئے۔ کوٹے مقرر ہیں۔ اب بلوچستان کی تین سیٹ ہیں ڈاؤ میڈیکل کالج میں لیکن جو لوگ اس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر وہ ڈپٹی کمشنر سے مستقل رہائش کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیں اور یہ ڈکلیریشن کریں کہ میں فلاں جگہ پیدا ہوا تھا اور فلاں ضلع کا مستقل رہائشی ہوں تو اس بناء پر وہ داخلے کے لئے درخواست دے گا۔ فرض کریں وہ جھوٹا ڈکلیریشن داخل کرتا ہے اور میں یقین سے کہتا ہوں۔ مرزا صاحب کہ ان میں سے بہت کو......)

***Mirza Nasir Ahmad:* .... and a false certificate is issued to him....** (مرزا ناصر احمد: جھوٹا سرٹیفکیٹ دے دیا جاتا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* ....for a few rupees....**

(جناب یحییٰ بختیار: چند روپوں کے عوض)

***Mirza Nasir Ahmad:* .... and false certificate has been issued to him ....**

(مرزا ناصر احمد: اور وہ جھوٹا سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Yes.**

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں)

Mirza Nasir Ahmad: *.... by the District Magistrate ....* (مرزا ناصر احمد: ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *....on the basis of his declaration and oath he gets the certificate and he gets the admission.*

(جناب یحییٰ بختیار: اس لڑکے کے جھوٹے ڈکلیریشن کی بنیاد پر حلف کے بعد اس کو سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے اور داخلہ مل جاتا ہے)

[73] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *We should condemn his acts ....* (مرزا ناصر احمد: اس کے ان افعال کی مذمت کرنی چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I know, but will the Principal of court interfere or not? Or they should enter .....*

(جناب یحییٰ بختیار: جانتا ہوں۔لیکن کیا کورٹ یا پرنسپل اس معاملہ میں مداخلت کریں گے یا وہ......)

Mirza Nasir Ahmad: *.... because the first depends on the evidence before the court ....*

(مرزا ناصر احمد: یہ منحصر ہے شہادت پر کورٹ کے روبرو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. So it means that on evidence, if it is found false, the court can interfere?*

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں! تو معنی ہوئے کہ شہادت اگر جھوٹی پائی جاتی ہے تو کورٹ مداخلت کرسکتی ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *If the evidence is there, they should decide accordingly.*

(مرزا ناصر احمد: بشرطیکہ شہادت ہے۔ان کو شہادت کی بنیاد پر فیصلہ کرنا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That means ....*

Mirza Nasir Ahmad: *That is obvious.*

(مرزا ناصر احمد: یہ بات ظاہر ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So, someone has to enquire? You give this right to somebody to enquire into the fact whether this person has made a false declaration or a true declaration?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی کو حق دے گا تحقیق کرنے کا۔ اس بات میں کہ اس شخص نے جھوٹا ڈکلیریشن دیا ہے یا سچا)

Mirza Nasir Ahmad: *In some cases, yes.*

(مرزا ناصر احمد: چند صورتوں میں ہاں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes?*

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *In some cases, yes.*

(مرزا ناصر احمد: چند صورتوں میں ہاں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. I do not say in every case. Normally it is not needed.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں بھی نہیں کہتا کہ ہر صورت میں۔ بالعموم اس کی ضرورت نہیں پڑتی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, I am sorry to bother you because you raised a question of fundamental right no.20 and the Constitution has got other fundamental rights also.*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب میں آپ کو تکلیف دوں گا۔ کیونکہ آپ نے ایک سوال بنیادی حق نمبر ۲۰ کے بارے میں اٹھایا تھا اور دستور میں دیگر بنیادی حقوق بھی ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes, yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی، جی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now. Article 18 deals with*

freedom of trade, profession end it reads:

[74] *"Subject to such qualification, if any, as may be prescribed by law, every citizen shall have the right to enter upon any lawful profession or occupation and to conduct any lawful trade or business."*

Now, this is also one of the rights just like freedom or religion, freedom of trade, profession and business.

(جناب یحییٰ بختیار: دفعہ نمبر۱۸ آزادی تجارت و پیشہ سے متعلق ہے۔ الفاظ یہ ہیں:
''ان قیود کی شرط کے ساتھ اگر کوئی ہوں جو قانون مقرر کرے ہر شہری کو حق حاصل ہوگا کہ وہ کوئی جائز پیشہ یا کام اختیار کرے یا کوئی مجاز تجارت یا بزنس کرے۔''
اب یہ حق بھی ایسا ہی حق ہے جیسے کہ مذہب اختیار کرنے کا حق ہے یا تجارت کاروبار، بزنس کرنے کی آزادی کا حق ہے)

مرزا ناصر احمد: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ڈاکٹری کا Profession اختیار کرنا چاہئے اور ڈاکٹری کا اس کے پاس ڈپلومہ نہ ہو تو Law اسے منع کردے۔

جناب یحییٰ بختیار: منع کردے، *Because this is subject to such qulification.* (کیونکہ وہ ان قیود کے ساتھ مشروط ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, ...*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب!......)

***Mirza Nasir Ahmad:** Such very rational, very fundamental ....* (مرزا ناصر احمد: اس قسم کی کوئی معقول یا بنیادی......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

***Mirza Nasir Ahmad:** .... qualification we expect from ....* (مرزا ناصر احمد: قسم کی شرائط ہم مانتے ہیں......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am just trying ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف بتانا چاہ رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... to show that fundamental rights are subject to certain ....*

(جناب یحییٰ بختیار: کہ بنیادی حقوق چند پابندیوں سے مشروط ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *The fundamental?*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... restrictions, some qualification. They are not absolute. Now, Sir....*

(جناب یحییٰ بختیار: کچھ حدود ہیں۔ وہ مطلق العنان نہیں ہیں۔ اب جناب!)

[75] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *No, no. That means they are absolute ....* (مرزا ناصر احمد: جی نہیں! وہ قطعاً مطلق ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But, Sir, ...*

Mirza Nasir Ahmad: *.... because these exceptions only prove that the rule, these exceptions you mentioned here only, prove that the rule is absolute.*

(مرزا ناصر احمد: کیونکہ یہ مستثنیات صرف ضابطہ کو ثابت کرتی ہیں۔ لیکن جو مستثنیات یہاں مذکور ہیں وہ ثابت کرتی ہیں کہ ضابطہ مطلق کی حیثیت رکھتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, thousands of persons are not qualified; a few hundred are qualified. Only qualified can practise. So this is no exception to prove the rule. This a very strict qualification ....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! ہزاروں لوگ مستند نہیں ہوتے۔ چند سو مستند ہوتے ہیں صرف مستند شخص ہی پریکٹس کر سکتا ہے تو ضابطہ کو ثابت کرنے کے لئے یہ کوئی استثناء نہ ہوا۔ یہ قطعاً سخت شرط ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *All right, let us ....*

(مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے چلئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... on medicine.*

Mirza Nasir Ahmad: *.... not quarrel over these trifles.* (مرزا ناصر احمد: ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں نہ الجھیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, now the next point is that the trade, it says, or business or profession is a any lawful proession, occupation or to conduct any lawful trade or business. Now, the trade and business is lawful to begin with.*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! اب اگلا پوائنٹ ہے تجارت، بزنس، پیشہ۔ کیا ناجائز طریق ایک جائز کاروبار کے چلانے کے لئے صحیح ہے۔ تجارت، بزنس شروع کرنا بالکل قانونی بات ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, if I start smuggling, I cannot say that this is my fundamental right?*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! اگر میں سمگلنگ شروع کردوں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ میرا بنیادی حق ہے)

مرزا ناصر احمد: اس سے زیادہ اچھی مثال ہے جو انڈسٹری نیشنلائز ہوگئی ہے۔ اگر وہ کوئی چالاکی سے انڈسٹری Establish کرنا چاہیں تو وہ Illegal (غیر قانونی) ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *But, apart from that.... Sir, I am going into a different field now.... even those trades which are lawful are subject ....*

(جناب یحییٰ بختیار: علاوہ ازیں جناب! میں دوسری اور مختلف تجارتوں کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ تمام کاروبار جو قانون میں مجاز ہیں اور مشروط......)

[76]***Mirza Nasir Ahmad:*** *They have their own moral code.*

(مرزا ناصر احمد: ہر کاروبار کے اپنے چھوٹے چھوٹے مورال کوڈ ہوتے ہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No under the law because the law can make any trade legal or illegal. Now, selling of soap or selling of cars or selling sweats, these are lawful trades in our country at the moment. Now, Sir, you know there is a well known company.... Lever Brothers. They sell soap under the label of Lux, one of them sunlight.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں قانون کی زد سے کوئی باہر نہیں چھوٹا یا بڑا۔ اگر قانون کسی کاروبار کو غیر قانونی قرار دیتا ہے یا قانونی قرار دیتا ہے مثلاً صابن کا بیچنا، کاروں کا بیچنا، مٹھائیوں کا بیچنا۔ یہ سب ہمارے ملک میں آجکل قانونی کاروبار ہیں۔ مثلاً لیور برادرز ایک کمپنی ہے اور یہ صابن بیچتے ہیں۔ مختلف برانڈ نام میں مثلاً لکس، سن لائٹ وغیرہ)

***Mirza Nasir Ahmad:** Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now Sir, supposing I start business and call myself.... because everybody is free to call his business with any name, there is no restriction....*

(جناب یحییٰ بختیار: اب بالفرض میں ایک کاروبار شروع کرتا ہوں اور چونکہ ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ اپنے بزنس کا کوئی نام رکھے تو کیا پابندی ہے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** There is restriction.*

(مرزا ناصر احمد: ہے نہ پابندی)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** That is another law. Under the fundamental rights ....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن اس کے ساتھ ایک اور قانون ہے اور وہ ہے بنیادی حقوق کا ضابطہ)

***Mirza Nasir Ahmad:** In the fundamental rights there is a restriction because this law.... the Constitution.... was framed for the honest people of Pakistan.*

(مرزا ناصر احمد: بنیادی حقوق کے ضابطہ میں ایک پابندی ہے نہ۔ کیونکہ یہ قانون یہ دستور ایماندار پاکستانیوں کے لئے بنایا گیا تھا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Honest people?***

(جناب یحییٰ بختیار: ایماندار آدمی؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***Yes, that is understood, you know.***

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں! ظاہر ہے ایمانداروں کے لئے بنایا گیا آپ جانتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no. Supposing I say, Sir, I start business and I call myself Lever Brothers and I also produce soap and call it Lux soap, similar label, similar wraping ....***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ فرض کریں میں ایک کاروبار شروع کرتا ہوں جس کا نام لیور برادرز رکھتا ہوں اور صابن کا کارخانہ لگا کر صابن کا نام لکس وغیرہ رکھتا ہوں اور ویسا ہی لیبل اور ویسا ہی اوپر کا کاغذ......)

Mirza Nasir Ahmad: ***Has there been an example of this?*** (مرزا ناصر احمد: کہیں اس کی کوئی مثال ہے کہ ایسا ہوا ہو؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes.***

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: ***There is?***

(مرزا ناصر احمد: یہاں ہے؟)

[77] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***Yes, yes.***

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں، جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: ***So, I am asking this that we should be very careful.***

(مرزا ناصر احمد: اس لئے تو ہم کو (نقالوں) سے ہوشیار رہنا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***That is why I am giving***

you a concrete example.

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو آپ کو ایک محسوس نوعیت کی مثال دی ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, if I start selling soap in the name of Lever Brothers under their label....*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر میں لیور برادرز کے نام پر صابن بیچنا شروع کر دوں ان کا لیبل لگا کر)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... can the Lever Brothers go to court or not?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا لیور برادرز میرے خلاف کورٹ میں جائیں گے یا نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *They should.*

(مرزا ناصر احمد: ان کو جانا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And what will the court say? Change the label, change the label, change your name?*

(جناب یحییٰ بختیار: پھر کورٹ کیا کہے گا۔ لیبل تبدیل کرے گا، نام تبدیل کرے گا؟)

Mirza Nasir Ahmad: *The court would decide on the evidence.* (مرزا ناصر احمد: کورٹ شہادت پر فیصلہ دے گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. Let us say Lever Brothers are already there.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! چلئے لیور برادرز والے موجود ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں *if, the evidence proves it, yes.* (مرزا ناصر احمد: اگر شہادت سے ثابت ہو جائے تو ٹھیک ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *They are a firm or reputation for years. They have built up a reputation. That is*

their soap. You are trading in their name and, therefore, you must change the label, you must change the name of your firm, that they are registered. So, freedom or trade is limited by many considerations that you can't usurp someone else's right. You can't usurp someone else's trade.

(جناب یحییٰ بختیار: اگر شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مشہور فرم ہے اور تجارت میں یہ نام استعمال کرتے ہیں تو اس صورت میں آپ مجبور ہو جائیں گے کہ اپنی فرم کا نام تبدیل کریں۔ لیبل دوسرا کریں تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ تجارت وکاروباری آزادی کچھ باتوں کے پیش نظر مشروط ہے۔ کسی دوسرے کا حق آپ نہیں مار سکتے۔ کسی دوسرے کی تجارت کو ہڑپ نہیں کر سکتے)

[78] ***Mirza Nasir Ahmad: Yes, if religion, say christionity, is the monopoly of a certain group then no other group ....***

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں! مذاہب میں لیجئے! اگر عیسائی مذہب کسی ایک خاص گروپ کی بلاشرکت غیرے اجارہ داری ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no ....

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: .... can have the label of christianity.

(مرزا ناصر احمد: تو کیا کوئی اور گروپ عیسائی کا لیبل نہیں لگا سکتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I am not insinuating anything, please I am just dealing with the restrictions on fundamental rights that, in principle, these rights are restricted by Law.

(جناب یحییٰ بختیار: میں جناب کسی بات کی پیش بندی نہیں کر رہا ہوں۔ میں تو سردست پابندیوں کا ذکر کر رہا ہوں۔ بنیادی حقوق پر کہ اصول یہ ہے کہ بنیادی حقوق پر قانونی پابندیاں ہوا کرتی ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *By rational law.*

(مرزا ناصر احمد: لیور برادرز کو اجارہ داری حاصل ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Naturally. Law is suppose to be rational. Till it is declared void by the Constitution or the court .... it is suppose to be rational.*

(جناب یحییٰ بختیار: قدرتی طور پر قانون معقول رہتا ہے تاوقتیکہ دستور یا کورٹ اس کو کالعدم قرار نہ دے دے۔ اس لئے قانون معقول ہی ہوا کرتا ہے۔ عقل پر اترنے والا)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... it is supposed to be rational.*

Now, law can impose restrictions on the right of tade, on the rights given in Article:20, that if a person .... now I will take ....

(جناب یحییٰ بختیار: قانون معقول رہتا ہے تو جناب قانون کو اختیار ہے کہ تجارت کے حقوق پر پابندیاں عائد کرے اور جو حقوق کہ دفعہ نمبر:۲۰ کے تحت دیئے ہیں ان پر پابندیاں لگائے)

Mirza Nasir Ahmad: *Lever Brothers has got the monopoly to use that label.*

(مرزا ناصر احمد: لیور برادرز کو اجارہ داری حاصل ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but that is their patent. On that I say....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ لیکن اس کا بنانا گارنٹی شدہ اور مضبوط ہے)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I say but who made it patent? The law?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا اس کا بنانا گارنٹی ہے قانونی طور پر)

Mirza Nasir Ahmad: *The law, yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں! قانونی طور پر)

[79]*Mr. Yahya Bakhtiar: We are supposing the law....*

***Mirza Nasir Ahmad:** As far as one's faith is concerned, there is no group which has got monopoly of any faith.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, Sir, I have not come to that. Yet I am just on the principle of restriction.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! ابھی میں اس بات پر نہیں آیا۔ ابھی تو میں پابندیوں کے اصولی ضابطہ کی بات کر رہا ہوں)

***Mirza Nasir Ahmad:** You are moving towards that direction on a very narrow and muddy road.*

(مرزا ناصر احمد: آپ اسی طرف جا رہے ہیں۔ ایک نہایت تنگ اور کیچڑ بھرے راستے سے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No. I am not. I have not gone that I may come to it; but it will not be in this form or this shape.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں! میں اسی پر آؤں گا مگر اس شکل اور صورت میں نہیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** All right.*

(مرزا ناصر احمد: اچھا ٹھیک ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am just asking that, on principle, if a person takes advantage of somebody ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف پوچھتا ہوں کیا اصول ہے اگر ایک شخص فائدہ اٹھاتا ہے کچھ لوگوں سے)

***Mirza Nasir Ahmad:** You are right, you are perfectly right, but these examples, to my mind.... I am very*

humble; don't claim that I am on right.... but, to my mind, they are irrelevant.

(مرزا ناصر احمد: آپ صحیح ہیں۔ بالکل صحیح ہیں۔ لیکن یہ مثال، میں تو سیدھا آدمی ہوں۔ میں نہیں دعویٰ کرتا کہ میں صحیح ہوں۔ لیکن میری نظر میں یہ مثالیں غیر متعلق ہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** They are not irrelevant.*

(جناب یحییٰ بختیار: غیر متعلق نہیں ہیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** They are not relevant to the question we are discussing here.*

(مرزا ناصر احمد: جو سوال زیر بحث ہے۔ اس سے غیر متعلق ہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, this is for the Committee. I can't say anything, but ......*

(جناب یحییٰ بختیار: اب یہ کمیٹی پر ہے۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن......)

***Mr. Chairman:** It is for the Chair to decide whether a question is relevant or irrelevant.*

(جناب چیئرمین: یہ بات چیئرمین کے فیصلہ کرنے کی ہے کہ سوال غیر متعلق ہے یا نہیں ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, it is for the Committee. It is not for me or for you to say which is relevant and which is not.*

(جناب یحییٰ بختیار: اس پر کمیٹی کو فیصلہ کرنا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کون متعلق ہے کون غیر متعلق)

***Mirza Nasir Ahmad:** Which is certainly not for me.*

(مرزا ناصر احمد: یقیناً چیئرمین کو فیصلہ کرنا ہے)

[80]***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes, not for ....*

***Mirza Nasir Ahmad:** I am a witness here.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But this is for the*

Committee to decide whether this is relevant or not. But all I wanted to know is whether the legislature can put restrictions on the fundamental rights like this. If a person falsely trades in someone's name.

Now, Sir, reverting back to freedom of religion under Article:20, It says:

"Every citizen shall have the right to profess, practise and propagate his religion."

Now, will you please tell us the forms of practice .... no, not only of Islam; I am not talking of it .... generally religions, what does it mean and how you profess and how you practise in your mind?

(جناب یحییٰ بختیار: یہ کمیٹی کو فیصلہ کرنا ہے کہ آیا یہ متعلق ہے یا غیر متعلق۔ لیکن میں تو صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ کیا مجلس قانون ساز اس نوعیت کی پابندیاں بنیادی حقوق پر لاگو کر سکتی ہے یا نہیں۔ وہ یہ کہ ایک شخص دوسرے کے نام پر جھوٹا کاروبار کرتا ہے۔ اگر...... جناب ضابطہ نمبر۲۰ آزادی مذہب کے بارے میں رقمطراز ہے: "ہر شہری کو حق حاصل ہوگا۔ اپنے مذہب کے ماننے کا اس پر عمل کرنے کا اور اس کی اشاعت کرنے کا۔"

کیا آپ فرمائیں گے اور بتائیں گے عمل کی مختلف اشکال کے بارے میں نہ صرف اسلام کی بلکہ دوسرے مذاہب کی بالعموم۔ اس کے کیا معنی ہوتے ہیں۔ کیسے کسی مذہب پر اعتقاد رکھا جاتا ہے اور اپنے ذہن میں آپ کس طرح اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! ہر مذہب کے عقائد جو ہیں اس کے نتیجہ میں کچھ عبادات ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ عبادت کرو۔ مثلاً عیسائی جو ہیں وہ چرچ میں جاتے ہیں۔ یہ عبادت ہے ان کی اور ایک خاص طریقے پر کرتے ہیں۔ ساتھ باجا بھی بجتا ہے۔ گانا بھی ہو رہا ہے تو وہ ان کا طریقہ ہے اور چونکہ اسلام بڑا پیارا مذہب ہے، اسلام نے یہ اعلان کر دیا نبی کریم ﷺ کی زبان سے: جعلت لی الارض مسجدا کہ اگر کوئی شخص مسجد سے اتنا دور ہے کہ عصر کی نماز کا وقت قضا ہو جائے اگر کسی مسجد کی طرف وہ جائے، اس کو حکم ہے جہاں چاہے نماز پڑھ لے۔

عیسائیوں کے لئے یہ سہولت نہیں۔ وہ اپنے طریق پر کرتے ہیں۔ ایک مسلمان اپنے طریق پر نماز پڑھتا ہے۔ مختلف مسلمانوں کے فرقے جو ہیں وہ بالکل ذیلی فرق کے ساتھ......

[81] ***Mr. Yahya Bakhtiar: His practice is only confined to prayers or it is more than that, some rituals are also involved?***

(جناب یحییٰ بختیار: اس کا عمل صرف نماز تک محدود ہے یا اس سے زیادہ بھی ہے۔ کچھ عبادت کی رسوم بھی ہوں گی)

مرزا ناصر احمد: اسلام میں تو نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج اور کلمہ شہادت کا اعلان جو ہے اس کے علاوہ عید ہے۔ عید جو ہے وہ ہماری اس کا اپنا ایک بڑا عظیم، بڑا گہرا، بڑا عمیق اور بڑا فلسفہ ہے۔ اس میں جانے کی ضرورت نہیں۔ وہ عیدین ہیں دو، قربانیوں کے بعد وہ آتی ہیں، بڑے سبق ہیں ہمارے لئے۔ اس کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ میں نے تو نہیں گنے۔ لیکن کہنے والے کہتے ہیں کہ سات سو احکام قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں اور اگر ان کی شرائط پوری ہوں تو سات سو کے سات سو احکام کی پابندی کرنا انسان کے لئے لازمی ہے۔ اس کا عام جو ہمارا استعمال ہے "*Ritual*" کے لفظ کا یعنی میں سیکھ رہا ہوں آپ سے، میں نے......

جناب یحییٰ بختیار: میں سیکھ رہا ہوں۔ ***I ask you.***

مرزا ناصر احمد: میں نے نہیں پڑھا کہ وہ "*Ritual*" کا لفظ ان کے اوپر استعمال ہو رہا ہو۔ جو مسلمان ہو......عیدین کے اوپر ہو جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ میں کہتا ہوں، میرے دماغ میں انڈین اتھارٹیز ہیں کچھ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہاں جو عید پر، بقر عید پر گائے کی قربانی کرتے تھے، ***And you may have seen those cases.*** (آپ نے دیکھی ہوں یہ باتیں)

مرزا ناصر احمد: میں ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: اور وہاں انہوں نے ***Prevention of Cows Slaughter Act*** (وہاں پر گاؤ کشی امتناع کا ایکٹ ہے) بنایا ہوا ہے کہ گائے کو ذبح نہیں کرتے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو کیا مذہب کی......

[82] مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... پریکٹس میں دخل ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! ٹھیک ہے۔ جو یہ ہماری ہیں عیدین، ہمارے احکام دو قسم کے ہیں۔ ایک جن کا کرنا ضروری ہے، ایک وہ جن کا کرنا جائز ہے۔ جو جائز ہیں اور ضروری نہیں، اگر ان کے خلاف کوئی قانون بن جاتا ہے کسی ملک میں دنیا کے، تو آدمی گنہگار نہیں ہوتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں ***Fundamental, from the point of view of Fundamental Right? It is guaranteed in the Indian Constitution in similar terms more or less.***

(بنیادی حقوق کی رو سے ہندوستانی دستور میں کم وبیش انہیں الفاظ میں یہ حقوق گارنٹی شدہ ہیں)

مرزا ناصر احمد: جب مذہب نے اجازت دے دی تو یہ جو ہیں ہمارے ***Fundamental Rights*** (بنیادی حقوق) وہ اس کی مخالفت کیسے کریں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو انہوں نے کی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔ ***Fundamental Right*** (بنیادی حقوق) جو ہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: Fundamental Right says you can practise your religion in all the world.

(جناب یحییٰ بختیار: بنیادی حق کہتا ہے کہ تم اپنے مذہب پر عمل پیرا ہو سکتے ہو)

مرزا ناصر احمد: ریلجن کہتا ہے کہ تمہارے لئے ضروری نہیں ہے گائے کو ذبح کرنا۔

There is no clash in this case, in the example you give here.

(اس معاملہ میں جو آپ یہاں مثال دیتے ہیں کوئی مزاحمت نہیں ہے)

ہمارا مذہب اسلام یہ نہیں کہتا کہ گائے کو ضرور ذبح کرنا۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی اگر ایک آدمی کے پاس صرف گائے ہے بقر عید پہ اور وہ بیچارہ اس کو قربان کرنا چاہتا ہے......

مرزا ناصر احمد: اور ہمارا مذہب یہ بھی نہیں کہتا کہ ہر آدمی قربانی دے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کہتا ہے کہ میرے پاس پیسے ویسے ہیں اور گائے بھی میرے پاس ہے اور میں......

[83] مرزا ناصر احمد: اگر اس کے پاس پیسے ویسے ہیں تو پھر وہ جا کر دنبہ خرید ے موٹا سا، چکی والا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور، اور یہ بتائیے کہ ***Is this not the freedom of religion?*** (کیا یہ مذہبی آزادی نہیں ہے؟) کوئی ***Interference*** نہیں ہوگا آپ کے ساتھ اگر......

مرزا ناصر احمد: جہاں جواز ہے وجوب نہیں وہاں نہیں ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر قصائی کہیں جی کہ ہمارا ***Freedom of trade*** (آزادی تجارت) پر بھی ***Effect*** (اثر) پڑا ہے، وہ بھی نہیں ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: اگر قصائی یہ کہے کہ میں سوائے گائے......

جناب یحییٰ بختیار: میں گائے کا گوشت بیچتا ہوں۔ میری......

مرزا ناصر احمد: ......میں صرف گائے کا گوشت بیچتا ہوں اور بکری کا گوشت میں بیچ ہی نہیں سکتا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! میں بیچتا ہوں، میرا باپ دادا سے یہی پروفیشن رہا ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ وہ پروفیشن جو ہے وہ کوئی فرق نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: توہمات کی دنیا میں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ اجازت دیتے ہیں کہ ***The state should interfere in these matters?*** (حکومت ان معاملات میں مداخلت کر سکتی ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: It is not interference in the freedom of trade. (یہ آزادی تجارت میں مداخلت نہیں ہے)

اس واسطے کہ وہ بغیر کسی نقصان کے گوشت بیچ سکتا ہے۔ آپ لیتے ہیں کہ پروفیشن ہے۔ جو ٹریڈ ہے گوشت بیچنے کی، آپ نے اس کی تعریف یہ کی......گائے کا گوشت بیچنا......

[84] جناب یحییٰ بختیار: یہ......

مرزا ناصر احمد: ......اور میں تعریف یہ کرتا ہوں......گوشت بیچنا......چاہے وہ گائے

کا ہو چاہے بکری کا ہو۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** The Constitution says:*

"Any lawful profession or trade."

Now, this was lawful when the fundamental rights came into existence. Then the law was promulgated after that ....

(جناب یحییٰ بختیار: دستور کہتا ہے کوئی مجاز پیشہ یا تجارت ہو۔ یہ اس وقت تک مجاز تھا۔ جب تک بنیادی حق معرض وجود میں آیا۔ قانون اس کے بعد نافذ ہوا)

***Mirza Nasir Ahmad:** Then it was not lawful after the promulgation of the law.*(مرزا ناصر احمد: تب یہ قانونی نہ رہا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** The law, as Article:8 our Article:8 says similar the Indian parallel Article says Corresponding Article.*

(جناب یحییٰ بختیار: قانون کی دفعہ نمبر ۸ اور اسی طرح ہندوستان کی متوازی دفعہ کہتی ہے کہ کوئی قانون......)

مرزا ناصر احمد: مجھے یہ......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Any law which is in conflict with ....*

مرزا ناصر احمد: میں بڑا جاہل آدمی ہوں۔ مجھے آپ کی یہ دلیل......

جناب یحییٰ بختیار: بہر حال! آپ......

مرزا ناصر احمد: ......سمجھ نہیں آئی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......سمجھتے ہیں کہ یہ لاٹھیک ہے، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے؟

مرزا ناصر احمد: جہاں جواز ہے وہاں ٹھیک ہے۔ جہاں......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

[85]مرزا ناصر احمد: ......وجوب ہے وہاں نہیں۔ مثلاً اگر کوئی قانون یہ بنادے کہ پانچ شادیاں ضرور کرو۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اسی پر میں آرہا ہوں۔
مرزا ناصر احمد: نہیں۔ وہ تو بالکل نہیں، وہ تو پھر **Clash** ہو گیا۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ اگر قانون نہیں ان کا مذہب یہ کہے جیسے ***Mormons*** کا؟
مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: میں نے آپ کو عرض کیا......
مرزا ناصر احمد: ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: ......کہ امریکہ میں ***Mormans*** میں ***This is not only allowed but....***

Mirza Nasir Ahmad: ***Let them solve their problems, let us solve ours.***

(مرزا ناصر احمد: وہ اپنے سوال حل کریں۔ ہم اپنے کریں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, we are concerned with the freedom of religion all over the world. You have got Ahmadis there also, you have to worry about their welfare.***

(جناب یحییٰ بختیار: ہم کو مطلب ہے آزادی مذہب کا تمام دنیا میں۔ وہاں بھی تو آخر احمدی ہیں۔ آپ کو ان کی بھی تو فکر چاہئے)
مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ ہمارے احمدی جو ہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں......)
مرزا ناصر احمد: ......اور جو عیسائی ہیں ان کا وہاں کوئی **Clash** نہیں......
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ میں ***Generally*** (عام طور پر) کہتا ہوں۔ ***We are...***
مرزا ناصر احمد: ......اور نہ دوسرے مسلمانوں کا۔

[86] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***You have relief on declaration of human rights because.***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے حقوق انسانی کے منشور کا سہارا لیا ہے۔ کیونکہ......)

Mirza Nasir Ahmad: Universal Declaration of Human Rights does not clash with the Mormans, to my mind.

(مرزا ناصر احمد: حقوق انسانی کا ہمہ گیر منشور میرے خیال میں مارمن کے ساتھ تصادم نہیں کرتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, a Morman says that it is obligatory on me, my religion enjoins, it that if circumstances permit ....

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں مارمن کہتا ہے کہ یہ اس پر فرض ہے۔ اس کا مذہب حکم دیتا ہے کہ اگر حالات اجازت دیں.....)

مرزا ناصر احمد: اور وہ ساتھ یہ بھی کہتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: پریکٹس کو لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ......کہ میرا فرض پورا ہو جاتا ہے۔ اگر میں چھپ کے کوئی عورت رکھ لوں شادی کر کے، چھپا کے قانون سے، ساتھ وہ یہ بھی کہتا ہے۔ میں نے پڑھی ہیں ان کی کتابیں، اور یہی ان کی پریکٹس ہے۔ یعنی **Mormans** جو ہیں اگر وہ یہ کہتے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: ......دوسری شادی کا اعلان کرنا ضروری ہے تو **Clash** ہو جاتا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں پوچھتا ہوں جب **States** میں ایک آدمی **Railer** تھا، اس نے دو شادیاں کر لیں بدبختی سے۔ ***And he said that I belong to mormon Church and it is obligatory....*** (اور یہ کہتا ہے کہ میں مارمن چرچ سے تعلق رکھتا ہوں اور مجھ پر یہ فرض ہے) اس نے بات چھپائی نہیں۔ ***It is obligatory and this is part of my religion and be produced the authority ....*** مجھ پر یہ فرض ہے اور میرے مذہب کا حصہ ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: I have read their books.

(مرزا ناصر احمد: میں ان کی کتابیں پڑھ چکا ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: .... and the court said: "We

send you to jail for five years of 7 years for bigamy, for disrupting our society. We do not accept this much freedom of religion." So, the state could interfere?

(جناب یحییٰ بختیار: ......اور کورٹ کے سامنے سند پیش کرتا ہے اور کورٹ کہتی ہے ہم تم کو پانچ سال یا سات سال کے لئے جیل میں بہ جرم کثیرالازدواجی بھیجتے ہیں کہ تم نے سوسائٹی کو خراب کیا۔ ہم اس قدر مذہبی آزادی کو نہیں تسلیم کرتے تو پھر حکومت کو مداخلت کرنی چاہئے)

[87] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *The state commits one type of blunder that gentelman commits another type of blunder.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now I take another extreme example, Sir. Supposing a Hindu lady at Noshki or Tharparkar, in Pakistan, says that she want to observe their old Hindu law .... satti .... and wants to burn herself with her dead husband.*

(جناب یحییٰ بختیار: اب میں دوسری مثال لیتا ہوں۔ فرض کریں نوشکی یا تھرپارکر کی ایک ہندو خاتون کہتی ہے کہ میں ہندو کا قانون ''ستی'' پر عمل کرنا چاہتی ہوں۔ پاکستان میں اور اپنے مرے ہوئے خاوند کے ساتھ جل جانا چاہتی ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: *I do not know of any such law of satti in Hindu Mazhab.* (مذہب)

(مرزا ناصر احمد: مجھے کسی ایسے ستی کے قانون کا علم نہیں ہندو مذہب میں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but supposing that we....*

Mirza Nasir Ahmad: *But there is no such law.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *They used to parctise this.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ اس پر عمل پیرا تھے)

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ آپ مثال کیسے دے سکتے ہیں؟ جو چیز ابھی......

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہوتا ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: لیکن وہ مذہب کے مطابق نہیں ہوتا رہا۔ روایات کے مطابق ہوتا رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہندومت تو سارا روایات ہے۔ ان کا مذہب ہے کیا؟ ***But they call it religion.*** (لیکن وہ اس کو اپنا مذہب کہتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: Why don't we ....

Mr. Yahya Bakhtiar: But, no, you cannot deny that?

Mirza Nasir Ahmad: Right. آپ اسلام کی مثال دیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I am just saying, supposing....

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو بالفرض طور پر کہا کہ فرض کریں)

مرزا ناصر احمد: نہیں! ہم...... یہ تو ***Supposition*** (فرض کرنے میں) ہماری بہت دور چلی گئی۔

[88] جناب یحییٰ بختیار: نہیں! میں تو جب پھر آپ سے اور سوال پوچھوں گا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! پوچھئے میں......

جناب یحییٰ بختیار: ......تا کہ پوزیشن ***Clarify*** ہو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، صاحب! میں تو جواب دیتا رہوں گا جو میری عقل اور سمجھ کے مطابق ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے فرمایا کہ ***Anybody has the right to choose his religion.*** (کوئی بھی جو چاہے مذہب اختیار کرلے)

مرزا ناصر احمد: جی، بالکل!

Mr. Yahya Bakhtiar: Now by choose, you mean to select one of the religions already existing' or you can found and start a new religion also? Freedom of religion.

(جناب یحییٰ بختیار: پسند سے مطلب یہ ہے کہ جو مذہب وجود میں ہیں ان میں سے ایک یا کوئی نیا مذہب بھی شروع کر سکتے ہیں۔ کیونکہ مذہب بنانے کی آزادی ہے؟

مرزا ناصر احمد: جی، یہ *Universal diclaration Human Rights.* (انسانی حقوق کا ہمہ گیر منشور) ہے۔ اس میں *Religion* (مذہب) کے اندر انہوں نے *Atheism* بھی رکھا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *So he can start a new religion also.... a person.*

مرزا ناصر احمد: *Atheism* میں نے بتایا ہے نا۔ انہوں نے خود اسے اس *Universal Declaration* ...... یہ جانا نے جو *Freedom* ...... مجھے صحیح یاد نہیں۔ لیکن *Universal Declaration of Human Right* (انسانی حقوق کے ہمہ گیر منشور) میں *Atheism* بطور ریلیجن کے انہوں نے......

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, but I say that a new religion could be started by a person?*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی شخص نیا مذہب بھی شروع کر سکتا ہے)

[89] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *A sect of Atheism, yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but they may not say Atheism, they may say a new sect of Christians, for instance they say. There are a hundred, two hundred and three sects, Christian Sects, in America only.*

(جناب یحییٰ بختیار: مثلاً عیسائی کہتے ہیں کہ صرف امریکہ میں ۲۰۳ فرقے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *I thought we were talking religion....* (مرزا ناصر احمد: ابھی تک تو ہم مذہب کی بات کر رہے تھے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں)

Mirza Nasir Ahmad: *.... Now I find that we are talking of sects in religion.*

(مرزا ناصر احمد: اب مذہب کے اندر فرقوں کی بات بھی ہونے لگی)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sects?***

(جناب یحییٰ بختیار: فرقے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! Sects جو ہیں وہ ہر ایک میں ***There are hundreds, thousand onece schools of ....*** (فرقے تو ایک ہزار ایک ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Supposing somebody starts a new sect in a religion ....***

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں کہ کچھ لوگ مذہب میں نیا فرقہ شروع کر لیتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... he also has the freedom?*** (جناب یحییٰ بختیار: تو کیا اس کو اس کی آزادی ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! بالکل۔ مثلاً میں آپ کو مثال دے دوں تاکہ میری بات واضح ہو جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ایک شخص یہ اعلان کرتا ہے کھڑے ہو کے کہ میں مثلاً...... میں کسی کو ناراض نہیں کرنا چاہتا...... کہ دیوبندی مذہب جو ہے اس میں یہ یہ چیزیں، انہوں نے رکھا ہوا ہے۔ [90] میں اس عقیدے کو چھوڑ کے اور باقی باتوں میں دیوبندی ہوں، تو نیا Sect بن گیا۔ اگر وہ ایک بات بھی چھوڑ دیں تو نیا Sect بن گیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, Sir, I am talking ....***

مرزا ناصر احمد: اس کی میرے خیال میں اجازت ہونی چاہئے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, Sir, I have taken the extreme example, that supposing, a group of Hippies in Pakistan.... we have got a lost of Hippies these days .....***

(جناب یحییٰ بختیار: اب میں ایک انتہائی نوعیت کی مثال لیتا ہوں۔ فرض کریں کہ ایک گروپ "ہپی" کا پاکستان میں ہے۔ آج کل تو بہت "ہپی" نظر آتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***Are they humans?***

(مرزا ناصر احمد: کیا وہ انسان ہیں؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Of course, I hope you will not deny them that right?*

(جناب یحییٰ بختیار: بلاشک! میں امید کرتا ہوں آپ ان سے یہ حق تو نہ لیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** I did, in England and ....*

(مرزا ناصر احمد: میں نے تو انگلینڈ میں یہ کیا اور......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** These Hippies?*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ "ہپی"؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** .... they accepted my version.* (مرزا ناصر احمد: انہوں نے میری بات کو تسلیم کیا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** These Hippies declare, announce, proclaim, that they are Christians of Hippy sect, and then they further announce ....*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ "ہپی" اعلان کردیں خبر کردیں، باقاعدہ مطلع کردیں کہ ہم عیسائی ہپی فرقے کے ہیں اور باضابطہ یہ مزید یہ کہیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** Have they been punished for this?* (مرزا ناصر احمد: کیا ان کو اس کی سزا ملی ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Nobody can punish them.*

(جناب یحییٰ بختیار: ان کو کوئی سزا نہیں دے سکتا)

***Mirza Nasir Ahmad:** Then that question is quite clear.* (مرزا ناصر احمد: تو پھر سوال صاف ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but I am asking further question when I come to their rituals. Supposing they further say that marriage is not an institution, with divine sanction. Christ never married. Therefore, all sex relation are.... promissible, all sorts of them. One declaration. Then*

91

they further declare that man was born naked and he has the right to go about naked everywhere. That is the second declaration. Now this is the religion. Thirdly, they say that human sacrifice, ritual, feelings is good for human......

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! میں ایک اور سوال کر رہا ہوں جب میں رسومات کی بات کرتا ہوں کہ فرض کریں وہ یہ کہیں کہ شادی کوئی روایت نہیں ہے۔ جس کا نفوذ ہونا اس میں خدائی منظوری ہے۔ عیسیٰ مسیح نے کبھی شادی نہیں کری۔ اس واسطے تمام قسم کے جنسی تعلقات کی اجازت ہے۔ یہ تو ایک اعلان ہوا۔ مزید اعلان کرتے ہیں کہ انسان دنیا میں ننگا پیدا ہوا تھا اور اس کو حق پہنچتا ہے کہ وہ ہر جگہ ننگا جا سکتا ہے۔ یہ ان کا دوسرا اعلان ہے۔ یہ ہے ان کا مذہب۔ پھر تیسرا یہ کہ انسان کی قربانی یعنی انسان کو مارنا انسانیت کے لئے ٹھیک ہے جائز ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Is that a problem for Pakistan?*

(مرزا ناصر احمد: کیا پاکستان میں ایسی کوئی صورتحال پیدا ہوگئی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No Sir. I am just asking a proposition, that if they declare this is our religion and we call ourselves Christians, and they practise is then we have come to practise, they start going naked in the streets. Do you think that the state should interfere?*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! میں تو فرض کر رہا ہوں کہ اگر وہ اپنے عیسائی ہونے کا اعلان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارا مذہب ہے اور یہ ہمارے مذہبی اعمال اور رسوم ہیں تو کیا آپ کے خیال میں حکومت کو دخل اندازی کرنی چاہئے)

Mirza Nasir Ahmad: *Subject to morality.*

(مرزا ناصر احمد: اخلاقیات کے تحت)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So you agree that ....*

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے تسلیم کرلیا......)

Mirza Nasir Ahmad: *Subject to morality yes, I*

agree. (مرزا ناصر احمد: اخلاقیات کے تحت ہاں۔ میں تسلیم کرتا ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***And they cannot kill either, subject to morality, or subject to public order?***

(جناب یحییٰ بختیار: تو بشرط اخلاقیات اور بشرط امن عامہ وہ انسانی بھینٹ کا ارتکاب نہیں کرسکتے)

Mirza Nasir Ahmad: ***Yes.***

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

(مذہبی آزادی مشروط ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***So you agree that there are restrictions on freedom of religion?***

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے تسلیم کرلیا کہ آزادیٔ مذہب پر پابندیاں عائد ہوسکتی ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***There are restrictions, and they should be very wisely complied with.***

(مرزا ناصر احمد: بیشک پابندیاں ہیں۔ مگران پر مدبرانہ طور پر عمل پیرا ہوتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***And those restrictions have to be judged by?***

(جناب یحییٰ بختیار: اوران پابندیوں کے جانچنے کا معیار؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***By the competent authority.***

(مرزا ناصر احمد: مجاز اتھارٹی کے پاس)۔

(مجاز اتھارٹی قانون بنا سکتی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Competent authority. That is, they will make law and the court will carry out public morality?***

(جناب یحییٰ بختیار: مجاز اتھارٹی کے پاس یعنی کہ وہ اس سے متعلق قانون بنائے

گی اور کچہریاں بروئے اخلاقیات عامہ عمل کروائیں گی؟)

Mirza Nasir Ahmad: *By the competent authority.*

(مرزا ناصر احمد: اتھارٹی مجاز رکھنے والی ہو)

[92]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Yes, by the competnet authority. I do not want to ask you further questions because you mean legislature and courts. One will make the law and the other will interpret.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں جناب! مجاز اتھارٹی ہی کرے گی۔ میں اب آپ سے اور زیادہ سوال نہیں کرتا۔ کیونکہ آپ نے قانون ساز ادارے کو ذہن میں رکھ کر رکھا ہے اور کچہریوں کو کہ ایک ادارہ قانون سازی کرے اور دوسرا اس کے مفہوم کی توضیح کرے)

Mirza Nasir Ahmad: *By competent authority I do mean competent authority.*

(مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں مجاز اتھارٹی۔ میرا بالکل مطلب مجاز اتھارٹی سے ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And you do not want to define it any further?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور آپ اس لفظ کی مزید تشریح نہیں کرنا چاہتے مجاز اتھارٹی کی)

Mirza Nasir Ahmad: *I need not.*

(مرزا ناصر احمد: مجھے مزید تشریح کی ضرورت نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And you don't mean ....*

Mirza Nasir Ahmad: *It is quite clear.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. So, this freedom of religion is subject to law; the law cannot say that inspite of the fact that a particular group of people ....*

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے معنی یہ ہوئے کہ آزادی مذہب قانون کے نیچے ہے اور قانون یہ نہیں کہہ سکتا کہ باوجود اس کے کہ لوگوں کا ایک خاص طبقہ......)

مرزا ناصر احمد: اچھا، یہاں میں وضاحت کردوں۔ اخلاق جو ہے ناں **Public**

Morality اس کو دو معنوں میں ہم استعمال کرتے ہیں۔ایک مذہبی معنی میں مثلاً اسلام نے بڑا تفصیلی ***Code of Morality*** (ضابطہ اخلاق) ہمیں دیا ہے اور ایک وہ ***Morality*** (اخلاق) ہے جو انسان کی فطرت کے اندر ہے۔ ***In the very nature of man.*** (افتادِ طبع میں ہے) وہ خدا تعالیٰ نے اس کو دی ہے جس کے اوپر مثلاً وہ قومیں بھی عمل کر رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں لائیں۔ لیکن ان کی فطرت کے اندر یہ ہے کہ یہ ***Morality*** (اخلاق) ہے۔ یہ اخلاق نہیں۔ ہمیں ان کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔اس کی موٹی مثال چین کی ہے۔ چیئرمین ماؤزے تنگ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ طلباء جو ہمارے تعلیمی اداروں میں پڑھ کر باہر نکلیں، پوری طرح بااخلاق ہوں۔تو ''وہ بااخلاق ہوں'' کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ جو اسلام نے اخلاق پیش کئے ہیں۔اس کے مطابق[93] بااخلاق انسان کے سامنے پیش کئے ہیں۔ان کے سامنے بااخلاق ہوں تو یہ جو اس سے بھی نیچے گرتا ہے وہ تو پھر مذاق ہے ***Subject to Morality*** (حسن اخلاق وعمل کی شرط) کا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Subject to morality, but the concept of morality changes from time to time, from area to area, and from place to place.

(جناب یحییٰ بختیار: وہ حسن عمل واخلاق سے مشروط ہے۔مگر اخلاق کا ذہن تصور بدلتا رہتا ہے۔جگہ جگہ وقت خطے خطے سے)

Mirza Nasir Ahmad: As for as a non-religious type of morality is concerned, you are right. As far as Islam is concerned, the fundamental truths and realities of morality do not change ever.

(مرزا ناصر احمد: جہاں تک غیر مذہبی قسم کے اخلاق کا تعلق ہے آپ کی بات صحیح ہے۔مگر جہاں تک اسلام کا تعلق ہے۔بنیادی اصول صدق اور اخلاقیات کے حقائق واقعی کبھی نہیں تبدیل ہوتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: No. But if a person does not observe "Purdah" or goes about semi-naked, do you call it immoral? In some cases, it will not be considered immoral.

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں! اگر کوئی پردہ نہیں اختیار کرتا اور بے پردہ ہے یا نیم برہنہ پھرتا ہے تو کیا آپ اس کو غیر اخلاقی کہیں گے کچھ صورتوں میں یہ بداخلاقی نہیں سمجھی جائے گی)

***Mirza Nasir Ahmad:** Why call it immoral? Call it against the laws of Quran.*

(مرزا ناصر احمد: بداخلاقی کیوں کہتے ہیں۔ یہ کہئے کہ قرآنی قانون کے خلاف ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** You call everthing against the law of Quran? Not ....*

(جناب یحییٰ بختیار: تو ہر چیز کو آپ کیا قرآنی قانون کے خلاف کہیں گے؟ نہیں......)

***Mirza Nasir Ahmad:** I call everything against the law of Quran when we find a law in Quran about it.*

(مرزا ناصر احمد: میں ہر اس چیز کو قرآنی قانون کے خلاف کہوں گا جہاں ہم قرآن میں اس کے لئے قانون پائیں گے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but if ....*

***Mirza Nasir Ahmad:** .... not otherwise.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... a person is a Christian and he says that it is my right, I am not a Muslim ....*

(جناب یحییٰ بختیار: ایک شخص عیسائی ہے وہ کہتا ہے یہ میرا حق ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں)

***Mirza Nasir Ahmad:** He has got every right. You cannot interfere.*

(مرزا ناصر احمد: بیشک ایسا کہنا اس عیسائی کا حق ہے۔ آپ مداخلت نہیں کر سکتے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** He can go about naked?*

(جناب یحییٰ بختیار: چاہے وہ ننگا پھرے)

[94]***Mirza Nasir Ahmad:** Not naked, without "purdah".*

(مرزا ناصر احمد: ننگا نہیں۔ بغیر پردے کے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Why not?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیوں نہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

(آزادی مشروط ہے کہ دوسرے کی آزادی میں خلل نہ پڑے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Why not? If you say the man is born free, man is born naked, why wear clothes?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیوں نہ پھرے ننگا۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ انسان آزاد پیدا ہوا ہے۔ ننگا پیدا ہوا ہے تو کیوں کپڑے پہنے وہ)

***Mirza Nasir Ahmad:** Because it is against the right of other people.*

(مرزا ناصر احمد: اس لئے کہ دوسروں کے حقوق کی تلفی ہوتی ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Exactly. That means that you can exercise your freedom of religion so long as you do not affect others or deprive others of their rights?*

(جناب یحییٰ بختیار: بالکل ٹھیک! اس کے یہ معنی ہوئے کہ آپ اپنی مذہبی آزادی کا حق استعمال کر سکتے ہیں۔ تاوقتیکہ آپ دوسروں پر اثر انداز نہ ہوں یا دوسروں کو ان کے حق سے محروم نہ کریں)

***Mirza Nasir Ahmad:** Quite, quite.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Thank you.*

(جناب یحییٰ بختیار: شکریہ)

***Mirza Nasir Ahmad:** Quite.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now Sir, if this sect of Hippies who call themselves Christians ....*

(جناب یحییٰ بختیار: اچھا جناب!!! اب یہ جو "ہپی" فرقہ ہے جو اپنے آپ کو عیسائی

کہتا ہے۔میں نے اس بارے میں ایک مضحکہ خیز مثال دی ہے)

Mirza Nasir Ahmad: Is it a fact?

Mr. Yahya Bakhtiar: I am just giving you a ridiculous example.

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے اس بارے میں ایک مضحکہ خیز مثال دی ہے)

مرزا ناصر احمد: میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے ۱۹۷۰ء میں ویسٹ افریقہ اور یورپ کا بھی دورہ کیا۔وہاں مجھ سے یہ سوال انہوں نے کیا کہ Hippies (ہپی) کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔میں نے انہیں کہا کہ میرے نزدیک تو انسانوں کی سی زندگی وہ نہیں گزارتے۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں ان سے نفرت کرتا ہوں۔یا حقارت کے نگاہ سے دیکھتا ہوں۔مجھے ان پر رحم آتا ہے[95]۔میں دعا کرتا ہوں کہ وہ انسانی اقدار کو سمجھنے لگیں۔ہماری بنیادی چیز جو اسلام نے ہمیں دکھائی ہے۔وہ یہ ہے کہ انسان کو پہلے انسانی اقدار سیکھنی چاہئی اور ان پر عمل کرنا چاہئے۔تب روحانی ترقیات کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, Sir, all these examples were simply meant to show that freedom of religion, as given, is subject to restrictions, and it may be by law. All I was submitting was that this freedom of religion is subject to restrictions which could be made by law, imposed by law. That was all I was saying.

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب جس قدر یہ مثالیں دی گئی ہیں۔اس مدعا سے دی گئی ہیں کہ یہ بتایا جائے کہ مذہبی آزادی جو میسر ہے وہ پابندیوں سے مشروط ہے۔چاہے وہ پابندیاں قانون کی طرف سے ہوں۔میرا مفروضہ یہ تھا کہ مذہب پر عمل پیرا ہونے کی آزادی پر قدغن ہے۔چاہے قانون ضابطہ بنا کر پیش کرے یا قانون ضابطہ پر عمل کرائے۔میں یہی کچھ کہنا چاہتا تھا)

Mirza Nasir Ahmad: Very carefully and extremely rationally applied.

(مرزا ناصر احمد: ہاں مگر بہت احتیاط سے عمل کروائے انتہائی معقول طور پر عقلیت کے ساتھ)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Rationally.*

(جناب یحیٰی بختیار: معقول طور پر)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Naturally, because we persume the law is rational, we presume the courts are working honestly and properly. That presumtion is there.***

(جناب یحیٰی بختیار: ظاہر ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں ہی کہ قانون معقول ہوا کرتے ہیں اور ہم نے یہ بھی مان رکھا ہے۔ پہلے سے یہ کچہریاں ایماندارانہ صحیح طور پر اپنا کام کرتی ہیں۔ یہ مفروضہ تو ہم نے تسلیم کر ہی رکھا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***And we hope that those who execute these laws are also very honest and rational.***

(مرزا ناصر احمد: اور ساتھ ہم امید کرتے ہیں کہ جو قانون پر عمل کرواتے ہیں۔ وہ بھی ایماندار اور معقول ہوں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes, rational and honest, that is presumed.***

(جناب یحیٰی بختیار: بیشک! معقول اور ایماندار۔ یہ مانی ہوئی بات ہے)

Now. Sir, you have seen the Constitution of Pakistan, In the preamble of the Constitution, the title is called: "The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan". That shows what sort of character is aimed at or it has, that will be for anybody to judge. Then in the Preamble, it is stated, among other things, that

"Wherein the Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and requirements of Islam as

96

said out in the Holy Quran and Sunnah."

(اب جناب! آپ نے پاکستان کا دستور دیکھا ہے۔ دستور کی افتتاحیہ تمہید بھی دیکھی ہے۔ دستور کا نام ہے "اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور" اس سے پتہ لگتا ہے کہ دستور کی نوعیت کی قسم کیا ہے۔ ہر شخص اپنا فیصلہ کر سکتا ہے تو دستور کی افتتاحیہ تمہید میں دیگر باتوں کے ساتھ یہ الفاظ بھی ہیں۔" تاکہ مسلمان انفرادی اور اجتماعی دائرہ کار میں اپنی زندگیوں کو تعلیمات و ضروریات اسلام کے بموجب گذار سکیں جو کہ قرآن پاک اور سنت نبوی)

Mirza Nasir Ahmad: ***And as they believe.***

(مرزا ناصر احمد: اور بموجب مسلمانوں کے اعتقاد کے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Naturally every sect is free.***

(جناب یحییٰ بختیار: قدرتی طور پر ہر فرقہ آزاد ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں ***Every sect is free.***

(مرزا ناصر احمد: کہ ہر فرقہ آزاد ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Every sect as they believe. Now, but that shows, you known, that religion is part of the duty imposed on the legislature to see that the Muslims ....***

(جناب یحییٰ بختیار: ظاہر ہے قدرتی بات ہے۔ ہر فرقہ آزاد ہے۔ بہر حال اس تمہید سے یہ اخذ ہوا کہ مقننہ نے مقننہ پر یہ فرض عائد کیا ہے کہ اس پر نظر رکھے کہ مسلمان......)

Mirza Nasir Ahmad: ***That all sects of Muslims.***

(مرزا ناصر احمد: مسلمانوں کے سارے فرقے)

(میری بات پوری ہونے دیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***All sects, I am not excluding anybody, I am not excluding, you need not jump to conclusions that I am excluding you.***

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں سارے فرقے مسلمانوں کے ہیں۔ میں کسی کو خارج نہیں کر رہا۔ آپ کو میری بات کے اختتام سے پہلے کودنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں آپ کو خارج والوں میں شامل کردوں گا)

(مرزا ناصر کی معافی)

Mirza Nasir Ahmad: *I am sorry.*

(مرزا ناصر احمد: معاف کیجئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The point is simple....*

"Wherein the Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and requirements of Islam..."

So, that means that the Legislature Will see to it that it frames laws which require the Muslim to live their lives in accordance with the requirements of Quran and Sunnah as interpretted by different sects?

(جناب یحییٰ بختیار: میرا پوائنٹ سادہ ہے۔ تمہید کے الفاظ ''تاکہ مسلمان انفرادی اور اجتماعی دائرہ کار میں اپنی زندگیوں کو تعلیمات و ضروریات اسلام کے بموجب گزار سکیں۔ جو کہ قرآن پاک اور سنت نبوی کے موافق جیسے کہ مختلف فرقوں نے ان کا مفہوم لیا ہو۔'')

Mirza Nasir Ahmad: ہاں *as interpretted.*

(مرزا ناصر احمد: جیسا انہوں نے سمجھا ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That means there is a duty imposed on the Legislature to make laws in religious matters? That is my first question.*

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے معنی ہوئے کہ مجلس قانون ساز پر فرض عائد کر دیا گیا ہے کہ مذہبی امور میں قانون سازی کرے۔ کیا ایسا نہیں ہے۔ یہ میرا پہلا سوال ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *We should not generalise.*

(مرزا ناصر احمد: ہمیں قاعدہ کلیہ نہیں بنانا چاہیے)

[97] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *No, I am just asking that because they have to make laws to see to it that they live*

their lives in accordance with the injunctions of Islam.

(جناب یحیٰ بختیار: ایسا نہیں ہے۔ میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ چونکہ مقننہ کو قانون سازی کرنی ہے۔ اس مقصد سے مسلمان اپنی زندگیوں کو احکام اسلامی کے مطابق بنا کر رہ سکیں......)

مرزا ناصر احمد: اس کا مطلب یہ ہے کہ......

Mr. Yahya Bakhtiar: I won't say that because a law is made by a Sunni .....

(جناب یحیٰ بختیار: میں یہ نہیں کہتا کہ چونکہ ایک سنی نے قانون بنایا......)

Mirza Nasir Ahmad: No, no, ...

(مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: .... it should be enforced on a Shia.

(جناب یحیٰ بختیار: تو شیعہ پر اس کو لاگو کرنا چاہیے)

مرزا ناصر احمد: اس میں کوئی جھگڑا ہی نہیں آپس میں۔ وہ جھگڑا نہیں میرے ذہن میں اس وقت اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ اگر جماعت احمدیہ یہ سمجھتی ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق قبروں پر چڑھاوے نہیں چڑھانے چاہئیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: I am not suggesting this.

(جناب یحیٰ بختیار: میں اس طرف اشارہ نہیں کر رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں......تو ان کا فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ جماعت احمدیہ قبروں پر چڑھاوے نہیں چڑھاتی۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، یہ ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I say but they can make laws? I am only concerned with the principle that Legislature and the Parliament can make laws on this subject. Second thing is, Sir .....

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ٹھیک ہے، یہی میں کر رہا ہوں کہ وہ قانون بنا سکتے ہیں۔ میرا مطلب تو اصولوں سے ہے کہ مقننہ اور پارلیمنٹ اس بارے میں قانون بنانے کا حق رکھتے ہیں۔ دوسری بات یہ جناب......)

(قانون سازی بنیادی عقائد کے مطابق)

***Mirza Nasir Ahmad:** In the liht of the fundamental belief....*

(مرزا ناصر احمد: قانون بنانے کا حق رکھتے ہیں بنیادی اعتقاد کے موافق......)

[98]***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں)

***Mirza Nasir Ahmad:** .... of every sect.*

(مرزا ناصر احمد: ہر فرقے کے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** You are going, Sir, in deatils. But, Sir, I am saying in principle you give this power to the Legislature?*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب آپ تو تفصیل میں جارہے ہیں۔ میں اصول کی بات کر رہا ہوں کہ ان کو آپ نے یہ قانون سازی کا حق دیا ہے)

مرزا ناصر احمد: میں اس لئے Detail (تفصیل) میں جارہا ہوں کہ یہ نہ ہو کہ کل کو ہم Detail (تفصیل) بھول جائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی نہیں۔ *You can explain and add to anything which you say in answer to my question. I am not ....* (آپ میرے سوال کے جواب میں وضاحت کر سکتے ہیں۔ اپنا جواب دیتے وقت گھٹا بڑھا سکتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔نہیں،ٹھیک ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... suggesting that. But I am just saying that in principle this is a duty imposed by the Constitution?*

(جناب یحییٰ بختیار: اس وقت میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اصولی طور پر دستور نے مجلس قانون ساز پر یہ فرض عائد کیا ہے)

(Interruption)

مرزا ناصر احمد: یہ (مائیک) کام نہیں کررہا شاید۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *The other one?*

مرزا ناصر احمد: ...... یا مرضی نہیں کام کررہی، یہاں نقصان نہیں ہے۔ ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am just submitting that, in principle, the Constitution has imposed a duty on the National Assembly or the Parliament, that they should see to it, by making laws, that the Musalamans live their lives in accordance with the injunctions of Quran and Sunnah?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ عرض کررہا ہوں کہ اصولی طور پر دستور نے قومی اسمبلی پر یہ فرض عائد کیا ہے۔ یعنی پارلیمنٹ پر کہ وہ یہ دیکھے کہ وہ ایسے قوانین بنائے جس کے باعث مسلمان اپنی زندگیاں احکام قرآن وسنت کے موافق گزار سکیں)

[99] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *That Ahmadis live their lives in accordance with their interpretation?*

(مرزا ناصر احمد: احمدی لوگ اپنی زندگیاں اپنے مفہوم احکام کے مطابق گزار رہے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: *And Wahabis live their lives in accordance with their interpretation?*

(مرزا ناصر احمد: وہابی حضرات اپنی توضیع اور ترجمانی کے مطابق)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: *And Barelvi, ... yes.*

(مرزا ناصر احمد: اور بریلوی حضرات اپنی توضیح اور ترجمانی کے مطابق)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am only asking ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا مدعا کہنے کا یہ ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... that the Legislature can do it?*

(جناب یحییٰ بختیار: کہ مقننہ ایسا کرسکتی ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** With that detail ....*

(مرزا ناصر احمد: بشرطِ اس تفصیل کے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

***Mirza Nasir Ahmad:** .... I quite agree with it.*

(مرزا ناصر احمد: جو میں نے بتائی ہے اس کے مطابق صحیح ہے۔ میں بالکل مانتا ہوں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, the next provision of Constitution to which I respectfully draw you attention is Article:2 of the Constitution.*

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب! دستور کی اگلی دفعہ یہ ہے کہ میں بصد احترام آپ کی توجہ منعطف کراتا ہوں۔ دستور کی دفعہ نمبر۲ یہ ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** It says: "Islam shall be the state religion of Pakistan."*

(جناب یحییٰ بختیار: اسلام پاکستان کا ریاستی مذہب ہوگا)

***Mirza Nasir Ahmad:** This is Preamble.*

(مرزا ناصر احمد: یہ تمہید ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, this is Article:2, this is not Preamble.***

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ یہ دفعہ نمبر۲ ہے تمہید یہ نہیں ہے)

[100] مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے رکن سے) دکھاؤ کانسٹی ٹیوشن ہے یہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: کانسٹی ٹیوشن دے دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) آرٹیکل نمبر:۲ نکالنا۔

This is Introduction. Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: ***This is Article:2.***

(جناب یحییٰ بختیار: یہ دفعہ نمبر:۲ ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ***In the Introduction. Very wise.***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***And if you could kindly tell us what are the implications of this; what does it mean?***

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ براہ کرم یہ بتا سکیں گے کہ اس کا کیا مطلب ہوا۔ اس سے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***It is quite clear. Islam is the religion of the State.***

(مرزا ناصر احمد: یہ ایک صاف بات ہے۔ حکومت کا مذہب اسلام ہوگا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***It means that, in our Constitution, politics and religion are not kept separately. We are not a secular state and that....***

(جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ ہے کہ سیاست اور مذہب علیحدہ علیحدہ رکھے گئے ہیں۔ ہم غیر مذہبی حکومت نہیں ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***I don't know. To my mind, it means that the politics takes on itself the responsibility to guard the interests of the religion.***

(مرزا ناصر احمد: میں کہہ نہیں سکتا۔ میرے خیال میں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ حکومت

کی سیاست مذہب کے مفاد کی حفاظت کی ذمہ دار ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, exactly, because of the difference....*

(جناب یحییٰ بختیار: بالکل صحیح۔قطعاً)

Mirza Nasir Ahmad: *Because something different. And it is not the mixture of the two.*

(مرزا ناصر احمد: کیونکہ کچھ چیزیں مختلف ہیں اور یہ کہ ان دونوں کا یہ کوئی مرکب نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... that, under the American Constitution, it is provided that the State shall not establish any religion or another, it will not side with one sect or another; it will be absolutely neutral in religious matters. But ....*

(جناب یحییٰ بختیار: امریکہ کے دستور میں یہ ہے کہ حکومت مذہب کے اندر قائم نہیں ہوگی۔یعنی کہ اس مذہب کی یا اس مذہب کی حوصلہ افزائی نہیں کرے گی۔ایک فرقہ کی یا دوسرے فرقہ کی حمایت نہیں کرے گی اور مذہبی معاملات میں قطعاً غیر جانبدار رہے گی)

101

Mirza Nasir Ahmad: *They also mean that State will not side with one religion or the other.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں۔حکومت کسی ایک خاص مذہب کا ساتھ نہیں دے گی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but here ....*

Mirza Nasir Ahmad: *It only says on the opposite side, you know, that the politics of this country takes upon itself the responsibility to safeguard the interests of Islam.*

(مرزا ناصر احمد: لیکن ادھر یہ بات ہے کہ جیسے آپ جانتے ہیں کہ اس ملک کی حکومت نے اسلام کے مفاد کی حفاظت کے لئے ذمہ داری اٹھائی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, that is what I say.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! یہی تو میں کہہ رہا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *It does not say that we would not be partial to these who do not believe in Islam.*

(مرزا ناصر احمد: لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو لوگ اسلام کے معتقد نہیں ہیں ان کے ساتھ ہم جانبدار رہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, I am not saying that. No that is their fundamental rights.... No, not in the least, not as far the non-Muslims are concerned....*

Mirza Nasir Ahmad: *That clears the matter now.*

(مرزا ناصر احمد: اس سے اب یہ بات صاف ہو گئی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *As far as the Muslims are concerned, it will encourage them to see that they live their lives in accordance with the injunctions of Islam.*

(جناب یحییٰ بختیار: مسلمان اپنی زندگی احکام اسلام کے مطابق گذاریں گے)

Mirza Nasir Ahmad: *They say their prayers, they don't drink, they pay their Zakat, things like that.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں گزار رہے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ شراب نہیں پیتے۔ زکوۃ ادا کرتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Then, Sir, there is further provision in the Constitution, Article:41 and Article:91....*

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب دستور میں ایک دفعہ نمبر ۴۱ اور نمبر ۹۱ بھی ہے......)

Mirza Nasir Ahmad: *That is ....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... that requires that the President and the Prime Minister shall be Muslims.*

(جناب یحییٰ بختیار: کہ صدر اور وزیر اعظم مسلمان ہوں گے)

Mirza Nasir Ahmad: *That is not the fundamental....* (مرزا ناصر احمد: یہ بنیادی نہیں ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, no, this is part of the Constitution.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ یہ بات دستور کا حصہ ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Under the heading?*

[102] ***Mr. Yahya Bakhtiar:** This is not a directly part but obligatory part.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ہدایت نہیں ہے بلکہ لازمی ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Obligatory part?*

(مرزا ناصر احمد: لازمی حصہ ہے؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Because Preamble is not enforceable.* (جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ تمہید نافذ العمل نہیں ہوتی)

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But this part ....*

***Mirza Nasir Ahmad:** This is enforceable?*

(مرزا ناصر احمد: یہ بات نافذ العمل ہے؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Enforceable part.*

(جناب یحییٰ بختیار: نافذ العمل ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** This is after the Principles of Policy. Yes.* (مرزا ناصر احمد: یہ اصول پالیسی کے تحت ہے۔ جی ہاں!)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, I am going again to give that example. Supposing somebody, a very important man, a very popular man in our country, but not a Muslim, he files a declaration that "I am a Muslim and want to contest a election." Can anybody question that?*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب! فرض کریں کوئی شخص کوئی اہم شخص کوئی ہمارے ملک کا بڑا ہر دلعزیز آدمی جو مسلمان نہیں ہے۔ یہ ڈکلیریشن لگا دیتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور اس

عہدے کے لئے لڑنا چاہتا ہوں کیا کوئی شخص اس پر اعتراض کر سکتا ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *He could neither be pious nor great.*

(مرزا ناصر احمد: ایسا آدمی نہ اہم ہو سکتا ہے نہ بڑا اور نہ خدا ترس پارسا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *If he is not a Muslim?*

(جناب یحییٰ بختیار: اسی صورت میں کہ اگر وہ مسلمان نہیں ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, if he files this declaration, how could you call him a pious man and a great man?*

(مرزا ناصر احمد: نہیں اگر ایسا شخص ڈکلیئریشن لگاتا ہے تو آپ اس کو کیسے متقی اور بڑا کہہ سکتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but he makes a false declaration. People say: "Well somehow we made a mistake; we want to ...."*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ لیکن وہ ایک جھوٹا اعلان کرتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ: ''کسی نہ کسی طرح ہم نے ایک ایک غلطی کی ہے ہم چاہتے ہیں......''

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, if he files such on horrid declaration, then he is neither pious nor great.*

(مرزا ناصر احمد: اگر وہ ایسا سخت قابل اعتراض ڈکلیئریشن لگاتا ہے تو وہ نہ پارسا ہے اور نہ بڑا آدمی)

[103]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *No. I am just asking. Supposing a person....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ فرض کریں ایک شخص......)

Mirza Nasir Ahmad: *It is not possible.*

(مرزا ناصر احمد: یہ ممکن نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No ....*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** A pious man to file a false declaration?*

(مرزا ناصر احمد: ایک پارسا آدمی کے لئے کہ وہ جھوٹا ڈکلیئریشن کرے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, let's take an example neither a Christian nor a Hindu. Supposing a person who does not believe in one, or two of the essentials of Islam....*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں! چلیں ایک مثال لیتے ہیں۔ نہ وہ کسی عیسائی کی ہے نہ کسی ایک ہندو کی۔ فرض کریں ایک ایسا شخص ہے جو اسلام کی لازمی ضروریات میں سے کسی ایک یا دو کا انکار کر دیتا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... like he denies Zakat, is Munkir of Zakat, and he files a declaration that 'I am a Muslim', and still he says he is a Muslim....*

(جناب یحییٰ بختیار: مثلاً زکوٰۃ ہے۔ وہ زکوٰۃ کو منع کرتا ہے۔ منکر زکوٰۃ ہے اور ساتھ ہی وہ ڈکلیئریشن لگاتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور بااصرار کہتا ہے میں مسلمان ہوں)

***Mirza Nasir Ahmad:** And he ....*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... still says he is a Muslim....* (جناب یحییٰ بختیار: بااصرار کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں! *Can he say? A pious Muslim files a declaration and ....*

(مرزا ناصر احمد: ایک پارسا مسلمان جھوٹا ڈکلیئریشن دے۔ کیا وہ ایسا کہہ سکتا ہے......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am not talking of a pious Muslim.* (جناب یحییٰ بختیار: میں کسی پارسا مسلمان کی بات نہیں کر رہا)

***Mirza Nasir Ahmad:** No, no, I am; I am talking about him. And the authority declares that he is not. Just*

the opposite of what you say; and opposite is also possible.

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, I am just asking whether somebody has a right to declare him one way or the other?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں پوچھتا ہوں کہ کسی کو اختیار ہے نا۔ اعلان کرنے کا کہ متنازعہ شخص ادھر کا ہے یا ادھر کا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Nobody has got the right to say that he is a Muslim when he feels, he thinks ....*

(مرزا ناصر احمد: کسی کو حق نہیں پہنچتا کہنے کا کہ وہ مسلمان ہے۔ جب کہ وہ کہتا ہے اور اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ نہیں ہے)

[104]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *But supposing ....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن فرض کریں)

Mirza Nasir Ahmad: *.... and believes that he is not ....* (مرزا ناصر احمد: اور اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Supposing he has done it, has filed a form ....*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں اس نے ایسا نہیں کیا اور فارم داخل کرتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *But he is a Muslim, but the authority concerned declares him as non-Muslim, then?*

(مرزا ناصر احمد: لیکن وہ ایک مسلمان ہے۔ لیکن اتھارٹی کہتی ہے کہ وہ غیر مسلم ہے۔ تب؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I will just give the opposite example, you know. I agree with you, that is possible. He will go to the court tell the court.....*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ جانتے ہیں کہ میں نے صرف آپ کو مخالف مثال دی ہے۔ میں آپ کے ساتھ متفق ہوں۔ یہ ہو سکتا ہے وہ عدالت جائے گا اور عدالت میں کہے گا)

تو) So, there is one way open to him. مرزا ناصر احمد: ہاں!
اس کے لئے ایک راستہ کھلا ہوا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes, that is what I say. So, for a person who formally declares that he is a Muslim, when he denies one of the fundamentals of Islam or two fundamentals of Islam, openly denies, and still he says that he is a Muslim....*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! یہی میں کہتا ہوں کہ ایک شخص جو باضابطہ طور پر مسلمان ہونے کا مدعی ہے۔ مگر ایک ضروری اسلام کی بنیادی شرط کو نہیں مانتا یا دو شرطوں کا کھلم کھلا انکاری ہے اور پھر بھی کہتا ہے میں مسلمان ہوں)

***Mirza Nasir Ahmad:** Then the Government should go to the Court.*

(مرزا ناصر احمد: تو اس صورت میں حکومت کو کورٹ میں جانا چاہئے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** The Government is interested that he should be elected, he is a popular, I say. Can anybody go to the Court and say "no"?*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں گورنمنٹ کو دلچسپی ہے اور چاہتی ہے کہ وہ الیکشن میں کامیاب ہو جائے۔ وہ ہردلعزیز ہے تو کیا کسی شخص کو حق پہنچتا ہے کہ وہ کورٹ کو رجوع کرے اور کہے۔ یہ غلط ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Well, I personally condemn that Government.*

(مرزا ناصر احمد: میں ایسی حکومت کی ذاتی طور پر مذمت کرتا ہوں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Government I ....*

***Mirza Nasir Ahmad:** I don't know about the others.* (مرزا ناصر احمد: اوروں کے لئے تو نہیں کہہ سکتا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Government is not the*

member of the Assembly we elect; Government is nobody in the Assembly. (جناب یحییٰ بختیار: اسمبلی میں حکومت کی کوئی شخصیت نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *No?*

(مرزا ناصر احمد: نہیں؟)

[105] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *It is the members of the Assembly who elect; Government is nobody in the Assembly.*

Mirza Nasir Ahmad: *No, you used the word "Government", that is why I repeated that.*

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں۔ حکومت کا لفظ آپ نے استعمال کیا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, because ....*

Mirza Nasir Ahmad: *You change the word and I will change that word.*

(مرزا ناصر احمد: اگر آپ لفظ تبدیل کر دیں تو میں بھی تبدیل کر دوں گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Because you have been saying again and again, 'the Government'; I think you meant Legislature.*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ بار بار خود کہتے رہے ہیں کہ حکومت کو مقننہ سمجھا جائے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, whoever is the authority concerned.* (مرزا ناصر احمد: نہیں! جو بھی متعلقہ اتھارٹی ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: *Whichever is the proper authority.* (مرزا ناصر احمد: جو بھی صحیح اتھارٹی ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Supposing he thinks he is a popular man, he is a nice man, he is a man of character, his religious beliefs are somehow fair, but he does not believe in*

Zakat, Jehad or something, but we are not concerned. He says he is a Muslim, but he openly says "No, I don't accept Zakat as part of Islam and I don't think it is necessary"....

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں وہ سمجھتا ہے میں ہر دلعزیز ہوں۔ اچھا آدمی ہوں۔ باکردار ہوں۔ مذہبی لیکن زکوۃ میں یا جہاد میں اعتقاد نہیں رکھتا۔ وہ صاف کہتا ہے۔ نہیں! میں زکوۃ کو اسلام کا حصہ نہیں سمجھتا اور اس کو ضروری خیال نہیں کرتا)

Mirza Nasir Ahmad: They should not support him.

(مرزا ناصر احمد: ان کو اس کی تائید نہیں کرنی چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but supposing they support him, can that be questioned ....

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ لیکن فرض کریں وہ اس کی تائید کرتے ہیں تو کیا قانوناً اس پر سوال جواب ہوسکتا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں...... ہیں۔ ***(Pause)***

106 ***Mr. Yahya Bakhtiar: .... or his declaration is enough under the law? I am speaking of law.***

(جناب یحییٰ بختیار: کیا اس کا ڈیکلیریشن قانون کے اعتبار سے کافی۔ میں قانون کی بات کر رہا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: Is there a provision in this constitution that when such a thing is suspected, it should be settled by a court or, if it is not there, then who is going to decide? Suppose there is one member of this august House who says that the declaration is false,....

(مرزا ناصر احمد: کیا دستور میں یہ ہے کہ اگر اس طرح کی کوئی بات شبہ کی آجائے تو کورٹ اس کا فیصلہ کرے اور اگر کورٹ نہیں ہے تو کون فیصلہ کرے گا۔ فرض کریں ایک اسی جلیل القدر ہاؤس کے ممبر صاحب یہ کہتے ہیں کہ ڈیکلیریشن جھوٹا ہے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, ...

***Mirza Nasir Ahmad:** .... a members from the Opposition, you know.*

(مرزا ناصر احمد: حزب اختلاف کے کوئی ممبر صاحب۔ آپ جانتے ہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes, member of the Opposition can tell the Chief Election Commissioner when form is filled.*

(جناب یحییٰ بختیار: حزب اختلاف کے ممبر صاحب چیف الیکشن کمشنر صاحب کو کہہ سکتے ہیں جب فارم داخل کیا جا رہا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** And his word is final.*

(مرزا ناصر احمد: اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, his word is final as far as they are concerned. But, If the objection is raised by one person that this man is not Muslim,....*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک شخص اعتراض اٹھاتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... can, on the basis of your argument, the candidate say that it is none of your buiness?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو کیا آپ کی بحث کی بنیاد پر امیدوار کہہ سکتا ہے۔ آپ کا اس سے کوئی سروکار نہیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** What is the basis?*

(مرزا ناصر احمد: بنیاد کیا ہے؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Why? Declaration is the final word.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیوں! جو میں نے ڈکلیریشن دیا ہے وہ قطعی ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** What is the basis of existing law? I must know that before I ....*

(مرزا ناصر احمد: موجودہ قانون اس پر کیا کہتا ہے۔ مجھے بتایا جائے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Chief Election Commissioner can see. But the conduct ....*

(جناب یحییٰ بختیار: چیف الیکشن کمشنر کہہ سکتا ہے کہ......)

Mirza Nasir Ahmad: *Is it the Chief Election Commissioner?* (مرزا ناصر احمد: اس صورت میں الیکشن کمشنر ہے؟)

[107] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *.... of the President cannot be questioned in the court of law.*

(جناب یحییٰ بختیار: کہ صدر کے طور طریق پر کورٹ میں فیصلہ نہیں اٹھایا جاسکتا)

Mirza Nasir Ahmad: *Is it the Election Commissioner who decides....*

(مرزا ناصر احمد: تو ایسی صورتوں میں چیف الیکشن کمشنر ہے جو فیصلہ کرتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: *.... in such cases ....*

(مرزا ناصر احمد: ان معاملات میں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. He scrutinizes the form; he has to see to it ....*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! فارم کی وہی چھان بین کرتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *.... that whether he is qualified for Presidentship ....*

(مرزا ناصر احمد: کہ وہ صدارت کے لئے اہل ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. And he is to take oath before him.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! اور اس کو اس کے سامنے حلف لینا ہوگا)

Mirza Nasir Ahmad: *.... that he is qualified or*

not. (مرزا ناصر احمد: ...... کہ وہ اہل ہے یا نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Oath is taken later, but he has to file the form before him that he is a Muslim, because....*

Mirza Nasir Ahmad: *Has he got the right to question that oath?*

(مرزا ناصر احمد: تو کیا وہ حلف پر شک کا اعتراض کرنے کا حق رکھتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *There scrutiny takes place.*

Mirza Nasir Ahmad: *No, no; he takes; has he got the right?*

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but I am asking you. Supposing somebody ....*

(جناب یحیٰی بختیار: نہیں بلکہ آپ بتائیں)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, I must know the law before I can....*

(مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ جواب دینے سے قبل مجھے قانون تو معلوم ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, yes.*

(جناب یحیٰی بختیار: ہاں، ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: *.... answer that question.*

[108]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Supposing some Christian files a form ....*

(جناب یحیٰی بختیار: فرض کریں۔ چند عیسائی فارم پر کرتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *And ....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... The Chief Election Commissioner can throw it out and say, no, only Muslims can do it ....*

(جناب یحییٰ بختیار: چیف الیکشن کمشنر کہتا ہے نہیں۔صرف مسلمان ڈکلیئر کر سکتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *No .....*

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... for the Presidentship or the Prime-Ministership.*

(جناب یحییٰ بختیار: صدارت کے عہدے کے لئے یا وزارت عظمیٰ کے لئے)

Mirza Nasir Ahmad: *Supposing a Christian is faithful to himself and does it ....?*

(مرزا ناصر احمد: فرض کریں ایک عیسائی حلف اٹھاتا ہے اس کے لئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, ...*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *.... then he takes the oath before the Election Commissioner....*

(مرزا ناصر احمد: اس نے الیکشن کمشنر کے سامنے حلف اٹھایا تب)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, ...*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *.... the Election Commissioner has got the right to refuse to take his oath or not?* (مرزا ناصر احمد: الیکشن کمشنر کو حق نہیں پہنچتا کہ حلف کو نامنظور کردے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, I am not talking of oath yet; that comes after the election. I am at the stage of filling nomination papers. When the nomination papers are filed, the Chief Election Commissioner will look at them. The first thing he is to see is that the papers carried a certificate that a person is 45 yesrs old. If the person is 30 years old, the Chief Election Commissioner say, "Well, I am*

sorry, you are not qualified."

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ میں حلف کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ وہ تو الیکشن کے بعد کی بات ہے۔ میں تو ابھی کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے مقام پر ہوں۔ جب کاغذات نامزدگی داخل ہوں گے چیف الیکشن کمشنران پر نظر ڈالے گا۔ پہلی چیز وہ یہ دیکھے گا کہ کاغذات میں سرٹیفکیٹ ہے کہ وہ شخص ۲۵ برس کی عمر کا ہے۔ اگر وہ تیس برس کا ہے تو چیف الیکشن کمشنر کہے گا جناب افسوس ہے آپ اہل نہیں ہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Because the Contitution says ....

مرزا ناصر احمد[109]: ہاں! ***Under age***

Mr. Yahya Bakhtiar: So, I say, he is the authority on the spot to say that your papers are rejected.

(جناب یحییٰ بختیار: تو میرا مطلب کہنے کا یہ ہے کہ اس موقعہ پر وہی اتھارٹی ہے جو مجاز ہے کہنے کا تمہارے کہنے کاغذات مسترد ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: But can he reject? Can he reject his papers on the assumption that his declaration as a Muslim is incorrect?

(مرزا ناصر احمد: لیکن کیا وہ کاغذات کو مسترد کر سکتا ہے۔ اس مفروضہ کے تحت کہ اس کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا غلط ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I am saying on the assumption, he cannot do it; but supposing the objection is raised ....

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! اپنے مفروضہ پر وہ نہیں کہہ سکتا۔ مگر فرض کریں کہ اعتراض اٹھتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: Who is going to decide?

(مرزا ناصر احمد: تو فیصلہ کون کرے گا؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** He.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہی)

***Mirza Nasir Ahmad:** That Election Commissioner.... whether he is a Muslim or not?*

(مرزا ناصر احمد: چیف الیکشن کمشنر کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, Sir, I am asking you if somebody objects that....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! میں آپ سے پوچھ رہا ہوں اگر کوئی اس پر اعتراض کرے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Well I am very sorry, I cannot.... I find myself just incapable of....*

(مرزا ناصر احمد: مجھے معاف کیجئے۔ میں اپنے آپ کو نا قابل پاتا ہوں کہ......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but if you kindly hear for a minute.*

***Mirza Nasir Ahmad:** .... making you understand what I want to know. My question is that I can form....*

(مرزا ناصر احمد: میں آپ کو سمجھا سکوں کہ میں کیا معلوم کرنا چاہتا ہوں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** If you kindly listen to my question.*

***Mirza Nasir Ahmad:** .... I can form my opinion when I know the law.*

(مرزا ناصر احمد: میرا مفروضہ یہ ہے کہ میں اپنی رائے اسی وقت پیش کر سکتا ہوں جب مجھے معلوم ہو کہ قانون کیا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No. I am not talking about the law. The law is ....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں قانون کی بات نہیں کر رہا ہوں)

[110] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *My opinion would be formed on the knowledge of the law....*

(مرزا ناصر احمد: میں تو اپنی رائے اسی وقت دے سکتا ہوں جب قانون کا مجھے علم ہو......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Will you please....*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ مہربانی کریں گے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *.... and not otherwise.*

(مرزا ناصر احمد: ورنہ نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... let me explain the case again?* (جناب یحییٰ بختیار: میں دوبارہ کیس کو سمجھاتا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں *Yes, yes,* جزاک اللہ

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now you have said that if a person announces, declares, proclaims, that he is a Muslim, nobody has any right to question his declaration.*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا ہے کہ اگر ایک شخص اعلان کرتا ہے۔ بیان دیتا ہے۔ باضابطہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں تو اس کے اعلان کرنے پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں پہنچتا)

Mirza Nasir Ahmad: *Quite.*

(مرزا ناصر احمد: بالکل!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, if a person files a false form....*

(جناب یحییٰ بختیار: اب ایک شخص ہے جو جھوٹا فارم بھر دیتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *If such a person ......*

(مرزا ناصر احمد: اگر ایسا شخص......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No. No. Any person....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ کوئی بھی شخص......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، *Any person.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** That is the principle.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ اصول ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Yes, yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں، جی ہاں!)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** A person can be a Christian or anybody. That declaration cannot be questioned. Now supposing a man files his nomination paper for the office of the President of Pakistan and he says he is a Muslim, he writes there and declares that 'I am a Muslim', but some members or voters of Senate or National Assembly know that he denies certain fundamentals of Islam .....*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ شخص عیسائی ہو یا کوئی بھی ہو۔ اس پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ اب فرض کریں کہ ایک شخص صدارت کے عہدے کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں، تحریر میں دیتا ہے۔ لیکن کچھ ممبران یا ووٹر قومی اسمبلی یا سینیٹ کے جانتے ہیں کہ یہ شخص اسلام کے کچھ بنیادی اصول سے انکار کرتا ہے......)

[111] ***Mirza Nasir Ahmad:** And the knowledge....*

(مرزا ناصر احمد: اور ان کا یہ علم......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... and they raise ....*

***Mirza Nasir Ahmad:** .... is based on facts which they got to know two days ago? There might be a change within these two days.*

(مرزا ناصر احمد: ان واقعات پر مبنی ہے جو انہیں دو دن پہلے معلوم ہوئے تو ممکن ہے کہ ان دو دن میں کچھ تبدیلی آ گئی ہو)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am coming, I am coming to that. I have to explain the whole case.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں اس بات پر آرہا ہوں۔ پوری صورتحال واضح کروں گا)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, after the nomination papers are filled, the date of scrutiny of papers is fixed.*

(جناب یحییٰ بختیار: کاغذات نامزدگی کے بعد جانچ پڑتال کی تاریخ مقرر ہوتی ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** They see he is 45 years old.*

(مرزا ناصر احمد: دیکھا جاتا ہے کہ وہ ۴۵ برس کا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** They see he declares himself to by Muslim.*

(جناب یحییٰ بختیار: دیکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** He is otherwise qualified.*

(مرزا ناصر احمد: مگر ویسے وہ اہل ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Otherwise qualified on the face of it.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! ویسے وہ اہل ہے ظاہری طور پر)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ناں۔ Yes.

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But objection is raised....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن اعتراض اٹھتا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ناں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... objection is raised that he says he is a Muslim, but in fact he is not, because he denies certain essentials of Islam.*

(جناب یحییٰ بختیار: اعتراض اٹھتا ہے اور وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں۔ جب کہ دراصل وہ مسلمان ہے نہیں۔ کیونکہ چند اسلام کی بنیادی باتوں سے انکار کرتا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** For instance?*

(مرزا ناصر احمد: مثلاً بتائیں؟)

[112]*Mr. Yahya Bakhtiar: Zakat for instance*

(جناب یحییٰ بختیار: مثلاً زکوٰۃ)

Mirza Nasir Ahmad: He says that?

(مرزا ناصر احمد: وہ کیا کہتا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: "It is not necessary; I don't believe in it."

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ضروری نہیں ہے۔ میں اس پر یقین نہیں رکھتا)

Mirza Nasir Ahmad: This institution of Zakat should be abolished?

(مرزا ناصر احمد: وہ کہتا ہے کہ ادارۂ زکوٰۃ کو منسوخ کردو)

Mr. Yahya Bakhtiar: Abolished or it never existed; "I do not believe in it."....

(جناب یحییٰ بختیار: منسوخ کردو یا اس کا کبھی وجود ہی نہ تھا میں اس میں اعتقاد نہیں رکھتا......)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: .... that is his view. The Chief Election Commissioner asks, "Is it so?" he says, "Yes, Sir, but you are not concerned. You are concerned only with my declaration. I have written I am a Muslim. It is none of your business whether I believe in one tenant or not, or I believe in others or not." What will the Chief Election Commissioner do? Has he the right to interfere or not?

(جناب یحییٰ بختیار: یہ اس کے تأثرات ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر اس سے پوچھتا ہے کیا ایسا ہے وہ کہتا ہے ہاں۔ لیکن آپ کا اس سے مطلب نہیں۔ آپ کو تو صرف میرے ڈکلیئریشن سے مطلب ہے جس میں نے لکھ دیا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ کو اس سے کیا مطلب۔ آپ کو اس سے کیا غرض کہ میں کسی عقیدہ پر اعتراض رکھتا ہوں یا نہیں اور

چیف الیکشن کمشنر کا اس سے کیا تعلق کہ میں کیا عقیدہ رکھتا ہوں اس کو دخل اندازی کا کیا حق ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: *What will the members of this House do?*

(مرزا ناصر احمد: اس ہاؤس کے ممبران بتائیں کہ وہ اس بارے میں کیا کہتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Members of the House are not under oath to give evidence, Sir.*

(جناب یحییٰ بختیار: ممبران نے حلف نہیں اٹھایا ہے کہ وہ گواہ ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *You are asking ....*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کہہ رہے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *They are supposed to elect or reject.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Mirza Sahib, you will guide them. In such circumstances, you will tell us that in the light of your interpretation of Article:20, the Chief Election Commissioner says, 'Yes, I will have to accept the declaration on the face of it?"*

(جناب یحییٰ بختیار: ان حالات میں دفعہ نمبر ۲۰ کی اپنے مفہوم کے رو سے اگر چیف الیکشن کمشنر کہتا ہے کہ اس ڈیکلیریشن کو ظاہری حالت میں قبول کرنا پڑے گا تو پھر؟)

[113]***Mirza Nasir Ahmad:*** *I have already humbly submitted so many times that these extreme examples, these imaginary examples, cannot solve the problem we are facing today. Let us face facts. You know .....*

(مرزا ناصر احمد: میں نے کئی بار گذارش کی ہے کہ اس طرح کی انتہائی سخت مثالیں

اس طرح کی خیالی مثالیں ان پرابلم کو حل نہیں کر سکتیں۔ جن کا ہم کو آج کل سامنا ہے۔ واقعاتی حالات کو سامنے رکھیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I think we will continue after....*

(جناب یحییٰ بختیار: اب میرے خیال میں اس پر بعد میں بات ہونی چاہئے)

Mr. Chairman: *Yes, the Delegation is permittid to withdraw, to be in the House at 6:00 pm.*

(جناب چیئرمین: درست ہے۔ وفد کو جانے کی اجازت ہے اور شام چھ بجے پھر آجائیں)

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: *The Special Committee is ....*

بات کرنی ہے جی؟

Maulana Shah Ahmad Noorani: *If you permit me.*

(مولانا شاہ احمد نورانی: آپ کی اجازت ہے)

جناب چیئرمین: ہاں جی! مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی۔

EVASIVE ANSWERS TO QUESTION IN THE CROSS- EXAMINATION

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ آنریبل اٹارنی جنرل جو ہیں، جو سوالات کرتے ہیں، تو اس کا ***Definite*** (قطعی صاف صاف) جواب جو ہے وہ نہیں دے پاتے۔ آپ میرے خیال میں ان کو ***Bound*** (مجبور) کریں کہ وہ ***Definite*** (قطعی صاف صاف) جواب دیں۔

Mr. Chairman: *This matter can be taken up with the Attorney General.*

(جناب چیئرمین: اس بات کے لئے اٹارنی جنرل سے رجوع کریں)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: یہ آپ کی پریویلج میں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ میں نے ان کو......

[114] مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: آپ کورائٹس ہیں یہ۔

جناب چیئرمین: ہاں؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: وہ ادھر ادھر ٹال جاتے ہیں اور الٹا اٹارنی جنرل صاحب سے سوال کر لیتے ہیں۔

ایک رکن: جناب ایسا لگتا ہے وہ جرح کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اس کا یہ طریقہ غلط ہے۔

جناب چیئرمین: یہ بات میں نے ان سے کی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: سر! میں ذرا جارہا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ بالکل اس میں مطمئن رہیں۔ *He has got his own method.* (ان کا اپنا طریقہ ہے)

A Member: *All right, Sir.*

(ایک رکن: بہت اچھا)

جناب چیئرمین: کہیں سے ایک ***Portion*** (حصہ) ہوتا ہے، کہیں سے دوسرا۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی ***Object*** (اعتراض) کر سکتا ہے کہ آپ نہیں مانتے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: صحیح ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نہیں جانا چاہتا اس میں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بیشک۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک نہیں ہے، تیز نہیں ہو سکتا۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: لیکن سر! ایک بات ضرور ہے۔ سر! میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا......

[115] مولانا غلام غوث ہزاروی: ایک بات واضح ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب کا سوال تو ہماری سمجھ میں آتا ہے۔ لیکن ان کا جواب سمجھ میں نہیں آتا۔

Mr. Chairman: ***The Special Committee is adjourned to meet at 6:00 pm.***

In the meantime, the honourable members can discuss the questions, or methods of putting them, with the Attorney- General.

Thank you very much.

(جناب چیئرمین: خصوصی کمیٹی اب شام چھ بجے بیٹھے گی۔ اس دوران ممبران صاحبان سوالات پر بحث کر سکتے ہیں جو پوچھے جائیں گے یا کیسے ان سوالات کو پوچھا جائے۔ اس کے طریقہ کار کو اٹارنی جنرل سے مشورہ کر کے متعین کریں۔ شکریہ!)

A Member: In your Chamber, Sir?

(ایک رکن: آپ کے چیمبر میں)

(The Special Committee adjourned to meet at 6:00 pm)

{The Special Committee re-assembled after the break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.}

(ہاؤس کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی صدارت میں دوبارہ شروع ہوا)

Mr. Chairman: A suggestion, Mr. Attorney General, from certain members, that certain questions put by you, the witness avoids, to answer, and there is a suggestion that a second question may be put. When a definite answer is to be given by the witness, Yes or no, he say 'I don't want to give.'

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل سے مخاطب ہو کر، کچھ ممبران کی طرف سے یہ نکتہ اٹھایا گیا ہے کہ چند ایک سوال جو آپ نے کیئے ہیں ان کا جواب گواہ ٹال دیتا ہے اور یہ تجویز ہے کہ اگلا دوسرا سوال تب ہی کیا جائے جب کہ پہلے سوال کا صاف صاف جواب گواہ دے دے۔ یعنی یا تو وہ کہے ہاں یا کہے ناں یا کہے مجھے نہیں معلوم)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I said in the beginning that we can't compel the witness. And the House can draw its own inference that he is avoiding the answer to the question and if he gives the answer, probabley that will be not favourable to him. So, this is for the Court, as they say, to decide.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے شروع ہی میں کہہ دیا تھا کہ ہم گواہ کو جواب پر مجبور نہیں کر سکتے۔ اس لئے گواہ کے جواب سے جو بھی وہ دے ممبران مطلب خود اخذ کر لیں اور دیکھ لیں کہ وہ جواب کو ٹال رہا ہے۔ اگر وہ مجبوری جواب دے گا تو غالباً وہ اس کے خلاف ہوگا اور مناسب حال نہ ہوگا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ کورٹ گواہ کا جواب دیکھ کر پھر فیصلہ کیا کرتی ہے)

جناب چیئرمین: نہیں، ابھی نہیں۔ اس کو یہاں بلوالیں، ادھر بٹھا دیں۔

(Interruption)

[116]***Mr. Chairman:** Yes, they may be called.*

جناب چیئرمین: ہاں! اب ان کو بلالو۔

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد چیمبر میں داخل ہوتا ہے)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIAN GROUP DELEGATION

***Mr. Chairman:** Yes, the Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل صاحب)

(احمدیوں کی تعداد کتنی ہے؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Mirza Sahib, before I proceed, my attention has been drawn by some members. For some members, some further clarification on the*

question of the number of Ahmadis in Pakistan.

In a Memorandum signed on behalf of the Ahmadiyya Community before the Boundary Commission in 1947, the figure given is about two Lakhs. This is an official document.

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! پیشتر اس کے کہ میں آگے بڑھوں۔ کچھ ممبران نے میری توجہ مزید وضاحت کے لئے مبذول کرائی ہے۔ اس سوال پر کہ پاکستان میں احمدیوں کی تعداد کیا ہے۔ ۱۹۴۷ء کے باؤنڈری کمیشن کے سامنے احمدی فرقہ کی طرف سے جو یادداشت دستخط شدہ پیش کی گئی اس میں تعداد تقریباً دو لاکھ تھی۔ یہ سرکاری دستاویز ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ ڈاکومنٹ ہے آپ کے پاس؟ یہ دے دیں آپ۔ ***Half a million*** (پانچ لاکھ)

(ان دو میں سے ایک بات غلط ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: Half a million in the whole of India, including Pakistan, at that time, because it was done before that.

Now you said this morning that at the time of the death of Mirza Ghulam Ahmad, the number of Ahmadis in 1908, was about 4 lakhs. Now, in the course of these 30 years or so, has the number gone down to such extent, or was this an incorrect figure?

(جناب یحییٰ بختیار: پانچ لاکھ پورے ہندوستان میں مع پاکستان کے اس وقت کیونکہ رائے شماری اس سے پہلے ہوئی تھی۔ آج صبح آپ نے کہا کہ مرزا غلام احمد کی وفات کے وقت احمدیوں کی نفری ۱۹۰۸ء میں تقریباً چار لاکھ تھی۔ تو اس تیس سال کی یا کم وبیش مدت بعد تعداد اس قدر گر گئی یا جو تعداد اس وقت بتائی گئی ہے وہ غلط ہے یا پہلے والی غلط تھی)

مرزا ناصر احمد: میں نے کوئی عدد بھی......

Mr. Yahya Bakhtiar: Approximately?

(جناب یحییٰ بختیار: تقریباً......)

مرزا ناصر احمد: ......وثوق کے ساتھ نہیں کہا اور چونکہ مردم شماری نہیں ہوئی۔ جہاں تک [117] مجھے یاد ہے، میں نے تو ایک دفعہ اس بات کو واضح کہا تھا کہ سارے اندازے مختلف وقتوں میں کئے۔ آپ نے بھی ایک اندازہ دو لاکھ کا بتایا نہیں؟ تو اسی طرح یہ کسی سیاسی پارٹی نے ۱۹۷۰ء میں لکھ دیا کہ فلاں پارٹی اس لئے جیت گئی ہے کہ ۲۱ لاکھ بالغ رضا کاران کی مدد کر رہے تھے تو ۲۱ لاکھ بالغ رضا کار احمدی اگر ہیں تو احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ ہونی چاہئے۔ تو یہ کوئی فگرز جو ہیں، اوّل تو یہ صرف غیر یقینی ہے۔ اعداد و شمار کے بغیر۔ دوسرے اس سے حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ اگر......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

مرزا ناصر احمد: ......پانچ آدمیوں پر بھی ناجائز ظلم کیا جائے تو اتنا ہی برا ہے جو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ ایک آدمی پر بھی ظلم کیا ہے، وہ ناجائز ہے۔

I am not saying this. I only wanted that we are preparing a record and we could have....

(میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں۔ میں چاہتا تھا کہ چونکہ ہم ایک ریکارڈ تیار کر رہے ہیں تو ہمارے پاس......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، وہ......

Mr. Yahya Bakhtiar: .... on exact and approximate idea of the number of Ahmadis in Pakistan. So, which figure you think is correct? The figure given by the Jamaat-i-Ahmadyia.....

(جناب یحییٰ بختیار: احمدیوں کی پاکستان میں تعداد کی بالکل صحیح یا تقریباً صحیح تعداد ہو تو کون سا عدد آپ کے خیال میں درست ہے۔ یعنی احمدیہ جماعت نے......)

مرزا ناصر احمد: میں نے، میں نے......

Mr. Yahya Bakhtiar: .... in 1947 ....

(جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۴۷ء میں جو عدد فراہم کیا......)

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ عرض کی تو میرے نزدیک آج کل پاکستان میں ۳۵ سے

۴۰ لاکھ کے درمیان احمدی ہیں۔ بچوں، بڑوں، مردوں، عورتوں کو ملا کر۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ۱۹۴۷ء میں آپ کی جماعت کے مطابق دو لاکھ تھے، سارے انڈیا میں اڑھائی لاکھ۔[118]

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ پانچ لاکھ ہندوستان میں تھے۔ لیکن اس میں سے میرا خیال ہے کہ وہاں جب ہم نے ہندوستان کو چھوڑا ہے سب نے ۱۹۴۷ء میں تو کوئی چالیس پچاس ہزار وہاں رہ گئے ہوں گے۔ کیونکہ یہ تعداد جو تھی یہ جمع تھی۔ گورداسپور کے ضلع میں جو اکیلے اس ضلع میں لاکھوں میں تھے اور ساتھ ہوشیار پور کا ضلع تھا اور ادھر فیروز پور کے علاقے اور پیچھے لدھیانہ کے علاقے میں، اور یہاں بہت بھاری تعداد ارباب جماعت احمدیہ کی تھی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Mirza Sahib, in 1900-1901....* (جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ۱۹۰۰ء، ۱۹۰۱ء میں)

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ آپ تو جو فگرز کا مقابلہ کریں گے تو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ ***Different Question*** (مختلف سوال) ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......اور کسی نتیجہ پر نہیں پہنچیں گے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں ***I am asking a different question now. In 1901, Mirza Ghulam Ahmad Sahib had requested the Government to mention the Ahmadis separately in the census. Then they have been mentioned in 1901, 1911, 1921 and 1931, I understand, up to that....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایک دوسری بات کہہ رہا ہوں۔ ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد نے حکومت سے استدعا کی تھی کہ مردم شماری میں احمدیوں کو علیحدہ بتایا جائے۔ پھر احمدیوں کی تعداد ۱۹۰۱ء میں، ۱۹۱۱ء میں، ۱۹۲۱ء میں اور ۱۹۳۱ء میں بتائی گئی۔ یہاں تک میں سمجھتا ہوں)

***Mirza Nasir Ahmad:** And in no census the figures were correct.*

(مرزا ناصر احمد: مردم شماری کی تعداد کوئی صحیح نہیں ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, no, that may not be correct, Sir....* (جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں! نہ ہو صحیح......)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... but I want to know why this practice was given up after 1931? Why are not they separately mentioned? Have you requested them or the Government itself did that?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۳۱ء کے بعد کیوں مردم شماری منقطع کر دی گئی۔ کیوں علیحدہ سے ان کو نہیں بتایا گیا۔ کیا آپ نے حکومت سے کہا کہ علیحدہ نہ بتائے یا حکومت نے خود ایسا کیا)

[119]***Mirza Nasir Ahmad:*** *As far as I know, no, we have not requested anybody to alter it.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں! ہم نے کسی سے ایسی درخواست نہیں کی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Not to mention it separately?* (جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ کہ علیحدہ تعداد نہ بتائی جائے)

Mirza Nasir Ahmad: *No.* پہلے بھی اس پر عمل نہیں ہوا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *And, Sir, one more clarification. You had stated this morning that your followers call you Imam of the Jmaat, but actually your designation is that of Khalifa-tul......*

(جناب یحییٰ بختیار: اور جناب ایک اور وضاحت درکار ہے۔ آپ نے آج صبح کہا کہ آپ کے پیرو آپ کو امام جماعت کہتے ہیں۔ لیکن آپ کا لقب دراصل خلیفۃ......)

Mirza Nasir Ahmad: *.... Masih-us-Salis.*

جناب یحییٰ بختیار: مسیح الثانی؟

مرزا ناصر احمد: ثالث۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Third?*

(جناب یحییٰ بختیار: تیسرا؟)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, this word "Imam" could you kindly explain its significance as to in which sense they call you Imam? What is idea significance? Because, you know....*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ لفظ امام، براہ کرم اس کی اہمیت واضح کریں کہ کس معنی میں وہ لوگ آپ کو امام کہتے ہیں؟ اہمیت کیا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: جی! میں نے آج تک کسی کو نہیں کہا کہ مجھے امام کہو اور نہ یہ کہا ہے کسی کو کہ امیر المؤمنین کہو اور یہ امام جماعت احمدیہ، یہ ہماری ہی جماعت میں عام طور پر نہیں استعمال ہوتا۔ پاکستان میں، باہر کے ممالک کر لیتے ہیں۔ لیکن پاکستان میں کچھ جو استعمال ہوتا ہے وہ ''امیر المؤمنین'' ہے اور اس کے متعلق میں بتا چکا ہوں کہ ''امیر المؤمنین'' سے مراد وہ ہیں جو مبائع ہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, may I remind you that the day you came to address this House, you corrected the Chairman and told him that you are Imam of the Jamaat?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ جس روز آپ اس ہاؤس میں تقریر کرنے آئے تھے تو آپ نے چیئرمین صاحب کو ٹوکا تھا اور درست کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ آپ جماعت کے امام ہیں)

120

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ کہا تھا، مجھے یاد ہے، میں نے یہ کہا تھا کہ مجھے صدر، صدر انجمن احمدیہ نہ کہیں۔ کیونکہ میں صدر، صدر انجمن احمدیہ نہیں۔ اس کی بجائے مجھے امام جماعت احمدیہ کہہ دیں۔ میرے ذہن میں اس وقت *Head of the Community* تھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں نہیں ***I just want to clarify what....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف وضاحت چاہتا ہوں......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں! بالکل میں نے کہا تھا۔ مجھے یاد ہے خود اچھی طرح۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And you know what the significance of the word "Imam" is among the Muslims*

generally and among Shia Muslims particularly?

(جناب یحییٰ بختیار: اور آپ جانتے ہیں کہ اس لفظ امام کی مسلمانوں میں عام طور پر اور شیعہ مسلمانوں میں خاص طور پر کیا اہمیت ہے)

مرزا ناصر احمد: مجھے یہ علم ہے کہ جو "امام" کا مفہوم شیعہ Sect میں ہے۔ وہ دوسرے کسی Sect میں نہیں ہے۔ فرقے میں نہیں ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And you don't use that in that sense?* (جناب یحییٰ بختیار: لیکن آپ نے وہ مطلب نہیں لیا وہ معنی)

***Mirza Nasir Ahmad:** Oh, no, certainly not.*

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں۔ یقیناً نہیں)

(قادیانی خلیفہ مستعفی نہیں ہوسکتا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, the next point which I wanted to know this morning which I didn't ask, can you, as Head or Khalifa or Imam of your Jamaat, resign your office or you are not allowed?*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب! اگلا نکتہ یہ ہے جو میں صبح معلوم کرنا چاہتا تھا۔ مگر نہیں پوچھ سکا کہ کیا آپ بحیثیت ہیڈ یا خلیفہ یا جماعت کے امام کے اپنے عہدے سے مستعفی ہوسکتے ہیں یا آپ کو مستعفی ہونے کی اجازت نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، جب خدا تعالیٰ نے، یعنی ہمارے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ملتی ہے چیز، تو یہ اجازت نہیں ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** You are not allowed to resign?* (جناب یحییٰ بختیار: آپ کو استعفیٰ دینے کی اجازت نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں!

(الیکشن کمشنر امیدوار کے کاغذات میں مسلم، غیر مسلم پر غور کرسکتا ہے)

[121] ***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, before we adjourned this morning, I was asking you a certain question with*

regard to the office of the Persident and I asked you that supposing a person.... because Article:41 says that he shall be a Muslim.... then I ask you supposing a person applies or his name is proposed as a candidate for the office of Persident of Pakistan and therein his declaration is filed that 'I am a Muslim, of age over 45', whatever it may be 50 or 60 and somebody objects at the time of the scurtiny of nomination papers that he is not a Muslman because he does not believe in one of the essentials of Islam, he does not believe for instance, that Zakat is a compulsory or necessary part of Islam. Now I ask you whether the Election Commissioner has a right, will be justified to return, to refuse his nomination paper, reject it, or just because he has declared that he is a Muslim that should be sufficient?

(جناب یحییٰ بختیار: جناب آج صبح اجلاس کے ملتوی ہونے سے قبل آپ سے ایک سوال میں صدر کے عہدے کے بارے میں کر رہا تھا اور میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ بروئے دفعہ ۴۱ صدر کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ فرض کریں کہ ایک شخص صدارت کا امیدوار بنتا ہے اور ڈکلیئریشن داخل کرتا ہے کہ میں چالیس برس کا یا جو بھی عمر ہے پچاس ساٹھ برس کا ہوں اور میں مسلمان ہوں اور جب چھان بین ہوتی ہے کاغذات نامزدگی کی اس وقت کوئی اعتراض کرتا ہے کہ یہ مسلمان نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام کے ایک بنیادی اصول پر یہ اعتقاد نہیں رکھتا۔ مثلاً وہ نہیں اعتقاد رکھتا کہ زکوٰۃ لازمی ہے اور دین اسلام کا ضروری حصہ ہے تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا الیکشن کمشنر کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کے کاغذات رد کر دے انکار کر دے۔ واپس کر دے یا برعکس اس کے وہ قبول کر لے اور اس کا ڈکلیئریشن مسلمان ہونے کا مان لے؟)

مرزا ناصر احمد: الیکشن کمشنر جو ہیں ان کو ان قوانین کی پابندی کرنی چاہئے جو پاکستان نے ان کے لئے بنائے ہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Thank you, Mirza Sahib.*

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ کا شکریہ)

مرزا ناصر احمد: میرا تو اس میں کوئی دخل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

Supposing that the man says himself, when he is asked:

"Is it true that you don't accept Zakat as necessary part of Islam and one of tha essentials?" He says: "Yes. I do not believe, I do not think it is a part of Islam, but I am still a Muslim." Now, at this stage. I only ask whether the Election Commissioner, Chief Election Commissioner can reject his nomination papers?

(فرض کریں اس شخص سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا یہ صحیح ہے کہ تم زکوٰۃ کو اسلام کا ضروری حصہ نہیں سمجھتے اور یہ کہ زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں سے نہیں ہے۔ اگر وہ جواب میں کہتا ہے ٹھیک۔ میں یہی اعتقاد رکھتا ہوں میں نہیں سمجھتا کہ زکوٰۃ اسلام کا ضروری حصہ ہے۔ لیکن میں پھر بھی مسلمان ہوں۔ تو اس صورت میں آپ سے صرف سوال کرتا ہوں کہ کیا چیف الیکشن کمشنر اس کے کاغذات کو رد کر سکتا ہے)

مرزا ناصر احمد: میں کوئی ایسا مشورہ دے دوں جو قانون اجازت نہ دیتا ہو تو بہت بری بات ہوگی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں اگر اس مسئلے پر کوئی قانون بن جائے تو سب کو ٹھیک ہوگا۔ ہاں جی[122] ؟ قانون......

If the Law is made what is a Muslim?

(اگر قانون یہ بنایا جائے کہ مسلمان کیا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: اگر یہ قانون ہو کہ مسلمان وہ ہے جو پانچ ارکان جو ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......ان پر کم از کم عقیدہ رکھتا ہے......عمل کرتا ہے یا نہیں کرتا......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***So, you think that, in the country, the State has the right to make the law to lay down what is a Muslim because Consitution requires that President has to be a Muslim, a Prime Minister has to be a Muslim or other way.....***

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب! آپ کہتے ہیں کہ حکومت کو قانون سازی کا حق ہے کہ بتائے کہ قانون کیا ہے۔ کیونکہ دستور مطالبہ کرتا ہے کہ صدر کو مسلمان ہونا ہے۔ وزیراعظم کو مسلمان ہونا ہے......)

مرزا ناصر احمد: میری رائے یہ ہے......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... or in other way I can put it that way.....*** (جناب یحییٰ بختیار: بالفاظ دیگر میں کہتا ہوں......)

مرزا ناصر احمد: میری رائے یہ ہے کہ کسی اسلامی حکومت کو کوئی ایسا قانون نہیں بنانا چاہئے جو نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق نہ ہو۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, if they make it in accordance with the Injunction of Islam.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں اگر وہ قانون بناتے ہیں کورٹ کے اندر احکام اسلام کے حدود میں)

مرزا ناصر احمد: اگر آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق ہے تو ہر مسلمان جو ہے اس کو قبول کرتا ہے۔

(حکومت قانون سازی کر سکتی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: تو ***That means that they can make a law laying down what a Muslim is or who is not a Muslim in a nagative form, or in a positive form, and then the Election Commissioner, in the light of that law, can reject the nomination paper.***

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے یہ معنی نکلے کہ وہ قانون سازی کر سکتے ہیں۔ قطعی طور

پر یہ حکم دیتے ہوئے کہ کون مسلمان ہے۔ بالتصریح اور کون مسلمان نہیں ہے۔ یعنی منفی اور مثبت دونوں پہلوؤں پر حکم دے سکتے ہیں تو اس کے بعد الیکشن کمشنر اس ساختہ قانون کی روشنی میں اس کے کاغذات کو رد کر سکتا ہے)

[123] مرزا ناصر احمد: ہاں! اگر آنحضرت ﷺ کے ارشادات کے مطابق ہے اور قانون ہے۔ کیونکہ الیکشن کمشنر کو آنحضرت ﷺ کے ارشادات اس طرح **Bind** نہیں کرتے۔ جس طرح قانون **Bind** کرتا ہے اور اگر قانون ہے تو اس کو قانون کی پابندی کرنی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس قسم کا قانون بن سکتا ہے اور بننا چاہئے؟

مرزا ناصر احمد: ''بن سکتا ہے'' تو میں نہیں کہہ رہا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزا ناصر احمد: ......میں کہتا ہوں کہ اگر قانون ہو تو اس کی پابندی کرنی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر قانون نہ ہو تو وہ دخل نہیں دے سکتا؟ پھر تو......

مرزا ناصر احمد: اگر قانون نہ ہو تو وہ دخل نہیں دے سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! ٹھیک ہے۔

Sir, while referring to the Declaration of Human Rights, you have not relied on any Article of the Declaration of Human Rights, but only on the opinion of one of the draftsmen? Isn't it so?

(جناب! آپ نے جب انسانی حقوق کے ڈکلیئریشن کی بات کی تھی تو آپ نے اس کی کسی دفعہ پر بھروسہ نہیں کیا۔ بلکہ صرف ان آراء پر جو دستاویزوں کے مسودہ بنانے والوں کے ساتھ تھے۔ کیا ایسا نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: میں سمجھا نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Annexure-I is opinion of Dr. Charles Malik of Lebanon. Is it not any Article of.....

(جناب یحییٰ بختیار: ذیلی کاغذ نمبر: ا، یہ تو رائے ہے ڈاکٹر چارلس ملک آف لبنان کی۔ کیا یہ تحریر میں نہیں ہے......)

مرزا ناصر احمد: یہ ہمارے محضر نامہ میں ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں! ***You have filed the Annexture.*** (جناب یحییٰ بختیار: آپ نے ذیلی کاغذ لگایا ہے نہ)

مرزا ناصر احمد: اس کی دفعہ......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Appendix.***

مرزا ناصر احمد: ......۱۸ ہے، وہ نوٹ کر لیں۔

[124] جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! تو ***Have you seen other provisions also?*** (آپ نے دوسری دفعات بھی پڑھی ہیں یا نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***Yes, I have.***

(مرزا ناصر احمد: ہاں! پڑھی ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***What is Article 29?***

(جناب یحییٰ بختیار: تو بتائیں دفعہ نمبر ۲۹ کیا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, I do not remember.***

(مرزا ناصر احمد: یوں مجھے یاد نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***That....***

مرزا ناصر احمد: نہیں، تو میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کو بتا رہا ہوں، آپ نے اگر دیکھا ہے یا نہیں اس کو......

مرزا ناصر احمد: میں نے بہت سے پمفلٹ دیکھے، ایک دو کتابیں دیکھیں۔ لیکن جس چیز میں مجھے دلچسپی نہیں ہوتی اس کو میرا حافظہ یاد نہیں رکھتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں ***Probably. But Sir, just like our Constitution says that you have the freedom of religion subject to law, Public order and morality, Article:29 places similar restriction.... similar.... I don't say exactly the same.... on the Human Rights that they also have to be subject to some sort of restirction.***

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن جناب جس طرح ہمارا دستور کہتا ہے کہ آپ کو قانون

کے اندر رہ کر اور امن عامہ اور اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے پابندیوں کے ساتھ مذہبی آزادی کا حق حاصل ہے تو اسی نوعیت کی اس سے تقریباً ملتی جلتی انسانی حقوق پر بھی پابندیاں عائد ہیں)

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ پھر جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ۱۹۴۸ء میں Universal Declaration of Human Rights (انسانی حقوق کا عالمگیر منشور) کی ابتداء ہوئی اور یہ محض اصولی چیز ہے۔ جس کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ ان تمام ممالک نے جو یو.این.او میں شامل ہوئے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں ***I am not disputing that. I am just saying that the Right is also not absolute, but subject to restrictions.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں اس سے اختلاف نہیں کر رہا ہوں۔ حق قطعی نہیں ہے پابندیوں سے مشروط ہے)

125 مرزا ناصر احمد: ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! *This is all?* (بس یہی بات ہے)

مرزا ناصر احمد: لیکن نہیں۔ میں اس سے بھی زیادہ کوئی بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد ایک بہت بڑا شعبہ قائم ہوا اور بڑے ماہرین کی خدمات حاصل کی گئیں۔ بہت خرچ اس کے اوپر ہو رہا ہے اور انہوں نے ایک ایک *Human Right* (انسانی حق) کو لے کر اس کے *Covenants draw* کرنے شروع کئے ہیں اور چونکہ ان لوگوں کو مذہب سے اتنی دلچسپی نہیں۔ اس لئے *Freedom of speech* (آزادی گفتار) اور دوسرے جو تھے، کچھ *Covenants* بنا لئے ہیں۔ کچھ پوائنٹس پر، اور کچھ ابھی نہیں بنے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پڑھ رہا ہوں جو آپ نے فائل کیا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***The philosophy of the Bill of Rights was put into enduring word by the Arab scholar and Philosopher Dr. Charles Malik of Lebanon. Dr. Malik who was a member of the Commission on Human Rights of the United Nations, helped draft a Declaration of Human***

Rights for the United Nations. Dr. Malik stated that he deemed to be fundamental principles of civil rights:

1- That human person is more important than racial, national or other group to which he may belong.

2- The human person's most sacred and inviolable possessions are his mind and his conscience, enabling him to perceive the truth, to choose freely, and to exist."

Now, Sir, I would respectfully ask you that......

(جناب یحییٰ بختیار: انسان حقوق کے بل کے پیچھے جو فلاسفی کارفرما تھی اس کو فلسفے کے ایک عرب اسکالر ڈاکٹر چارلس ملک آف لبنان نے ابدی الفاظ میں قلمبند کیا ہے۔ ڈاکٹر ملک جو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن کے ممبر تھے۔ اقوام متحدہ کے لئے انسانی حقوق کا منشور بنانے میں مددگار رہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اجتماعی معاشرتی حقوق کا بنیادی اصول یہ معلوم ہوتا ہے:

۱...... ایک انسان نسلی، قومی یا دوسرے گروہوں سے زیادہ اہم ہے جن کا وہ ایک رکن ہوسکتا ہے۔

۲...... ایک انسان کی مقدس ترین ملکیت اس کا ذہن اور ضمیر ہیں جو اسے سچ کو پہچاننے، آزادانہ انتخاب کرنے اور موجود ہونے کے قابل بناتے ہیں۔

اب میں بعد احترام عرض کروں گا)

مرزا ناصر احمد: *Universal Declaration of Human Rights.* (انسانی حقوق کا عالمگیر منشور) جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے اس کی جو دفعہ نمبر ۱۸ ہے۔

126 جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! ٹھیک ہے۔ لیکن میں یہاں پوچھتا ہوں کہ آپ نے اس پر *Rely* کیا۔

Has any motion or resolution before the House suggested even in the most remotest way that anybody will not be allowed....

(مگر کیا کسی ریزولیوشن یا قرارداد نے ایوان کے سامنے دور دور بھی یہ تجویز رکھی ہے کہ کسی کو مداخلت کا حق نہیں ہوگا......)

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ وہ تو ایک شخص کی رائے، جس کی اہمیت ہے کچھ، صرف یہ کہنے کے لئے کہ انسان کے اندر اس کا جو دل و دماغ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: کسی نے یہ تو نہیں Suggest (تجویز) کیا کہ آپ کو سوچنے کی آزادی نہیں ہے۔

That you have not the freedom of thought or mind or conscience or the way you seek the truth. Nobody has suggested it anywhere. On the contrary, the Resolution which has come before the House.....

(کہ آپ کو سوچ کی آزادی نہیں ہے یا فہم و عقل یا ضمیر کی آزادی نہیں ہے۔ حق کی تلاش میں کسی نے کہیں بھی اس کی طرف اشارہ نہیں کیا۔ بلکہ دوسری طرف جو ریزولیوشن کہ ایوان کے سامنے آیا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! میں اب سمجھ گیا پوائنٹ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں ***.... guarantees that you will have your human rights and fundamental right,....***

(جناب یحییٰ بختیار: اس کی گارنٹی دیتا ہے کہ آپ کا اپنا انسانی حق برقرار ہے اور ساتھ ہی بنیادی حق)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: .... right to practise and profess and.... (جناب یحییٰ بختیار: کہ اس پر اعتقاد رکھیں اور عمل پیرا ہوں)

(میں اب سمجھا)

مرزا ناصر احمد: اب میں پوائنٹ سمجھ گیا ہوں، پہلے نہیں میں سمجھا تھا۔ بات یہ ہے کہ دو یہاں ریزولیوشن پیش ہوئے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ایک موشن ہے اور ایک ریزولیوشن۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! ایک موشن ہے۔ ایک ریزولیوشن ہے۔ ریزولیوشن پیپلز پارٹی

کی طرف سے یا حکومت کی طرف سے؟

[127] جناب یحییٰ بختیار: ریزولیوشن گورنمنٹ کی طرف سے نہیں ہے، موشن ہے۔

مرزا ناصر احمد: موشن ہے، *Motion* گورنمنٹ کی طرف سے ہے۔ یہ میں *Clarification* چاہتا تھا۔ جو موشن ہے اس میں جہاں تک اس کے الفاظ ہیں وہ آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ لیکن حکومت کی پارٹی کے ذمہ دار آدمیوں نے جو اس کے بعد تقاریر کی ہیں وہ اس سے اتفاق نہیں کرتے اور اس وجہ سے جو ایک بالکل سیدھی سادی بات تھی۔ اس کو...... دونوں کو اکٹھا کر کے...... تو اس کے متعلق ہم نے بات کی ہے اپنے محضر نامے میں۔ اگر وہ تقاریر حکومت کے ذمہ دار افراد کی طرف سے نہ ہوتیں۔ جو ہوئی ہیں تو اس کی ضرورت نہیں تھی۔ پھر ان کو، دونوں کو علیحدہ کرنا پڑتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ یہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ:

"The human person's most sacred and inviolable possessions are his mind and his conscience."

Are they going to be affected in any way, as far as your community is concerned, by any motion or resolution, in enabling you to perceive the truth, to choose freely, and to exist?

مرزا ناصر احمد: جب یہ اعلان کیا گیا کہ ہم جماعت احمدیہ کے متعلق وہ فیصلہ کریں گے جو یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ان اعلانات کے نتیجہ میں یہ چیز یہاں اس شکل میں پیش کرنی پڑی، ورنہ ضرورت کوئی نہیں تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! اعلان میں تو زیادہ سے زیادہ یہی تھا ناں جی کہ جماعت احمدیہ کو ایک *Non-Muslim minority declare* (غیر مسلم اقلیت ڈکلیئر) کیا جائے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, if you are declared, to put it very bluntly....

(جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ کو واشگاف الفاظ میں ڈکلیئر کر دیں......)

[128] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... a non- Muslim minority,....*
(جناب یحییٰ بختیار: غیرمسلم اقلیت......)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... will they stop you from considering Mirza Ghulam Ahmad as a Prophet or as your hero or your leader, or stop you from prayers, or stop you even from thinking, believing, that you are a Muslim?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا وہ روک دیں گے آپ کو مرزا غلام احمد کو نبی ماننے سے یا پیر ماننے سے یا نماز پڑھنے سے یا حتیٰ کہ آپ کو یہ سوچنے سے کہ آپ مسلمان ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *Or propagating?*

(مرزا ناصر احمد: یا پھیلانے سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, nobody can stop you from propagating either. You can say whatever your faith is.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں! آپ کو پھیلانے سے بھی نہیں روک سکتے؟ آپ کا جو عقیدہ ہے کہہ سکتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *تو what purpose would it serve you?*
(مرزا ناصر احمد: اس سے آپ کو فائدہ کیا ہوگا؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So, that is, I say, that why should you object to it?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کیوں اعتراض کرتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, what purpose would it serve you to declare us as a non-Muslim minority?*

(مرزا ناصر احمد: ہم کو غیرمسلم اقلیت قرار دے کر کیا مقصد برآری ہوگی؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I want to know your point*

of view; and I will explain my point of view or the point of view of those who want me to explain their point of view. But I am just at the moment asking you. How is it going to affect you? Because as far as your fundamental rights of religion are concerned, they will be protected.

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کا نکتہ نگاہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہے؟ میں اپنا نکتہ نگاہ واضح کرتا ہوں یا ان اشخاص کا جو چاہتے ہیں کہ ان کا زاویہ نگاہ واضح ہو تو میں سردست یہ پوچھ رہا ہوں کہ آپ پر یہ کیسے اثر انداز ہوگا۔ کیونکہ جہاں تک آپ کے بنیادی حق اور مذہب کا تعلق ہے تو ان کا پورا تحفظ ہوگا)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! ہم پر اس کا یہی اثر ہے کہ وہ ہمارے پاکستانی شہری بھائی جو ہیں ان کے اوپر یہ بڑا سخت دھبہ لگے گا کہ اس ملک میں اس قسم کا بھی کوئی ریزولیوشن پاس ہوسکتا ہے۔ اگر ہمیں اپنے ملک سے پیار ہے......

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, but there are Parsis, there are Christians and they are also patriotic Pakistanis.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہاں آخر پارسی بھی رہتے ہیں۔ عیسائی بھی رہتے ہیں اور یہ سب حضرات محب وطن پاکستانی ہیں)

[129] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *They are also patriotic Pakistanis and they feel that they are not treated properly?*

(مرزا ناصر احمد: ہم بھی محب وطن پاکستانی ہیں۔ مگر ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ مناسب برتاؤ نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, That is a different thing. They should be treated properly. If some political party or Government or Legislature is not treating them properly, I am not justifying that. But I am just saying that how are their rights affected as far as the religion is concerned? Can they not pray according to their religion?*

Can they not preach their religion, profess their religion, propagate thier religion?

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ وہ ایک جدا بات ہے۔ ضرور ان کے ساتھ مناسب برتاؤ ہونا ہے۔ اگر کوئی سیاسی پارٹی یا حکومت یا قانون ساز ادارہ احمدیوں کے ساتھ نامناسب برتاؤ رکھے ہوئے ہے تو میں اس کا جواز پیش نہیں کر رہا ہوں۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ جہاں تک ان کے مذہب کا تعلق ہے کس طرح ان کے حقوق پر اثر پڑ رہا ہے۔ کیا وہ اس طرح عبادت نہیں کرتے۔ جیسے ان کا مذہب بتاتا ہے۔ کیا وہ اپنے مذہب کی ترویج پر پروپیگنڈا یا تبلیغ نہیں کر سکتے)

مرزا ناصر احمد: صرف یہ ہے کہ ان کی عزت پر ہاتھ ڈالا گیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! ***Then any citizen can come and say that it should not be done. That is a different right.*** (اگر کوئی شہری فرد ذاتی طور پر آ کر کہہ دے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے وہ جدا بات ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ آپ کے یہ......

جناب یحییٰ بختیار: کسی چیز سے پیار نہیں کرنا چاہئے؟

مرزا ناصر احمد: جو چیز آپ پوچھنا چاہتے ہیں وہ میں نہیں سمجھا۔ پھر اس وقت سوال کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ آپ نے یہ ***Declaration Human Rights*** (انسانی حقوق کا ڈکلیریشن) کا کہا ہے اور باقی ***religious freedom*** (مذہبی آزادی) کے بارے میں کہا ہے۔ اس کا سوال اٹھتا ہی نہیں۔ ***How can the question arise? Nobody is going to violate your right to profess any religion, to practise any religion, to feel what you like, to have any faith you want, that is not.....***

(سوال کیسے پیدا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی مذہب کا اظہار کرے۔ کسی مذہب پر عمل، کسی چیز کو پسند کرنے کے لئے آپ کے حق کو پامال نہیں کرے گا)

مرزا ناصر احمد: اب ***Material thinking*** (ٹھوس حقیقی سوچ) ہے یہ میں یہ کہتا ہوں کہ کسی کو حق نہیں کہ مجھے غیر مسلم کہے۔

[130] ***Mr. Yahya Bakhtiar: No, that is different. But***

I am just saying that your religion will not be affected because nobody is going to stop you from....

(جناب یحییٰ بختیار: یہ علیحدہ بات ہے بلکہ میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کا مذہب متاثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ آپ کو نہیں روکے گا)

Mirza Nasir Ahmad: ***But my religion is affected; and if my religious feelings and passions are affected, my religion is affected.***

(مرزا ناصر احمد: دیگر میرا مذہب متاثر ہوا ہے اور اگر میرے مذہبی جذبات اور احساسات متاثر ہو رہے ہیں تو میرا مذہب متاثر ہوا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You have not clarified as to how? Because you will be allowed to say your prayers, you will be allowed to call whatever name you want, by the name of Ahmadi or whatever you like.***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اس کی وضاحت نہیں کی کہ کیسے، کیونکہ آپ کو نمازیں پڑھنے کی اجازت دی جائے گی۔ آپ اپنے آپ کسی بھی نام جو چاہیں احمدی یا جو بھی پسند کریں اس سے اپنے کو متعارف کرنے کی اجازت ہوگی)

مرزا ناصر احمد: ہم آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور یہ کلیم کیا گیا ہے کہ ان کی مسجدیں لے لو اور ان کی فلاں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no, I am not....***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں! میں نہیں......)

مرزا ناصر احمد: ......لے لو اور فلاں لے لو۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, once you are declared a minority, your rights are protected, Mirza Sahib.***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ اقلیت قرار ہوگے تو آپ کے حقوق کا تحفظ ہوگا)

Mirza Nasir Ahmad: ***No.*** ہاں، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: ***If you are not declared a***

minority, then I am not sure if your rights will be protected.

Mirza Nasir Ahmad: *Then we don't want our rights to be protected.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *It is up to you.*

مرزا ناصر احمد: ہاں! بالکل!!

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, I go to your main point when you said that if you proclaim that you are a Muslim,* [131] *everybody should consider that you are a Muslim and treat you as a Muslim without questioning your proclamation. And then you further say in your address.... which I mentioned before.... of 21st June, that:*

"God Almighty will demonstrate through his designs who is a believer and who is a disbeliever."

Now, Sir, if inspite of the fact that you declare and proclaim that you are a Muslim, and still I announce or anybody announces that you are not a Muslim, will that be interfering with your fundamental rights.

(جناب یحییٰ بختیار: اب میں آپ کے خاص نکتہ کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ آپ کہتے ہیں کہ اگر میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو ہر ایک شخص کو چاہئے کہ مجھے مسلمان سمجھے اور آپ کے اعلان پر بغیر اعتراض کیے آپ کو مسلمان سمجھنا چاہیئے۔ پھر آپ مزید یہ بھی کہتے ہیں اپنے ۲۱ رجون کے خطبے میں جس کا میں نے ابھی ذکر کیا کہ:

''اللہ تعالیٰ دکھادے گا اپنی تجویز سے کہ کون مومن ہے اور کون کافر ہے۔''

اب جناب! باوجود اس کے کہ آپ اعلان کرتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں تو میں یا کوئی شخص باوجود آپ کے اعلان کے بزور اعلانیہ کہتا ہے کہ نہیں آپ مسلمان نہیں ہیں تو اس طرح کہنے سے کیا آپ کے بنیادی حقوق میں رخنہ اندازی ہوئی)

مرزا ناصر احمد: یہاں یہ سوال نہیں ہے کہ زید بکر کو مسلمان کہتا ہے یا نہیں۔ سوال یہ

ہے کہ کیا یہ حکومت کا حق ہے کہ کسی کو دنیاوی لحاظ سے، سیاسی لحاظ سے، غیر مسلم قرار دیدے اور اس کا اعلان کر دے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر، اگر......

مرزا ناصر احمد: آپ مثال دے دیتے ہیں زید اور بکر کی۔ زید بکر کی جو ہے، جو معاملہ ہے وہ تو ہم اتنے پیار سے ان کو سمجھا دیتے ہیں کہ وہ، وہ ہمارا کوئی جھگڑا کوئی نہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: *نہیں , supposing somebody says that you are not a Muslim....*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: ......اگر کہیں تو *You will not mind that?* (آپ محسوس نہیں کرو گے؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں! ہمیں بالکل غصہ نہیں آئے گا۔ *Mind* سے زیادہ میں کہہ رہا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *If the law says or the Legislature says that, then you consider it as interference with your rights?*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن اگر قانون یا قانون ساز ادارہ ایسا آپ کو کہے تو کیا آپ کی نظر میں یہ آپ کے حقوق میں مداخلت ہوئی؟)

[132] مرزا ناصر احمد: ہاں! اگر حکومت اس بات میں دخل دے تو ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کو یہ حق نہیں ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, the right which you claim for yourself, do you concede the same right to others also?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب! جس حق کے آپ خود دعویدار ہو رہے ہیں کہ کیا یہی حق آپ دوسروں کے لئے بھی تسلیم کرتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *To everybody else.*

(مرزا ناصر احمد: ہر ایک کے لئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes. They could also....***

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہاں میں وضاحت کر دوں کہ ایک یہ ہم نے بڑا سوچا۔ یعنی آخر یہ ہمارا کام ہے ناں...... ہمارے سے مراد ہم سب کا جو یہاں بیٹھے ہیں...... کہ بڑے لمبے عرصے سے علماء کی طرف سے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگائے گئے، تو کوئی سوچا ہم نے بڑا کہ اس میں کوئی Sense (سوجھ بوجھ) ایسی چاہئے جس کی تھوڑی بہت کوئی Justification (جواز) بھی ہو سکے۔ تو ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ ان فتاویٰ کا یہ مطلب ہے کہ ان کے نزدیک جن پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے ان کے اعتقادات یا اعمال اللہ کو پسند نہیں اور قیامت والے دن ان سے مواخذہ کیا جائے گا۔ ہمارے نزدیک ان فتاویٰ کا اس سے زیادہ اور مطلب نہیں اور سیاسی طور پر کسی کا یہ حق نہیں ہے کہ ان تین احادیث کی روشنی میں جو محضر نامے میں ہیں۔ سیاسی طور پر کسی حکومت کو حق نہیں ہے کہ کسی فرقے کو کافر قرار دے۔ کیونکہ اگر کافر قرار دینے کی بنیاد رکھی جائے فرقوں کے فتاویٰ پر تو چھوٹا سا نمونہ ہمارے محضر نامے میں پیش کر دیا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ فرقے کی اس میں نہیں کہہ رہا جی۔ اگر اسلام کی بنیاد پر یہ کہا جائے کہ جو اسلام کے Essentials (ضروری ارکان) سے منکر ہے؟

مرزا ناصر احمد: پانچ ارکان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ تو ٹھیک ہے، میں نے کہا۔

[133] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***And then you said that you extend the same right and concede the same right to others which you claim for yourself, and, of course, the same courtesy.....***

(جناب یحییٰ بختیار: اور پھر آپ کہتے ہیں کہ آپ دوسروں کو بھی وہی حق دیتے ہیں اور ان کا بھی وہی حق تسلیم کرتے ہیں جس کے خود دعویدار ہیں اور وہی شائستگی ان کو جو اپنے لئے چاہتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***The same courtesy.***

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں۔ وہی شائستگی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... courtesy which you expect from them. Sir, you said in your speech that when you say that you are a Muslim.... then Mr.Bhutto or Mufti Mahmood or Maulana Maudoodi......*

(جناب یحییٰ بختیار: اپنے لئے وہی شائستگی جوان سے توقع رکھتے ہیں۔ جناب اپنی تقریر میں آپ نے جب کہا کہ آپ مسلمان ہیں تو مسٹر بھٹو یا مفتی محمود یا مولانا مودودی......)

مرزا ناصر احمد: یہاں جب میں...... ایک میں ***Clear*** (واضح) کردوں یہاں۔ جب میں نے "مسٹر بھٹو" کہا تو ***A member of People's Party*** (پیپلز پارٹی کے ایک رکن سے) مراد تھی۔ پرائم منسٹر نہیں مراد تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں! اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، فرق پڑتا ہے ناں۔ ***Explanation*** (وضاحت) اس کا چاہئے۔ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں بھٹو صاحب کو چھوڑتا ہوں۔

I just say Mufti Mahmood, he has got no right to say that you are not a Muslim. Similarly, you have no....

(میں کہتا ہوں مفتی محمود۔ ان کو کوئی حق نہیں کہ وہ کہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں۔ اسی طرح آپ کو کوئی حق نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *I have got no right to say that Mufti Mahmood is a non-Muslim.... in this sense, in this sense.*

(مرزا ناصر احمد: مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میں کہوں کہ مفتی محمود ایک غیر مسلم شخص ہیں اس معنی میں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں! ***you have no right?***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***No right.***

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں۔ کوئی حق نہیں پہنچتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: In other sense?

(جنابِ یحییٰ بختیار: کس معنی میں پہنچتا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: وہ تو یہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ہمارے بانی سلسلہ نے لکھا ہے......

Mr. Yahya Bakhtiar: And if they say that you are not a Muslim in same other sense?

(جناب یحییٰ بختیار: تو وہ بھی ایسے ہی کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس معنی میں نہیں بلکہ اس معنی میں مسلمان نہیں ہیں۔ پھر؟)

[134]***Mirza Nasir Ahmad: In other sense, yes, they do say it. No, they do say it, and it makes no difference.***

(مرزا ناصر احمد: کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ تو کہتے ہی رہتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but we should be clear about the sense. In which sense you say that they should call you a Muslim?

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ بات صاف ہونی چاہئے کہ معنی سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ کس معنی میں آپ بتائیں کہ وہ آپ کو مسلمان کہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہمارے خیال میں ان کے عقائد...... جیسا کہ میں نے بعض عقائد کا ذکر کیا اپنے محضرنامے میں...... یا بعض اعمال جو ہیں، وہ جو ہم اسلام سمجھتے ہیں، ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کو پیارے نہیں ہیں۔ اس سے زیادہ اور کوئی نہیں۔ باقی یہ کہ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نے سلوک کرنا ہے۔ وہ رحمٰن اور رحیم ذات ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ چاہے تو سب کو بخش دے......

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ......

مرزا ناصر احمد: ......ایک انسان، عاجز انسان کو کوئی حق ہی نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ خدا تعالیٰ نے ضرور ان کو......

Mr. Yahya Bakhtiar: Something in emotions,

جذبات میں، الیکشن کے جوش میں، کسی مولانا نے دوسرے کو کافر کہہ دیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ناں، ناں، ناں، ناں! پچھلی صدیوں سے۔ الیکشن کا

جوش تو اب آیا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, let us see on the basis of the principle.*

مرزا ناصر احمد: الیکشن کا تو یہ جب سے پاکستان بنا اس وقت سے بھی ہم نے شور مچایا کہ الیکشن ہو ہی نہیں رہے۔ تو الیکشن کا شور بھی دہا رہا۔ پہلی دفعہ ۱۹۷۰ء میں، کہتے ہیں، پہلی دفعہ جوش نکلا الیکشن کا۔ یہ تو سینکڑوں سال پرانے ہیں فتاویٰ جن کا ذکر کیا ہم نے۔

[135] جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کا خیال ہے کہ سوچ سمجھ ہیں؟ یہ جوش سے نہیں دیئے گئے؟

مرزا ناصر احمد: اس کے معنی اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں وہ نہیں کہتا فتوے آپ کے خلاف۔ وہ جو آپس میں دیتے رہے؟

مرزا ناصر احمد: آپس میں، انہی کی، میں بھی انہی سے بات کر رہا ہوں کہ ان کا یہ ہے کہ وہ انہوں نے کہا کہ یہ چیزیں ان کے نزدیک ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پیاری نہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, the Ahmadi Community believes that Mirza Ghulam Ahmad was a Prophet of God?*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! کیا احمدیہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد خدا کا رسول تھا؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** No.*

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Was he a "Nabi"?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا وہ نبی تھا؟)

(مرزا امتی نبی تھا)

***Mirza Nasir Ahmad:** The Ahmadiyya Community does not believe that. The Ahmadiyya*

Community believes that he was "Ummati Nabi", and there is a lot of difference between the two.

(مرزا ناصر احمد: احمدیہ فرقہ اس کا بھی اعتقاد نہیں رکھتا۔ احمدی فرقہ کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ "امتی" نبی تھا اور ان دونوں میں زبردست فرق ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, that is fact that you will clarify. But....*

(جناب یحییٰ بختیار: اس فرق کو آپ واضح کریں گے......)

مرزا ناصر احمد: نہیں، خالی آپ نے فرمایا کہ مجھے خالی نبی کے نام سے نہ بلاؤ......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** First I said Prophet, '........*

(جناب یحییٰ بختیار: پہلے میں نے کہا تھا رسول......)

مرزا ناصر احمد: امتی نبی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... and then I said Nabi....*

(جناب یحییٰ بختیار: اور پھر کہا نبی......)

مرزا ناصر احمد: امتی نبی۔

[136] ***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... and you qualified it as "Ummati Nabi"*

(جناب یحییٰ بختیار: اور آپ نے اس کو قید لگا کر امتی نبی کر دیا)

مرزا ناصر احمد: امتی نبی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now Sir, will you clarify and define "Ummati Nabi?" How is he different from a real "Nabi" or "Nabi"?*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب! آپ وضاحت کریں اور امتی نبی کے معنی کو معین کریں کہ امتی نبی کس طرح مختلف ہے اصلی نبی سے یا نبی سے؟)

مرزا ناصر احمد: امتی نبی' کے یہ معانی ہیں کہ وہ شخص جو نبی اکرم ﷺ کے عشق اور محبت میں اپنی مذہبی زندگی گزار رہا ہے اس کو ہم امتی کہیں گے۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے: "ان

کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ‘‘ (میری اتباع کروگے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو پاؤ گے۔

تو امتی کے معنی ہیں اتباع کرنے والا اور اتباع، اتباع میں فرق ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نبی اکرم ﷺ کے کامل متبع تھے اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی روحانی برکت اور فیض نبی اکرم ﷺ کی اتباع کے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتا۔ لیکن محمد ﷺ سے قبل...... وہاں پھر تعداد میں بڑا فرق ہے...... ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ اس جھگڑے میں پڑنے کی بات نہیں۔ بہرحال، ہزارہا، ہزارہا انبیاء آئے اور کہیں مذہبی لٹریچر میں، بائبل اور انجیل اور دوسرے جو مذاہب کی کتب ہیں، کہیں یہ ہمیں نظر نہیں آتا کہ مثلاً بنی اسرائیل کے انبیاء حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور افادۂ روحانی کے نتیجہ میں نبوت کے مقام تک پہنچے۔ میرے علم میں کہیں نہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہے ہی کوئی نہیں۔ اس واسطے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا اور دوسرے کسی شرعی نبی کا یہ مقام نہیں تھا کہ ان کی کامل اتباع، اس قسم کی محبت جو ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی حاصل کرسکیں۔ یہ صرف آنحضرت ﷺ کے بعد ایک تاریخی...... مذاہب انسانی کے اندر ایک عجیب انقلابی نئی چیز پیدا ہوئی کہ اب کوئی شخص کسی قسم کا بھی روحانی رتبہ حاصل نہیں کرسکتا۔ یعنی عام جو ہے اچھا نیک آدمی، وہ بھی نہیں بن سکتا جب[137] تک وہ آنحضرت ﷺ کی اتباع نہ کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ان کی امت سے نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: اور امت...... امت میں سے نہ ہو، اور ''امتی'' کے معانی ہیں اپنا کچھ نہیں، جو کچھ ہے وہ محمد ﷺ سے حاصل کیا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''امت'' کی کیا **Definition** (اصطلاح) آپ دیں گے۔ اس **Sense** (معنی) میں؟

مرزا ناصر احمد: اس **Sense** (معنی) میں ''امتی'' کی **Definition** (اصطلاح) میں دے سکتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: محمدیہ، امت محمدیہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ''امتی'' کے معنی ہیں آنحضرت ﷺ کی اتباع کرنے والا اور ''امت'' کے معانی ہوں گے وہ جماعت جس میں کروڑہا آدمی اس وقت تک پچھلے چودہ سو سال میں پیدا ہوئے جو نبی اکرم ﷺ کے متبع تھے اور ان میں لاکھوں ایسے تھے جنہوں نے انتہائی

جانفشانی اور جدوجہد کے ساتھ نبی اکرمﷺ کی پیروی اور آپ کے اسوہ کی پیروی کی کوشش کی اور اس کے نتیجہ میں وہ اولیاء اور ابدال اور قطب اور مجددین بنے تو اب جو کچھ آنحضرتﷺ کے بعد ملتا ہے روحانی طور پر، وہ صرف اس صورت میں ملتا ہے کہ انسان جو ہے وہ اپنی زندگی پر نبی اکرمﷺ کا رنگ چڑھائے۔

(کیا امتی نبی بھی امت رکھ سکتا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: کیا امتی نبی اپنی بھی امت رکھ سکتا ہے؟ یا اسی امت میں ہوگا وہ؟

Can he have his own Ummat? (کیا وہ اپنی امت علیحدہ رکھ سکتا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! آنحضرتﷺ کے بعد......

Mr. Yahya Bakhtiar: Separate?

مرزا ناصر احمد: ......ایک ہی امت ہے، اور وہ امت محمدی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدی کوئی علیحدہ امت نہیں بن سکتی؟

مرزا ناصر احمد: ہو ہی نہیں سکتے۔ یعنی اگر کسی نے لفظ استعمال کر دیا، احمدی نے، تو وہ......

[138] جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں! *I am just asking for clarification.* (میں محض وضاحت چاہتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! میں نے اسی واسطے کیا ہے تو وہ اس **Sense** (معنی) میں نہیں ہوا استعمال۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ یہ فرمایئے کہ شرعی نبی اور غیر شرعی نبی میں کیا فرق ہے؟

مرزا ناصر احمد: شرعی نبی وہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی شریعت نازل ہو، اور غیر شرعی نبی وہ ہے جو پہلے شرعی نبی کی شریعت پر عمل کرائے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کے انبیاء کے متعلق قرآن کہتا ہے: یحکم بہ نبیون الذین اسلمو للذین ھادو کہ بنی اسرائیل میں ایسے انبیاء آتے رہے...... اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے...... جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرواتے تھے لوگوں کو۔ اپنی ان کی کوئی شریعت نہیں تھی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But he can't give his own laws?*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ اپنے قانون نہیں دے سکتے تھے)

اپنے قانون ان کے نہیں ہوئے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اپنے کوئی...... اپنی کوئی شریعت نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی *Interpret* (ترجمانی) کرے گا جو......

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ سارا وہ...... سوائے ایک چھوٹے سے فرق کے۔ وہ ذرا باریک فرق ہے۔ اس کے یہاں لانے کی ضرورت نہیں۔

[139] ***Mr. Yahya Bakhtiar:** And, Sir, do you know that Muslims generally belonging to various schools of thought do not accept Miaza Ghulam Ahmad as Prophet, "Ummati" or of any other kind?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور جناب کیا آپ کو معلوم ہے کہ مسلمان جو عام طور پر مختلف مکاتیب فکر سے متعلق ہیں وہ مرزا غلام احمد کو نہ رسول مانتے ہیں، امتی یا کسی قسم کا بھی)

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And they believe that there could be no Prophet of Allah after Prophet Muhamamd (Peace be upon him)?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور ان کا یہ اعتقاد ہے کہ رسول محمد ﷺ کے بعد اللہ کا نبی کوئی بھی نہیں ہو سکتا؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** Who, who? What do you mean by "they"?*

(مرزا ناصر احمد: لفظ ''ان'' سے آپ کیا مطلب لیتے ہیں؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I mean not you, but the rest of the Muslims, or........*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا مطلب ہے کہ آپ نہیں مگر دیگر تمام مسلمان......)

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... generally, may be somebody, generally.*

(جناب یحییٰ بختیار: عمومی طور پر شاید کوئی شخص......)

مرزا ناصر احمد: نہیں، بڑے بزرگ ہمارے، سلف صالحین میں سے، وہ ہیں جنہوں نے اس مسئلہ کو حل کیا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, I am asking you of generally the Muslims, generally.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے عمومی طور پر مسلمانوں کے بارے میں پوچھ رہا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *Today? Today?*

(مرزا ناصر احمد: آج؟ آج؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Today, yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: آج، جی ہاں!)

مرزا ناصر احمد: یعنی جو پہلے تھے سلف صالحین......

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, I am not.....*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ میں نہیں......)

[140] مرزا ناصر احمد: ہمارے بزرگ، ان کی باتیں نہیں ہم کرتے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اس وقت؟

جناب یحییٰ بختیار: آج جو مسئلہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں! ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ نہیں، میں صرف وضاحت چاہتا تھا۔

(جو مرزا کو نہ مانے وہ کافر)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Is it a fact, Sir, that your community.... the leader of your community or your followers.... refer to those, who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Nabi of some sort, as not Muslims, or Kafirs?*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! کیا یہ واقعہ ہے کہ آپ کی جماعت میں آپ کی

جماعت کے لیڈران یا آپ کے پیروان لوگوں کو جو مرزا غلام احمد کو نبی یا کسی قسم کا بھی نبی نہیں مانتے۔غیر مسلم یا کافر کا حوالہ دیتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: کفر کے معنی کیا ہیں؟ یہ عربی کا لفظ ہے ناں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I said 'not Muslims', that's why I put it simply.

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا ''غیر مسلم'' یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کو بالکل سادہ طور پر پیش کیا)

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: First I put that way you can explain that the Kufr has....

(جناب یحییٰ بختیار: پہلے میرے سوال کا جواب دیں پھر توضیح کریں کہ یہ کفر ہے......)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں۔ میں نے آپ کی بات سنی اور سمجھی اور اسی کا جواب دے رہا ہوں۔ کافر کے لغوی معنی ہیں انکار کرنے والا۔ جو بانی سلسلہ کے اوپر ایمان نہیں لاتا۔ اگر ہم اسے یہ کہیں کہ وہ انکار کرنے والا ہے۔ تب بھی ہم موردالزام، اور اگر کہیں کہ وہ ایمان لاتا ہے تب بھی ہم موردالزام۔ وہ منکر ہیں بانی سلسلہ کے، اس واسطے وہ منکر ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: So according to you, they are not Muslims?

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کے مطابق وہ غیر مسلم ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: منکر ہیں۔

[141] جناب یحییٰ بختیار: منکر؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، حضرت ﷺ کے منکر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر کوئی مسلمان جو اللہ کے سچے بھیجے ہوئے نبی، ان میں سے کسی کو نہیں مانتا، وہ منکر ہو جاتا ہے وہ مسلمان نہیں رہتا تو یہ درست ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ لیکن ابھی میں بتا چکا ہوں کہ دنیاوی لحاظ سے، سیاسی جو تعریف ہے مسلمان کی اس کے لحاظ سے وہ کافر نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، سیاسی تعریف کی میں بات نہیں کر رہا۔ میں آپ کی

جماعت کی تعریف کی بات کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہمارے نزدیک جو سیاسی تعریف ہے مسلمان کی، وہ جماعت احمدیہ کے افراد پر اسی طرح لاگو ہے جس طرح دوسرے فرقوں کے افراد پر۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, now, you said that Mufti Mahmood has no right to say that you are not a Muslim.....***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب ابھی آپ نے کہا ہے کہ مفتی محمود کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ کہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں......)

Mirza Nasir Ahmad: ***And I have also said that I have got no right to call him a....***

(مرزا ناصر احمد: اور میں نے یہ بھی کہا ہے کہ مجھے حق نہیں پہنچتا کہ میں ان کو ایسا کہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... but you have in your..... I mean when I say 'you', I do not mean particularly you,....***

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن آپ نے تو کہہ دیا ہے اپنی......خصوصیت سے آپ نے تو میری مراد آپ نہیں ہوتے......)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... but leaders of Ahmadiyya Jamaat have called Muslims who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Nabi, as Kafir, as not Muslim, or pucca Kafir, I mean, to put it strongly....***

(جناب یحییٰ بختیار: بلکہ احمدی جماعت کے لیڈران نے ان مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے کافر کہا ہے۔ غیر مسلم کہا ہے۔ پکا کافر کہا ہے۔ میں عمداً درشت بن کر آپ سے کہہ رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***no doubt, Isn't it so?***

(جناب یحییٰ بختیار: واقعی! کیا ایسا نہیں ہے؟)

[142] مرزا ناصر احمد: میں نے ابھی بتایا تھا کہ ہم کفر کے لفظ کو دو معنوں میں استعمال کرتے ہیں اور صدیوں سے کرتے چلے آئے ہیں۔ایک کفر کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ اور وہ اس دنیا کی بات نہیں، وہ دوسری دنیا کی بات ہے اور اس Sense میں ہر فرقہ دوسرے کو پکے کافر سے بھی زیادہ پکا کافر کہتا ہے۔کچھ محضرنامے میں میں اور آپ کو دلچسپی ہو تو ہم آپ کو دوسری کتابیں دکھا دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں دیکھ چکا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: اور ایک معنی ہیں کفر کے، یا اسلام کے، سیاسی......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, ...

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں......)

مرزا ناصر احمد: جو اس دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: .... Sir, I am asking a simple question. If you claim a right for yourself that if you declare that you are a Muslim, Mufti Mahmood has no business to call you that you are not. Similarly, do you give this right to Mufti Mahmood that if you call him not Muslim or Kafir, he has also a right to call you Kafir and not Muslim? I am asking you this.... whatever may be the form

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! میں نے تو ایک سادہ سا سوال کیا ہے۔اگر آپ اپنے لئے کسی حق کا دعویٰ کرتے ہیں۔یعنی کہ آپ کو حق ہے اعلان کرنے کا کہ آپ مسلمان ہیں تو مفتی محمود کو کوئی سروکار نہیں۔اس سے کہ آپ مسلمان نہیں ہیں۔اسی طرح کیا یہ حق مفتی محمود کو بھی دیتے ہیں کہ اگر آپ ان کو غیر مسلم یا کافر کہیں تو ان کو بھی حق حاصل ہے کہ وہ آپ کو غیر مسلم کہیں جو شکل وصورت بھی ہو)

مرزا ناصر احمد: نہیں، فارم کو تو مجھے ظاہر کرنا پڑے گا ورنہ مطلب ہی غلط ہو جائے گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Then we are going to....

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ جس طرح میرا یہ حق ہے کہ میں یہ کہوں کہ فلاں فرقے کے لوگ نذر و نیاز، چڑھاوے چڑھاتے ہیں قبر پہ، وہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اسی طرح اس فرقے کا بھی یہ حق ہے کہ کہے کہ جماعت احمدیہ یہ کرتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور اس معنی میں وہ کافر ہے۔ یہ حق ہے ان کا۔

[143]***Mr. Yahya Bakhtiar:* Sir, in your address.... now I am changing a little bit, going to a different subject so that I can come back to the same subject again and clarify the position.... In your Annexure XI, which is called "Azeem Roohani Tajjaliyat"(عظیم روحانی تجلیات), Zamima(ضیمہ) No.XI, in that you stated, while praising Insaniyat(انسانیت) and the status of human- being in Islam, in that learned discourse you said.**

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! آپ نے اپنے خطاب میں (اب میں ایک مختلف بات پر آتا ہوں۔ تاکہ پھر اسی بحث کی طرف رجوع کروں۔ جو زیر غور ہے) آپ نے اپنے خطاب میں اپنی پوزیشن کی وضاحت ذیلی کاغذ نمبر گیارہ موسوم ''عظیم روحانی تجلیات'' ضیمہ نمبر۲ میں جہاں آپ نے انسانیت کی مدح فرمائی ہے اور انسان کے رتبہ کی اسلام کی رو سے تعریف کی ہے۔ ایک عالمانہ مقالہ میں ان الفاظ میں کی ہے)

''سب کو جذبات کے لحاظ سے ایک ہی مقام پر لا کر کھڑا کر دیا ہے اور یہ بڑی چیز ہے اس واسطے بات کرتے وقت بڑی ہدایتیں دی گئی ہیں۔ ہم بعض دفعہ لاپروائی کر جاتے ہیں۔ اپنے بھائی سے ایسا مذاق کرتے ہیں جو اس کو چبھنے والا ہوتا ہے۔ ایسا کرنا منع ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہے۔ پس انسان کے اوپر اس کے جذبات کا اتنا خیال رکھنے کی وجہ سے کتنا بڑا احسان کیا گیا ہے۔ ***Now what you stated just now, Sir, that*** (لیکن اب آپ کہہ رہے ہیں کہ) ایک ***Sense*** (معنی) میں ہم ان کو کافر کہتے ہیں۔ ***Is that not hit by your own teachings; do you not hurt their feelings?*** (کیا آپ نے اپنی ہی تعلیمات کو زک نہیں پہنچائی۔ کیا آپ ان کے احساسات کو چوٹ نہیں پہنچا رہے ہیں)

مرزا ناصر احمد: نہیں! اس لئے کہ جہاں انسانیت کے مقام کا سوال ہے وہاں مسلمان، ہندو، عیسائی اور بدھ ساروں کو: قل انما انا بشر مثلکم کہہ کے ایک مقام پر لا کھڑا کر دیا نبی اکرم ﷺ نے اور وہاں یہ مذہبی عقائد زیر بحث نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! بعض دفعہ چھوٹی بحث ہوتی ہے......

مرزا ناصر احمد: جی؟

[144] جناب یحییٰ بختیار: ......ابھی مثال کے طور پر آپ نے اس دن فرمایا کہ: ''میں امام جماعت احمدیہ ہوں۔'' پھر آپ کی طرف سے اسمبلی کو ایک لیٹر آیا کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے ***Head of the Community address*** (سربراہ جماعت کہہ کر مخاطب) کیا ہے۔

Should be addressed as Imam of Jamat. But in your address, do you show same courtesy? You know Maulana, Maudoodi is respected by his own people as Maulana, by his own Admirers. May be I don't think he is a learned man, maybe you don't think....

(آپ کہتے ہیں کہ آپ کو امام جماعت کہہ کر آپ سے تخاطب ہونا چاہئے۔ لیکن کیا آپ اپنے خطاب میں خود کوئی شائستگی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کر رہے ہیں؟ آپ کو معلوم ہے کہ لوگ مولانا مودودی کی عزت کرتے ہیں۔ ان کے مداح ان کو مولانا کہتے ہیں۔ چلئے میں نہیں خیال کرتا کہ وہ کوئی عالم شخص ہیں اور آپ بھی شاید نہیں خیال کرتے......)

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ نہیں......

(خود کو امام کہتے ہیں اور مولانا مودودی کو مسٹر مودودی، اس کی کیا وجہ؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: .... But let's show courtesy to call him Mr. Maudoodi you except to be called Imam. Now, these are the things which require clarification.

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن کیا آپ ان کو مسٹر مودودی کہہ کر خوش اخلاقی دکھا رہے

ہیں؟ اور ادھر خود اپنے لئے چاہتے ہیں کہ آپ کو امام کہا جائے۔ یہ وہ باتیں ہیں۔ جن کی وضاحت ہونی چاہئے)

مرزا ناصر احمد: ہوں، نہیں، یہ کہاں کہا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ضمیمہ نمبر:۲

مرزا ناصر احمد: نہ۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) ضمیمہ نمبر:۲ نکالو۔ یہ کون سا صفحہ ہے؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *I think page 12.*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا خیال ہے کہ صفحہ ۱۲)

مرزا ناصر احمد: Page 12 کے اوپر؟ ہاں، یہ ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I just who you the exact....*

Ycu say, Sir: "In other words....."

(جناب یحییٰ بختیار: میں ابھی آپ کو صحیح چیز دکھاتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: جی! میں نے یہ دیکھ لیا ہے۔ جو بات میں سمجھ نہیں سکا وہ یہ ہے کہ بھٹو صاحب کو تو ''مسٹر بھٹو'' کہیں تو ان کی بے عزتی نہیں ہوتی۔

145

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ہوتی۔

مرزا ناصر احمد: ......لیکن مودودی صاحب کو ''مسٹر مودودی'' کہیں تو ان کی بے عزتی ہو جاتی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس کی وجہ بتاتا ہوں۔ آپ کو کہ

Members of Jamat-i-Islami or other admirers of Maulana Maudoodi, call him Maulana Maudoodi.

(جماعت اسلامی کے ارکان یا مولانا مودودی کے دیگر مداح ان کو مولانا مودودی کہہ کر پکارتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *Or Pir Maudoodi.*

(مرزا ناصر احمد: یا پیر مودودی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, nobody calls him 'Pir Maudoodi.'* (جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پیر مودودی کوئی نہیں کہتا)

مرزا ناصر احمد: وہ تو نعرے لگتے ہیں: ''پیر مودودی زندہ باد''

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, no, normally on his writing now, Sir, in one of your annexures Nor. VI is written: 'Maulana Abul Ala'. Now I will call him 'Abul Ala' because that is the way he is addressed. He is a learned man. Similarly, Maulana's writings shows that he is a Maulana by his own Jamaat and by his admirers. Mufti Mahmood, he is qualified Mufti and he is addressed as such. But be little someone and say that, perhaps you don't think Maulana Maudoodi is a learned man, according to you, he is not Maulana,..........*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کا ایک ذیلی ملحقہ کاغذ سامنے ہے۔ جس میں مولانا ابوالاعلیٰ لکھا ہوا ہے۔ اب اگر میں ان کو ابوالاعلیٰ کہوں۔ کیونکہ یہی ان کا نام ہے تو وہ عالم شخص ہیں اور ان کی تصنیفات سے ظاہر ہے کہ وہ اپنی جماعت کی نظر میں اور مداحوں کے لئے مولانا ہیں۔ اسی طرح مفتی محمود، وہ سند یافتہ مفتی ہیں اور یہی کہہ کر ان کو خطاب کیا جاتا ہے۔ لیکن کوئی عزت گھٹانے لگے۔ ہاں شاید آپ نہیں خیال کرتے کہ مولانا مودودی کوئی عالم آدمی ہیں۔ وہ مولانا نہیں ہیں......)

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں! وہ یہ جو چیز......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... but, at the same time, you expect....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن دوسری طرف آپ توقع کرتے ہیں کہ......)

146 مرزا ناصر احمد: ......میں سمجھ نہیں سکا کہ اس جگہ پانچ لفظ پہلے ''مسٹر بھٹو'' سے تو تحقیر نہیں ظاہر ہوتی اور ''مسٹر مودودی'' سے تحقیر ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس بات کو میں نہیں سمجھ سکا۔ یعنی یہ کہ ان کو مولانا بھی کہا جائے اور ہر دفعہ وہ کہہ دیتے ہیں 'مولانا'۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو یہی کہہ رہا تھا جی کہ......

مرزا ناصر احمد: تو......لیکن یہ تحقیر کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You don't mean any Tehqeer. But you see, if you say Mr.Bhutto, Mr.Mufti, Mr.Maudoodi, one can understand. You put them in the same category. You say: 'Mr. Bhutto, Mufti Mahmood, Mr. Maudoodi.'***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ اس کو تحقیر نہیں سمجھتے۔ دیکھیں! اگر آپ کہتے ہیں مسٹر بھٹو، مسٹر مفتی، مسٹر مودودی تو بات سمجھ میں آتی ہے۔ اسی زمرہ میں آپ رکھیں مسٹر بھٹو، مسٹر مفتی، مسٹر مودودی)

مرزا ناصر احمد: یعنی میری غلطی......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I don't mind your saying....***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ جو چاہیں کہیں، میں نہیں محسوس کرتا)

مرزا ناصر احمد: نہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You are entitled to say that, but....***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کو ایسا کہنے کا حق پہنچتا ہے......)

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ***Entitled*** نہیں۔ یہاں سوال...... وہ تو میں سمجھتا ہوں...... تو پھر یہ ہوا کہ میں نے......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... out of respect, his followers feelings are hurt. You say nobody's feeling should be hurt. That is your lesson, and I appreciate....***

(جناب یحییٰ بختیار: مگر ان کے پیرو کے احساسات پر چوٹ لگتی ہے۔ ادھر آپ یہ فرماتے ہیں کہ کسی کے احساسات پر چوٹ نہ لگاؤ۔ آپ کا یہ ناصحانہ سبق ہے اور میں تعریف کرتا ہوں اس کی)

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ میرا ***Lesson*** (سبق) نہیں۔ بلکہ بڑی میری ***Firm Belief*** (قطعی یقین) یہ ہے۔ ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Your belief. But you....***

147 مرزا ناصر احمد: نہیں۔ یہ ساری دنیا میں ہمیں بڑا زبردست ہتھیار ملا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *You have said this to your followers that you should not hurt anybody's feelings.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ نے اپنے پیروؤں سے بھی یہ کہہ رکھا ہے کہ کسی کے احساسات پر چوٹ نہ لگائیں)

Mirza Nasir Ahmad: *We have to win humanity; that is how we should win the hearts of humanity for Muhammad (Sal-Allah Alaihe Wasallam)* محمد ﷺ......

(مرزا ناصر احمد: ہم انسانیت کو جیت چکے ہیں۔ اسی ذریعہ سے ہم کو انسانیت کے دلوں کو موہ لینا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, that's why I say....*

مرزا ناصر احمد: تو ہمیں بڑا Courteous ہونا چاہئے۔

(جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہ دوسروں کے لئے کیوں پسند نہیں کرتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That's why I say, Sir, that you demand courtesy for yourself and do not want to extend it to others?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا جناب اپنے واسطے تو شائستگی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مگر دوسروں کو شائستگی نہیں پہنچاتے)

Mirza Nasir Ahmad: *I do not demand any courtesy from you or anybody else.*

(مرزا ناصر احمد: میں کسی شائستگی کا آپ سے مطالبہ نہیں کرتا۔ نہ آپ سے نہ کسی اور سے)

ورنہ تو مطلب یہ ہوگا کہ میں اس آیت پر ایمان نہیں رکھتا کہ: ان العزة لله جميعا

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am not....*

مرزا ناصر احمد: تو......نہ، میں......

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am not suggesting that*

Maulana Maudoodi.....

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ مولانا مودودی......)

I don't demand any ......مرزا ناصر احمد: لیکن میں......نہیں میں

(میں اپنی ذات کے لئے کسی شائستگی کا مطالبہ نہیں کرتا) *courtesy for myself....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, not you. But....*

[148] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *.... but I must pay courtesy to all others.*

(مرزا ناصر احمد: لیکن پھر بھی میں شائستہ ہی رہوں گا اور شائستگی سے پیش آؤں گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is very nice, Sir, but your jamaat, if you don't personally, Maulana Maudoodi has not suggested, you would....*

Mr. Chairman: *I would suggest to the Attorney-General and the witness that definite questions should be put instead of MUNAZARA.* (مناظرہ)

(جناب چیئرمین: میری درخواست اٹارنی جنرل اور گواہوں سے یہ ہے کہ مناظرہ کو بند کریں اور سوالات شروع کریں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am sorry. I put the next.*

I was, Sir, dealing with the question of rights. If you claim a right, you concede the same right to others; if you claim courtesy because....

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے افسوس ہے اب میں آگے شروع کرتا ہوں۔ میں صحیح سوال کے ساتھ ڈیل کر رہا تھا۔ اگر آپ ایک حق کے اپنے لئے دعویدار بنتے ہیں تو دوسروں کو بھی اس کے دعویدار بننے کا حق دیجئے۔ اگر آپ اپنے لئے شائستگی چاہتے ہیں......)

Mr. Chairman: *A definite question may be put....*

(جناب چیئرمین: کوئی واضح نوعیت کا سوال کیجئے......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes. The Witness demands that he should be called "Imam of...."*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! گواہ مطالبہ کرتا ہے کہ مجھے امام کہو......)

***Mirza Nasir Ahmad:** No, not out of.... I did not want any courtesy. I just corrected because there is another person who occupies the chair of Sadar..... Sadar Anjuman-e-Ahmadiyya.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نہیں چاہتا اس خوش خلقی کو۔ میں نے صرف تصحیح کی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ ایک دوسرا شخص ہے جو اس عہدے پر ہے اس کو میں Correct (صحیح) کرنا چاہتا تھا) مجھے تو آپ 'مسٹر' بھی نہ کہیں تو میں اتنا خوش ہوں گا کہ کوئی حد نہیں۔ 'مرزا ناصر احمد' میرا نام ہے۔ آپ مجھے خالی 'ناصر' کہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, I was asking you some question whether you call those Muslims who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Prophet.... when I say 'Prophet', I mean in the sense of Ummati Nabi....*

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب! میں آپ سے یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا آپ ان مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں جو مرزا غلام احمد کو رسول نہیں تسلیم کرتے۔ رسول سے میرا مطلب امتی نبی نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... as Kafir?*

(جناب یحییٰ بختیار: کافر کے طور پر؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** As one who doesn't accept him as Ummati Nabi.*

(مرزا ناصر احمد: ایسا شخص جو ان کو امتی نبی تسلیم نہیں کرتا)

[149] ***Mr. Yahya Bakhtiar:** Have you also referred to them as....*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا وہ مسلمان اسلام کے دائرے سے باہر ہے، خارج ہے)

(مرزا کے منکر دائرہ اسلام سے خارج)

مرزا ناصر احمد: ......اسلام کے دائرے سے باہر ہیں، خارج ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *What does that mean?*

مرزا ناصر احمد: میں نے پہلے سے وہ کیا ہے......افسوس ہے، مجھے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، لیکن......

مرزا ناصر احمد: میرا قصور ہے، میں سمجھا نہیں سکا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *If anybody has said that....*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر کوئی یہ کہہ چکا ہو)

مرزا ناصر احمد: دائرہ اسلام سے خارج بھی، وہ کفر کے معنوں میں، دو معنوں میں استعمال ہوگا۔ ایک اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں جس کا فیصلہ اس نے کرنا ہے، کسی انسان کا حق ہی نہیں فیصلہ کرنے کا اور ایک یہاں سیاسی معنوں کے لحاظ سے۔ کوئی دائرہ اسلام سے خارج نہیں سیاسی معانی کے لحاظ سے۔ کوئی شخص جو خود کو مسلمان کہتا ہے، خواہ وہ دیوبندی ہوں، یا بریلوی ہوں یا دوسرے فرقے ہوں، ان میں سے کوئی بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں۔ اگر ہم یہ سیاسی تعریف نہیں کریں گے تو اتحاد مسلم ہو ہی نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں......سیاسی اور غیر سیاسی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی!

جناب یحییٰ بختیار: ''سیاسی مسلمان'' کی کیا تعریف ہے؟

(سیاسی مسلمان کی تعریف)

مرزا ناصر احمد: ''سیاسی مسلمان'' کی یہ تعریف ہے جو ہم نے یہ دی ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے؟ نکالو۔ جو آنحضرت ﷺ نے...... یہ تین احادیث ہیں۔ یہ سیاسی مسلمان جو ہے وہ اس کی تعریف بڑی اچھی طرح کر رہی ہیں۔ ایک دوسرے کو وہ...... میں ترجمہ پڑھ دیتا ہوں۔ یا کہیں تو عربی اور ترجمہ دونوں پڑھوں؟ یہ ترجمہ ہے۔ وقت[150] محفوظ کرتے ہیں اپنا۔ حدیث میں آیا ہے:

''اے محمد ﷺ مجھے اسلام کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ نیز یہ کہ تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر راستہ کی توفیق ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اس شخص نے کہا کہ حضور ﷺ نے بجا فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمیں اس پر تعجب آیا کہ سوال بھی کرتا ہے اور جواب کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس شخص نے پوچھا کہ مجھے ایمان کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ آپ اللہ پر ایمان لائیں، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں پر ایمان لائیں۔ اس شخص نے کہا آپ نے درست فرمایا۔ بعد میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام تھے، تمہیں اسلام سکھانے آئے تھے۔''

دوسری حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''اہل نجد میں سے ایک شخص، پراگندہ بالوں والا، حضور ﷺ کے پاس آیا۔ ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنتے تھے۔ مگر اس کی باتوں کو نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ شخص زیادہ قریب ہو گیا تو معلوم ہوا کہ وہ حضور ﷺ سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں مقرر ہیں۔ اس نے کہا کہ ان پانچ کے علاوہ اور بھی نمازیں ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، بجز اس کے کہ تم بطور نفل ادا کرنا چاہو۔ حضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے پوچھا کہ رمضان کے روزوں کے علاوہ اور بھی روزے فرض ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں، سوائے اس کے کہ تم بطور نفل رکھنا چاہو۔ پھر حضور ﷺ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ اس نے کہا اس کے[151] علاوہ بھی اور ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں سوائے اس کے کہ تم بطور نفل زیادہ دو۔''

Mr. Yahya Bakhtiar: This is the definition of ''سیاسی مسلم'' or Muslims as such?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ تعریف سیاسی مسلمان کی ہے یا نرے مسلمان کی؟)

مرزا ناصر احمد: یہ اگلی تیسری حدیث بھی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے، یہ سارا:
''وہ شخص مجلس سے اٹھ کر چل پڑا اور یہ کہہ رہا تھا کہ بخدا میں ان احکام پر نہ زیادہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ اپنے اس قول میں سچا ثابت ہوا تو ضرور کامیاب ہو جائے گا۔''

تیسری حدیث بخاری کی ہے۔ وہ بھی یہ ہے کہ: من صلے صلوٰتنا و استقبلنا قبلتنا

واکل ذبحیتنا فذالك المسلم ۔ الذی ذمة اللّٰہ وذمة رسوله فلا تفسد اللّٰہ فی ذمته

''جس شخص نے وہ نماز ادا کی جو ہم کرتے ہیں، اس قبلہ کی طرف رخ کیا۔ جس کی طرف ہم رخ کرتے ہیں اور ہمارا ذبیحہ کھایا، وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے۔ پس تم اللہ کے دیئے ہوئے ذمے میں اس کے ساتھ دغابازی نہ کرو۔''

یہ سیاسی تعریف ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Mirza Sahib, recently, in England, when this Rabwa incident took place in Pakistan on the 2nd June, the Ahmadiyya Community in England at Blackburn, on the 2nd of June passed a Resolution. You may have seen it.***

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! حال ہی میں بلیک برن انگلینڈ میں جب یہ ربوہ کا واقعہ ۲؍جون کو پاکستان میں وقوع پذیر ہوا تھا تو ایک ریزولیشن پاس ہوا۔ آپ نے دیکھا ہوگا)

[152] ***Mirza Nasir Ahmad:*** ***No, I have not.***

(مرزا ناصر احمد: نہیں۔ میں نے نہیں دیکھا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But I will give you a copy; you can get it varified:***

"That we are deeply disturbed and worried at the news of riots, breakdown of all law and order and the persecution of Ahmadis all over the length and breadth of Pakistan."

The next is:

"That we are distressed at the atrocities meted out to Ahmadiyya Muslims in Pakistan by non- Ahmadiyya Pakistanis."

Sir, will you explain who are these 'non- Ahmadiyya

Pakistanis'? They refer to themselves as 'Ahmediya 'Muslims' and those who allegedly committed these atrocities as 'non- Ahmediya pakistanis'.

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کوایک کاپی دوں گا۔آپ اس کی تصدیق کرسکتے ہیں:
''چونکہ تمام طول وعرض پاکستان میں احمدی مسلمانوں پر غیر احمدی پاکستانیوں نے ظلم وتعدی توڑ دی ہے۔ ہم سخت اذیت میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ فسادات کی خبر سے بے انتہاء پریشان اور بے اطمینان ہوگئے ہیں۔ نقص قانون اور امن اور احمدیوں پر ایذا رسانی اور ان کے خلاف استغاثہ ہے۔''
اب آپ بتائیں یہ غیر احمدی پاکستانی کون ہیں۔اپنے کوتو وہ احمدیہ مسلم کہتے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں جو زیادتیاں کررہے ہیں۔یہ غیر احمدی پاکستانی کون ہیں)

مرزا ناصر احمد: یہ مجھے تو علم نہیں۔ میں نے کہا میں نے نہیں دیکھا۔پہلی دفعہ سن رہا ہوں۔یہاں ''نان احمدیہ پاکستانی مسلم'' چاہیے تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، میں کہہ رہا ہوں کہ آپ ریفر کررہے ہیں مسلمانوں کو عام طور پر ***as not Muslims.*** (غیر مسلم)

مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ ***Your Community does not consider it. One of my questions which you will clarify kindly....*** (آپ مہربانی سے وضاحت کریں)

مرزا ناصر احمد: ہاں! میں......اس کی نقل مجھے دے دیں۔

Mr. Chairman: The copy may be handed over and may be replied to by tomorrow.

(جناب چیئرمین: ایک نقل ان کو دے دیں اور کل یہ اس کا جواب دیں)

[153] جناب یحییٰ بختیار: یہ اخباروں میں آیا ہے۔آپ ***Verify*** (تصدیق) کرالیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں۔اخباروں میں تو اتنی غلط باتیں آئی ہیں کہ کس کس کی آپ تصحیح کریں گے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, I shall verify....* ہاں!

(جناب یحیٰی بختیار: میں تصدیق کروں گا)

***Mr. Chairman:** I think, I think....*

(جناب چیئرمین: میرا خیال بھی یہی ہے......)

***Mr. Yahya Bakhtirar:** We will meet after Prayers?*

(جناب یحیٰی بختیار: ہم نماز کے بعد ملیں گے)

***Mr. Chairman:** Yes. Before the Delegation leaves, the Chair needs one clarification. The question was put but the answer has not yet been clear. So, I will repeat the question and put it to the Witness:*

"Is it a fact that the word "Kafir", as understood by the Common Muslims.... not by Ulema.... means a man who is not a Muslim?

(جناب چیئرمین: جی ہاں! پیشتر اس کے کہ وفد باہر جائے۔ ایک نکتہ کی ہم وضاحت چاہتے ہیں۔ ایک سوال کیا گیا تھا۔ مگر جواب صاف نہیں ہوا۔ تو میں گواہ کے سامنے سوال کو پھر دہراتا ہوں: ''کیا یہ واقعہ ہے کہ لفظ کافر جس معنی میں ایک عام مسلمان سمجھتا ہے...... علماء نہیں...... کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ کافر وہ ہے جو مسلمان نہیں ہے۔'')

مرزا ناصر احمد: کیا ہے؟ میں سمجھا نہیں۔

***Mr. Chairman:** Is it a fact that the word "Kafir" as understood by a common Muslim.... not Ulema.... means a man who is not a Muslim? Only the.... clarification on this point.*

(جناب چیئرمین: کیا یہ واقعہ ہے کہ لفظ کافر جس معنی میں کہ ایک عام مسلمان اس لفظ کو سمجھتا ہے۔ علماء نہیں...... کیا اس کے معنی یہ ہیں ایک وہ شخص جو مسلمان نہیں ہے میں اس نکتہ پر وضاحت چاہتا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *Ahmadi Muslim?*

(مرزا ناصر احمد: احمدی مسلمان؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No. Ordinarily, a common man, Sir, when you say so and so is Kafir,....*

(جناب یحییٰ بختیار: ایک عام آدمی جب آپ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں کافر......)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... what is his understanding? He understands that he is not a Muslim?*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ کیا سمجھ رہا ہے؟ وہ یہی سمجھتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہے)

[154] ***Mr. Chairman:*** *Is it a fact that he is not a Muslim it is understood as such?*

(جناب چیئرمین: کیا یہ ایک واقعہ ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس کو یہی سمجھا جاتا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The Chairman wanted clarification.*

(جناب یحییٰ بختیار: چیئرمین صاحب وضاحت چاہتے ہیں)

Mr. Chairman: *It needs clarification because this point has not been clarified.*

(جناب چیئرمین: یہ نکتہ وضاحت چاہتا ہے۔ کیونکہ اس کی وضاحت نہیں ہوئی ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ *Clarification* (وضاحت) تو وہ *Common Man* (عام آدمی) بتا سکتا ہے جس کی طرف وہ اشارہ کر رہے ہیں۔ میں کیسے بتا دوں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *I will ask further questions.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں بعد میں مزید سوالات پوچھوں گا)

Mr. Chairman: *Yes, this question remains pending. The witness can reply any time.*

The Delegation is allowed to withdraw; and upto 8:00 pm.

(جناب چیئرمین: جی ہاں! یہ سوال بعد میں جواب کے لئے زیر غور رہے گا۔ وفد کو مغرب کی نماز کے لئے جانے کی اجازت ہے۔ ۸/ بجے تک کے لئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *8:00 pm?*

Mr. Chairman: *8:00 pm, after Mughrib Prayers. Thank you very much.*

(جناب چیئرمین: ۸/ بجے مغرب کی نماز کے بعد۔ آپ کا بہت شکریہ!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *You want me, Sir, to....*

(Interruption)

8 o'clock. If you want me to clarify some position and some point, you know, because I don't want to....

Mr. Chairman: *Yes, the witness can take any time.* (جناب چیئرمین: جی ہاں! گواہ کوئی بھی وقت لے سکتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *We are here to clarify the position.* (جناب یحییٰ بختیار: ہم یہاں پوزیشن کو واضح کرتے ہیں)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

[155]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Thank you.*

(جناب یحییٰ بختیار: شکریہ!)

Mr. Chairman: *The honourable members may keep sitting.* (جناب چیئرمین: معزز ممبران تشریف رکھیں)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد چیمبر سے چلا گیا)

Mr. Chairman: *The Special Committee is adjurned to meet at 8:00 pm. for Mughrib Prayers.*

(جناب چیئرمین: خصوصی کمیٹی ۸/ بجے تک مغرب کی نماز کے لئے ملتوی ہوتی ہے)

The Special Committee adjourned for Maghreb Prayers to

meet at 8:00 pm.

The Special Committee re-assembled after Maghreb Prayers, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

خصوصی کمیٹی مغرب کی نماز کے بعد دوبارہ جمع ہوئی۔ مسٹر چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کرسی صدارت پر بیٹھے۔

Mr. Chairman: ***Should we call them? .... They may be called.***

(جناب چیئرمین: کیا ہم ان کو بلالیں۔ ان کو بلالیا جائے)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد چیمبر میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: ***Yes. the Attorney General.***

(جناب چیئرمین: جی ہاں! اٹارنی جنرل)

مرزا ناصر احمد: اس کے متعلق ایک وضاحت چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اس کے اوپر، جس اخبار میں چھپا ہے، اس کا نام نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ مجھے ڈائریکٹ ملا ہے کہ یہ ریزولیوشن پاس ہوا تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ویسے یہ کسی اخبار میں نہیں چھپا؟

جناب یحییٰ بختیار: مجھے بتایا گیا ہے کہ اخبار میں چھپا ہے، But مجھے یہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں! یعنی یہ علم نہیں ہے۔ میں اس واسطے پوچھ رہا تھا کہ......

[156] جناب یحییٰ بختیار: میں معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ان کو میں بھجواؤں گا ناں! اس کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ اپنی جماعت سے پوچھ لیجئے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ کیا ریزولیشن پاس ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, before we adjourned, you were explaining the meaning of "Kafir" and you said that when you referred to Muslim and Kafir, you mean in political sense.....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! اجلاس ملتوی ہونے سے قبل آپ لفظ کافر کی وضاحت کر رہے تھے اور آپ نے مسلمان اور کافر کے حوالے سے کہا کہ سیاسی معنی میں......)

***Mirza Nasir Ahmad:** Also, we also mean in poltical sense and in other sense also.*

(مرزا ناصر احمد: ہم سیاسی معنی میں بھی لیتے ہیں اور دیگر معنی میں بھی)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** In both the Sense. And one sense is political sense means that he says within the pale of Islam.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! دونوں معنی میں ایک سیاسی معنی یعنی یہ کہ وہ دائرہ اسلام کے اندر رہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کا اپنا ایک دائرہ اسلام ہے۔ وہ اس کے اندر رہتا ہے آدمی سیاسی تعریف میں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور دوسری تعریف میں نہیں رہتا؟——

مرزا ناصر احمد: اور دوسری تعریف میں اس کا اپنا ایک دائرہ ہے اور اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اس دنیا کے ساتھ نہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, I am asking you, Sir, because so much has been said in our society about the word "Kafir" and you being learned, have your own interpretation, so we want the position to be clarified, that*

when you say that so and so is "Kafir" or any member of your community says that so, what is the impression it given to the ordinary Muslims, ordinary followers of yours or ordinary public? That he is outside the pale of Islam? Or he still remains in the folds of Islam?

157

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں جناب کہ چونکہ ہماری سوسائٹی میں یہ لفظ کافر اتنا کچھ کہا گیا ہے اور آپ عالم شخص ہیں۔ آپ کا اپنا بھی مفہوم ہوگا تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے وضاحت کریں کہ جب آپ کہتے ہیں یا آپ کی جماعت کا کوئی آدمی کہتا ہے کہ فلاں فلاں کافر ہے تو آپ کے کہنے کا ایک عام مسلمان پر کیا تاثر پیدا ہوگا یا آپ کے اپنے پیرو یا عام پبلک کیا تاثر قبول کرے گی کہ وہ شخص دائرہ اسلام سے باہر ہے یا وہ اب بھی اسلام کی حد بندی میں ہے)

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ جہاں تک میرا حافظہ مجھے کام دیتا ہے۔ میں نے اپنے زمانہ خلافت میں کبھی یہ لفظ استعمال ہی نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کی مثال میں نہیں کہہ رہا جی۔

مرزا ناصر احمد: نو سال میں ہوا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے زمانہ میں میں نہیں کہہ رہا، آپ کی کمیونٹی کا میں نے کہا کہ اگر احمدیہ کمیونٹی کے کسی...... آپ کے والد صاحب نے اگر فرض کرو کیا ہو۔ *He was also the Head of Ahmadiyya Community.* (وہ بھی احمدیہ فرقے کے سربراہ تھے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ ۱۹۵۸ء سے پہلے اگر کسی وقت کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ *I am just asking, Sir.* (میں جناب صرف پوچھ رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Your father was also the Imam before you.*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کے والد بھی تو امام تھے آپ سے پہلے)

1irza Nasir Ahmad: He was Khalifa-ul-Masih Sani.

(مرزا ناصر احمد: وہ خلیفۃ المسیح الثانی تھے)

اب میں ''امام'' کا لفظ نہیں استعمال کروں گا، غلط فہمی ہوگی پیدا۔

. Yahya Bakhtiar: نہیں، نہیں *I am just Saying beca.u.e it was just your.....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کیونکہ آپ......)

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں، ٹھیک ہے، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, supposing Mirza Bashir-ud-Din Mahmood Ahmad as "Khalifa-e-Sani Ahmediyya.....*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی احمدیہ ہیں......)

مرزا ناصر احمد: جب ہم استعمال......

[158] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *....Or....*

(جناب یحییٰ بختیار: ......یا......)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... even Mirza Ghulam Ahmad as the founder.....*

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد بحیثیت بانی......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... of Ahmadiyya Movement....*

(جناب یحییٰ بختیار: ......احمدیہ تحریک کے......)

مرزا ناصر احمد: اس کا مطلب اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ ان کے بعض کام ہمارے نزدیک ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پیارے نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ مسلمان پھر بھی رہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ قابل مواخذہ ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پھر بھی وہ مسلمان رہتے ہیں یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اگر پانچ ارکان اسلام کے علاوہ باقی جو تعلیم ہے اور احکام قرآنی ہیں، ان کو چھوڑ کے یا خود ان پانچ پر عمل نہ کر کے بھی مسلمان رہتا ہے۔ جیسا کہ عام محاورہ ہے ہمارا...... یہ میں اعتراض نہیں کسی پر کر رہا، بات بتا رہا ہوں...... پھر وہ ایک Sense میں مسلمان رہتے ہیں، ایک میں نہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, I am sorry, I have not explained my position. Now I could be a "Gunahgar" (گنہگار) Muslim:*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! مجھے افسوس ہے کہ میں نے اپنی پوزیشن کی وضاحت نہیں کی۔ میں ایک گنہگار مسلم ہو سکتا ہوں)

''آخر گنہگار ہوں کافر نہیں ہوں میں۔''

Ghalib says this: it has got a particular meaning. I am a Muslim, I may commit a hundred and one sins, but when do I become a Kafir? If I refuse to accept Mirza Ghulam Ahmad as a Nabi, will I be a Kafir according to you or a "Gunahgar"?

159

(جو غالب نے کہا اس کے ایک خاص معنی ہیں۔ میں ایک مسلمان ہوں ایک سو ایک گناہ کر لوں۔ لیکن میں کافر نہ بنوں گا۔ تو اگر میں مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانوں تو کیا میں آپ کی نظر سے گنہگار ہوں یا کافر)

(مرزا قادیانی کا منکر؟)

مرزا ناصر احمد: وہ تو میں نے بتایا تھا کہ جو مرزا غلام احمد (قادیانی) کا منکر ہے۔ وہ منکر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں......

مرزا ناصر احمد: اور 'کفر' کا لفظ جو ہے ناں، ایک اس کے لغوی معنی ہیں جس کے معنی

ہیں انکار کرنا تو جو نہیں مانتا اس کو آپ کیسے کہہ دیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزا ناصر احمد: ......کہ مانتا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں! مرزا صاحب! مرزا غلام احمد (قادیانی) گزرے ہیں۔ لوگوں نے ان کو دیکھا ہے۔ ان کی **Existence** (وجود) سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر میں کہوں کہ اس وقت شام نہیں ہے۔ میں منکر ہو گیا اس بات سے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں ہوگا۔ آپ کی نبوت سے منکر۔

جناب یحییٰ بختیار: تو مطلب یہ ہے کہ ان کی نبوت سے؟ جو ان کو نہیں مانتا؟

مرزا ناصر احمد: جو ان کو نہیں مانتا، نہیں مانتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: تو اس کے متعلق نہیں کہہ سکتے کہ وہ مانتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس کو، **Ordinary** (عام) مسلمان کو اگر آپ کہیں کہ جو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ کیا مطلب ہے، **Impression** دیتے ہیں آپ؟

مرزا ناصر احمد: میں نے تو کبھی کہا نہیں۔ مجھے نہیں پتہ کیا **Impression** لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ''آپ'' سے ***I do not mean particularly you. Ahmediyah community members.... If they dub a person who*** [160] ***does not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Prophet and a Nabi, do you .....*** (میرا مطلب خاص طور پر آپ سے نہیں ہے۔ مثلاً احمدیہ جماعت ہے۔ اگر ایک شخص مرزا غلام احمد کو رسول یا نبی نہیں تسلیم کرتا تو کیا آپ......)

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ یہ جو ہے ناں کفر کا مسئلہ، اس طرح حل نہیں ہوگا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں مسئلہ حل نہیں کر رہا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، مسئلہ ہی حل کرنا ہے ناں ہم نے یہاں بیٹھ کے، مشورے سے، آپس میں تبادلہ خیال کر کے۔ تمام فرقوں نے جو فتاویٰ کفر دیئے ہیں وہ سامنے رکھیں، پھر ہم سر جوڑیں سارے، ***Not Necessarily here on this forum....***

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I agree with you, but I am asking you a simple question, that when you call

someone Kafir. 'آپ کہتے ہیں کہ وہ سیاسی کافر ہے' you don't mean in this sense that he is outside the pale of Islam? Or do you say that he is outside the pale of Islam? I am asking a simple question.

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں آپ کے ساتھ متفق ہوں۔ میں تو ایک سیدھا سادھا سوال کر رہا ہوں کہ جب آپ کسی کو کافر کہتے ہیں۔ جب آپ اس کو سیاسی کافر کہتے ہیں تو آپ کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے یا آپ کہتے ہیں کہ باہر ہے۔ یہ سیدھا سوال ہے)

مرزا ناصر احمد: ایک معنی میں وہ ہے، ایک معنی میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک آدمی کو آپ کہتے ہیں کہ یہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا۔ اس لئے وہ کافر ہے اور سیاسی کافر ہے۔ تو سیاسی کافر کے پیچھے نماز پڑھنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے؟ اگر مذہبی، اسلامی کافر ہو تب نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! نماز کا مسئلہ تو ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں ایک مثال دے رہا ہوں۔ میں ایک مثال دے رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نماز کا جو ہے ناں پڑھنے کا یا نہ پڑھنے کا سوال، وہ یہ ہے کہ ایک فرقہ اعلان کرتا ہے کہ ہمارے پیچھے تو نماز پڑھ ہی نہیں سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہ کافر ہے؟

[161] مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ ہمارے پیچھے۔ مثلاً جماعت احمدیہ کے متعلق کہے اگر، اگر مثلاً دیوبندی حضرات یہ فرمائیں کہ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا تو جماعت احمدیہ کے کسی فرد کو ان کے پیچھے فتنہ سے بچنے کی خاطر اور علاقے کو فتنہ سے بچانے کی خاطر نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، آپ درست فرما رہے ہیں۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ آپ کے عقیدے کے مطابق۔ اگر ایک شخص کو آپ کافر کہیں کہ چونکہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا......

مرزا ناصر احمد: ہمارے نزدیک وہ قابل مواخذہ ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتا وہ قابل مواخذہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ کافر اس *Sense* (معنی) میں ہے کہ وہ اسلام کے دائرہ سے باہر ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ کافر اس *Sense* (معنی) میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ کرے گا اور وہ انکار کرتا ہے، کفر کے لغوی معنوں کے لحاظ سے وہ انکار کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا تو وہ کافر ہو جاتا ہے......

مرزا ناصر احمد: اگر ایک مسلمان......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اللہ کا نبی تھا وہ، وہ سچا نبی تھا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! وہ منکر ہو جائے گا خدا تعالیٰ کے حکم کا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو وہ کافر ہوتا ہے کہ نہیں، *Ordinary Sense* (عام معنی) میں، جو مسلمان سمجھتے ہیں، جو میرے جیسے لوگ، جو سادہ لوگ سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں! اس سے بڑھ کے۔ اگر قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ مسلمان ہونے کے لئے شرط ہے...... جیسا کہ فرمایا ہے بہت جگہ تمام انبیاء پر ایمان لانا تو جو تمام[162] انبیاء پر ایمان نہیں لاتا وہ قرآنی محاورہ کے مطابق کافر ہو جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اسلام کے دائرہ سے خارج ہو گیا پھر؟

مرزا ناصر احمد: ''اسلام کے دائرہ سے خارج'' میں نے قرآن کریم میں کہیں نہیں پڑھا محاورہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! آپ جب استعمال کرتے ہیں اس محاورے کو تو کس *Sense* (معنی) میں استعمال کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یعنی، میں ذاتی......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی جماعت؟

مرزا ناصر احمد: ......طور پر تو کرتا ہی نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں......

مرزا ناصر احمد: ......جماعت کو، جو اگر کسی نے پیچھے کیا......

Mr. Yahya Bakhtiar: *Not necessarily even*

مسلمان علماء کہتے ہیں جی (ضروری نہیں بلکہ احمدیہ جماعت) *Ahmadiyah Jamaat.*
کہ "دائرہ اسلام سے خارج ہے" *When we normally....*

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ دائرہ اسلام سے خارج۔ میرے نزدیک...... وہ پتہ نہیں مجھ سے تو *Agree* (اتفاق) کریں یا نہ...... میرے نزدیک صرف یہ ہے کہ قیامت والے دن مرنے کے بعد قابل مواخذہ ہوں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: قابل مواخذہ تو کافر بھی ہوں گے اور گنہگار بھی ہوں گے......

مرزا ناصر احمد: اب یہ قابل مواخذہ کی......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کس کیٹگری میں ان کو رکھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: قابل مواخذہ کی کیٹگری میں۔

[163] جناب یحییٰ بختیار: یعنی دو کیٹگریز ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، دونوں قابل مواخذہ کی کیٹگری میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ان کو ہم کس کیٹگری میں رکھیں؟ گنہگار کی یا کافر کی؟ دونوں قابل......

مرزا ناصر احمد: نہیں، جو کافر ہے ہی گنہگار، جو خدا تعالیٰ کا حکم نہیں مانتا اور کسی نبی کا انکار کرتا ہے، آپ کے خیال میں وہ گنہگار تو نہیں ہے مگر کافر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مرزا صاحب! ہر ایک گنہگار کافر نہیں، *But* (لیکن) ہر ایک کافر گنہگار ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہر ایک کافر گنہگار ہے۔ اس واسطے بہتر یہ ہے کہ لفظ ہم "گنہگار" استعمال کرتے۔ ہاں! ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***That is what I say that in which category will you put a person who does not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Nabi? As a Gunahgar or as a Kafir?***

(جناب یحییٰ بختیار: تو یہی میں پوچھتا ہوں کہ کس درجے میں رکھو گے اس شخص کو جو مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم نہیں کرتا۔ گنہگار ہے یا کافر)

مرزا ناصر احمد: اگر سارے کافر گنہگار ہیں تو وہ گنہگار کی کیٹگری میں آ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہر حالت میں ہو گیا۔ پھر گنہگار کی دوسری کیٹگری یہ ہے کہ ایک کو کم سزا، ایک کو زیادہ سزا......

مرزا ناصر احمد: وہ تو......

جناب یحییٰ بختیار: اس واسطے میں کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: سزا دینا میرا اور کسی انسان کا کام نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! بات یہ ہوتی ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ آپ ہی فیصلہ کرے گا۔

164 جناب یحییٰ بختیار: یہ کہتے ہیں کہ جو گنہگار ہے وہ تھوڑی دیر جہنم کے بعد پھر بہشت میں جا سکتا ہے۔ لیکن کافر نہیں جا سکتا۔ ***He is condemned for ever; that is what they say.***

مرزا ناصر احمد: نہیں، اسی لئے یہ اختلافی مسئلہ ہو گیا۔ ہمارے نزدیک ***Forever*** ہے ہی نہیں جہنم۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Even for Kafir?

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Even for Kafir it is not?

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ہمارے نزدیک جہنم ہمیشہ کی ہے ہی نہیں۔ بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جہنم پر جب اس کے اندر کوئی بھی نہیں ہوگا...... وہ تمثیلی زبان میں...... کہ دروازے اس کے یوں ہل رہے ہوں گے، کھلے نہ کوئی پہرے دار، نہ کنڈیاں، نہ کچھ۔

جناب یحییٰ بختیار: قرآن شریف کے مطابق کافر دائرہ اسلام سے خارج شمار ہوتا ہے یا......

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم نے "دائرہ اسلام سے خارج" کا محاورہ استعمال ہی نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، امت سے؟ امت میں شمار ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا وہ؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم کی رو سے "دائرہ اسلام سے خارج" کا محاورہ ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، امت میں وہ رہتا ہے؟ مسلمان رہتا ہے کہ نہیں، جو کفر کرے؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم نے تین کیٹگریز بیان کی ہیں، شروع میں ہی سورۂ بقرہ کے..... ایک مؤمن، ایک کافر، ایک منافق اور منافق کو کافر سے زیادہ گنہگار بتایا ہے۔ حدیث نے: ان المنفقین فی الدرك الاسفل من النار[165] قرآن کریم نے، قرآن کریم نے اور باوجود اس کے کہ کافر سے بڑا گنہگار ہے۔ اس کو مسلمان کے دائرہ کے اندر شامل کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: ''کفر'' کے متعلق حدیث میں، احادیث میں آتا ہے: کفر دون کفر تو کفر کفر میں بڑا فرق ہے۔ تو جس کو ہم ''کفر'' کہتے ہیں وہ ایک قسم کا کفر نہیں ہے سارا اور ہم یہ فرق کریں گے۔ جو ''دائرہ اسلام'' آپ نے لفظ استعمال کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ملت سے خارج ہوتا ہے یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ملت سے۔

مرزا ناصر احمد: ملت سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہی میں پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: امت محمدیہؐ سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: کلمہ طیبہ کا انکار کرے کوئی شخص، تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے، امت مسلمہ میں نہیں رہتا۔ لیکن جو بدعقیدگیاں ہیں دوسری، کمزوریاں ہیں، گنہگار ہے، انسان بڑا کمزور ہے، میں بھی، آپ بھی، اللہ محفوظ رکھے ہمیں، تو اس کو ابن تیمیہ یہ کہتے ہیں: الکفر کفران احدھما ینقل عن الملة والاخر لا عن الملة[166] ایک کفر ہے جو ملت سے خارج کر دیتا ہے، اور دوسرا کفر ہے جو ملت سے خارج نہیں کرتا۔ جو کلمہ طیبہ کا ہے انکار، وہ ملت سے خارج کر دیتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو مرزا غلام احمد کی نبوت سے انکار کرتا ہے وہ خارج ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ ملت سے خارج نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ملت سے خارج نہیں کرتا؟

مرزا ناصر احمد: وہ کلمہ طیبہ سے انکار نہیں ہے ناں اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! یہ ٹھیک ہے، وہ ملت سے خارج نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کی جو Writings (تحریریں) ہیں، یہ ساری، یا بہت سی جو منیر انکوائری کورٹ تھی اس کے سامنے بھی پیش کی گئیں اور آپ کا Interpretation بھی پیش کیا گیا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

(ہائیکورٹ رپورٹ کے مطابق آپ مسلمانوں کواسلام سے خارج سمجھتے ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: ان کی یہ Finding تھی کہ آپ کی Writing سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ *You consider other Muslims outside the pale of Islam.* (کہ آپ دیگر مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: کس کی Opinion تھی؟

جناب یحییٰ بختیار: منیر کی یہ Finding ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! منیر صاحب کی یہ Findings (نتائج) ہے۔ ان کی اس کے علاوہ اور بھی بہت سی Findings (نتائج) ہیں۔ اگر ان کی Findings کے اوپر اعتبار کرنا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزا ناصر احمد: ......تو ساروں کو لینا چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بات یہ ہے جی کہ ایک عدالت کے سامنے جو شہادت جاتی ہے، ریکارڈ جاتا ہے، آرگومنٹس ہوتی ہیں، پھر وہ کسی نتیجے پر پہنچتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب یہ ہے......

[167] جناب یحییٰ بختیار: میں یہ نہیں کہتا کہ *This is binding on the Assembly, on me or on you; but this has got its own value.*

(یہ پابندی ہے اسمبلی پر میرے اوپر یا آپ کے اوپر مگر اس کی بھی اپنی ایک قدر و قیمت ہے)

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہاں ہے وہ منیر کی رپورٹ؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Page 199.

(جناب یحییٰ بختیار: صفحہ ۱۹۹)

مرزا ناصر احمد: میرا مطلب صرف یہ ہے کہ منیر کی انکوائری میں یہ بھی ہے کہ اگر علماء کے فتاویٰ کو دیکھا جائے اور ان بیانوں کو سامنے رکھا جائے جو وہاں دیئے گئے ہیں تو کوئی شخص بھی مسلمان نہیں رہتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے جی، وہ ٹھیک ہے۔ میں آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ اس پوائنٹ پر ان کی، *Finding* آپ......

مرزا ناصر احمد: کون سا صفحہ ہے؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *Page 199. The Report says Sir, that:*

"On the question whether the Ahmadis consider the other Muslamans to be Kafirs in the sense of their being outside the pale of Islam, the position taken before us is that such persons are not Kafirs and that the word "Kufr" when used in the literature of the Ahmadis in respect of such persons, is used in the sense of Minor hereby and that it was never intended to convey that such persons were outside the pale of Islam. We have seen the previous pronouncement of Ahmadis on this subject, which are numerous and to us they do not seem to be capable of any other interpretation than this that people who do not believe in Mirza Ghulam Ahmad are outside the pale of Islam. It is now stated that Musalamans, who do not accept the claim of Mamoor-min-Allah, after the Holy Prophet, are not deniers of Allah and the Prophet are, therefore, still within Ummat. This is in no way inconsistent with the previous announcement that the other Musalmans are Kafirs. In fact,

168

these words indirectly reaffirm the previous conviction that such persons are Musalmans only in the sense that they belong to the Prophet's Ummat and as such are entitled to be treated as members of Muslim society (Muashira). This is very different from saying taht they are Musalmans and not Kafirs."

(جناب یحییٰ بختیار: صفحہ نمبر:۱۹۹، رپورٹ کہتی ہے۔ جناب: ''اس سوال پر کہ کیا احمدی لوگ دوسرے مسلمانوں کو کافر اس معنی میں خیال کرتے ہیں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے یہ پوزیشن اختیار کی گئی کہ ایسے لوگ کافر نہیں ہیں اور یہ کہ لفظ کفر، جب احمدیوں کے لٹریچر میں ایسے لوگوں کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس سے یہ مطلب بھی نہیں لیا گیا کہ ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس موضوع پر ہم نے احمدیوں کے پہلے والے باضابطہ اعلان دیکھے ہیں جو بہت سے ہیں اور ہماری نظر میں ان کا کوئی اور مفہوم نہیں نکلتا سوائے اس کے کہ جو لوگ مرزا غلام احمد میں اعتقاد نہیں رکھتے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لیکن اب یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ مسلمان جو نبی پاک ﷺ کے بعد کسی شخص کا دعویٰ مامور من اللہ کو نہیں تسلیم کرتے۔ وہ منکر خدا اور نبی ﷺ نہیں ہیں اور وہ امت کے اندر ہیں۔ یہ بات کسی طور پر بھی متضاد نہیں ہے۔ پہلے والے اعلانات سے کہ دیگر مسلمان کافر نہیں ہیں۔ درحقیقت یہ الفاظ بالواسطہ اس اعتقاد کو یقین بخشتے ہیں کہ ایسے لوگ اس معنی میں مسلمان ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی امت سے متعلق ہیں اور اس لئے مسلم سوسائٹی معاشرہ کے رکن ٹھہرائے جانے کے مستحق ہیں۔ یہ بات بالکل مختلف ہے۔ اس کہنے سے کہ وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں۔'')

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***This is exactly the same; you have explained the same position as explained they....***

(جناب یحییٰ بختیار: اسی صورتحال کو بعینہ آپ نے واضح کیا ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ جسٹس منیر صاحب کی یہ رائے ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ......ہم نہیں اس سے *Agree* (اتفاق) کرتے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And Sir, while we are on this subject, will you kindly make a distinction between a political Muslim and a non-political Muslim, I mean very briefly.*

(جناب یحییٰ بختیار: اور جناب اب جب کہ اس موضوع پر بات چل رہی ہے۔ براہ کرم! آپ فرق واضح کریں۔ مختصر طور پر ایک سیاسی مسلمان میں اور ایک غیر سیاسی مسلمان میں)

مرزا ناصر احمد: پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے ذہن میں پولیٹیکل، جب انگریزی میں ہم بولیں......

جناب یحییٰ بختیار: سر! ''سیاسی'' آپ نے فرمایا تھا، میں اس واسطے کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! یعنی سیاسی تعریف مسلمان کی جو ہے، وہ یہ ہے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہو، کلمہ شہادت...... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ...... اور دیگر چار ارکان اسلام پر ایمان لاتا ہو، اور نبی اکرم ﷺ کی بخاری کی حدیث ہے کہ جس نے ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ سیاسی طور پر...... فی ذمة اللہ و ذمة الرسولہ ...... ہے۔ یہ ہے سیاسی[169] Protection کہ وہ سیاسی معانی میں مسلمان شمار ہوگا۔ یہ ہے سیاسی مسلمان...... فی ذمة اللہ و ذمة الرسولہ کا قریباً لفظی ترجمہ بنتا ہے...... سیاسی مسلمان۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اور ایک وہ مسلمان ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک، بعض بندوں کا جو علم ہے۔ اس کے مطابق قابل مواخذہ بن جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ بعض اعمال کو پسند نہیں کرتا اور عام حالات میں ویسے تو یہ ہے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ ***Definition*** (تعریف) دوسرے مسلمانوں پر بھی ***Apply*** (لاگو) ہوتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک ***Ordinary*** مسلمان آپ ***Define*** کریں گے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ احمدی پر بھی ***Apply*** ہوتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ میں نے کہا کسی مسلمان پر بھی ***Apply*** ہوگی جو سیاسی ***Definition*** آپ نے دی ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو سیاسی ***Definition*** ہے وہ ہر مسلمان پر......

جناب یحییٰ بختیار: ......***Apply*** ہوگی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا **Distinction** دونوں میں کیا ہوا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ ہر پر ہوگی اور یہ جو ہے اس میں ہمارا اختلاف ہے......
بہتر (۷۲) فرقوں کا اور جماعت کا اور یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے، فرقہ کہتا ہے کہ یہ عقائد خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ دوسرا کہتا ہے...... یہ دوسرا گروپ جو ہے عقائد کا...... یہ خدا تعالیٰ کو پسند نہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مواخذہ کرے گا یا نہیں، وہ نہیں سوال یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدیہ جماعت میں بھی کوئی سیاسی مسلمان ہے؟

[170]

مرزا ناصر احمد: ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدیہ جماعت میں سیاسی مسلمان ہیں؟

مرزا ناصر احمد: سیاسی مسلمان۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ جس طرح **Define** کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: سارے احمدی، سارے دیوبندی، سارے بریلوی، سیاسی تعریف کے لحاظ سے مسلمان بنتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو سیاسی مسلمان کے علاوہ **What is** اس کی کیا **Over and above that, more to be added to be something more than** سیاسی مسلمان؟

مرزا ناصر احمد: وہ یہ ہے کہ سارے قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے والا ہو، اپنی زندگی کا اسوۂ نبی اکرم ﷺ کے مطابق ڈھالنے والا ہو، اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں جو یہ کہا ہے کہ ''ایاك نعبد '' عبد بننے کی سعی کرنے والا ہو اپنی زندگی میں...... جس کے معانی ہمارے بزرگوں نے بھی اور ہماری عقل نے بھی یہ کیے ہیں اور لغت بھی یہ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے کی کوشش کرنے والا ہو، خصوصاً یہ بنیادی صفات یہاں بیان جو کی گئی ہیں وہ بھی ساری صفات کے مطابق، ساری صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے والا ہو جو ان چیزوں میں سستی کرتا ہے اور ایک آئیڈیل انسان نہیں بنتا وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور اس میں ہم پھر احمدی اور دوسروں میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو میں پوچھ رہا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہم احمدی اور وہابی میں فرق نہیں کرتے۔ ہم اپنے احمدیوں کو بھی کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں General definition (عام تعریف) پوچھ رہا تھا۔

[171] مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: I am still not clear آپ کا جو جواب تھا......

مرزا ناصر احمد: یہ محضر نامے میں بھی، اس میں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! وہ کہ اگر ایک مسلمان حضرت عیسیٰ کو نبی نہیں مانتا تو کیا وہ سیاسی کافر ہے یا کافر، Outside the pale of Islam (دائرہ اسلام سے خارج) ہوگا وہ؟

مرزا ناصر احمد: جو شخص قرآن کریم کے بعض احکام پر عمل نہیں کرتا وہ جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: میں اس کا Particularly (خصوصیت سے) پوچھ رہا ہوں جی کہ یہ جو اللہ کا حکم ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ جو قرآن کریم کے بعض حصوں پر عمل نہیں کرتا۔ اس کو ہم سیاسی تعریف میں تو مسلمان کہہ سکتے ہیں۔ حقیقی تعریف میں نہیں کہہ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس شخص کے بارے میں پوچھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو کہ سب نبیوں پر ایمان لاؤ...... حضرت عیسیٰ بھی ان میں سے ایک ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ کہتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ پر ایمان نہیں لاتا، میں نہیں مانتا۔

مرزا ناصر احمد: تو باغی ہے قرآن کریم کا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ تو کافر ہوا؟

مرزا ناصر احمد: وہ کافر...... اصل میں بات یہ ہے کہ آپ نے ''کافر'' کے معنی نہیں بتائے مجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر۔

مرزا ناصر احمد: آپ کے نزدیک ''کافر'' کسے کہتے ہیں؟

[172] جناب یحییٰ بختیار: جو اسلام میں جسے مسلمان نہ شمار کیا جائے، جسے مسلمان نہ

تصور کیا جائے، اس Sense میں۔

مرزا ناصر احمد: جو نماز کبھی نہ پڑھے اس کو مسلمان تصور کیا جائے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ You are to Clarify the Position before the Special Committee (آپ خصوصی کمیٹی کے سامنے پوزیشن واضح کر رہے ہیں) کہ ایک آدمی کو جب آپ کافر کہتے ہیں...... ایک Sense (معنی) میں تو آپ نے کہا کہ سیاسی ہے، کہ اس کا مواخذہ ہوگا......

مرزا ناصر احمد: سب، وہ سب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... دوسرا یہ کہ وہ کافر ہے جو کہ......

مرزا ناصر احمد: ...... جو کہ امت...... ملت اسلامیہ سے نکل جاتا ہے، تو وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ...... نکل جائے۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا......

(حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا منکر ملت اسلامیہ سے خارج ہے)

مرزا ناصر احمد: جو قرآن کریم کی اس آیت کو، جس میں حضرت عیسیٰ کا ماننا ضروری ہے، وہ نہیں مانتا، وہ ملت اسلامیہ میں سے نکل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نکل جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ملت اسلامیہ میں سے نکل جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا وہ رہے گا یا نکل جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: جو نہیں مانتا وہ خدا تعالیٰ کے حکم کا انکار کرنے والا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ بھی نکل جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: وہ قابل مواخذہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ...... یعنی You have......

مرزا ناصر احمد: آپ بھی Confuse کرتے ہیں...... اس واسطے کہ......

[173] جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں پوزیشن Clear (واضح) کرنا چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ...... ہمارے نزدیک وہ، سیاسی معانی میں وہ نہیں نکلتا۔ ملت اسلامیہ سے۔

(حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا منکر سیاسی معنوں میں مسلمان ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: جو حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتا وہ بھی سیاسی معنوں میں نہیں نکلتا؟

مرزا ناصر احمد: سیاسی معنوں میں وہ بھی نہیں نکلتا۔

جناب یحییٰ بختیار: But (لیکن) کن معنوں میں نکلتا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: وہ نکلتا ہے اس معانی میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے مواخذہ کے اندر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر وہ پھر بھی مسلمان ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: سیاسی معنوں میں پھر بھی مسلمان رہے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: کس معنے میں کافر بھی ہو جاتا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! کفر دون کفر ہے ناں۔ ایک معانی میں وہ کافر ہے۔ دوسرے معانی میں وہ مسلمان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو شخص یہ کہے کہ میں سوائے آنحضرت ﷺ کے کسی کو بھی نہیں مانتا نبی؟

مرزا ناصر احمد: اس نے اسلام کو سمجھا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، سمجھا ہوگا جی! جاہل آدمی ہی سہی۔

مرزا ناصر احمد: وہ میرا جواب وہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ، وہ کافر ہو گیا کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ ملت اسلامیہ سے نکل گیا۔ سیاسی معنوں میں......

جناب یحییٰ بختیار: سیاسی معنوں میں؟

[174] مرزا ناصر احمد: سیاسی معنوں میں نہیں نکلا۔

جناب یحییٰ بختیار: دوسرے معنوں میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، سیاسی معنوں میں وہ مسلمان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر بھی مسلمان رہتا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان رہتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر وہ یہ سمجھے جی کہ......

مرزا ناصر احمد: 90 فیصدی یہاں ہیں ایسے مسلمان ہمارے ملک میں جن کو کلمہ طیبہ بھی مشکل سے آتا ہے۔ معنے کم از کم نہیں آتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک......

مرزا ناصر احمد: کس جھگڑے میں آپ پڑ رہے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: میں جھگڑے میں نہیں پڑ رہا جی! ایک چیز وہ ہوتی ہے کہ ایک آدمی نہیں سمجھتا اور وہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں، کلمہ پڑھتا ہوں مگر ایک ***Deliberately, Maliciously denies*** ...... (عمداً بغض کے باعث انکاری ہے)

مرزا ناصر احمد: وہ تو باغی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو اس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ تو باغی ہے جو ***Deliberately*** (عمداً) کرتا ہے۔ ***Deliberately*** (عمداً) کا مطلب یہ ہوا ناں پھر......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ یہ سمجھ کر......

(عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا منکر ہر طرح ملت اسلامیہ سے خارج ہے)

مرزا ناصر احمد: ......کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو نبی مانو......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

[175] مرزا ناصر احمد: ......اور میں خدا کے حکم کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے اس کا انکار کرتا ہوں۔ وہ ملت اسلامیہ سے نکل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: سیاسی طور پر صرف؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں۔ سیاسی طور پر بھی نکل گیا، یہ کہیں آپ۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ بالکل ہی نکل گیا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ بالکل نکل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: جو مرزا غلام احمد کی نبوت سے انکار کرتا ہے وہ بھی بالکل نکل گیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں! میرا پہلے جو ہے، میرا وہ جو...... آپ اس میں ذہن میں رکھیں۔ میں نے کہا ہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں، مجھے علم ہے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ کو نبی مانوں، لیکن میں خدا تعالیٰ کے مقابلے میں کھڑا ہو

کے اس سے انکار کر رہا ہوں، وہ نکل گیا۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ بانی سلسلہ کو امتی نبی مانو اور میں نہیں مانوں گا۔ وہ بھی نکل گیا۔ ایک جگہ ایک تعریف کریں، دوسری جگہ اور تعریف کریں تو غلط ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ اگر آپ کے کہنے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مرزا غلام احمد نبی ہیں۔ ان کو مانو......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور پھر اس کے باوجود......

(عیسیٰؑ اور مرزا کے منکر دونوں ایک جیسے، وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہیں)

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں، ناں! میں نے اپنے کہنے کے مطابق نہیں کہا کہ وہ حضرت مسیح سے انکار کر رہا ہے۔ میں نے اس کے کہنے کے مطابق کہا ہے جو شخص کھڑے ہو کے یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تمام انبیاء پر ایمان لاؤ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن عظیم میں، اور یہ جانتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے یہ مطالبہ کرتا ہے اپنی شریعت کاملہ میں اور قرآن شریف کی ہدایت[176] پر ایمان لاؤ اور پھر بھی میں بغاوت کرتا ہوں اور ماننے سے انکار کرتا ہوں وہ ہر معانی میں ملت اسلامیہ سے نکل گیا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں یہ جانتا ہوں کہ مہدی موعود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور امتی نبی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود میں نہیں مانوں گا۔ وہ اسی طرح نکل گیا جیسے پہلا نکلا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر کوئی شخص جانتا ہی نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! اگر کوئی شخص...... میں *Explain* کر دیتا ہوں...... اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے پتہ ہی نہیں کہ خدا کہتا ہے مجھے کہ عیسیٰ کو مانو، عیسیٰ علیہ السلام......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! اگر اس نے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور اگر اس نے حضرت عیسیٰ کا نام ہی نہیں سنا......

مرزا ناصر احمد: اگر اس نے نام ہی نہیں سنا تو پھر وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور نہیں مانتا، اس وجہ سے کہتا ہے کہ میں نے نام ہی نہیں سنا، میں نہیں مانتا۔

مرزا ناصر احمد: وہ سیاسی طور پر تو قطعاً ہی نہیں نکلا۔ بالکل مسلمان ہے وہ ہمارے اس سیاسی معنی کے لحاظ سے، اس کو وہی **Protection** (محافظت) حاصل ہے جو فی ذمة الله وذمة رسوله میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور جو دوسرا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے...... وہ اس کا ہے، وہ ہم یہاں بیٹھ کے کیا اس کے اوپر حکم لگائیں؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے کہا ہے، میں پڑھتا ہوں، پھر وہ حوالہ دیتا ہوں۔ آپ اس پر پھر اپنے جو **Comments** (تبصرہ) ہیں:

''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں ضرور کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے، کذاب[177] ہے، آپؐ کے بعد نبی آ سکتے ہیں اور ضرور آ سکتے ہیں۔'' (انوار خلافت ص ۶۵)

یہ **Verify** (وضاحت) فرمائیں۔

مرزا ناصر احمد: جی! یہ جو، یہ جو ہے ناں حوالے والا قصہ، یہ جب تک سیاق وسباق میں کسی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! **I agree with you** (میں آپ کے ساتھ متفق ہوں)

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، میں اور بات کرنے لگا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! ٹھیک ہے، وہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں، اس کے بعد جو میرا نتیجہ ہے وہ سن لیں ناں! اس واسطے آپ یہ سوال مجھے دے دیں تو میں اس کا جواب کتابیں **Consult** (مشورہ) کر کے اور پھر دے سکتا ہوں، ویسے یہاں میرے لئے دینا مشکل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، سر! میں نے صرف یہ کہا کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ یہ میں نے پڑھا ہے۔ یہاں تک کہ ''اور نبی آ سکتے ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: یہ جس **Context** (سیاق وسباق) میں کہا ہے۔ جو مضمون ہے، اس کو پڑھے بغیر میں جواب نہیں دے سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی!

Mirza Nasir Ahmad: I would not be fair to this

august House.

(مرزا ناصر احمد: اس باوقار ایوان کے لئے میں زیادتی نہیں کروں گا)

(مرزا کے منکر دائرہ اسلام سے خارج)

جناب یحییٰ بختیار: پھر انہوں نے جی یہ کہا ہے کہ:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: یہ تو کتاب دیکھنے کے بعد بتاؤں گا۔

[178] جناب یحییٰ بختیار: یہ ان کی ہے جی!''آئینہ صداقت صفحہ نمبر ۳۵''

مرزا ناصر احمد: یہ میں نے کہا ناں......

Mr. Chairman: *If the books are availub!e here....*

(جناب چیئرمین: کتابیں یہاں موجود ہیں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Books are available.*

(جناب یحییٰ بختیار: کتابیں موجود ہیں)

Mr. Chairman: *.... these may be shown to the witness.*

(جناب چیئرمین: گواہ کو دکھائی جاسکتی ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Page 35.*

(جناب یحییٰ بختیار: صفحہ ۳۵)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ وہ جو:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

Here the meaning is that پلیٹیکل *Sense* (معنی) میں خارج ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی! یہاں یہ جو ہے، یہ سوال بالکل ان الفاظ میں منیر کی انکوائری کے وقت بھی کیا گیا تھا۔ تو خود حضرت خلیفہ ثانی نے جو جواب دیا وہ میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! *Yes.*

مرزاناصراحمد: یہ بات، سوال، یہ، یہاں یہ سوال لکھا ہوا ہے کہ: ''کیا آپ اب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں جو آپ نے اپنی کتاب ''آئینہ صداقت'' کے پہلے باب میں صفحہ ۳۵ پر ظاہر کیا تھا۔ یعنی یہ کہ ''تمام وہ مسلمان جنہوں نے مرزاغلام احمد کی بیعت نہیں کی، خواہ انہوں نے مرزاصاحب کا نام بھی نہ سنا ہو، وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

جواب: ''یہ بات خود اس بیان سے ظاہر ہے کہ میں ان لوگوں کو، جو میرے ذہن میں ہیں، مسلمان سمجھتا ہوں۔ پس جب میں ''کافر'' کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میرے ذہن میں [179] دوسری قسم کے کافر ہوتے ہیں جن کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں، یعنی وہ جو ملت سے خارج نہیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے جس کا اظہار کتاب ''مفردات راغب'' کے صفحہ نمبر ۲۴۰ پر کیا گیا ہے۔ جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں...... ایک دون الایمان اور دوسرے فوق الایمان ...... دون الایمان میں وہ مسلمان شامل ہیں جن کے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ فوق الایمان میں ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے جو ایمان میں اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں کہ وہ معمولی ایمان سے بلندتر ہوتے ہیں۔ اس لئے جب میں نے یہ کہا تھا کہ بعض لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں، تو میرے ذہن میں وہ مسلمان تھے جو فوق الایمان کی تعریف کے تحت آتے ہیں۔ مشکوٰۃ میں بھی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا اور اس کی حمایت کرتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے۔'' یہ اس کا جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جب یہ جواب دیا گیا تو اس کے بعد جسٹس منیر نے یہ ***Finding*** (نتیجہ) دی کہ وہ ***Convince*** (قائل) نہیں ہوئے اور ***He still thought that the only impression one could get is that, according to you, these people are Kafir and outside the pale of Islam.*** (انہوں نے (یعنی جج منیر نے) پھر بھی یہی سوچا کہ آپ کے کہنے کے باوجود یہی تأثر پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں) آپ مرزاصاحب! یہ فرمایئے اگر ایک پڑھا لکھا جج اور بڑا قابل جج، باوجود ***Authoritative explanation*** (مسلم الثبوت تشریح) کے جو کہ مرزاصاحب نے پیش کی وہاں، اس کے باوجود یہ سمجھتا ہے کہ ***You mean Kafir, outside the pale of Islam.*** (کہ آپ لوگ کافر سے یہ

مطلب لیتے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج) تو *Ordinary* (عام) مسلمان پر کیا *Impression* (تاثر) پڑتا ہے؟

مرزا ناصر احمد:[180] *Ordinary* (عام) مسلمان نے تو جسٹس منیر صاحب کی رپورٹ ہی نہیں پڑھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں عام طور سے پوچھتا ہوں جی کہ جو فلاں کافر ہے، جو مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا، تو اس کا کیا *Impression* (تاثر) پڑتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اگر ہم بات کریں تو *Impression* (تاثر) کی بات ہے یہ تو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! کیونکہ بات یہ ہے کہ اسمبلی کے ممبر جو ہیں انہوں نے......

***Mirza Nasir Ahmad:** They are not ordinary people.*

(مرزا ناصر احمد: وہ عام لوگ نہیں ہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but they are just like Justice Munir; he was not convinced by this reply.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! لیکن وہ صرف جج منیر کو پسند کرتے ہیں۔ یہ جواب ان کے لئے یقین بخش نہ ہوا)

مرزا ناصر احمد: کہیں جسٹس منیر جس واسطے *Convinve* (قائل) نہ ہوں گے ساری دنیا ان کے ساتھ چلی جائے گی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں اس کی نہیں کہہ رہا جی! *I don't say this, but I say that you produced material before him, you gave interpretation before him in a very authoritative, lucid manner, inspite of that he gave a finding....* (میں آپ سے اور بہتر ثبوت کا مطالبہ نہیں کرتا۔ آپ لوگوں نے تشریحات وتوجیہات بہت مستند اور سہل صاف انداز میں ان کے سامنے پیش کیں۔ مگر ان کے باوجود انہوں نے یہ بیان دیا)

***Mirza Nasir Ahmad:** He was not in a mood to accept those statements.*

(مرزا ناصر احمد: وہ موڈ میں نہیں تھے کہ ان بیانات کو قبول کرتے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** So the average person,*

intelligent person, educated person, and you call me Kafir, I am not going to bother and going into the details and say:

"What do you mean by Kafir?"

(جناب یحییٰ بختیار: یہ حضرات تعلیم یافتہ اور ذہین ہوتے ہیں۔ میں اب اس تفصیل میں آگے نہیں پڑتا کہ آپ کا کافر سے کیا مطلب ہوا کرتا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: یہاں تو وہ کھڑے ہی نہیں ہوئے۔ وہ تو باقی سارے فرقوں کے متعلق اپنی یہ ***Finding*** (نتیجہ) دی کہ میں کسی کی بات نہیں مانتا۔ سب ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں اور میرے لئے مصیبت یہ ہے کہ اپنی تعریف کروں تب بھی میں کافر، اور کسی دوسرے فرقے کی تعریف[181] کو صحیح قرار دوں۔ تب باقی بقیہ سارے فرقوں کی نگاہ میں میں کافر۔ تو وہ ساری ***Findings*** (نتائج) اکٹھی سامنے رکھ کے جسٹس منیر کی رائے جو ہے وہ قابل غور ہوتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: لیکن انہوں نے ***Finding*** (نتیجہ) یہ دی ہے۔ میں تو...... اس سے تعلق ہے اس وقت......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ ***Apastasy*** پر ان کی ***Finding*** ہے۔ ۲۱۸، ۲۱۹ پر یہ چلی ہے۔ یہ پڑھ کر سنانے کی ضرورت نہیں، آپ اس پر غور کر لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! میں پوچھ رہا ہوں کہ اس وقت آپ کی جماعت کی طرف سے جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلانا کافر ہے۔ اس کا ***Impression*** (تاثر) عام آدمی پر......

مرزا ناصر احمد: کب کہا جاتا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: جیسے انگلینڈ میں کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: آپ نے پچھلے......

Mr. Yahya Bakhtiar: ....what the common man, as as reasonable man, thinks of it? جو کہ سٹینڈرڈ وہی رکھا ہوتا ہے، جوڈیشل فیصلے پر، جج اپنے آپ کو نہیں کہتا ***but what the common man thinks, the man in the street, the reasonable man; although he is an ideal, he never exists. So, according to you, when you say so and so is Kafir, what does a man in the street think?***

مرزا ناصر احمد: دیکھیں! میں ذمہ دار ہوں اپنی طرف سے اپنے عقیدے کے اظہار کا......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......اس کی میرے اوپر ذمہ داری کیسے آتی ہے کہ جسٹس منیر یا اور کوئی شخص اس کو قبول کرتا ہے یا نہیں؟ میں سمجھتا ہوں اسے قبول کرنا چاہئے۔ کیونکہ میں دے رہا ہوں اپنے متعلق جو میری رائے ہے۔

[182] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہے جی۔ میں ابھی آگے چلتا ہوں۔ مرزا بشیر الدین محمود صاحب (مرزا بشیر احمد) نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ: ''ہر ایک ایسا شخص جو کہ موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا، یا محمدؐ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

مرزا ناصر احمد: دائرہ اسلام کی تو ابھی آ گئی ہے۔ Is it....

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ یہ مطلب کہ صرف سیاسی لحاظ سے آپ کہتے ہیں کہ یہ خارج ہے اور کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! یہی، یہی جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہی جواب ہے اس کا؟

مرزا ناصر احمد: جو ایک ہے فوق الایمان، ایک تحت الایمان۔ یہ مفردات راغب، نے کی ہے۔ وہ لغت قرآنی کی کتاب ہے اور قرآن کریم میں جو عربی الفاظ استعمال......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! تو یہ مرزا صاحب! .....The next point is (اگلا یہ نکتہ ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ، یہ......اور اپنا ایک مسلک بتا دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے، مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا، وہ بھی مسلمان ہو گیا سیاسی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں! مسلمان کیسے ہو گیا؟ اگر آنحضرت ﷺ کو نہیں مانتا تو مسلمان ہونے کا سوال ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک نبی کو نہیں مانا جی اس نے، باقی سب مانے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ وہ مسلمان کیسے ہوگیا؟ وہی تو نبی ہے جس نے احاطہ کیا ہوا ہے، جس کے افادۂ روحانی نے تمام پچھلے انبیاء کا اس نے۔ جس نے محمد ﷺ کو نہیں مانا۔ ہمارے[183] عقیدے کے لحاظ سے اس نے دنیا کے کسی نبی کو نہیں مانا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بالکل ہی کافر؟

مرزا ناصر احمد: جو مرضی اسے کہہ لیں، وہ تو انسان کہلانے کے قابل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی دائرہ اسلام میں مسلمان کسی حالت میں نہیں کہلایا جاسکتا وہ؟

مرزا ناصر احمد: جو آنحضرت ﷺ کو نہیں مانتا وہ کیسے دائرہ اسلام میں آ گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا وہ آ جاتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو نہیں مانتا وہ ایک دائرہ...... دو دائرے آ گئے ناں...... تو ایک دائرے کے اندر وہ آ جاتا ہے، دوسرے دائرے کے اندر نہیں آتا۔

(غیر احمدی کافر ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

Sir, next quotation is: (جناب اگلا سوال یہ ہے)

’’ہم چونکہ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے۔ اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی نبی کا انکار بھی کفر ہے، غیر احمدی بھی کافر ہیں۔‘‘

This is from "Alfazal" June 1922, 26-29. I think it was by- weekly in those days.

(یہ الفضل ۲۹،۲۶ رجون ۱۹۲۲ء کا ہے۔ میرا خیال ہے ان دنوں میں یہ ہفت روزہ تھا)

’’ہم چونکہ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے، اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ غیر احمدی بھی کافر ہیں۔‘‘

مرزا ناصر احمد: یہ پہلے بھی ہو چکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ چونکہ یہ...... اس پر جو ہیں ناں ***All the members....*** (تمام ممبران)

[184] مرزا ناصر احمد: اس کا وہ جو جواب ابھی میں نے پڑھ کے سنایا، ہمارے نزدیک وہ سارے ان کو ***Cover*** کرتا ہے جو آپ اس وقت تک پڑھ چکے ہیں۔ آئندہ کا پتہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ مختلف......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی!

جناب یحییٰ بختیار: ......ممبروں نے مجھے بھیجے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: No, one thing may be clarified: whether the writings are admitted or not?

(جناب چیئرمین: نہیں، ایک بات کی وضاحت ہونی چاہئے کہ کیا یہ تمام تحریریں تسلیم ہیں یا نہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: Beg your pardon?

(جناب یحییٰ بختیار: آپ سے معافی مانگتا ہوں؟)

Mr. Chairman: The writings are admitted or not?

(جناب چیئرمین: تحریریں تسلیم ہیں یا نہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, that si not denied.

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! ان سے انکار نہیں کیا گیا)

Mr. Chairman: That is not denied. All right.

(جناب چیئرمین: ان سے انکار نہیں کیا گیا۔ بہت اچھا)

Mr. Yahya Bakhtiar: But he can verify them.

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن وہ ان کی تصدیق کر سکتے ہیں)

Mr. Chairman: Yes. (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

مرزا ناصر احمد: یہ تو آپ وہ دے دیں مجھے تو میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ساتھ پڑھ......میں نے **Date** سنائی ہے ناں جی آپ کو۔ اگر آپ کسی کو کرنا چاہتے ہیں کہ ہم آپ کو اوریجنل پروڈیوس کریں یا آپ چاہتے ہیں کہ غلط ہے تو ***You***......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو......میرے حافظے میں تو نہیں محفوظ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں......

[185] مرزا ناصر احمد: ......لیکن میں یہ چاہوں گا کہ آپ مجھے یہ دے دیں تاکہ میں چیک کروں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں نے حوالہ دیا ہے آپ کو۔ میں تو حوالے دے رہا ہوں آپ کو۔ اگر آپ کے پاس نہیں ہے تو پھر ہم آپ کو پروڈیوس کر دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: بھئی! آپ حوالے یہ "الفضل" والے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ "الفضل" کی تو ساری فائل آپ کے پاس ہے ناں جی!

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ حوالہ، یہ کون سا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی ۲۶،۲۹؍جون......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: 26,29 June, 1922.

(جناب یحییٰ بختیار: ۲۶،۲۹؍جون ۱۹۲۲ء)

مرزا ناصر احمد: یہ ٹھیک ہے، حوالہ نوٹ کر لیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہ اس وقت......

مرزا ناصر احمد: یہ ٹھیک......

جناب یحییٰ بختیار: جو ڈاکومنٹ آپ کے پاس ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

(غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں)

جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے جی آتا ہے یہ: "حضرت مسیح موعود نے سختی سے تاکید فرمائی ہے کہ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے اتنی دفعہ میں جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں، جائز نہیں۔" (انوار خلافت ص۸۹، از مرزا محمود)

[186] ***This you have said that because for different reasons, not because he is a Kafir,*** (تو اس کے لئے آپ نے کہا ہے کہ اس کی مختلف وجوہات تھیں۔ نہیں کیونکہ وہ ایک کافر ہے)

جی! آپ نے کہا ہے ناں کہ یہ نماز نہیں پڑھتے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! نماز نہ پڑھنے کی بہت ساری وجوہات ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں!

مرزا ناصر احمد: ......ایک تو یہ ہے کہ محضر نامہ جو ہے ہمارا، اس کے صفحہ ۱۵۴ پر بھی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے جو وجوہات بیان کی ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کے علاوہ اور وجوہات بھی ہیں جن کی بناء پر آپ نماز نہیں پڑھتے ان کے پیچھے؟

مرزا ناصر احمد: احمدی مسلمان غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ جو وجوہات آپ نے یہاں دی ہیں۔ ان کے علاوہ وہ اور وجوہات بھی ہیں؟ صرف یہ وجوہات نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہوں گی۔ بتائیں، میں بتا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں......یعنی ایک انہوں نے یہ...... میں آپ کو پڑھ کر سنائے دیتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی!

جناب یحییٰ بختیار: میں نماز کے مسئلے پر تو بعد میں آؤں گا......

مرزا ناصر احمد: جی!

جناب یحییٰ بختیار: آگے وہ کہتے ہیں جی ''انوار خلافت'' صفحہ ۹۰ پر: ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، چونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔''

[187] *The same reply?*

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ یہ ہے کہ یہ جو ہے فتویٰ کہ نماز پیچھے پڑھنی ہے یا نہیں۔ یہ پہلے مختلف فرقوں نے احمدیوں پر لگایا۔ یہ جو یہ نماز کا اب ہو گیا ناں مسئلہ شروع......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں نے پہلے اس پر......نماز پر میں آرہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا! ابھی نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: میں نے اسی پوائنٹ پر پوچھا کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کا یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو بعد میں آ جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہمارے محضر نامے میں اس کا یہ جواب دیا ہوا ہے کہ جو......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! نہیں جی، نماز کے مسئلے میں بعد میں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ نماز کے لئے نہیں۔ یہ اسلامی نظریہ...... جو رپورٹ منیر کمیٹی کے سامنے پیش ہوئی اس کے اندر یہ جواب دیا ہے۔ اوپر کچھ حوالے درج کر کے مختلف فرقوں کے، وہابیوں کے اور بریلویوں کے کہ ان حوالوں سے جو ہم اوپر درج کر چکے ہیں۔ مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں۔ یہ تو مختلف فرقوں کے نہیں بلکہ یہ مختلف احادیث اور آئمہ کے حوالے ہیں اور یہ کتاب غالباً پہلے نہیں دی ہوئی۔ اگر آپ چاہیں تو ہم پیش کر دیتے ہیں آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ آپ بے شک پیش کریں۔ میں نے صرف یہ پوچھا کہ یہ جو ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں! ایک اسلام بمعنی کامل ایمان ہوتا ہے اور سب مسلمان ہرگز اس کامل ایمان میں شامل نہیں۔ دوسرا اسلام کلمہ پڑھ کر اسلام میں شمولیت کے ساتھ حاصل ہوتا ہے۔ [188] اس مسلم کے لئے۔ ایک، کوئی شرط نہیں کہ اس کو پورا ایمان نصیب ہو، بلکہ بغیر کسی قسم کے ایمان کے بھی ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے۔ اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ سوائے نصیحت اور واعظ اور دعا کے، دوئم احمدیوں نے خارج از اسلام اور کافر ہونے کا فتویٰ غیر احمدیوں کے متعلق پہلے نہیں دیا۔ بلکہ پہلے انہوں نے، دوسرے فرقوں نے جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا اور میرا اندازہ یہ ہے کہ سالہا سال تک بانی سلسلہ اس وقت کے علماء کو یہ سمجھاتے رہے کہ اس کفر کے کھیل میں نہ پڑو۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو کفر اس پر لوٹ کے آتا ہے اور ایک موقع پر بڑی سختی کے ساتھ مطالبہ کیا۔ اس وقت کے علماء نے بانی سلسلہ احمدیہ سے کہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرو تو آپ نے ان کو کہا کہ میں تمہارے ساتھ مباہلہ کیسے کر سکتا ہوں۔ میں تمہیں مسلمان سمجھتا ہوں تو آگے سے جواب یہ ملا کہ آپ سمجھتے ہوں گے ہمیں مسلمان، لیکن ہم آپ کو کافر سمجھتے ہیں اور چونکہ انہوں نے کفر کے فتوے لگا دیئے اور چونکہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ جو مسلمان مؤمن کو کافر کہے، کفر اس کے اوپر لوٹ آتا ہے۔ اس لئے ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔ کہنے والا کہہ گیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Then the proposition is very simple now....*** (جناب یحییٰ بختیار: مسئلہ تو اب بہت سادہ بن گیا)

مرزا ناصر احمد: بالکل!

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... if you claim that you are a Muslim, nobody can call you that you are not a Muslim?***

(جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں تو کوئی آپ کو غیر مسلم نہیں کہہ سکتا)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Similarly, Mufti Muhamood can claim that he is a Muslim and nobody can call him that he is not a Muslim?***

(جناب یحییٰ بختیار: اسی طرح مفتی محمود صاحب دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں تو کوئی ان کو غیر مسلم نہیں کہہ سکتا)

Mirza Nasir Ahmad: ***Certainly.***

(مرزا ناصر احمد: یقیناً)

[189]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***But if he calls you not a Muslim. as you call him not Muslim, than both have a right to call each other Kafir?***

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن اگر وہ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں تو دونوں کو حق ہے کہ ایک دوسرے کو کافر کہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***No.***

(مرزا ناصر احمد: نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Because he called you. You have also a right to call him?***

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ اس نے تم کو کافر کہا تو تم کو بھی حق ہے کہ اس کو کافر کہو)

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں، ناں! آپ میری بات نہیں سمجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ، آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کافر کہا......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......میرا بھی حق ہے کہ کافر کہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہ، بالکل یہ نہیں کہا میں نے، بالکل نہیں کہا۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ میں سمجھا نہیں سکا اپنی بات۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ، یہ پوزیشن ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں، یہ پوزیشن نہیں ہے۔ میں نے یہ کہا کہ اگر زید، بکر کو کافر کہے، کہہ دے اور اس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مسلمان کو کافر کہے تو کفر اس پر لوٹ کے آجاتا ہے تو یہ کفر کا فتویٰ کافر، پہلے کافر کہنے والے پر اس شخص نے نہیں لگایا۔ بکر نے جس کو کافر کہا گیا ہے۔ بلکہ اس شخص نے لگایا ہے۔ اس مقدس ذات نے کہ جو ہم سب کی ہدایت کے لئے آئی۔ حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ نے...... یہ کہہ کے کہ اگر کسی مسلمان کو کافر کہو گے تو کفر تم پر لوٹ کے آجائے گا۔ تم پر پڑ جائے گا کفر، تو بکر نے فتویٰ نہیں لگایا۔ آنحضرت ﷺ نے فتویٰ لگایا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! جب احمدیہ جماعت کے رہنما، قائدین یہ فتویٰ لگائیں کسی پہ کہ یہ کافر ہے؟

190

مرزا ناصر احمد: اگر پہلے لگائیں فتویٰ تو کافر ہو جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ پہلے نہ سہی۔ کیا بعد میں یہ حق پہنچتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: لگاتے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو اللہ جانتا ہے، وہ تو لوٹ آئے گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، میری بات سنیں، میں پھر اپنی بات نہیں سمجھا سکا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *In retaliation?*

مرزا ناصر احمد: اگر دیوبندی یا وہابی یا بریلوی یا اہل حدیث، قرآن، وغیرہ، وغیرہ، ان میں سے کوئی جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگائے تب بھی جماعت احمدیہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان کو یا اہل قرآن وغیرہ، وغیرہ۔ ان میں سے کوئی جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگائے۔ تب بھی جماعت احمدیہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان کو کافر کہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کو یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ جس گروہ کو محمد ﷺ ''کفر اسی پہ لوٹ آئے گا'' کی حدیث کے مطابق کافر قرار دے دیں ان کو کافر نہ کہیں؟

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Mirza Sahib, will you please explain if a particular Maulvi, Alim.... or so-called Alim you, can call him.... calls Mirza Ghulam Ahmad that he was Kafir, or Ahmadis are Kafir, now do you condemn the whole Muslim community for that, or that particular individual?*

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ذرا اس کی وضاحت کریں کہ اگر ایک مولوی عالم یا جس کو آپ نام نہاد عالم کہیں اگر وہ کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد کافر تھے یا احمدی کافر ہیں تو کیا آپ پوری مسلمان آبادی کی مذمت کریں گے یا صرف اس خاص فرد واحد کی)

***Mirza Nasir Ahmad:** If they disassociate themselves....*

(مرزا ناصر احمد: اگر آبادی لوگ اپنے آپ کو علیحدہ کرلیں......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But how?*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن کیسے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** .... from that Fatwa....*

(مرزا ناصر احمد: اس کے فتویٰ سے......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Is there....*

(جناب یحییٰ بختیار: وہاں ہے......)

***Mirza Nasir Ahmad:** .... we don't call them Kafir.*

(مرزا ناصر احمد: تو ہم ان کو کافر نہیں کہیں گے)

[191]***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, Sir, but is there going to be a referendum? Now....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! لیکن کیا استصواب رائے عامہ منعقد ہو۔ اچھا!)

***Mirza Nasir Ahmad:** No, no, no, no....*

(مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I have no idea what Maulvi*

sanaullah said, but if you say all the Musalmans, the whole lot of them, are Kafirs....

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے کچھ علم نہیں کہ مولوی ثناءاللہ نے کیا کہا تھا۔لیکن اگر آپ کہتے ہیں کہ تمام مسلمان سارے کے سارے کافر ہیں......)

مرزا ناصر احمد: اگر،اگر جو شخص......یہ اعلان ہے......کہ جو شخص یہ اعلان کردے کہ میں مولویوں کے فتاویٰ کو درست نہیں سمجھتا تو ہم اسے کافر نہیں کہیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،اگر جنہوں نے سنا ہی نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں!ہم ان کو سنا دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی!اگر کسی نے سنا ہی نہیں ہے،اگر کسی نے سنا ہی نہیں ہے؟آپ تو ***Generally*** (عام طور پر) کہہ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہم سنا دیں گے کہ یہ حدیث میں آیا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Please, this... you kindly see.... (جناب یحییٰ بختیار: آپ خود سب مسلمانوں کو کافر کہہ رہے ہیں)

مرزا ناصر احمد: جی!

Mr. Yahya Bakhtiar: .... you don't say Maulvi so and so is Kafir, Mulla so and so Kafir. ''مسلمان جو نبی کو نہیں مانتے۔''

(جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ تو نہیں کہہ رہے ہیں خاص طور پر کہ مولوی فلاں فلاں کافر ہے۔یا ملا فلاں فلاں کافر ہے)

مرزا ناصر احمد: ہم ایک ہی الزام......ایک ہی سانس میں ان کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور کافر بھی کہتے ہیں۔یہ بھی تو سوچنے والی بات ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بعض دفعہ،بعض دفعہ...... یہ ***Contradictions*** (تضادات) ہیں۔اس میں......کہ بعض دفعہ مسلمان کہتے ہیں۔بعض دفعہ نہیں کہتے۔مگر مسلمان کا لیبل ہو کہ آپ کہتے ہیں کہ کافر ہو گیا،باہر ہو گیا دائرہ اسلام سے،خارج ہوا۔

(مسلمان بھی کافر بھی)

[192] مرزا ناصر احمد: نہیں،ہم کہتے ہیں کہ یہ مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی ہیں۔معلوم

ہوا کہ دو دائروں کی بات کر رہے ہیں ہم۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بعض جگہ آپ نے ایسے کہا ہے، بعض جگہ آپ نہیں کہتے۔ بعض جگہ جب آپ...... مسلمان تو ایک ہوتا ہے، ایک آدمی مسلمان ہے۔ جب آپ نے کفر کا دعویٰ کر دیا تب خارج ہوا۔ اس وقت تک تو وہ مسلمان رہتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ ایک حوالہ ان کے پاس تھا یہاں اتفاقاً، ''حقیقت الوحیٰ'' (ص۱۶۴،۱۶۵، خزائن ج۲۲ ص۱۶۸،۱۶۹) کا۔ اس میں بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ اعلان کیا کہ:

''یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مؤمن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے۔ پھر جب کہ تقریباً ۲۰۰ مولویوں نے مجھے کافر ٹھہرایا اور میرے پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور ان ہی کے فتویٰ سے یہ بات ثابت ہے کہ مؤمن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے تو اب اس بات کا سہل علاج ہے کہ اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو ان کو چاہئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا، تب میں ان کو مسلمان سمجھ لوں گا۔''

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, I will ask you again. Please understand, try to understand my question. Now, I am a Muslim who has nothing to do with Barelvi, Deobandi or anybody else, I am just giving you an example there could be many. Now, if a Barelvi Maulvi or a Deobandi Maulvi declares Mirza Ghulam Ahmad as Kafir....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! میں پھر آپ سے پوچھتا ہوں۔ مہربانی سے سمجھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ میرا سوال یہ ہے میں ایک مسلمان شخص ہوں۔ نہ مجھے بریلوی سے مطلب ہے نہ دیوبندی سے نہ کسی سے۔ یہ میں ایک مثال دے رہا ہوں۔ ایسی بہت سی مثالیں ہو سکتی ہیں۔ اگر ایک بریلوی یا دیوبندی مولوی، مرزا غلام احمد کو کافر کہتا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** And you don't?*

(مرزا ناصر احمد: اور آپ کہتے؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** ....and I have not even heard of his fatwa....*

(جناب یحییٰ بختیار: سمجھیں کہ میں نے یہ فتویٰ بالکل سنا ہی نہیں ہے......)

[193] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *And you don't declare him a Kafir?*

(مرزا ناصر احمد: آپ ان کو کافر نہیں کہتے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *....and.... there is no refrendum on the question.*

(جناب یحییٰ بختیار: اس مسئلہ پر اس وقت تک کوئی استصواب رائے نہیں ہوا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, I am....*

(مرزا ناصر احمد: نہ، نہ۔ میں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no,....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں......)

مرزا ناصر احمد: آپ ایک بات کرتے ہیں، اسی سلسلے میں میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ ایک شخص اعلان کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد کافر ہے۔ اس شخص کو آپ کافر کہیں گے؟ مگر آپ کہیں گے کہ نہیں؟ جتنے بھی باقی ہیں؟ دو سو مولویوں نے کہہ دیا ہے۔ اس لئے دو لاکھ مسلمان، دو کروڑ مسلمان، بیس کروڑ مسلمان، سب کو ہم کافر سمجھیں گے۔ اگر وہ یہ اعلان نہ کریں کہ مرزا غلام احمد نبی ہے؟

Isn't it putting it in the same shape that anybody who does not accept him as Nabi is Kafir?

(یہ وہی بات ہوئی کہ جو ان کو نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے)

مرزا ناصر احمد: وہ تو میں نے بتایا ہے کہ وہ جو سیاسی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ دو سو مولویوں کو Condemn (مذمت) کریں،......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......کافر کہیں......

مرزا ناصر احمد: ......سیاسی Definition (تعریف) ہے۔ اس کے لحاظ سے تو ہم ان دو سو مولویوں کو بھی نہیں کہتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! جو آپ نے......جس لحاظ سے بھی آپ نے کہا......

مرزا ناصر احمد: ......ان کو، یعنی دو سو مولویوں کو بھی کافر نہیں کہتے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرا پوائنٹ یہ ہے کہ جو شخص......

[194] مرزا ناصر احمد: ......اور جس کو دوسرے معنی میں کافر کہتے ہیں وہ اس معنی میں کہتے ہیں کہ ایمان کے بہت سے اہم تقاضوں کو وہ پورا نہیں کر رہے اور اس لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

مرزا ناصر احمد: ......قابل مواخذہ ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: That, that is all right. Sir,....

(جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جناب......)

مرزا ناصر احمد: ......اور......

Mr. Yahya Bakhtiar: .... that is all right,....

(جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے......)

مرزا ناصر احمد: ......اور ملت اسلامیہ سے خارج نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but, Sir, if two hundred Maulvis....

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! لیکن جناب اگر دو سو مولوی......)

مرزا ناصر احمد: نہیں! باقیوں کو ہم ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ناں کہتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! آپ کہتے ہیں کہ آپ نے تو صرف مسلمان کا ذکر کیا۔ میں نے جو آپ کے سامنے پڑھ کے سنایا ہے ابھی......

(ایک جہت سے کافر ایک جہت سے مسلمان)

مرزا ناصر احمد: ان کو مسلمان بھی کہا ساتھ ہی، یہی تو جواب دیا انہوں نے۔ جب میں کہتا ہوں کہ یہ ''مسلمان'' تو میں ان کو مسلمان بھی کہتا ہوں، کافر بھی کہتا ہوں۔ ایک جہت سے وہ مسلمان ہیں، دوسری جہت سے میرے نزدیک وہ کافر ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کل؟ کل مسلمان؟ *Not two hundred Maulvis?* (دو سو مسلمان نہیں؟)

مرزا ناصر احمد: *No, no.* کل مسلمان......

جناب یحییٰ بختیار: ''جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے......''

مرزا ناصر احمد: تو سارے مسلمان ہے ناں، کل۔

[195] جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کو Explain (واضح) کرتا ہوں...... As I understand; I may be wrong. (میں واضح کرتا ہوں شاید میں غلط ہوں)
"......میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ بھی کافر اور دارہ اسلام سے خارج ہیں۔"

Now, as far as I understand, is that all the Muslims, they are all Muslims because they believe in the Holy Prophet and all that. But Mirza Sahib says since I have come now, I am Nabi or Mirza Sahib's Khalifa said کہ ***those Muslims who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as Prophet, as Nabi, they are outside, dismissed, expunged, whatever you may call it,.....***

(جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک میں سمجھا ہوں صورت یہ ہے کہ یہ سب، مسلمان ہیں اور اس لئے مسلمان ہیں کہ وہ رسول پاک ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں اب آ گیا ہوں۔ میں نبی ہوں اور مرزا صاحب کے خلیفہ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں تسلیم کریں گے وہ خارج ہو گئے، باہر ہو گئے، نکل گئے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ....so, they were Muslims, but they have been removed from the pale of Islam....

(جناب یحییٰ بختیار: اسی طرح پہلے تو یہ لوگ مسلمان تھے۔ مگر اب دائرہ اسلام سے ہٹا دیئے گئے)

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ، میں......اس کے یہ معنی نہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: .... it does not mean that, after he has given the verdict, they continue. They say: they were before, but are no longer....

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جب مرزا صاحب نے فیصلہ دے دیا تو وہ بحیثیت مسلمان پھر بھی برقرار رہیں گے۔ پہلے وہ مسلمان تھے لیکن اب نہیں رہے)

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں کہا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں, ***..... that is how it is interpreted, as I say. If you think that it is not correct....***

(جناب یحییٰ بختیار: اب یہی مراد نکلتی ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میرا خیال غلط ہے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو ابھی...... (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کتاب کہاں ہے؟ پھر میں حوالہ پڑھتا ہوں۔ جو کہنے والا ہے۔ ''صاحب البیت ادریٰ بما فیہ '' جو کہنے والا ہے اس کی بات ہمیں ماننی پڑے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ ٹھیک ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ سوائے مسلمان کے کوئی اور تو حضرت محمد ﷺ کو مانتا نہیں۔ کہتے ہیں ان کے بعد جو......

[196] مرزا ناصر احمد: آپ نے یہی کہا کہ میں ان کو مسلمان بھی کہتا ہوں اور ایک دوسرے نقطہ نگاہ سے ان کو کافر بھی کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! جب ان کو کافر کہہ دیا تو وہ مسلمان کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس کے باوجود بھی مسلمان کہتا ہوں۔ خود کہا......

جناب یحییٰ بختیار: اور کہتے ہیں کہ دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور یہ بھی کہا ہے کہ دائرہ اسلام سے کیوں خارج سمجھتا ہوں۔ یعنی ملت اسلامیہ میں شامل سمجھتا ہوں۔ لیکن دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

لکل ان یصطلح

ہمارے علوم نے یہ اجازت دی ہے کہ آدمی اپنی زبان میں اصطلاحیں جو ضروری سمجھتا ہو وہ خود بنا لے اور ان کو ***Explain*** (واضح) کر دے۔ آپ اس ***Explanation*** (وضاحت) کو علیحدہ کر کے نہیں۔

Mr. Chairman: I think that will do for today. You want to continue or we should....

(جناب چیئرمین: میں سمجھتا ہوں کہ اتنی کاروائی آج کے لئے کافی ہے۔ آپ چاہتے ہیں تو جاری رکھیں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, we can continue tomorrow morning....

(جناب یحییٰ بختیار: کل صبح جاری رکھ سکتے ہیں......)

Mr. Chairman: ***Tomorrow morning.***

(جناب چیئرمین: ٹھیک ہے کل صبح)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... because it will not conclude so soon.***

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہ بحث اتنی جلدی ختم نہیں ہوگی)

Mr. Chairman: ***Yes, the members of the Delegation are permitted to go. Tomorrow at 10:00 am.***

(جناب چیئرمین: جی ہاں! وفد کے ممبران ایوان سے جاسکتے ہیں۔کل صبح دس بجے تک کے لئے)

---

[197] *AVAILABILITY OF BOOKS ETC. FOR QUOTATIONS AND CROSS- REFERENCES*

مرزا ناصر احمد: اس میں اور رسالے تو نہیں ہیں جن کے متعلق میں نے تسلی کرنی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ اپنے "الفضل" وغیرہ کے ہیں۔ایسی کوئی نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: جو......

جناب یحییٰ بختیار: جو کتابیں آپ کے پاس ہیں یہاں، انہی میں سے ہوں گی میرے خیال میں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں! وہ اگر "الفضل" کے ہیں، جو یہاں نہیں، تو پھر وہ تو مجھے دیکھنے پڑیں گے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ "انوار الخلافت" کے ہیں۔فی الحال میرے سامنے جو ہیں۔کلمہ......

مرزا ناصر احمد: یہ......اگر یہ سوال دے دیں تو ہم مقابلہ کر کے سارا، تو Context (متن) آپ کو وہ پورا بھجوا دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! یہ تو Quotations (سوالات) ہیں، اسی بات پر ہیں کہ انہوں نے کافر کہا۔

مرزا ناصر احمد: آگے پیچھے اور شاید کچھ لکھا ہوا ہو......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں!

مرزا ناصر احمد: ......جو اس کو Explain (واضح) کر رہا ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ پھر آپ بعد میں کر لیجئے۔

Mr. Chairman: *The quotations can be supplied to the witness. We have got the books. The books can be referred. And I think, for the purpose of convenience, tomorrow, the books will be lying here. At that time, they can be....*

(جناب چیئرمین: گواہوں کو اقوال کے حوالہ جات دے دیئے جائیں۔ ہمارے پاس کتابیں موجود ہیں۔ دیگر کتابیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ لیکن سہولت کی خاطر کتابیں یہیں رہنی چاہئیں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The books are available. These* 198 *members who asked me to put these questions to the witness, I told them to bring the authority written therein here.*

(جناب یحییٰ بختیار: کتابیں موجود ہیں۔ جن ممبر صاحبان نے گواہوں سے سوالات کرنے کو کہا میں نے ان سے کہا تھا کہ حوالے ساتھ لائیں)

Mr. Chairman: *We have got them.*

(جناب چیئرمین: وہ ان کو حاصل کر چکے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But I said that....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن میں نے یہ کہا تھا......)

مرزا ناصر احمد: جی!

Mr. Yahya Bakhtiar: *... they can find out.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ اس میں سے نکال سکتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: مجھے صرف ریفرنس چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں صرف *Reference* (حوالے) دے رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Mr. Chairman....***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب چیئرمین......)

مرزا ناصر احمد: ہمیں ریفرنس چاہئے ہیں۔ صفحوں کا پتہ لگ جائے تو......

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui: ***Mr. Chairman, the books are available.***

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جناب چیئرمین! کتابیں یہاں دستیاب ہیں)

Mr. Chairman: ***Yes, they are available.***

(جناب چیئرمین: جی ہاں دستیاب ہیں)

Maulana Shah Ahmad Noorani Sidiqui: ***At any time we can supply the books.***

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جب چاہیں ہم ان کو کتابیں دے سکتے ہیں)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Moulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui: ***The books are available.***

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: کتابیں موجود ہیں)

Mr. Chairman: ***Yes, they are available. So, any reference the witness can see, he will look up tomorrow and can reply.***

(جناب چیئرمین: جی ہاں! سب موجود ہیں۔ گواہ جو چاہیں اس میں سے دیکھ سکتے ہیں۔ کل وہ دیکھ لیں اور جواب دیں)

[199] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***The books, Sir, which I am referring to....***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! جن کتابوں کے میں حوالے دے رہا ہوں)

Mr. Chairman: ***Yes.***

(جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *... are written either by Mirza Ghulam Ahmad himself or by Mirza Bashir-ud-Din Mahmud.... his addresses. So, they are with the Ahmadiyya Jamaat. But in case they don't have them....*

(جناب یحییٰ بختیار: یا تو وہ خود مرزا غلام احمد کی لکھی ہوئی ہیں یا مرزا بشیر الدین محمود کی۔ ان کا خطبہ بھی یہاں ہے۔ ان کا پرچہ بھی لکھا ہے۔ یہ کتابیں جماعت کے پاس بھی ہیں۔ اگر ان کے پاس نہ ہوں......)

مرزا ناصر احمد: No, وہ تو مل جائیں گی......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: صرف صفحوں کے حوالے چاہئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی ایسی کوئی اور کتاب ہے تو وہ تو میں نے Refer ہی نہیں کی۔ *Munir's Report commonly available,* (منیر کی رپورٹ تو عام دستیاب ہے) باقی......

مرزا ناصر احمد: وہ تو ہے یہاں یہ۔ ٹھیک ہے۔ السلام علیکم! ہم چلے۔

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ایوان سے باہر چلا گیا)

Mr. Chairman: *I think before adjourning for tomorrow at 10:00 am. the books may be kept near the Attorney- General, and....*

(جناب چیئرمین: اجلاس کے ملتوی ہونے سے قبل کتابوں کو اٹارنی جنرل کے نزدیک رکھ دیا جائے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *With the witness, I will not produce them. He has got the books.*

(جناب یحییٰ بختیار: گواہوں کے سامنے میں یہ پیش نہیں کروں گا۔ ان کے پاس کتابیں موجود ہیں)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Only those books....*

(جناب یحییٰ بختیار: صرف وہی کتابیں......)

Mr. Chairman: *No, if the Attorney- General confronts them.... this page, this portion.... is it correct?*

(جناب چیئرمین: نہیں۔ اگر اٹارنی جنرل ان کے سامنے پیش کریں۔ یہ صفحہ، یہ حصہ تو کیا یہ صحیح نہیں ہوگا؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No. But he says he wants to read the whole thing and....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! لیکن وہ کہتے ہیں کہ میں تمام چیزیں پڑھنا چاہتا ہوں اور......)

[200]***Mr. Chairman:*** *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... he wants me to give him in advance. But I cannot....*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ چاہتے ہیں کہ مجھے پہلے سے سب کچھ دے دیں۔ لیکن میں کیسے کر سکتا ہوں)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... because I don't know which question I am going to put....*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ مجھے کیا معلوم میں کون سا سوال کب کروں گا)

Mr. Chairman: *Yes....*

(جناب چیئرمین: جی ہاں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... It depends upon his answer, Sir.* (جناب یحییٰ بختیار: یہ ان کے جواب پر منحصر ہے، جناب!)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

DISTURBANCE DURNIG THE CROSS-EXAMINATION

(جرح کے دوران شور شرابا)

Mr. Chairman: ***And the second thing I would like to say is that the honourable members sitting arround the Attorney- General should keep.... at least should not disturb him. They should not be impatient. This I would request because I.....***

(جناب چیئرمین: اور دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ جو معزز ممبران اٹارنی جنرل کے چاروں طرف بیٹھے ہیں وہ اٹارنی جنرل کو بالکل خلل نہ ڈالیں۔ صبر سے کام لیں)

Mian Mohammad Attaullah: ***Sir, I have another point that some of the witnesses who were here........***

(قادیانی وفد کی بے تہذیبی)

(میاں محمد عطاء اللہ: جناب! مجھے ایک بات کہنی ہے کہ چند ایک گواہ صاحبان......)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mian Mohammad Attaullah: ***... for instance, Mirza Tahir Ahmad, he unnecessarily....***

(میاں محمد عطاء اللہ: مثلاً مرزا طاہر وغیرہ خوانخواہ......)

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ۔

Mian Mohammad Attaullah: بھائی ***Just a minute please.***

(میاں محمد عطاء اللہ: صرف ایک منٹ مہربانی)

Mr. Chairman: ***Just a minute.*** ہاں!

(جناب چیئرمین: صرف ایک منٹ ٹھہریں)

[201] مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ایک ادھر ان کے سیدھے ہاتھ پر......

جناب چیئرمین: ہاں!

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......وہ لوگ ہنستے بھی ہیں۔ باتیں بھی کرتے ہیں اوراس طرف دیکھ کرمذاق بھی اڑاتے ہیں اور سر بھی ہلاتے ہیں۔

ایک رکن: جناب! میں تجویز پیش کروں گا کہ اٹارنی جنرل بھی بیٹھ کرسوال کریں۔

Mr. Chairman: *That is a separate matter.* میں صرف یہ عرض کررہا تھا کہ......

(جناب چیئرمین: یہ ایک علیحدہ معاملہ ہے)

METHOD OF CONDUCTING THE CROSS-EXAMINATION

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: دوسری تجویز یہ ہے کہ ہمارے محترم اٹارنی جنرل صاحب جو ہیں، میرا خیال ہے کہ یا تو آپ ان کو بھی کہیں کہ وہ کھڑے ہوکر جواب دیں...... ***Witness Box*** (گواہی کے کٹہرے میں) میں قاعدہ بھی یہی ہے...... یا پھر اٹارنی جنرل صاحب بھی بیٹھ کرسوال کرلیا کریں۔

جناب چیئرمین: نہیں، وہ......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: کیا کریں۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! وہ پہلے دن ہم نے......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اچھا!

جناب چیئرمین: ......ان کو اجازت دی۔ ***Anything else? Now the House stands.***

ایک رکن: سر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ! جی، جی!

[202]مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: خلیفہ ناصر احمد سے کہیں کہ وہ کھڑے ہوکر جواب دیا کریں۔

Mr. Chairman: *That is almost settled.*

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: لیکن آپ ہم کو تو حکم فرماتے ہیں۔

ایک رکن: پھر ***Disturb*** (تنگ) کررہے ہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ...... کہ ہم کھڑے ہو کر بولیں، اس کو بھی یہ حکم دیں۔

جناب چیئرمین: سر! یہ اسمبلی، یہ اسپیشل کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: سر! عدالت میں گواہ کو بیٹھنے کا حق نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: Except (ماسوا) ...... وہ اسپیشل کمیٹی ...... جی! مسٹر عزیز بھٹی!

جناب عبدالعزیز بھٹی: سر! یہ......

Mr. Chairman: I call the House to order. Sardar Abdul Aleem.

(جناب چیئرمین: میں ایوان کو خاموشی کا حکم دیتا ہوں۔ سردار عبدالعلیم)

جناب عبدالعزیز بھٹی: سر میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ گواہ پر جب سوال کئے جاتے ہیں......

جناب چیئرمین: جی!

جناب عبدالعزیز بھٹی: ...... جب گواہ پر اٹارنی جنرل صاحب سوال کرتے ہیں تو وہ ان کا جواب بجائے ڈائریکٹ دینے کے...... جس طرح کہ ایک گواہ کا فرض ہے کہ جواب دے...... وہ اس کو Avoid (گریز) کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور تکرار کرتے ہیں اور پھر ساتھ ساتھ انہیں Suggest (تجویز پیش) کرتے ہیں کہ یہ سوال مجھ پر کریں۔ تو میرا خیال ہے کہ یہ چیئر کا فرض ہے کہ آپ اس مسئلے میں اس حد تک انہیں چیک کریں کہ بجائے بحث ومباحثہ میں پڑنے کے......

He should stick to the question put by the Attorney-General.

(وہ ان سوالات کے جوابات کے پابند نہیں جو جناب یحییٰ بختیار کر رہے ہیں)

203

A Member: Sir, I request to the honourable members. (ایک رکن: جناب! میں معزز ممبران سے درخواست کرتا ہوں)

Mr. Chairman: The Attorney- General can ask the Chair at any time when he feels that.

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل اگر ضروری سمجھتے ہیں تو صدر کی توجہ مبذول کرا سکتے ہیں)

(مرزا ناصر کی ہچکچاہٹ، کترانا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I request, he need not answer any question at all. But you, as judges, should note that. The demeanour of the witness, his hesitation, his effort to be evasive, all these are taken into consideration and you can draw your own inference, favourable or adverse. And your address....*

(جناب یحیٰی بختیار: میری درخواست ہے۔ان کو کسی سوال کے جواب کی ضرورت ہی نہیں ہے۔آپ حضرات بطور جج گواہ کے رویہ اور انداز کو نوٹ کرتے ہیں۔اس کی ہچکچاہٹ جواب دینے سے اس کا کترانا اور ان سب باتوں سے آپ لوگ اپنے نتائج مرتب کرتے ہیں۔ استنباط مناسب حال یا ناموافق کرتے ہیں......)

***Mr. Chairman:** One thing I may mention. The honourable members.....*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... you can make a note of everything. You give a fair decision yourselves.*

(جناب یحیٰی بختیار: ہر چیز کو نوٹ کرتے ہیں اور پھر اپنے آپ صحیح فیصلہ کرتے ہیں)

***Mr. Chairman:** One thing I may remained the honourable members: we are getting the opinion of a witness....*

(جناب چیئرمین: ایک بات کی ممبران کو میں یاددہانی کرادوں۔ہم گواہوں کی رائے تو حاصل کر رہے ہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But....*

(جناب یحیٰی بختیار: لیکن......)

***Mr. Chairman:** .... Opinion is, ... rare case, under the Evidence Act.*

(جناب چیئرمین: گواہوں کی رائے قانونی شہادت کی رو سے بہت اہم ہوتی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I know. He is such a witness, you know, and such an issue before the House.*

CONDUCT OF THE WITNESS DURING THE CROSS- EXAMINATION

Mr. Abdul Aziz Bhatti: *Sir, the conduct of the witness is not coming on the record, Sir, as to how he is behaving....*

(جناب عبدالعزیز بھٹی: جناب! گواہ طور طریق کہ وہ کیسا طرز عمل اختیار کر رہے ہیں......)

Mr. Chairman: *No....* (جناب چیئرمین: نہیں)

Mr. Abdul Aziz Bhatti: *.... and how he is....*

[204] ***Mr. Chairman:*** *No, no, no, everybody is....*

Mr. Abdul Aziz Bhatti: *As far as the record is concerned. Only the words of the witness are coming on the record.*

(جناب عبدالعزیز بھٹی: ایوان کے سامنے نہیں آ رہا۔ صرف ان کے الفاظ ریکارڈ پر آ رہے ہیں)

Mr. Chairman: *Everything is being noted, you can refer. Sardar Maula Bakhsh Soomro.*

(جناب چیئرمین: ہر چیز نوٹ ہو رہی ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں سردار مولا بخش سومرو)

A Member: *Sir, Chairman, Sir, my submission, humble submission, Sir....*

(ایک رکن: جناب چیئرمین! میری گذارش ہے حقیری سی گذارش۔ جناب!)

Mr. Chairman: *Sardar Maula Bakhsh Soomro.*

پہلے میں نے ان کو فلور دیا ہے۔

***A Member:* Mr. Chairman, a submission, a humble submission to you, Sir, that I....**

(ایک رکن: جناب چیئرمین! ایک گذارش ایک حقیر سی گذارش آپ سے جناب!)

جناب چیئرمین: ایک منٹ آرام سے نہیں بیٹھ سکتے؟ ہاں جی! سردار مولا بخش۔

(مرزا ناصر کا ٹال مٹول)

***Sardar Moula Bakhsh Soomro:* My humble submission to you, Sir, is that I highly appreciate your patience but, Sir, I would request that kindly you do not allow them too much attitude. He is giving evasive replies. The same questions are being repeated in the same breath. It gets on our nerves. Rather than you give a patient....**

(سردار مولا بخش سومرو: میری حقیر گذارش ہے کہ جناب میں آپ کے صبر کی تعریف کرتا ہوں۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ آپ زیادہ ان کو کھلی چھٹی نہ دیں۔ وہ بہت ٹال مٹول والے جواب دے رہا ہے۔ کیونکہ ایک ہی سوال ایک ہی سانس میں بار بار دہرانا پڑتا ہے۔ تنگ آجانے والی بات ہو رہی ہے ہمارے......)

(Interruption)

(مداخلت)

***Mr. Chairman:* Yes, Sardar Maula Bakhsh.**

(جناب چیئرمین: جی ہاں! سردار مولا بخش)

***Sardar Maula Bakhsh Soomro:* I highly appreciate your patience but there should be some check. Sir, some check from the Chair also should be applied.**

(سردار مولا بخش سومرو: میں آپ کے صبر کی تعریف کرتا ہوں۔ لیکن اس پر کوئی روک ٹوک ہونی چاہئے۔ صدر کو انہیں اس سے باز رکھنا چاہئے)

Mr. Chairman: ***This I shall only do when the Attorney- General seeks the aid of the Chair. When he thinks....***

(Interruption)

205 ***Just a minute. When he thinks so, only then, in that case I shall do it because this I have left entirely to the Attorney- General. Yes.***

(جناب چیئر مین: میں یہ اسی وقت کروں گا جب اٹارنی جنرل میری مدد چاہیں گے جب وہ سمجھیں گے جب ہی۔ کیونکہ یہ میں نے سب کچھ اٹارنی جنرل پر چھوڑ دیا ہے)

(مرزا ناصر کی ہیرا پھیری)

اتالیق جعفر علی شاہ: میں بڑے ادب سے یہ گذارش کروں گا کہ جب ایک ***Definite Qeustion*** (واضح سوال) کیا جاتا ہے تو اس کو اپنی طرف سے مت دہرائیں۔ جب تک وہاں سے ***Definite*** وہ سوال جو ہے یعنی اس کا جواب نہ مل جائے۔ اس لئے ہم خود اس بات کو یعنی یہ کہ ***lengthy*** (لمبا) کرنے کو ہم خود ***Encourage*** (ہمت افزائی) کرتے ہیں۔ جس حد تک میں سمجھ سکا ہوں۔ اگر جب ایک ***Definite*** (واضح) سوال کر دیا گیا ہے کہ: ''آپ ایسے آدمی کو مسلمان کہیں گے یا کافر کہیں گے۔'' تو جب تک وہ اس کے متعلق ***Definite*** (واضح) جواب نہ دے، دوسرے اس کے اوپر...... یعنی بحث میں نہیں پڑنا چاہئے اور بحث کی وجہ سے وہ جو ہے وہ لمبا ہو جاتا ہے اور وہ ہیرا پھیری جو ہے وہ شروع ہو جاتی ہے۔

جناب چیئر مین: نہیں! بحث کا آج پہلا دن ہے۔ بحث ***Will be cut short*** (کیا مختصر ہوگی) ہاں وہ ***Cut short*** (مختصر) ہوگی بحث۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: یہ......

جناب چیئر مین: میں نے ایک...... ***Yes***، ملانا غلام غوث ہزاروی!

مولانا غلام غوث ہزاروی: یہ جو فرمایا جاتا ہے کہ ''کافر، کافر ہے، اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' ان دونوں لفظوں کو دہرانا چاہئے باقاعدگی کے ساتھ، اور اس بات کو نوٹ کرا دینا

چاہئے باقاعدہ کہ ''ملت سے خارج نہیں ہے اور اسلام سے خارج ہے۔''

جناب چیئرمین: یہ نوٹ ہو چکا ہے، نوٹ ہو چکا ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: ہاں!

جناب چیئرمین: کئی دفعہ نوٹ ہوا ہے۔ ٹیپ میں بھی ہوا ہے۔ وہاں بھی ریکارڈ میں آگیا ہے...... *So.*

مولانا غلام غوث ہزاروی:[206] اور میرا ایک خیال ہے جس طرح جناب نے فرمایا ہے......

جناب چیئرمین: جی!

مولانا غلام غوث ہزاروی: ...... کہ ان سے بھی تصدیق یہ کرالینا چاہئے کہ مرزا محمود احمد کے ان حوالوں کو آپ صحیح سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد مزید سوالات کی ضرورت نہیں رہے گی۔

جناب چیئرمین: ہاں!

So, the House stands adjourned to meet tomorrow....

(تو کل صبح تک کے لئے اجلاس ملتوی ہوتا ہے......)

(دو دائروں کا چکر؟)

ایک رکن: سر! یہ دو دائروں کے چکر میں ڈال دیا ہے ہم کو۔

Mr. Chairman: .... at 10:00 am. tomorrow.

(جناب چیئرمین: کل صبح دس بجے)

کل بات کرلیں باقی۔

The Special Committee of the Whole House adjourned to meet at ten of the clock, in the morning, on Tuesday, the 6th August, 1974.

خصوصی کمیٹی کا اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوتا ہے۔

بروز منگل، ۶/اگست ۱۹۷۴ء

No. 02



THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS

OF

THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

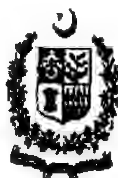
Tuesday, the 6th August, 1974

(Contains Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

No. 02



THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 6th August, 1974

(Contains Nos. 1—21)

---

[209] *THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 6th August. 1974.

(بروز منگل، ۶؍ اگست ۱۹۷۴ء)

The Special Committee of the Whole House of the National Assembly of Pakistan met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(پاکستان کی قومی اسمبلی کے مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی کے چیرمین (اسٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد میں صبح دس بجے منعقد ہوا۔ اسپیکر قومی اسمبلی (صاحبزادہ فاروق علی) بحیثیت چیرمین تھے)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

***Mr. Chairman:* Should we start?**

(جناب چیئرمین: کیا اب ہم آغاز کریں؟)

***Members:* Yes.** (ممبران: جی ہاں!)

***Mr. Chairman:* They may be called.**

(جناب چیئرمین: ان کو اندر بلالیں)

(Pause)

جناب چیئرمین: ابھی باہر بیٹھیں۔

BOOKS FOR REFERENCE DURING CROSS- EXAMINATION

***Mr. Chairman:* Mr. Attorney- General, would you agree with me if the books are placed near you for referance?**

(جناب چیئرمین: جناب اٹارنی جنرل! کیا آپ میرے ساتھ اتفاق کرتے ہیں کہ کتابیں آپ کے نزدیک رکھ دی جائیں حوالہ جات کے لئے؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* (Attorney- General of Pakistan): They are available.**

(جناب یحییٰ بختیار: (اٹارنی جنرل آف پاکستان) وہ سب دستیاب ہیں)

[210]***Mr. Chairman:* All are available?**

(جناب چیئرمین: تمام دستیاب ہیں؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* They are available.**

(جناب یحییٰ بختیار: وہ تمام دستیاب ہیں)

***Mr. Chairman:* And the reference.... which you put to the witness... may be shown that this is it, and there should be least disturbance near the Attorney- General.**

(جناب چیئرمین: اور گواہ کو حوالہ کے وقت دیکھا دینی چاہئیں اور اٹارنی جنرل کے نزدیک کم سے کم خلل اندازی ہونی چاہئے)

METHOD OF CONTACTING THE ATTORNEY- GENERAL

***Mr. Chairman:** Two honourable members have been....*

(جناب چیئرمین: دو معزز ممبران سے درخواست ہے......)

***Ch. Jahangir Ali:** Mr. Chairman, Sir,....*

(چوہدری جہانگیر علی: جناب چیئرمین! سر......)

***Mr. Chairman:** Just a minute.... requested to collect the chits. One is Maulana Zafar Ahmad Ansari and Mr. Aziz Bhatti. The chits should be delivered to these honourable members. And during the recesses, they can discuss with the Attorney- General. And any hounurable member can discuss any matter with the Attorney- General in the recess but, when cross- examination is going on, there should be no disturbance, and specially no whispering around this area. Although I would not like whispering from this end or from that end, but around this area whispering should not be.*

(جناب چیئرمین: صرف ایک منٹ...... میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ تمام رقعوں کو جمع کر لیا کریں۔ پھر یہ رقع مولانا ظفر احمد انصاری صاحب اور عزیز بھٹی کو وقفہ کے دران دے دی جایا کریں۔ دوران وقفہ اٹارنی جنرل صاحب سے جو بات ہو بات کر لیا کریں۔ لیکن جب جرح ہو رہی ہو اس وقت کوئی خلل نہ ہونا چاہئے اور اٹارنی جنرل کی سیٹ کے قریب سرگوشی بھی نہیں ہونی چاہئے۔ ہاں! ایوان کے دور دراز کونوں میں سرگوشی ہو سکتی ہے۔

Yes, Ch. Jahangir Ali. جی! چوہدری جہانگیر علی۔

INTERPRETATION OF DOCUMENTS OR WRITINGS

Ch. Jhangir Ali: ***Mr. Speaker, Sir.... oh! Mr. Chairman, Sir, interpretation of a document or a writing is not the job of a witness. I would therefore request. Sir, that the witness should not be allowed to interpret the writing. It is the job of the Presiding officer or the Judge, Sir, or this honourable committee, to give interpretation to the writings. He should be conformed only with this....***

(چوہدری جہانگیر علی: جناب چیئرمین! دستاویزات کا ترجمہ یا تحریر کا مفہوم پیش کرنا گواہ کا کام نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے میری رائے میں گواہ کو مفہوم یا ترجمانی کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ یہ کام ایک جج کا یا صدر کا ہوا کرتا ہے)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

[211] ***Ch. Jhangir Ali:*** ***....whether you admit the existence of this writing in your so and so....***

Mr. Chairman: ***This is what is settled. You are the judges. You can draw any inference out of this.....***

Ch. Jahangir Ali: ***Sir, he is wasting unnecessarily the time in giving interpretation.... what was the interpretation before the Munir Committee, what was the statement before the Munir Committee...***

(چوہدری جہانگرعلی: یہ کمیٹی کا وقت ضائع کرتے ہیں۔ منیر کمیٹی سے پہلے کیا تعبیر تھی؟ منیر کمیٹی کے بعد کیا وضاحت تھی......)

Mr. Chairman: ***Ch. Sahib whenever any such difficulty arises, the Attorney- General can ask the Chair that this is unnecessary.***

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صدر اجلاس سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ غیر ضروری ہے۔ صدر سے جس معاملہ میں چاہیں وضاحت طلب کر سکتے ہیں۔ ابھی ان کو نہ آنے دیں)

Ch. Jahangir Ali: *All right. That is the better way.*

Mr. Chairman: *Begum Nasim Jahan.*

(جناب چیئرمین: جی! بیگم نسیم جہاں)

Begum Nasim Jahan: *A......*

Mr. Chairman: *I have entirely left the matter in the hands of the Attorney- General. He can seek the protection of the Chair. He can seek the clarifiation or anything. Whatever he needs. Yes.*

(جناب چیئرمین: میں نے معاملہ مکمل طور پر اٹارنی جنرل کے ہاتھوں میں دے دیا ہے۔ وہ کرسی صدارت سے مدد لے سکتے ہیں۔ وہ وضاحت طلب کر سکتے ہیں جب بھی انہیں ضرورت ہو)

WOMEN'S REPRESENTATION ON QUESTIONS COMMITTEE

Begum Naseem Jahan: *Mr.Chairman, Sir, I am on a matter of clarification. Have women been given any representation on the Questions Committee?*

(بیگم نسیم جہاں: چیئرمین صاحب! میں پوچھتی ہوں کہ کیا ایک عورت کو سوال پیش کرنے والی کمیٹی میں نمائندگی دی گئی ہے)

Mr. Chairman: *Pardon?*

(جناب چیئرمین: معاف کیجئے، کیا کہا؟)

Begum Nasim Jahan: *Have women been given any representation on the Questions Committee?*

(بیگم نسیم جہاں: کیا خواتین کو سوالات کمیٹی میں نمائندگی دی گئی ہے؟)

Mr. Chairman: *The scope was so narrow: the scope was only five members to sit in the Question Committee.*

(جناب چیئرمین: سوال کمیٹی محدود ہے۔ صرف پانچ ممبر اس سوال کمیٹی میں ہیں)

[212] ***Begum Nasim Jahan:*** *Sir, I....*

(بیگم نسیم جہاں: جناب! میں......)

Mr. Chairman: *The Steering Committee has got representation of one....*

(جناب چیئرمین: البتہ سٹیرنگ کمیٹی میں ایک کی نمائندگی ہے)

Begum Nasim Jahan: *Yes, Sir, I know.*

(بیگم نسیم جہاں: جی ہاں! جناب! مجھے معلوم ہے)

Mr. Chairman: *.... Begum Shireen Wahab; and the Question Committee had to comprise out of the Steering Committee.*

(جناب چیئرمین: اور سوال کمیٹی کا انتخاب سٹیرنگ کمیٹی کے ممبران میں سے ہوا ہے)

Begum Nasim Jahan: *Mr. Speaker... Mr. Chairman, Sir, may I make a humble submission?*

(بیگم نسیم جہاں: جناب چیئرمین صاحب! کیا میں ایک بات عرض کر سکتی ہوں؟)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Begum Nasim Jahan: *I consulted Begum Shireen Wahab about this thing and she said that the Committee. The Question Committee was not formed when she was present. Now, Sir, I am fully aware. I don't want to be irrelevant and I don't want to waste your time and the time of the House.*

Now the witness has made a very important statement in his examination in chief or in his dep...., you know, in what he deposed before the House. Now, his link in this chain is that because the Holy Prophet of Islam (May peace of God be upon him) did not have a male issue. Therefore, the female line cannot carry on the tradition. Therefore, we have to had a Roohani male issue carrying on his tradition.

Now, Sir, this is also an important issue in the case because it is an important link and also it hits the status of women. Now, a man who claims to represent one crore of Muslims all over the world, I just wnat to....

(بیگم نسیم جہاں: میں نے بیگم شیریں وہاب سے مشورہ کیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ جب سوال کمیٹی کی تشکیل ہوئی تو وہ موجود نہ تھیں۔ گواہ نے دوران جرح ایک خاص بات کہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے کوئی نرینہ اولاد نہ تھی اور اس لئے نسوانی سلسلہ نسب سے روایات نہیں کی جاسکتیں۔ سلسلہ نرینہ روایات کے حامل ہوتا ہے۔ یہ ایک خاص کڑی ہے اور عورتوں کے رتبہ پر اس طرح ضرب پہنچتی ہے میں صرف یہ چاہتی ہوں......)

Mr. Chairman: *I request the hon'able member to be patient.* ابھی ان کو نہ آنے دیں۔

Begum Nasim Jahan: *Sir,....*

[213] ***Mr. Chairman:*** *Please stop them. Yes.*

Begum Nasim Jahan: *Sir, I just wanted. I never want to be irrelevant and I hope you will correct me when I am irrelevant. But whatever comes in the examination in chief is subject to cross examination. That is what I was told. May be I am wrong. But, Sir, I feel that this is a very*

important link and an important chain. There should be a woman on the Questions Committee, who should vet the question.

(بیگم نسیم جہاں: میں کوئی بے محل غیر متعلق بات نہیں کر رہی ہوں اور اگر میں غلط ہوں تو میری غلطی واضح کی جائے۔ میں محسوس کرتی ہوں کہ یہ ایک بہت اہم کڑی ہے اور بہت ضروری زنجیر ہے۔ اس لئے سوال کمیٹی کے اندر کوئی عورت بھی شامل ہونی چاہئے)

Mr. Chairman: *I will discuss the matter with the convener of the Question Committee, because the Question Committee came out of the Steering Committee.*

(جناب چیئرمین: میں اس معاملہ کو اسٹیرنگ کمیٹی کے سامنے پیش کروں گا۔ کیونکہ اسٹیرنگ کمیٹی ہی نے اپنے میں سے کچھ ممبران کو سوال کمیٹی میں نامزد کیا ہے)

Begum Nasim Jahan: *Well, thank you, Sir, I am very graceful.* (بیگم نسیم جہاں: میں شکر گزار ہوں)

Mr. Chairman: *Yes, I will just bring.... I will convey the feelings of the honourable member to the Chairman of the Committee.*

(جناب چیئرمین: تو جو آپ کے احساسات ہیں میں ان تک پہنچا دوں گا)

Begum Nasim Jahan: *Sir, they all are supporting me.*

(بیگم نسیم جہاں: یہ سب لوگ میرے حق میں بول رہے ہیں)

Mr. Chairman: *Yes, the entire House supports you. No, no, it has to go from the Steering Committee.*

Now, I will request the members, if they are prepared, we may call the witnesses.

They may be called.

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ایوان میں داخل ہوتا ہے)

Mr. Chairman: *I will request honourable Members to be attentive.*

(جناب چیئرمین: معزز ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ پوری طرح متوجہ رہیں)

Mr. Attorney- General, you can proceed.

(جناب اٹارنی جنرل آپ شروع کر سکتے ہیں)

[214] REPETITION OF OATH BY THE WITNESS

Mr. Chairman: *The Oath?*

(جناب چیئرمین: کیا حلف ہونا چاہئے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *It may not be repeated, Sir, it is the same.* (جناب یحییٰ بختیار: حلف دہرانے کی ضرورت نہیں)

Mr. Chairman: *Yes, it is. All rigm. the witness may take the oath. otherwise, Rao Sahib, it is a continuing process; it is a continuing process.*

(جناب چیئرمین: میں بھی سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری نہیں۔ راؤ محمد ہاشم صاحب حلف اٹھانا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *It is not necessary, Sir, at all.* (جناب یحییٰ بختیار: سر بالکل ضرورت نہیں ہے)

Mr. Chairman: *It is not necessary. Yes, it is a continuing process.*

(جناب چیئرمین: بالکل ضرورت نہیں ہے۔ جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *It is a formality; that you have applied.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک فارملٹی ہے۔ جس کو آپ اپنا رہے ہیں)

Mr. Chairman: *It is a cross-examination. It may*

be carried to one day, two days, three days. It is a continuing process. And the oath is for the entire examination.

(جناب چیئرمین: یہ جرح ہے جو دو تین دن تک چل سکتی ہے۔ جو حلف اٹھایا گیا ہے وہ مکمل جرح کے لئے اٹھایا گیا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *This is just a formality.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک صرف فارملٹی ہے)

Mr. Chairman: *No, then we have to go on for oath daily.*

(جناب چیئرمین: ہم روزانہ حلف اٹھانے کی طرف نہ جائیں گے)

Yes, Mr. Attorney- General to continue.

(جی ہاں! جناب اٹارنی جنرل جاری رکھیں)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney- General of Pakistan): *Mirza Sahib, I don't want to waste your time or the time of the House. It is valuable. But for the purpose of clarification, I will repeat one or two questions again because I am not sure what the reply was yesterday.*

You said, Sir, that there are two categories of Kafirs: One category is Kafirs who fall outside the pale of Islam. Rather does it? Am I correct in understanding you?

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن بطور وضاحت عرض کروں گا کہ میں نے دو ایک سوال جو پہلے کئے تھے دہراؤں گا۔ کیونکہ ان کے جو جواب کل دیئے گئے وہ کیا تھے۔ مجھے صحیح طور پر یاد نہیں۔ (مرزا ناصر احمد سے مخاطب ہوکر) جناب تو کافر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک کافر وہ ہے جو دائرہ اسلام سے خارج ہے کیا میں نے صحیح سمجھا ہے؟)

[215] مرزا ناصر احمد (گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): جی! میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ کل میں نے یہ عرض کی تھی...... جیسا کہ پہلے بھی سلف صالحین، بزرگوں نے یہ وضاحت کی ہے...... کہ ''ایمان دون ایمان'' ''ایمان کے بھی درجات ہیں اور'' کفر دون کفر'' ''کفر کے بھی درجات ہیں۔ ابن تیمیہ بڑے مشہور ہمارے عالم ہیں اور اہل حدیث کے نزدیک امام ہیں۔ وہ لکھتے ہیں اپنی کتاب ''کتاب الایمان'' میں: ''الکفر کفر ان احدھما ینقل عن الملۃ والاخر لا ینقل عن الملۃ'' کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ کفر جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے اور ایک وہ کفر جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔ جو کفر ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا وہ کفر بھی ہے اور اس کو ہم...... یعنی ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔ لیکن جماعت احمدیہ کے محاورہ میں دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ ''دائرہ اسلام'' اور ہے اور ''ملت اسلامیہ'' اور ہے تو جو کفر دائرہ اسلام سے خارج کرتا ہے۔ لیکن ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔ اس کے لئے ہمیں سیاسی تعریف آنحضرت ﷺ کے ارشادات پر مبنی بنانی چاہئے اور وہ کفر جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے...... مثلاً کلمہ طیبہ کا انکار...... کلمہ طیبہ کے انکار کے بعد ملت اسلامیہ میں نہیں رہتا۔ دائرہ اسلام کا سوال نہیں، ملت اسلامیہ، میں ہی نہیں رہتا وہ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, Sir, if.... shall I ask or you want to complete this?***

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! ہیں جی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Shall I ask you further question?*** (جناب یحییٰ بختیار: اب میں جناب سے ایک سوال کرتا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: ***Yes.***

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

[216] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***Now, Sir, if a Muslim, as I submitted yesterday, accepts all the Prophets but does not accept Hazrat Isa as a Nabi, in which category he come of Kafir? Outside Daera-e-Islam*** (دائرہ اسلام) ***or outside Daera-e-Millat*** (دائرہ ملت)***?***

(جناب یحییٰ بختیار: جیسے میں نے کل عرض کیا تھا اگر ایک مسلمان تمام رسولوں کو

مانتا ہے مگر حضرت عیسیٰ کو بحیثیت نبی نہیں مانتا تو وہ کون سی قسم میں کافروں کی آتا ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے یا دائرہ ملت سے خارج ہوتا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے انکاری ہے۔ ایسے لوگوں کو ہم دو قسموں میں منقسم کریں گے۔ ایک وہ جن کو یہ علم نہیں۔ قرآن کریم یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ان کی نبوت کا اقرار کیا جائے۔ عوام جو ہیں ان کو قرآن کریم ناظرہ بھی نہیں آتا۔ ان میں سے اگر کسی شخص کے دماغ میں یہ بات ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کوئی ایسی اہم بات نہیں ہے تو وہ ایسا شخص عدم علم کی وجہ سے ان پڑھ ہونے کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرتا ہے۔ وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ شخص جو خدا کے حضور کھڑا ہو کے بغاوت کا ''ابیٰ و استکبر'' کی طرح اعلان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ قرآن عظیم ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ پہلے تمام انبیاء پر ایمان لاؤ اور قرآن عظیم اس مطالبے کے ساتھ...... خود بتاتا ہے...... کہ انبیاء علیہم السلام میں سے وہ ہیں جن کا ذکر نام لے کر قرآن عظیم میں بیان ہوا ہے اور (ایک) وہ ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں بیان نہیں ہوا۔ تو ایک مجملاً جو بھی نبی آئے ہیں ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور ایک کو تفصیلاً یعنی وہ تمام انبیاء جن کا نام قرآن کریم میں آیا ہے ان پر ہم ایمان لاتے ہیں...... جو بغاوت کر کے، باغیانہ طریق اختیار کر کے ''ابیٰ و استکبر'' کے نتیجہ میں کہتا ہے کہ خدا حکم دیتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانو، میں نہیں مانتا، تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو گیا۔ لیکن جو پہلی کیٹگری ہے وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوئی۔ دائرہ اسلام سے خارج ہو گئی۔

[217] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! جو مسلمان مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے، وہ بھی دو کیٹگریز ہیں ان کی؟

مرزا ناصر احمد: وہ بھی دو کیٹگریز ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی طرح؟

مرزا ناصر احمد: ......ہاں، بالکل! یعنی ایک وہ لوگ ہیں جو...... بعض دفعہ ہمیں بھی شبہ پڑتا ہے۔ لیکن ہم تو انسان ہیں، عالم غیب نہیں کہ یہ سمجھ گئے ہیں۔ مگر انکار پر اصرار کر رہے ہیں...... اگر واقع میں وہ ایسے ہیں تو ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔ لیکن جن کو یہ علم نہیں اور وہ انکار کر رہے ہیں۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لیکن ملت اسلامیہ سے خارج نہیں۔ اسی وجہ سے ہمارے بانی سلسلہ، آپ کے جو نائبین تھے...... اس وقت تیسرا نائب میں یہاں بیٹھا ہوں ہم

میں سے کسی نے بھی کسی جگہ ایک دفعہ بھی، جن کو عام محاورے میں لوگ کہہ دیتے ہیں غیر احمدی، ان کو غیر مسلم نہیں کہا، کہا ہی نہیں...... لٹریچر میں ہمارے وہ ہے ہی نہیں کہ وہ غیر مسلم ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: غیر مسلم، کا مطلب ملت سے باہر ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! یعنی کہا ہی نہیں، ایک دفعہ بھی نہیں کہا گیا۔ وہ ملت اسلامیہ سے باہر نہیں، لیکن دائرہ اسلام سے خارج ہے...... یہ دو ہم کرتے ہیں۔ یہ دو فرق کر رہے ہیں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ان دو کیٹگریز سے آپ کے تعلقات میں کچھ فرق ہے کہ دونوں سے ایک جیسے تعلقات رکھتے ہیں آپ؟ دو کیٹگریز کے کافر ہیں۔ ایک ملت سے باہر ہیں ایک دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! ہاں جی! ٹھیک ہے۔

[218] جناب یحییٰ بختیار: آپ کے تعلقات ان دونوں سے ایک جیسے ہیں یا مختلف ہیں؟

مرزا ناصر احمد: میں سمجھ گیا ہوں۔ سوال میں سمجھ گیا ہوں۔ مختلف ہیں۔ ایک سے ہمارا انسانیت کا تعلق ہے۔ جو انسان اور انسان کے درمیان ہونا چاہئے۔ کیونکہ انسان اور انسان کا رشتہ ملت کا رشتہ نہیں ہے۔ یہ وہ رشتہ ہے جو ملت کا تو نہیں لیکن قرآن کریم نے بڑا زور دے کے اس رشتہ کو قائم کیا: قل انما انا بشر مثلکم اس کے...... اس میں مخاطب سارے بشر ہیں، اور اپنی انسانی اقدار میں ان کے آپس میں تعلقات ہیں۔ کچھ عقل نے قائم کئے اور حقیقتاً، بنیادی طور پر اسلام نے قائم کئے۔ وہ لوگ جو باغیانہ راہ اختیار کر کے انکار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارے تعلقات انسان اور انسان کے تعلقات ہیں۔ وہ بھی پیار اور محبت کے تعلقات ہیں۔ لیکن جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں، لیکن دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کے ساتھ تو ہمارے بہت گہرے تعلقات ہیں۔ ان سے تو اتنا پیار ہمارے دل میں نبی اکرم ﷺ کا پیدا کیا۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے، کہ ان کے لئے بھی ہمارے دل میں پیار، تڑپ ہے۔ آپ نے فرمایا۔

---

[1] مرزا غلام احمد قادیانی نے تحریر کیا۔ ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“ (تذکرہ ص۶۰۷) مسلمان نہیں یعنی ملت اسلامیہ سے خارج؟ مرزا قادیانی کچھ کہتے ہیں۔ مرزا ناصر کچھ کہتے ہیں۔ قادیانی کیا فرماتے ہیں؟

اے دل تو نیز خاطر ایں نہ نگہدار
کافر کند چو دعویٰ حب پیمبرم

تو یہ فرق ہے ہر دو میں۔

(مسلمان، عیسائی ایک جیسے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کی توجہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب[1] کی ایک تحریر یا تقریر کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جی: ''حضرت[219] مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا جو نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا، غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی اور دوسرے دنیاوی۔ دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے۔ دنیاوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے تو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدی کو سلام کیوں کیا جاتا ہے اس کا جواب ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم ﷺ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا۔''

(کتاب ریویو آف ریلیجنز ص۱۶۹، ۱۷۰، ج۱۴ نمبر۳، ۴، مارچ، اپریل ۱۹۱۵ء)

مرزا ناصر احمد: جی سوال کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ تعلق جو انہوں نے کہا ہے کہ ان سے بالکل کوئی تعلق نہیں رہتا۔ یہ دونوں کیٹگریز کے لئے ہے یا ایک کیٹگری کے لئے ہے جن کو وہ کافر سمجھتے ہیں...... غیر احمدی؟

The word is not even used. The word, Sir, is not used "Kafir" at all. Non Ahmadi, who does not accept Mirza Ghulam Ahmad.

غیر احمدی۔ (غیر احمدی یعنی جو شخص مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا)

---

[1] بشیر الدین محمود نہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد مراد ہے اور یہ اسی بشیر احمد کی کتاب ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، غیر احمدی میں نے بتایا کہ دو قسم کی کیٹگریز میں آ جاتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو پہلی کیٹگری میں ہیں، جو باغیانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور جانتے...... یہ سمجھنے کے بعد کہ بانی سلسلہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں، پھر بھی انکار کرتے ہیں۔

[220] ***Mr. Yahya Bakhtiar:** In other words, Sir....*

مرزا ناصر احمد: لیکن وہ غیر احمدی جو دوسری کیٹگری میں ہیں ان کے متعلق نہیں کہتے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** In other words, you allow your Girls to marry the other categories of non-Ahmadies?*

مرزا ناصر احمد: نہیں، ان کی...... *Allow* جو ہے ناں لفظ

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I mean you have no objection. I could put it that way.*

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کی وضاحت ہونی چاہئے تھی۔ ہماری *Objection* جو ہے وہ اس بنیاد کے اوپر ہے کہ ہمارے خلاف یہ فتویٰ دیا گیا ہے کہ ان کی لڑکیاں نہیں لینی اور جو وہابی یا بریلوی یا دیوبندی یا اہل حدیث یا اہل قرآن اپنے فتویٰ کے خلاف احمدی بچی سے شادی کرتا ہے۔ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ وہ دونوں کی زندگیاں تلخ ہو جاتی ہیں۔ اس وہابی خاوند کی بھی اس احمدی لڑکی کی بھی، اس لئے ہم *Object* کرتے ہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Not as a matter of faith but as a matter of expediency you refuse?*

مرزا ناصر احمد: شرعی نہیں ہے۔ یہ فتویٰ ایک تو شریعت کا فتویٰ ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: اگر یہ علماء فتویٰ نہ دیتے......

مرزا ناصر احمد: یہ شرعی فتویٰ نہیں...... جیسے یہ ایک...... یہ جو ہے رشتہ ناطہ کا سوال:

''یہ شخص (یعنی بانی سلسلہ...... یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں) یہ شخص مرتد ہے اور اہل اسلام کو ایسے شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے۔ اسی طرح جو لوگ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں اور ان کے نکاح باقی نہیں رہے۔ جو چاہے ان کی عورتوں سے نکاح کرے۔''

[221] تو ان فتوؤں کے بعد ازدواجی زندگی کا جو پیار اور حسن سلوک کا جو معاشرہ اور حالات پیدا ہوتے ہیں وہ نہیں ہو سکتے۔ اس واسطے یہ شرعی فتویٰ نہیں۔ لیکن *We object to it.*

(غیر احمدی عورت سے قادیانی مرد کا رشتہ؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں ***You object to it because relations will not be happy. But if an Ahmadi marries a non-Ahmadi girl, the relation will be all right? It will be happy? Further it is...***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کے اعتراض کی وجہ یہ ہے کہ تعلقات خوشگوار نہیں رہیں گے۔ لیکن اگر احمدی لڑکا غیر احمدی لڑکی سے شادی کرلے تو پھر سب کچھ ٹھیک ہے)

Mirza Nasir Ahmad: No, we don't like.....

نہیں، نہیں، ......

Mr. Yahya Bakhtiar: It is what Mirza Sahib says.

کہ عیسائیوں کی طرح ان کی لڑکیوں سے بھی شادی کر سکتے ہیں۔

Mirza Nasir Ahmad: It would be Happier than that in the previous case.

اس واسطے کہ ہمارا جو ہے احمدی نوجوان، اس سے ہم توقع رکھتے ہیں...... ضروری نہیں کہ وہ ہماری توقع پوری کردے۔ اس سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ تمام حقوق اپنی بیوی کے ادا کرے گا جو اسلام نے اس پر عائد کئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور آپ غیر احمدی سے یہ توقع نہیں کرتے؟

مرزا ناصر احمد: اس فتویٰ کے بعد میں توقع نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا! مرزا صاحب! ......

مرزا ناصر احمد: اور یہ فتویٰ جو ہے یہ اس کا حوالہ نوٹ کرلیں تا کہ ...... یہ اشاعت السنۃ ج ۱۳ صفحہ ۵ کے اوپر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی دونوں کیٹگریز کے جو مسلمان ہیں۔ جہاں تک شادی کا تعلق ہے، یہ عیسائیوں کی طرح ٹریٹ ہوں گے؟

[222] مرزا ناصر احمد: جہاں تک شادی کا تعلق ہے تو پہلی کیٹگری جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو Clear ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو عیسائیوں کی طرح ٹریٹ ہوں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: دوسری کیٹگری جو ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو دوسری کیٹگری ہے اس پر شرعی کوئی نہیں فتویٰ۔

جناب یحییٰ بختیار: شرعی نہیں، But in fact آپ نہیں کرتے؟

مرزا ناصر احمد: شرعی کوئی نہیں فتویٰ۔

جناب یحییٰ بختیار: اور نماز کے بارے میں؟

(نماز جنازہ کی بحث)

مرزا ناصر احمد: نماز کے بارے میں انہوں نے یہ بھی فتویٰ دے دیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Supposing there is no fatwa at all, but what is your faith, what is your belief?*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں کوئی فتویٰ نہیں ہے تو پھر آپ کے کیا اعتقاد اور یقین ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *No, why supposing a thing which does not exist?*

(مرزا ناصر احمد: کیوں فرض کریں۔ایسی بات جو وجود میں نہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But, Sir, supposing there had been no Fatwa at all...*

Mirza Nasir Ahmad: *In that realm of unreality, you might issue any fatwa.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but supposing....*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں کوئی فتویٰ سرے سے نہیں ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Why suppose unreality?*

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but You think that the only reason is "Fatwa"?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ فتویٰ دینے کے لئے فتویٰ کی کوئی وجہ

ہوتی ہے؟)

مرزاناصر احمد: میرا دماغ بڑا کمزور ہے۔ میں جو غیر حقیقی چیزیں ہیں وہ تخیل میں ہی نہیں لاسکتا۔ ..

[223] جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پھر گذارش کرتا ہوں کہ پہلے تو یہ اگر فتویٰ نہ ہوتا......

مرزاناصر احمد: اگر فتویٰ نہ ہوتا تو یہ حالات نہ ہوتے اور اگر فتویٰ نہ ہوتا تو یہ شادی، بیاہ، جنازہ، نماز پڑھنا، یہ حالات ہی نہ ہوتے۔ ان فتاویٰ نے پہل کر کے تو سارے حالات پیدا کر دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ویسے عقیدے کے لحاظ سے آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے؟

مرزاناصر احمد: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جو اس قسم کے فتوے دے ان کے ساتھ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر فتوے نہ دے؟

مرزاناصر احمد: اگر فتوے نہ دے اور وہ......اس کا......سلوک ہی اس کے ساتھ اور ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ یہ فرمایئے کہ جو آدمی فتویٰ دے......

مرزاناصر احمد: جو آدمی فتویٰ دے یا جو خاموشی سے اس کا ساتھ دے اور......

جناب یحییٰ بختیار: اور جو فتویٰ نہ دے اس کے ساتھ بھی وہی سلوک؟ یا مختلف ہوگا؟

مرزاناصر احمد: نہیں، نہیں۔ آپ کنفیوز (Confuse) کر دیتے ہیں ایشو (Issue)۔ ایک ہے فتویٰ۔ ایک شخص فتویٰ نہیں دیتا۔ لیکن اس کے پیچھے لگتا ہے، مفتی کے، اور آپ ان دو کو علیحدہ علیحدہ کر دیتے ہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I will put it in a different way. If a person is not aware of "Fatwa" but he believes it is his faith.....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں اس بات کو دوسرے پیرائے میں کہتا ہوں۔ فرض کریں کہ ایک شخص کو فتویٰ کا علم نہیں ہے۔ مگر یقین رکھتا ہے کہ یہی اس کا اعتقاد ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** He has blind faith in his religious leader who has issued the Fatwa.*

[224] ***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, no, not in the*

Maulvi, Sir. What I was submitting is that a Muslim feels and he has his faith that after the Holy Prophet Muhammad (ﷺ) on other Prophet of any category or kind can come. This is his.....

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایک مسلمان یہ محسوس کرتا ہے اور اس کا اس میں اعتقاد بھی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی اور نبی کسی قسم کا کسی نوعیت کا نہیں آئے گا اور نہ آ سکتا ہے۔ اس کے بعد نہ اس نے غلام احمد کا نام سنا اور نہ کسی فتویٰ کا)

مرزا ناصر احمد: آں! یہ ٹھیک ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** After that, he has never even heard of Mirza Ghulam Ahmad, he never heard of any Fatwa.:...*

مرزا ناصر احمد: یہ ان...... دو مہینے جو گذرے ہیں پیچھے، اس کے بعد تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس نے کبھی سنا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھتا ہوں کہ شاید سب نے...... فرض کیجئے قائداعظم نے نہیں سنا

مرزا ناصر احمد: کس نے؟

(قائداعظم کو قادیانیوں کے خلاف فتوے کا علم تھا)

جناب یحییٰ بختیار: ...... قائداعظم نے ان فتووں کے بارے میں نہیں سنا۔

His faith was that one other Prophet would come....

مرزا ناصر احمد: ان کے اتنے گہرے تعلقات احمدیوں کے ساتھ تھے کہ آپ کی Supposition میرے نزدیک غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، فتووں کا میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! فتووں کا میں بھی کہہ رہا ہوں۔ عبدالحمید بدایونی صاحب، حامد بدایونی صاحب نے اجلاس لاہور میں ان سے اس معاملہ پر بحث کی ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ان کو علم نہیں تھا؟

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے فتویٰ دیا ہے؟

[225] مرزا ناصر احمد: ہاں! انہوں نے قرارداد پیش کی تھی۔ انہوں نے قرارداد پیش کی۔

جناب یحییٰ بختیار: قائداعظم نے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ حامد بدایونی صاحب نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! انہوں نے تو فتویٰ دیا۔ قائداعظم نے بھی کوئی فتویٰ دیا؟

مرزا ناصر احمد: قائداعظم کے سامنے انہوں نے یہ قرارداد پیش کی تھی۔ اس واسطے قائداعظم کو ان فتاویٰ کا علم تھا۔ اس وقت صرف یہ بات ہو رہی ہے کہ علم تھا یا نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کا یہ خیال ہے کہ انہوں نے اس کو سپورٹ (*Support*) کیا؟

مرزا ناصر احمد: میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے اس کفر کے فتوے کے خلاف کوئی فتویٰ صادر نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی! اگر کوئی آدمی سن نہیں سکتا، دیکھ نہیں سکتا،......

مرزا ناصر احمد: مرفوع القلم اس کو کہتے ہیں ہماری زبان میں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بارے میں بھی آپ یہی کہتے ہیں کہ اس نے Repudiate نہیں کیا؟

مرزا ناصر احمد: اس کو ہم مرفوع القلم کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی کافروں کی اس کیٹگری میں آجاتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ......

جناب یحییٰ بختیار: اس نے تو نہیں مانا۔

[226] مرزا ناصر احمد: وہ مرفوع القلم ہے۔ اس کے اوپر کوئی شرعی حکم لگتا ہی نہیں۔ جو پاگل ہے، جس کے حالات اس قسم کے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: جس شخص نے......

مرزا ناصر احمد: ......کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ ہی نہیں کرے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر کوئی بچہ ہو چھ سال کا، دو سال کا، چھ مہینے کا وہ تو کوئی Repudiate نہیں کر سکتا۔ جی فتوے کو؟ چھوٹا بچہ چھ مہینے کا......

Mirza Nasir Ahmad: On both sides....

(مرزا ناصر احمد: دونوں طرف وہی بات ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***....he cannot repudiate, he is not capable of repudiation.*** جی!

(جناب یحییٰ بختیار: وہ اپنانے سے انکار نہیں کرسکتا۔ کیونکہ وہ انکار کی اہلیت نہیں رکھتا)

مرزا ناصر احمد: یہ تو موٹی بات ہے۔ اپنے والدین کے مذہب کے اوپر بچے ہیں۔ اگر جب وہ جوان ہوجائے تو پھر وہ Repudiate کردے تو وہ اپنے ماں باپ کے مذہب سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور اگر نہ کرے تو ان کے ساتھ چلتا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, Sir, I will ask you another question. If you don't mind. In tribal society a brother is responsible for the sins and crime of his brother. But in Islam and in civilised society, I am responsible for my crime, for my sin, and but not for my brother's crime or my brother's sin. It is correct or not?***

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایک دوسرا سوال کرتا ہوں۔ قبائلی معاشرے میں ایک بھائی دوسرے بھائی کے جرائم وگناہوں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ لیکن اسلام میں اور تمدنی مہذب معاشرے میں اپنے جرم کا میں خود ذمہ دار ہوں اور اپنے بھائی کے جرائم کا نہیں ہوں۔ یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟)

مرزا ناصر احمد: لا تزر وازرة وزر اخریٰ ہر شخص اپنے اعمال کا خود جوابدہ ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے، قرآن کریم کہتا ہے۔ ہاں!......

(مسلمان بچوں کا حکم عیسائیوں بچوں جیسا؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, if the child's father has committed the sin of not accepting.... from your point of view.... Mirza Ghulam Ahmad as Nabi....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے آپ کے نقطۂ نظر سے سوال کرتا ہوں۔ ایک بچے کا والد ہے جس نے یہ گناہ کیا ہے کہ اس نے غلام احمد کو نبی نہیں مانا۔ اس آدمی کا ایک چھ ماہ کا بچہ ہے تو کیا آپ اس بچے کو باپ کے گناہ کی وجہ سے سزا نہیں دیں گے؟)

[227] مرزا ناصر احمد: اور وہ اپنے گھر میں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... his six month's old child, are you punishing him also for the sin of his father?***

Mirza Nasir Ahmad: ***No, we won't punish the boy.***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Has not Mirza Bashir-ud-din said:***

''اس کا جنازہ بھی مت پڑھو۔ جیسے عیسائی بچوں کا جنازہ نہیں پڑھتے۔''

Mirza Nasir Ahmad: جنازہ نہ پڑھنا ***is not a punishment.***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But why?***

Mirza Nasir Ahmad: ***It is not a punishment; I tell you why.***

نماز جنازہ متفقہ طور پر آئمہ فقہ کے نزدیک فرض کفایہ ہے۔ یہ فرض نہیں ہے۔ یہ فرض کفایہ ہے اور فرض کفایہ فقہ میں اس فرض کو کہتے ہیں کہ اگر امت مسلمہ کے چند آدمی اس فرض کو ادا کردیں تو کسی پر گناہ نہیں ہے۔ اگر اس بچے کا بیس آدمی یا دس آدمی جنازہ پڑھ لیتے ہیں تو جو جنازہ نہیں پڑھتے وہ کسی گناہ کے مرتکب نہیں ہو رہے۔ یہ فتویٰ ہماری فقہ کا فتویٰ ہے اور متفقہ فتویٰ جو گناہ ہی نہیں وہ ***Punishment*** (سزا) کیسے بن گئی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ***My question was, the way you treat muslims of different categories, who don't belong to Ahmadi's school of thought, any distinction do you make between the two categories?***

جو دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور جو ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔ ان دو کیٹگریز کی آپ نے وضاحت کی۔ میں پوچھتا ہوں کہ کس Sense میں ان دونوں میں آپ......

[228] مرزا ناصر احمد: یہ دو کیٹگریز کی جو وضاحت کی میں نے، وہ صرف دسواں حصہ کی باقی نو حصے باقی ہیں۔ وہ آپ اگر سن لیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں جی! ***.... we are here; because we want the issue to be clarified.***

مرزا ناصر احمد: یہ نماز پڑھنے کا تھا نا سوال۔ اب یہ سن لیں باقی حصے نو جو ہیں، یا کم وبیش نو۔ یہ ایک فتویٰ ہے: ''یہ فتویٰ دینے والے صرف ہندوستان کے علماء ہی نہیں بلکہ جب وہابیہ دیوبندیہ کی عبارتیں ترجمہ کر کے بھیجی گئیں تو افغانستان، جاوا، بخارا، ایران، مصر، روم، شام اور مکہ معظمہ ومدینہ منورہ وغیرہ تمام دیار عرب وکوفہ بغداد شریف غرض تمام جہان کے علماء اہل سنت نے بالاتفاق یہ فتویٰ دیا ہے۔''

فتویٰ یہ ہے: ''وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء، انبیاء، حتیٰ کہ حضرت سیدالاولین وآخرین ﷺ کی اور خاص ذات باری تعالیٰ شانہ کی اہانت وہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد وکافر ہیں اوران کا ارتداد کفر میں سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ ایسا کہ جوان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد وکفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہی جیسا مرتد اور کافر ہے اور جو اس شک کرنے والے کے کفر میں شک کرے تو وہ بھی مرتد وکافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان سے بالکل ہی محترز، مجتنب رہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں۔ نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں[229] تو عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط واجتناب رکھیں...... پس وہابیہ و دیوبندیہ......''

Mr. Chairman: It is already in the Mahzar Nama, it need not be read; it is part of Mahzar Nama at page....

(جناب چیئرمین: یہ تمام حوالہ جات محضر نامہ میں موجود ہیں۔ اس کو پڑھنے کی ضرورت نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: The question is repeated.

Mr. Chairman: .... at page 154.

Mirza Nasir Ahmad: I beg....

Mr. Chairman: Yes?

Mirza Nasir Ahmad: ... to submit that I may be

allowed to repeat....

(مرزا ناصر احمد: مجھے دہرانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, if he wants to emphasize that, I have no objection.

(جناب یحییٰ بختیار: اگر یہ اصرار کرتے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: If you repeat the question. I will have to repeat the answer.

(مرزا ناصر احمد: جب آپ سوال دہراتے ہیں تو میں بھی جواب دہراؤں گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: Certainly, certainly.

مرزا ناصر احمد: ''پس وہابیہ، دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد وکافر ہیں۔ ایسے کہ جوان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا۔ اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔''

اس اشتہار میں جن علماء کے نام ہیں۔ ان میں چند ایک یہ ہیں۔ سید جماعت علی شاہ صاحب، حامد رضا صاحب قادری نوری رضوی بریلوی، محمد کرم دین، محمد جمیل احمد بدایونی، وغیرہ بہت سے علماء کے نام ہیں۔

[230] ایک رخ یہ بھی ہے تصویر کا۔ ان کے بچوں کے متعلق بھی وہی فتویٰ ہے جس کے متعلق آپ مجھ سے وضاحت کروانا چاہتے ہیں اور یہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہے اور یہ بہت سارے حوالے ہیں۔ میں ساروں کو چھوڑتا ہوں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ یہاں آچکے ہیں۔

اہل حدیث کے پیچھے نماز پڑھیں تو اس کے متعلق بریلوی ائمہ ہمیں غیر مبہم الفاظ میں خبردار کرتے ہیں کہ: ''وہابیہ وغیر مقلدین زمانہ باتفاق علمائے حرمین شریفین کافر مرتد ہیں۔ ایسے کہ جوان کے اقوال ملعونہ پر اطلاع پا کر انہیں کافر نہ جانے یا شک ہی کرے خود کافر ہے۔ ان کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام ہے۔ ان کی بیویاں نکاح سے نکل گئیں۔ ان کا نکاح کسی مسلمان، کافر یا مرتد سے نہیں ہو سکتا۔ ان کے ساتھ میل جول، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سلام کلام سب حرام۔ ان کے مفصل احکام کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں موجود ہیں۔''

یہ اہل حدیث کے متعلق نماز کا ذکر ہو رہا ہے پیچھے نماز پڑھنے کے۔ باقی اس کے حوالے میں چھوڑتا ہوں۔ بریلویوں کے متعلق جہاں تک نماز پڑھنے کا سوال ہے دیوبندی علماء یہ

شرعی حکم ہمیں سناتے ہیں: ’’جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے۔ اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت ومودت سب حرام ہیں۔‘‘

[231] یہ فتاویٰ رشیدیہ، حضرت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ہے۔ جو ان کے مرشد ہیں۔ ان کا ہے یہ فتویٰ اور میں صرف ایک ایک فتوے کو صرف بتارہا ہوں تاکہ معاملہ جو ہے صاف کر سکوں۔ پرویزیوں اور چکڑالویوں کے متعلق نماز پڑھنے کے سلسلے میں یہ فتویٰ ہے: ’’چکڑالویت حضور سرور کائنات علیہ التسلیمات کے منصب ومقام اور آپ کی تشریحی حیثیت کی منکر اور آپ کی احادیث مبارکہ کی جانی دشمن ہے۔ رسول کریم کے ان کھلے باغیوں نے رسول کے خلاف ایک مضبوط محاذ قائم کر دیا ہے۔ جانتے ہو باغی کی سزا کیا ہے؟ صرف گولی۔‘‘

شیعہ حضرات کے متعلق کہ ان کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں: ’’بالجملہ ان رافضیوں، تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی، قطعی، اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی نکاح ہرگز نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو، کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد، عورت، عالم، جاہل کسی سے میل جول، سلام وکلام سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان[232] کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمان پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کرکے سچے پکے سنی بنیں۔‘‘

(فتویٰ مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خان۔ بحوالہ رسالہ رد الرافضہ)

یہ تو اس میں آگئے ہیں۔ یہاں یہ سوال نہیں کہ احمدی وہابیوں، دیوبندیوں وغیرہ کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتا یا ان کی شادیاں جو ہیں ان کو کیوں مکروہ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ سخت فتویٰ موجود ہیں۔ تو ساروں کو اکٹھا رکھ کے کوئی فیصلہ کرنا چاہئے ہمیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I ask you that you don't*

say prayer because of the "Fatwah" or because of the matter of your own faith? Because if I don't accept Mirza Ghulam Ahmad as Nabi.....

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ فتویٰ کی وجہ سے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ یا آپ کا اپنا اعتقاد بھی یہی ہے۔ کیونکہ اگر میں مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا......)

مرزا ناصر احمد: یہ جو میں نے فتاویٰ پڑھے ہیں ان میں تو نبی ماننے یا نہ ماننے کا سوال ہی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہہ رہا ہوں کہ آپ ان کو کس کیٹگری میں فتوؤں میں شمار کرتے ہیں؟ جو بالکل دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو وہ بتائیں گے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے نظریہ سے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو فتوے میں نے پڑھے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!

مرزا ناصر احمد: یہ تو جنہوں جنہوں نے فتوے دیئے ہیں، میں کیسے بتادوں کہ وہ کیا کرتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: لیکن آپ جو Study (مطالعہ) کر رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: میں نے جو Study (مطالعہ) کیا ہے وہ جو میرا استدلال ہے...... مجھے اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے...... میں اس یقین پر قائم ہوں کہ میرے استدلال کے وہ پابند نہیں ہیں۔

[233] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ پابند نہیں ہیں۔ مگر آپ کے نقطۂ نظر سے یہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں یا ملت اسلامیہ سے؟

مرزا ناصر احمد: میں تو...... حسن ظن کی طرف مائل ہوتا ہے میرا دماغ، اس لئے میرا دماغ اس طرف جاتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی دائرہ اسلام سے خارج ہوتے ہیں۔ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو فتوے آپ کے متعلق (احمدیہ جماعت کے متعلق) دیئے ہیں علماء نے وہ کس قسم کے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو علماء بیٹھے ہیں آپ......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے ***Point of view*** (نقطۂ نظر) سے......

مرزا ناصر احمد: میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ آپ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں یا......

مرزا ناصر احمد: وہی بتائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ملت اسلامیہ سے؟

مرزا ناصر احمد: ان کے متعلق میں کیسے بتادوں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے کہا کہ......

مرزا ناصر احمد: باقیوں کے متعلق تو میں نے کہا ہے۔ کیونکہ میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ جب میں اپنے متعلق بات کروں گا تو سمجھا جائے گا کہ ***I am prejudiced against.... in favour of myself.***

Mr. Yahya Bakhtiar: No. Sir, you said yesterday that the Fatwa boomerangs. Now...

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جناب آپ نے کل کہا تھا کہ فتویٰ (کفر کا) واپس فتویٰ دینے والے پر پڑتا ہے)

مرزا ناصر احمد: وہ میرا جنرل آئیڈیا یہ ہے کہ اس کو، ان فتاویٰ کو معقولیت دینے کے لئے، معقولیت کا رنگ پہنانے کے لئے اور اسلام کے شیرازہ کو متحد رکھنے کے لئے ہم اس طرف،[234] ہمیں اس کی طرف مائل ہونا چاہئے کہ یہ فتاویٰ دائرہ اسلام سے خارج کرتے ہیں۔ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتے......ہمارے متعلق بھی اور آپس کے متعلق بھی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I again want to ask.... because this reply was not clear to me.... as to why the Janaza prayer of a child of six months.....

(جناب یحییٰ بختیار: جناب میں دوبارہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ کا جواب مجھے صاف نہیں معلوم ہوا۔ کیا وجہ ہے کہ ایک چھ ماہ کے بچے کی نماز جنازہ......)

مرزا ناصر احمد: جو بچے کا جنازہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

مرزا ناصر احمد: ......وہ فرض ہی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! فرض نہ سہی احمدی، بچے کا پڑھ لیں گے؟ کہتے ہیں کہ اس کا مت پڑھو اس کو۔ ایسے ہی جیسے عیسائی کا (نہیں) پڑھتے ہیں۔ ہندو کا (نہیں) پڑھتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ وہ تو جو آپ حوالہ دیتے ہیں ناں، نہ میں اس کی تردید کرتا ہوں نہ تصدیق کرتا ہوں۔ اس واسطے کہ جب تک میں اصل نہ دیکھوں میں سمجھتا ہوں کہ آپ دیانت داری سے میرے ساتھ متفق ہوں گے کہ یہ مجھے تصدیق کرنی چاہئے نہ تردید کرنی چاہئے۔[1]

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے۔ اگر آپ اس سے انکار کرتے ہیں تو اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ نہ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں نہ تردید کرتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ اس کو تصدیق کر دیں اس کے بعد میں کہوں گا۔

مرزا ناصر احمد: میں تو نہ تصدیق کرتا ہوں نہ تردید کرتا ہوں۔ جب تک Original کو Refer (کہ اصل کا حوالہ نہ دیکھ لوں) نہ کروں۔

(مداخلت)

[235] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ آپ Verify تو کر سکتے ہیں۔ نہیں تو ہم آپ کے سامنے پیش بھی کر سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ پیش تو ضرور کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کا حق ہے۔ کون چھینتا ہے آپ سے؟

Mr. Yahya Bakhtiar:* *Now, Sir, I draw your attention to the collection of speeches and addresses of Mirza Bashir-ud-din Mohammad Ahmad Sahib.

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب! میں آپ کی توجہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تقریروں اور خطبات کے مجموعے کی طرف کراتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: کیا نام ہے اس کا؟

جناب یحییٰ بختیار: انوار خلافت صفحہ نمبر ۹۳

Mirza Nasir Ahmad:* *Page?

---

[1] فرار کا راستہ ڈھونڈا جا رہا ہے کہ اپنے چچا کا لکھا ہوا ہے معرکۃ الآراء، مرزا کے بیٹے کے حوالہ سے جان چھڑا رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ نمبر ۹۳

''اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے۔ اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔''

Now, Sir, here I will respectfully say that no question of Fatwa has come. Here is a clear injunction on them.

(اب جناب! یہاں میں گزارش کرتا ہوں کہ فتوے کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ یہاں ان پر صراحتاً واجب قرار دیا گیا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ''لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے؟ وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔''

مرزا ناصر احمد: مکفر نہیں۔ ***Sorry, I don't know.***

جناب یحییٰ بختیار: ہاں!

''میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو ان[236] کا جنازہ پڑھتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب ان کے بچے کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہوا۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ بچہ تو گنہگار نہیں ہوتا۔ اس کے جنازے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بچے کا جنازہ تو دعا ہوتی ہے۔ اس کے پسماندگان کے لئے اور اس کے پسماندگان ہمارے نہیں۔ بلکہ غیر احمدی ہوتے ہیں۔ اس لئے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔ باقی رہا کوئی ایسا شخص جو حضرت صاحب کو تو سچا مانتا ہے۔ لیکن ابھی اس نے بیعت نہیں کی۔ احمدیت کے متعلق غور کر رہا ہے اور اس حالت میں مر گیا تو مر گیا۔ اس کو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی سزا نہ دے۔ لیکن شریعت کا فتویٰ ظاہری حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس کے متعلق بھی یہ کرنا چاہئے کہ اس کا جنازہ نہ پڑھیں۔'' (انوار خلافت ص ۹۳، مطبوعہ اکتوبر ۱۹۱۶ء، سٹیم پریس امرتسر)

مرزا ناصر احمد: جی!

Mr. Yahya Bakhtiar: *So, this is a part of the reference.* (جناب یحییٰ بختیار: ایسا ہے، تو یہ حوالے کا ایک حصہ ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ ٹھیک ہے۔ یہ سوال جسٹس منیر کی انکوائری میں کیا گیا تھا۔ خود حضرت خلیفہ ثانی اور انہوں نے اس کا جو جواب دیا وہ میں سنا دیتا ہوں: ''کیا آپ نے انوار خلافت صفحہ ۹۳ پر کہا ہے...... '' آگے وہی اقتباس ہے جو آپ نے پڑھا۔

''جواب: ہاں! لیکن یہ بات میں نے اس لئے کہی تھی کہ غیر احمدی علماء نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ احمدیوں کے بچوں کو بھی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ احمدی عورتوں اور بچوں کی نعشیں قبروں سے اکھاڑ کر باہر پھینکی گئیں[237]۔ چونکہ ان کا فتویٰ اب قائم ہے۔ اس لئے میرا فتویٰ بھی قائم ہے۔ البتہ اب ہمیں بانی سلسلہ کا ایک فتویٰ ملا ہے۔ جس کے مطابق ممکن ہے غور و خوض کے بعد پہلے فتوے میں ترمیم کر دی جائے[1]۔''

یہ جو ہے کہ احمدی بچوں کو دفن نہیں کیا گیا۔ اس کے متعلق یہ ۲۰/اگست ۱۹۱۵ء کا واقعہ...... الفضل ۱۹/اکتوبر ۱۹۱۵ء...... یہ واقعہ جو ہوا ہے بچے کے متعلق، وہ ہے: ''مالا بار کے ایک احمدی کے۔ ایس۔ حسن کا چھوٹا بچہ فوت ہو گیا۔ ریاست کے راجہ صاحب نے حکم دے دیا کہ چونکہ قاضی صاحب نے احمدیوں کے متعلق کفر کا فتویٰ دے دیا ہے۔ اس لئے ان کی نعش مسلمانوں کے کسی قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ وہ بچہ اس دن دفن نہ ہوا۔ دوسرے دن شام کے قریب مسلمانوں کے قبرستان سے دو میل دور اس کی نعش کو دفن کر دیا گیا۔''

اور اب یہ ابھی ان پچھلے دنوں میں گوجرانوالہ میں ایک بچی فوت ہوئی، اس کو دفن نہیں ہونے دیا۔ قائد آباد میں ایک احمدی فوت ہوا۔ اس کو دفن نہیں ہونے دیا اور قبر اکھاڑ کر نعش کو باہر پھینک دیا۔ ان حالات میں آپ بتائیں کیا فتویٰ ہونا چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں فتویٰ نہیں کہہ رہا۔ ایک آدمی غلطی کرتا ہے تو یہ جواب تو نہیں ہوتا کہ دوسرا بھی غلطی کرے؟

مرزا ناصر احمد: ایک آدمی غلطی کرتا ہے اور دوسرے آدمی پر فرض ہو جاتا ہے کہ فتنے میں نہ پڑے اور دوسرے کو بھی فتنے سے بچائے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! بچے کا جنازہ پڑھنا فتنے میں شامل ہونے کے برابر ہوتا ہے؟

---

[1] ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سے بوکھلا کر مرزا محمود اپنے کئے پر پانی پھیر رہا ہے۔ لیجئے! پیغمبر زادہ چوکڑی بھول گیا۔ کہاں وہ رعونت کہ ''میرے دشمن میرے سامنے مجرموں کی طرح پیش ہوں گے۔'' کہاں اب یہ من، من شپ شپ۔

مرزا ناصر احمد: جب وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پیچھے ہمارا جنازہ نہ پڑھو ہمیں نہیں کہتے، شیعوں کو بھی یہی کہا ہے کہ کوئی شیعہ ہمارا جنازہ نہ پڑھے۔ بات یہ ہے کہ جو کچھ کہا گیا ہے[238] ایک دوسرے کے خلاف سارا سامنے رکھ کر پھر مسئلہ جو ہے وہ حل ہو جاتا ہے۔ یعنی شیعہ تک کو یہ کہا گیا کہ ہمارے پیچھے نماز نہ پڑھیں، نماز نہ پڑھنے دو اپنے پیچھے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ عیسائیوں اور ہندوؤں نے تو کوئی فتوے نہیں دیئے تو آپ کے خلاف؟ نہیں، سوال پیدا ہوتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھہرو جی! عیسائیوں نے اور ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف پچھلے چودہ سو سال میں کوئی فتویٰ نہیں دیا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے خلاف، ***Particularly***؟

مرزا ناصر احمد: ہم مسلمان ہیں۔ اگر انہوں نے پچھلے چودہ سو سال میں فتویٰ کے بعد فتویٰ اسلام کے خلاف دیا ہے تو اس کو سب لوگ آپ بھول گئے؟

جناب یحییٰ بختیار: تو ان کو اور باقی مسلمانوں کو آپ ایک ہی کیٹگری میں ٹریٹ کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہم اپنے آپ کو اور باقی مسلمانوں کو ایک کیٹگری میں ٹریٹ کرتے ہیں جہاں تک ہندوؤں اور عیسائیوں کے فتاویٰ کا تعلق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ جہاں تک نماز، دفن کرنے اور جنازے کا تعلق ہے، آپ باقی مسلمانوں کو اور عیسائیوں کو اور ہندوؤں کو ایک کیٹگری میں سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ شرعی اور مذہبی طور پر نہیں شکل...... نماز نہ پڑھنے کی شکل میں وہ ایک ہیں۔ شرعی فتوے کے لحاظ سے نہیں ایک۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میرا سوال یہ تھا کہ تعلقات جہاں تک ہیں غیر مسلموں سے اور مسلموں سے، ان میں کیا فرق ہے آپ کا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ فرق میں بتا دیتا ہوں......

[239]جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک شادی رشتہ ہے۔ آپ نے کہا نہیں ہو سکتا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، جنازے کے متعلق فرق کو میں بتا دیتا ہوں، بڑا واضح......

جناب یحییٰ بختیار: ......عبادت نہیں ہو سکتی......

مرزا ناصر احمد: جنازے کے متعلق میرا، جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ کا یہ فتویٰ

ہے کہ جنازہ فرض کفایہ ہے اور چونکہ دوسرے دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور دوسرے جو فرقے ہیں انہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ یہ ہمارے پیچھے بھی نہ نماز پڑھیں، امامت بھی نہ کرائیں نماز کی۔ اس واسطے ہمیں فتنے سے بچنا چاہئے اور نہیں پڑھنی چاہیے۔ لیکن...... ''لیکن'' کے بعد کی جو بات ہے وہ سوچیں۔

ایک مسلمان ہوائی جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ ڈنمارک میں جب جہاز نے لینڈ کیا تو وہ فوت ہو چکے تھے جہاز میں اور وہاں سوائے احمدیوں کے جنازہ پڑھنے والا کوئی نہیں تھا اور انہوں نے وہاں غلطی کی اور جب میرے پاس معاملہ پہنچا تو میں بڑا سخت ناراض ہوا اور ہمیں جو ڈنمارک کے رہنے والے ہیں، عیسائیوں سے مسلمان ہوئے۔ اب احمدی ہو چکے ہیں۔ انہوں نے مجھے پہلی دفعہ انہوں نے بتایا کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ میں نے انہیں کہا یہ تو بڑا ظلم ہوا ہے۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی اکرم ﷺ کی اتنی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے کہ کوئی شخص جو حضرت محمد ﷺ کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ لاوارث نہیں رہے گا اور اگر ایسا کوئی واقعہ ہو تو احمدیوں کا فرض ہے کہ نماز جنازہ پڑھائیں۔ لیکن عیسائیوں کے متعلق ہمارا یہ فتویٰ نہیں ہے اور یہ فرق ہے ان دو فتوؤں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ نے Amend (ترمیم) کیا اس کو؟

[240] مرزا ناصر احمد: نہیں، Amend (ترمیم) نہیں کیا، میں نے، پہلا ہی جب واقعہ ہوا، میں نے اس کو نمایاں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: Clarify کیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں نمایاں کرنا اور چیز ہے، Amend کرنا اور چیز ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, in which category do you put persons who belong to Lahori school of thought, what they call, who....*

مرزا ناصر احمد: جی! یہ میرا خیال ہے پہلے ہم نے...... میں نے وضاحت کی تھی۔ یاد نہیں مجھے۔ ہر وہ شخص جو خود کو احمدی کہتا ہے احمدی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ اگر مرزا غلام احمد کو نبی نہیں سمجھتا، محدث سمجھتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: جب وہ کہتا ہے کہ میں احمدی ہوں تو وہ احمدی ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ وہ بڑے دائرے کے اندر جو ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر آپ ان کو......

مرزا ناصر احمد: احمدی کس طرح کہتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کیٹگری اس میں نہیں لائیں گے؟ کفر کی کس کیٹگری میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، کفر کی کیٹگری میں تو آ جائیں گے وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں ناجی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوں گے؟

مرزا ناصر احمد: دائرہ اسلام سے ہمارے نزدیک وہ خارج ہیں۔ لیکن ملت اسلامیہ سے بالکل نہیں خارج۔

[241] ***Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I wanted to clarify.***

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس واسطے نہیں...... ایک فرق ہے ناں...... وہ احمدی بھی ہیں ہمارے نزدیک۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں اس واسطے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے تو کوئی فتویٰ نہیں دیا آپ کے خلاف؟

مرزا ناصر احمد: انہوں نے ہمارے خلاف نہیں فتویٰ دیا۔ انہوں نے......

جناب یحییٰ بختیار: انکار کیا ہے صرف؟

مرزا ناصر احمد: ان لوگوں میں سے ہیں جن کو مقام بانی سلسلہ کے سمجھنے کے زیادہ مواقع تھے دوسروں کی نسبت۔ یہ فرق ہے ناں!

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! نہیں، مگر انہوں نے صرف انکار کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: انہوں نے انکار کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: فتویٰ نہیں دیا کفر کا آپ کے خلاف؟

مرزا ناصر احمد: انہوں نے، ہاں، کفر کا فتویٰ نہیں دیا۔ نہیں، وہ اور چیز ہے۔ ایک ہے کفر کا فتویٰ دینا، ایک ہے انکار کرنا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہی میں کہہ رہا تھا کہ کفر کی دو کیٹگریز ہیں۔ آپ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے فتوے دیئے اس لئے ہم انہیں کافر کہتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، دو وجوہات ہیں، دو کیٹگریز نہیں۔ یعنی دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے باوجود ملت اسلامیہ میں شامل سمجھنے کے لئے دو مختلف وجوہات، دو سے زیادہ وجوہات......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، وجوہات جو بھی سمجھئے، مگر یہ کہ......

[242] مرزا ناصر احمد: وجوہات دو ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''کیٹگریز'' میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ ایک دائرہ اسلام سے خارج، دوسرا ملت اسلامیہ سے خارج۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو اس لحاظ سے غیر مبائعین، اور دوسرے وہ لوگ جو نا سمجھی کی وجہ سے......اپنی واسکمر کے نتیجے میں نہیں......انکار کرنے والے ہیں، وہ دائرہ......وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں؟

مرزا ناصر احمد: لیکن یہ احمدی بھی ہیں۔ میں یہ بتا رہا ہوں کہ ہم ان کو یہ نہیں کہتے۔ صرف اس وجہ سے کہ مثلاً انہوں نے خلافت کی بیعت نہیں کی یا سارے دعاوی کو انہوں نے نہیں سمجھا۔ ہم ان کو یہ نہیں کہتے کہ تم احمدیت سے نکل گئے ہو۔ ہم ان کو احمدی کہتے ہیں۔ یہ Help کرنا ہے ناں سمجھنے میں۔ ہم دونوں کو مسلمان ہی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں یہ کہہ رہا ہوں، پوزیشن Clear اس واسطے مجھے ہو رہی ہے کہ آپ نے ایک وجہ تو یہ بتائی کہ چونکہ مسلمانوں کے علماء نے......

مرزا ناصر احمد: فتاویٰ دیئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......فتاویٰ دیئے تھے اس وجہ سے ان کے......

مرزا ناصر احمد: ان کے اوپر لوٹ آئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ نے یہ فتوے دیئے کہ ان سے نمازیں مت پڑھو، رشتے مت کرو......

مرزا ناصر احمد: لیکن یہ وہ دوسرا......

جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ دوسری کیٹگری جو ہے وہ بھی ہے......

[243] مرزا ناصر احمد: لیکن یہ دوسری وجہ جو آپ نے شروع کی تھی کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا تو اس کا کیا ہے تو اس کا میں نے بتایا تھا کہ دو صورتیں بنتی ہیں۔ وہ ان کی شکل

یہ بھی بنتی ہے ناں! ان کے حصے میں......

جناب یحییٰ بختیار: لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ تو صرف اسی وجہ سے ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ صرف اسی وجہ سے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! صرف اسی وجہ سے؟ فتوؤں کی وجہ سے نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس سے معلوم ہوا کہ وہ کفر کی جو دوسری وجہ ہے وہ بھی اسی قسم کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر دونوں وجوہ جو ہیں، ابھی جو باقی مسلمان ہیں انہوں نے فتوے بھی دیئے اور انکاری بھی ہیں۔ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ملت سے خارج نہیں؟

مرزا ناصر احمد: لیکن دونوں کا نتیجہ ایک ہی نکلتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک ہی نکلتا ہے؟ اور یہاں اگر صرف...... (مداخلت) میں نے وہی بات کہی ہے مرزا صاحب کہ اگر فتوے نہ بھی ہوتے تو ریزلٹ یہی ہوتا......

(کسی مسلمان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ریزلٹ یہی ہوتا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ جو مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا، اس سے انکاری ہے۔ وہ کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: اسے *Lesser* کیٹگری کہہ لیجئے۔ *Milder* کیٹگری کہہ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: اگر وہ......نہیں، نہیں،...... ''جو کفر دون کفر'' ہم کہتے ہیں کہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں، مسلمان ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لیکن ان کی جو پوزیشن بنتی ہے[244]، ہمارے ان کے ساتھ تعلقات ہوتے ہیں، مختلف ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ باوجود اس اختلاف کے احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لینی چاہئے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی پابندی نہیں ہے کہ دیوبندی کے پیچھے احمدی نماز نہ پڑھے، لیکن آنحضرت ﷺ نے جو امامت کے متعلق شرائط

---

[1] گویا فتاویٰ خلاف آنا، بہانہ تھا۔ رزلٹ ایک ہی ہے کہ جو بھی مسلمان ہے، یعنی قادیانی نہیں۔ چاہے اس نے فتویٰ دیا یا نہیں۔ کسی مسلمان کا قادیانیوں کے نزدیک جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔۔ہائے قلابازیاں۔ہائے زمین میں دھنسنا۔

بتائی ہیں وہ شرائط پوری ہونی چاہئیں۔ وہ تو نبی اکرم ﷺ کی عائد کردہ ہیں اور ہم یہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ باوجود انکار کے، تو ہم کہتے ہیں کہ ان کا جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے، نماز جنازہ جائز ہے۔ یہ مزید تفصیلات ہیں۔ سارا ل کے ایک نتیجہ نہیں نکلتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں صرف یہ پوچھ رہا تھا کہ جہاں تک ان کا تعلق ہے، انہوں نے فتویٰ نہیں دیا۔ مگر یہ بھی اسی کیٹگری میں ہیں۔ جس میں باقی مسلمان ہیں، آپ کے نقطۂ نظر سے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس فرق کے ساتھ کہ ان کو ہم احمدی کہیں گے اور باقیوں کو ہم احمدی نہیں کہیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: لیبل سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بڑا پڑتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدی وہ کہیں اپنے آپ کو......

مرزا ناصر احمد: اگر ہم یہ کہیں مثلاً...... فرق اس طرح پڑتا ہے...... کہ مثلاً اگر ہم کہیں کہ تم احمدی نہیں تو ہماری یہ نامعقول ***Agressiveness*** ہو گی۔ یہ تو فرق پڑ گیا ناں!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں جی! میں کہتا ہوں کہ جہاں تک ***Treatment*** کا تعلق ہے......

[245] مرزا ناصر احمد: نہیں! جہاں تک ***Treatment*** کا تعلق ہے۔ یہ ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں گے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! جنازہ بھی ہوتا ہے۔ یہ فرق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: باقی مسلمانوں کا...... وہ نماز جنازہ نہ پڑھنے کے ابھی میں نے فتوے آپ کو سنائے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ وہ تو آپ نے سنائے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ فرق ہے ناں!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں......

مرزا ناصر احمد: اگر کوئی شخص، اگر کوئی ایک ***Individual***...... بہت سارے

اس وقت ہمارے ملک میں بھی، دنیا میں بھی ایسے مسلمان ہیں، جب ان سے آپ پوچھیں کس Sect سے، فرقہ سے تعلق ہے۔ تو کہتے ہیں ہمارا کسی فرقہ سے تعلق نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں سیدھے سادے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو مرزا صاحب! پوزیشن یہ ہوگئی ناں جی کہ جو انکار کرتا ہے مرزا صاحب کی نبوت سے اس کے پیچھے آپ نماز پڑھ سکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو انکار کرتا ہے اس کے پیچھے ہم نماز پڑھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

مرزا ناصر احمد: پڑھ رہے ہیں عملاً۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! اور جنہوں نے فتوے دیئے ہیں ان کے پیچھے نہیں پڑھتے؟

[246] مرزا ناصر احمد: یہی شکل بن گئی ہاں تو یہ شکل بن گئی۔

(قائداعظم کا نماز جنازہ)

جناب یحییٰ بختیار: قائداعظم کے پیچھے بھی اسی لئے نماز نہیں پڑھی گئی؟ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی گئی۔ کیونکہ کسی نے فتوے دیئے تھے۔ انہوں نے ان کو Repudiate نہیں کیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں! قائداعظم ہمارے جو تھے بڑے...... بڑی انہوں نے خدمت کی ہے پاکستان کی اور اس خطے کے مسلمانوں کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ وہ شیعہ تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی! ہم تو ایک مسلمان سمجھتے تھے ان کو۔ آپ......

مرزا ناصر احمد: آپ سمجھتے ہوں گے۔ لیکن یہ جو فرقوں کے اتنے بڑے بڑے فتوے، اتنی موٹی موٹی کتابیں ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں! فرقوں کے...... مجھے اتنا علم ہے کہ لندن میں میں سٹوڈنٹ تھا۔ سارے مسلمان اسلامک کلچرل سنٹر میں اکٹھے ہوئے...... شیعہ، سنی، دیوبندی، وہابی، چکڑالوی......

Except Ahmadis. And I was shocked, and I could not understand. That explanation I want to know.

مرزا ناصر احمد: اس کا ***Explanation*** تو......

جناب یحییٰ بختیار: غائبانہ ہوا جنازہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں! اس کا Explanation تو بالکل اور نوعیت کا ہے۔ احمدیوں میں اس وقت تک کوئی ایسا نہیں جو جماعت سے کٹ کے ہوا میں (Inaudible) میں Drift کر رہا ہو۔ جس طرح کنکوا کٹ جاتا ہے۔ لیکن وہابیوں میں، دیو بندیوں میں، بریلیوں میں، ہزاروں لاکھوں ایسے آدمی ہیں جو ان کی فقہ سے کٹ چکے ہیں اور فتویٰ سے کٹ چکے ہیں۔ مگر آپ یہ کہتے ہیں ہمارے...... میں وہاں دوروں پر جاتا رہا ہوں۔ ہماری[247] مساجد میں ساری دنیا کے مختلف عربی بولنے والے ممالک کے لوگ آتے اور عیدوں میں شامل ہوتے ہیں اور نمازوں میں شامل ہوتے ہیں۔ کوئی اختلاف ہی نہیں وہاں نظر آ رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! نوابزادہ لیاقت علی خان کی وفات کے بعد، شہادت کے بعد Again in Quetta, there was غائبانہ نماز جنازہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں! وہ تو میں نے پہلے......

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... All the Muslims of Quetta town got together and said prayers, but Ahmadis kept aloof.*

مرزا ناصر احمد: قائداعظم شیعہ تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: لیاقت علی شیعہ نہیں تھے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں ویسے...... میں...... نہیں، وہ تو کسی اور فرقے کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں گے۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ جو کسی فرقے کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے، ہمارا یہ حق نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ شیعہ کی طرف منسوب تو ہوتا ہے۔ لیکن ان کے عقائد سے "الف" باغی ہے۔ یہ میرا حق نہیں ہے اور نہ میں سمجھتا ہوں کسی اور کا حق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ......

مرزا ناصر احمد: تو جس وقت...... اب ہم حسن ظن ہی کر کے...... ان کو اپنے ہی فرقے کا باغی نہیں سمجھتے اور فرقے کا فتویٰ یہ ہے کہ نماز نہیں پڑھنی۔ تو جنہوں نے پڑھی اگر تو، ان سے آپ پوچھیں کہ آپ نے فتوے یہ دیئے ہوئے ہیں شیعوں کے متعلق اور ان پر عمل نہیں کر رہے۔ اس کو Explain کرو۔ ہماری تو Explanation کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہم، صحیح یا غلط، ایک عقیدہ پر قائم ہیں اور قیامت تک بھی......

[248] جناب یحییٰ بختیار: وہ تو یہ کہتے ہیں جی کہ کسی ایک نے فتویٰ دے دیا...... کسی

الیکشن کے جوش میں یا کسی بات میں..... تو ***Who takes it seriously*** وہ یہ کہیں گے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ''فتاوی رشیدیہ'' الیکشن سے کہیں پہلے کے ہیں فتاوی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! میں بات کرتا ہوں، مثال کے طور پر۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! تو وہ مثال تو آپ کہیں اور سے لے آتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جہاں تک تعلقات کا تعلق ہے۔ ***Relationship*** ***treatment*** شیعہ سنی، آپس میں یہ انہوں نے فتوے نہیں دیئے کہ لڑکیوں سے شادی نہیں کر سکتے۔

مرزا ناصر احمد: کتنے پیار کا ہے ہمارا ***Relationship*** میں میں...... آپ نے مجھ سے پوچھا تھا اس ضمن میں میں نے بتایا تھا میں بڑا لمبا عرصہ پرنسپل رہا ہوں۔ قطع نظر اس کے کہ بچہ احمدی ہوتا تھا یا نہیں۔ میری اپنی پرنسپل کی ذمہ داریوں کے متعلق اپنی تھیوری تھی۔ میں رات کے دو دو بجے تک اس بچے کے سرہانے بورڈنگ میں رہا ہوں۔ جو زیادہ ***Serious*** بیمار ہو گیا اور جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ میں نے ان جماعت اسلامی کے طلبہ کو ***1952-53*** میں وظائف دیے کے اور ہر طرح کی سہولتیں مہیا کر کے ان کو بی۔اے کروایا اور فسادات میں وہ ان گروہوں میں شامل ہوتے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب!

As a matter of kindness, you do it to a Hindu, a Christian, a Jew, who is an able boy and a deserving boy; somebody is ill, somebody needs your help, تو وہ ***humanity*** ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور وہ ***Humanity*** کہاں گئی۔ جنہوں نے سینکڑوں مکانوں اور دکانوں کو جلا دیا اور لوٹ لی اور آدمیوں کو مار دیا؟

[249] جناب یحییٰ بختیار: ان کو کوئی نہیں ***Defend*** کرتا۔

مرزا ناصر احمد: کس نے آواز اٹھائی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! کوئی نہیں......

مرزا ناصر احمد: ان کے خلاف آواز کس نے اٹھائی؟

***Mr. Yahya Bakhtiar:* No, nobody is defending them.**

***Mirza Nasir Ahmad:* But nobody condemned them.**

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Nobody condemned the Rabwah incident either... (Interruption) who was responsible for this daily condemnable incidents?**

***Mirza Nasir Ahmad:* What was the Rabwah incident?**

***Mr. Yahya Bakhtiar:* All right, so we don't go to that.**

مرزا ناصر احمد: نہیں، تیرہ (۱۳) بچوں کو ضربات خفیفہ، کیا اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سینکڑوں مکانوں اور دکانوں کو جلا دیا جائے؟

I agree with you, they جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! بالکل نہیں۔ ***should be punished.....*** اس کا سوال نہیں ہے۔

Mirza Nasir Ahmad:* نہیں *they should or should not....

***Ch Jehangir Ali:* Mr. Chairman, Sir, may I draw your attention? No discussion should take place between question and their answers.**

(چوہدری جہانگیر علی: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس مسئلے پر چاہتا ہوں کہ سوال اور جوابات کے درمیان کوئی بحث نہیں ہونی چاہئے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Shall we adjourn? And then we....**

(جناب یحییٰ بختیار: کیا ہم اجلاس ملتوی کر رہے ہیں؟)

***Mr. Chairman:* Yes, we adjourn to meet again at**

12:00... twenty five minutes break. The delegation is permitted to withdraw. بارہ بجے پورے

(جناب چیئرمین: جی ہاں! ہم ۱۲/ بجے تک کے لئے وقفہ کر رہے ہیں۔ وفد کو جانے کی اجازت ہے)

The honourable members may keep sitting.

(معزز اراکین تشریف رکھیں)

[250] *(The Delegation withdrew from the Chamber)*

(وفد چیمبر سے رخصت ہوتا ہے)

Mr. Chairman: *The Special Committee of the House is adjournment for the break, upto 12:00.*

(جناب چیئرمین: ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس ۱۲/ بجے تک وقفے کے لئے ملتوی ہوتا ہے)

EVASIVE OR INCORRECT REPLIES BY THE WITNESS

پروفیسر غفور احمد: جس طرح چل رہا ہے......

جناب چیئرمین: ہاں؟

پروفیسر غفور احمد: یہ جس طرح ڈسکشن چل رہا ہے......

جناب چیئرمین: ہاں؟

پروفیسر غفور احمد: میری گذارش یہ ہے کہ ایک سوال کرنے کے بعد ان کا جواب لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

Mr. Chairman: *I will request the Attorney-General to be attentive. Muhammad Haneef Khan, just a minute. Attorney- General being... yes.*

(جناب چیئرمین: میں اٹارنی جنرل سے گزارش کروں گا کہ وہ متوجہ ہوں۔ محمد حنیف خان، ایک منٹ......)

پروفیسر غفور احمد: میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ ایک سوال جب پوچھتے ہیں تو پھر وہ اس کو سائیڈ ٹریک کرتے ہیں۔ Evade کرتے ہیں۔ بہت سی دوسری باتیں بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس پر ذرا غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک ہی سوال کو کتنا ہم آگے تک بڑھائیں اور کتنا ہم......

***Mr. Chairman:* The answer should be taken.**

(ڈنمارک کا واقعہ سرے سے غلط ہے)

پروفیسر غفور احمد: لیکن اس میں ایک اور چیز ہے کہ جس طرح انہوں نے بتایا ہے...... جعفر صاحب نے...... حالیہ واقعات کی یہ باتیں آئیں نہ بچوں کو ذبح کیا گیا۔ ڈنمارک کا واقعہ مجھے معلوم ہے کہ بالکل غلط ہے......

***Mr. Chairman:* These are not....**

[251] پروفیسر غفور احمد: کوئی واقعہ اس طرح کا نہیں ہے۔ ریکارڈ پر ایک چیز آرہی ہے۔ اس کو Refute بھی نہیں کیا گیا ہے تو میں یہ گذارش کروں گا کہ اس میں کچھ تھوڑا سا دیکھا جائے۔ ڈنمارک کا پوچھا جائے کب کا واقعہ ہے۔ یہ کہاں کا واقعہ ہے۔ کون عورت تھی وہ اور کہاں وہ شائع ہوا ہے؟ اس لئے کہ مجھے یہ بات معلوم ہے...... خود وہاں کے لوگ ملے ہیں...... کہ وہاں مسلمان بے حساب تعداد میں ہیں اور احمدی تھوڑے ہیں۔ بعد میں جب معلوم ہوا ہے تو ان کے ساتھ انہوں نے قطع تعلق کیا ہے۔ لوگوں نے، اس وجہ سے، یہ واقعات آتے ہیں ریکارڈ پر تو سننے والا سمجھتا ہے کہ شاید یہ صحیح ہے۔

***Mr. Chairman:* Yes, Mr. Attorney- General.**

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب فرمایئے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Sir, I said everything would be on the record. The members are judges. They will see, they will form their own opinion, they can draw their own inferences, but if, at this stage when the witness is giving evidence, anybody tries to stop him, they will give an excuse that the National Assembly of Pakistan did not give him a**

proper hearing, he was stopped from answering questions. So it does not matter if it takes a little more time. We should bear with that, we should put up with that. This is my request.

(جناب یحییٰ بختیار: جناب نے کہا ہے کہ ہر چیز ریکارڈ پر ہوگی۔ ممبران صاحبان خود جج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ممبران سب کچھ دیکھیں گے۔ اپنی رائے خود بنائیں گے اور اپنے نتائج خود اخذ کریں گے۔ مگر اس اسٹیج پر جب کہ گواہ اپنی شہادت پیش کر رہا ہے۔ اگر کوئی اس کو روکے گا تو وہ جھوٹ سے یہ بہانہ لے آئیں گے کہ قومی اسمبلی نے ان کی صحیح شنوائی نہیں کی اور سوالات کے جوابات دینے سے اس کو روک دیا گیا۔ اس لئے کوئی بات نہیں۔ اگر کچھ اور وقت صرف ہو جائے تو ہم کو برداشت کرنا چاہئے۔ یہ میری گذارش ہے)

***Professor Ghafoor Ahmad:** The incident of Denmark, he may be asked to give documentary evidence.*

(پروفیسر غفور احمد: مثلاً وہ ڈنمارک کا واقعہ بتائے تو ان سے تحریری ثبوت طلب کریں)

(مرزا ناصر جواب دینے سے کتراتا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I know sir, because he is avoiding and that the record will show, and you are the judges. I have asked the question again and again, and again and again he avoids replying, because he has got no reply, and you know that, but let the record speak for itself. But if you stop him or if the Chairman stops him, then he can have a legitimate excuse that the National Assembly did not give him a proper hearing. It is a very important issue. So it makes no difference. I get tired, you get tired, but we will stay for a day more. Let him talk, let him say whatever he wants to say. Already he has made a grievance that be*

wanted to submit a further statement, but sufficient time was not given. So my request is, let him put up, let him say whetever he wants.

(مرزا ناصر کے پاس جواب کے لئے کچھ نہیں ہے)

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے معلوم ہے جناب! وہ جواب سے کترا رہے ہیں اور ریکارڈ سے یہ سب ثابت ہو رہا ہے اور آپ حضرات بحیثیت جج کے ہیں۔ میں نے بار بار سوال کیا۔ بار بار سوال کیا ہے۔ مگر وہ جواب سے کتراتا ہے۔ کیونکہ اس کے پاس دینے کو کوئی جواب ہی نہیں ہے اور یہ آپ بھی دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے ریکارڈ خود ثابت کر رہا ہے۔ لیکن اگر ہم جواب سے اس کو روکیں یا صدر صاحب روکیں تو اس کو ایک جائز حق مل جاتا ہے۔ یہ کہنے کا کہ قومی اسمبلی نے اس کو صحیح شنوائی کے حق سے محروم رکھا۔ اس لئے یہ خاص بات ہے اور اس سے بڑا فرق پڑتا ہے۔ آپ بھی تھک گئے ہیں، میں بھی تھک جاتا ہوں۔ تو کیا ہوا ہم ایک روز اور ٹھہر جائیں گے۔ کہنے دیں اسے جو وہ کہنا چاہتا ہے۔ ایسے ہی اس نے ایک شکایت کر دی ہے کہ وہ ایک مزید بیان دینا چاہتا تھا۔ لیکن اس کی اجازت اس کو نہیں ملی تو میری گذارش ہے کہ اس کو چھوڑ دیں۔ کہنے دو جو کچھ وہ کہنا چاہتا ہے)

[252]***Mr. Chairman: Ch. Jahangir Ali's suggestion may also be kept in view.***

(جناب چیئرمین: چوہدری جہانگیر صاحب کی تجویز کو بھی نظر میں رکھیں)

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب!......

جناب چیئرمین: جی! میں آپ...... ابھی ایک سیکنڈ ***Ch. Jehangir Ali's suggestion may aslo be kept in view. He has also suggested certain things. The honourable member can talk to the Attorney General just in the recess.***

آپ Recess میں بات کرلیں ان سے۔ جی! مولانا نعمت اللہ!

مولوی نعمت اللہ: جی! عرض یہ ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب نے جو ان کو کہا کہ قائداعظم کے اوپر نماز جنازہ آپ نے نہیں پڑھی تو جب تک اس کا صحیح جواب نہ دے اس وقت

تک...... *Inaudible*

جناب چیئرمین: اس کا جواب دے دیا ہے کہ وہ شیعہ تھے۔ وہ کہتے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے عقیدے کے مطابق...... ہم اپنے عقیدے پر قائم ہیں اور شیعہ کے......

مولوی نعمت اللہ: اس نے ادھر ادھر کی باتیں شروع کیں اور ہم نے نہیں سنا کہ جواب کیا دیا۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ جواب آ گیا ہے اس کا جواب آ گیا ہے۔

مولوی نعمت اللہ: جواب دینا چاہئے تھا کہ یہ بات ہے، یہ بات ہے، یہ بات ہے۔ جب تک تفصیل کے ساتھ معلوم نہ ہو تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟

مولوی مفتی محمود: جناب والا!

جناب چیئرمین: مولانا مفتی محمود!

مولوی مفتی محمود: جب یہ تکفیر کے فتوے کا ذکر ہو رہا تھا، جنازے کی نماز کا ذکر ہو رہا تھا تو دو کیٹگریز بنائے اس نے۔ اس کے بعد انہوں نے مختلف عبارتیں پڑھیں اور مسلمانوں[253] کے فرقوں کے درمیان میں جو تکفیر کا مسئلہ تھا وہ ساری عبارتیں پڑھتا گیا۔ وہ بالکل سوال سے متعلق بات نہیں تھی۔ تو وہ جو سوال سے بالکل غیر متعلق کوئی بات کہتے ہیں تو اس کو کم از کم روکنا چاہئے کہ سوال کے......

جناب چیئرمین: وہ (اٹارنی جنرل) اگر *Objection* کریں گے تو میں اس کے خلاف اقدام کروں گا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: صدر محترم!......

جناب چیئرمین: ابھی خان لیاقت علی والا سوال جو ہے وہ پینڈنگ ہے۔ قائداعظم کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ وہ کیونکہ شیعہ تھے۔ اس واسطے ہم نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا۔

مولوی نعمت اللہ: نہیں تفصیل کے ساتھ تو ہم کو معلوم نہیں ہوا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, I asked about Quaid -i-Azam. He said he was Shia. Then I asked: what about Nawabzada Liaquat Ali Khan? His reply was same to that. I am coming to that.***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! میں نے قائداعظم کے بارے میں سوال کیا تھا۔ اس نے کہا وہ شیعہ تھے۔ پھر میں نے پوچھا نواب زادہ لیاقت علی خان کیا تھے۔ اس سوال کے لئے بھی وہی جواب تھا۔ میں اس طرف آ رہا ہوں)

Mr. Chairman: Yes, he is coming....

(جناب چیئرمین: جی ہاں! وہ اس طرف آ رہے ہیں......)

مولوی مفتی محمود: لیاقت علی تو سنی تھا۔ اس کا بھی نہیں پڑھتے۔ اس کا بھی۔ کوئی فرق تو آخر ہے۔ لیاقت علی خان تو سنی تھے۔ اس کی بھی نہیں پڑھتے۔

جناب چیئرمین: وہ ان کو **Pin-Point** کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ان سے اور سوال بھی پوچھ رہا ہوں اس پر جی، نماز اور قائداعظم کے جنازے پر اور سوال پوچھ رہا ہوں میں۔

جناب چیئرمین: اچھا! مولانا غلام غوث ہزاروی۔

[254] مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب! مجھے اس بات میں ذرا تامل ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے آیا یہ بالکل صحیح ہو رہا ہے؟ اس میں شک نہیں کہ ان کو موقع دینا چاہئے اور یہ سوال نہ ہونا چاہئے کہ ہم کو موقع نہیں دیا۔ ہم کو وقت نہیں دیا۔ یا صفائی کا موقع نہیں ملا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب انہوں نے کہا کہ مسلمان بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔ کیا تم عیسائی بچے کا جنازہ پڑھتے ہو؟ اب یہ ایک سوال تھا۔ میں نے لکھ کر دیا۔ وہ یہ تھا کہ آیا مسلمان بچے کا جنازہ جو نہ پڑھنے کا حکم دیا ہے عیسائی کے بچے کی طرح، کیا اس مسلمان کو تم دونوں کیٹگریوں کے لحاظ سے...... اسلام سے اور ملت سے......خارج کرتے ہو یا نہیں؟ سوال یہ ہے کہ عیسائیوں کو دونوں سے خارج کرتے ہیں......

جناب چیئرمین: مسٹر عنایت الرحمٰن عباسی!

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: میں جناب! ایک میں......

مولانا غلام غوث ہزاروی: عیسائیوں کو، میں عرض کرتا ہوں، وہ دونوں سے خارج کرتے ہیں۔ ملت سے بھی اور اسلام سے......

جناب چیئرمین: اس پر تو مولانا! آپ بحث کر سکتے ہیں۔ اس پر آپ بحث کر سکتے ہیں۔ جواب آ گیا ہے گواہ کا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: دوسری بات میں عرض کروں کہ جب اس نے یہ بیان کیا......

جناب چیئرمین: یہ تو بحث کی باتیں ہیں ناں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: ......کہ فلاں اور فلاں جگہ کے علماء نے علمائے دیوبند کے خلاف فتوے دیئے ہیں......

جناب چیئرمین: مولانا! یہ بحث کی باتیں ہیں۔ اس وقت جو باتیں ہم کرتے

ہیں۔ Recess میں وہ پروسیجر کی ضابطہ کی کرتے ہیں۔ یہ بحث کی باتیں جو ہیں یا اپنے دلائل کی باتیں[255] جو ہیں یا سوالوں کی باتیں ہیں، یہ تو آپ اپنے بیان میں کہیں گے یا ان (اٹارنی جنرل) کو کہہ دیں۔ ہاں یہ ہے کہ ضابطے میں اگر کسی قسم کا کسی کو اختلاف ہے......

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: میں جناب اس ضمن میں......

مولانا غلام غوث ہزاروی: بہرحال، ان فتاویٰ کے بارے میں جو انہوں نے پیش کئے......

جناب چیئرمین: یہ......

مولانا غلام غوث ہزاروی: ......علمائے دیوبند پر جھوٹے الزام لگے۔ اس کا جواب حضرت مولانا......

جناب چیئرمین: جی مولانا! یہ بحث کی بات ہے۔ یہاں ہم ابھی صرف ضابطے کی بات کریں گے۔ یہ آپ اپنی تقریر میں بحث کریں گے جی۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین: میں کیا کروں جی؟

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: یہی میں......یہی میں......

جناب چیئرمین: ان کو روکیں ناں جی۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: یہی میں گذارش کرنے والا تھا۔ جناب والا! کہ کیا اس ساری کارروائی کے بعد اس پر بحث و مباحثہ ہوگا؟

جناب چیئرمین: ہاں جی!

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: تو جب بحث ہوگی تو ہر ایک ممبر کا یہ حق ہے۔ ڈنمارک کا واقعہ اگر انہوں نے غلط بیان کیا ہے......

جناب چیئرمین: یہی، یہ بات عباسی صاحب! میں خود کہہ رہا ہوں۔

[256]سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: جنازے کا واقعہ اگر غلط بیان کیا ہے تو اپنی Speeches میں اس کی پوری طریقے سے تردید کر دیں۔

جناب چیئرمین: یہی بات میں نے عرض کر دی ہے کہ یہاں صرف ضابطے کی ڈسکشن ہوا کرے گی، ضابطے کے متعلق۔

جی مسٹر عبدالحمید خاں جتوئی!

چوہدری جہانگیر علی: مسٹر چیئرمین! میں ضابطے کے متعلق ہی ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب عبدالحمید جتوئی: جناب چیئرمین! ہمیں کل سے پتہ لگا ہے کہ ہم اس ہاؤس میں جج بنے ہیں اور ہم فیصلہ کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں ہماری پوزیشن وہی ہے جیسے کہ کسی نان ایڈووکیٹ کو ہائی کورٹ کا جج بنا دیا جائے اور وہ فتویٰ دے اور اس جج کا جو فتویٰ ہے۔ جج کی حیثیت سے...... میری تو عرض یہ ہے کہ یا تو ہم اسلام کے ماہر ہوں، اسلامیات پڑھے ہوئے ہوں، یا پروفیسر ہوں اسلامیات کے تو پھر ہم سے فتوے کی امید رکھی جا سکتی ہے۔ لیکن ایسے حالات میں ہمارے لئے *As a lay- man* بڑا مشکل ہے کہ ہم جج بنیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے فتویٰ نہیں دینا، آپ نے فیصلہ کرنا ہے۔

جناب عبدالحمید جتوئی: فیصلہ کرنا ہے؟

جناب چیئرمین: فیصلہ کرنا ہے۔

جناب عبدالحمید جتوئی: فیصلہ کرنے کا اس آدمی کو کیسے حق آپ دیتے ہیں جس کو فیصلے کے قانون کا پتہ نہ ہو؟

چوہدری جہانگیر علی: مسٹر چیئرمین!......

[257] جناب عبدالحمید جتوئی: انتہائی زیادتی ہے ہمارے ساتھ۔

جناب چیئرمین: یہ پھر بعد میں فیصلہ کریں گے۔

چوہدری جہانگیر علی: مسٹر چیئرمین! ایک پروسیجرل بات میں یہ عرض کرتا ہوں، جناب والا! یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں جناب والا!......

Mr. Chairman: ***I adjourn the House to meet at 12:00. The rest will be discussed later on.***

(جناب چیئرمین: ایوان کا اجلاس ۱۲ر بجے تک ملتوی ہوتا ہے۔ بقیہ بحث بعد میں ہوگی)

{The Special Committee of the whole House adjourned to meet at 12:00 noon.}

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوپہر ۱۲ر بجے تک کے لئے ملتوی)

[The Special Committee of the whole House reassembled after the break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

CITATION OF FATWAS AND THEIR REFUTATIONS

(مرزا ناصر کے محوّلہ فتوؤں کی تردید موجود ہے)

چوہدری غلام رسول تارڑ: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے جناب اٹارنی جنرل صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو فتوے پڑھے گئے ہیں، مرزا صاحب نے یہاں پڑھے ہیں فتوے، ان کی تردید علمائے دین نے جو کی ہوئی ہے۔ وہ اگر کسی ان ممبران یا مولانا صاحب کے پاس ہو تو ان کی بابت چونکہ تسلی کرنی چاہئے۔ اگر تردید ہے تو یہاں جو بیان ہوا ہے اس کا اثر کچھ اچھا نہیں ہوگا۔ اس لئے میں گذارش کروں گا۔ اگر عزیز بھٹی صاحب کے پاس ہوں تو ان کو دے دیں تاکہ وہ......

جناب چیئرمین: مولانا، عزیز بھٹی صاحب کو پہنچا دیں ناں۔

[258] جناب عبدالعزیز بھٹی: سر! یہ مولانا مفتی محمود صاحب نے دیا تھا۔ انہوں نے کہا جی کہ تردید ہوئی ہے اور وہ Citation بھی دے ہوئی ہے۔ سپلیمنٹری کے لئے دیا ہے۔ انہوں نے جب اٹارنی جنرل صاحب مناسب موقع سمجھیں گے تو پوچھ لیں گے۔

(At this stage the Deligation entered the Chamber)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی جناب اٹارنی جنرل صاحب!)

(قائداعظم کے جنازہ میں قادیانیوں کی عدم شرکت)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, I was asking you a***

question about Namaz -e- Janaza and explanation given on behalf of the Ahmadia Jamaat, about Ch. Zaffarullah not joining in the Janaza prayer of Quaid -e- Azam is....

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! میں آپ سے ایک سوال کر رہا تھا نماز جنازہ سے متعلق۔ احمدی جماعت کی جانب سے وضاحت چوہدری ظفراللہ خان کا قائداعظم کے نماز جنازہ میں شرکت نہ کرنا)

مرزا ناصر احمد: یہ آفیشل ہے یا کسی نے دیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کو بتاتا ہوں جی۔ ٹریکٹ نمبر ۲۲ بعنوان ''احراری علماء کی راست گوئی کا ایک نمونہ'' الناشر مہتمم نشرواشاعت، نظامت دعوت وتبلیغ، صدر انجمن احمدیہ، ربوہ، ضلع جھنگ۔ ***Whether you call it official or not***

مرزا ناصر احمد: آں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ''چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائداعظم احمدی نہ تھے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا نماز جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔''

This was the reason given officially or unofficially, as you may....

مرزا ناصر احمد: یعنی ''قائداعظم کا جنازہ نہ پڑھنا قابل اعتراض بات نہیں۔'' یہ اس کا ***Explanation*** یہ اعتراض ہے؟

[259] جناب یحییٰ بختیار: ''کیونکہ وہ غیر احمدی تھے۔''

مرزا ناصر احمد: نہیں! ''قابل اعتراض نہیں۔'' اس پر اعتراض ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں کہتا ہوں کہ ***Is this explanation a correct explanation from your point of view?***

مرزا ناصر احمد: ''قابل اعتراض نہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! ''چونکہ وہ غیر احمدی تھے۔'' آپ نے ایک دفعہ کہا کہ وہ شیعہ تھے تو اس پر ***Clarification*** میں چاہتا ہوں کہ ***That was the reason or the reason was that he was not Ahmadi?***

مرزا ناصر احمد: وہ شیعہ تھے اور شیعہ حضرات کا بھی فتویٰ ہے کہ احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھنا۔ ہے نا فتویٰ اور جب ان کا یہ فتویٰ ہے تو یہ فتنہ اور فساد والی بات ہے۔ میں نے آپ کو یہ بتایا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہے وہ۔ پھر میں نے نوابزدہ لیاقت علی خان کا پوچھا تھا۔ وہ تو شیعہ نہیں تھے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں! میں نے آپ سے یہ عرض کی تھی کہ جماعت احمدیہ اور دوسرے مختلف جو فرقے ہیں ان میں یہ فرق ہے کہ بہت سے دیوبندی...... مثلاً دیوبندی والدین کی اولاد *Drift Away* کر گئی ہے۔ اپنے مؤقف سے...... تو احمدیوں میں ایسے کم ہیں۔ ہیں، بالکل استثناء، مثلاً دس ہزار میں ایک ہوگا یا لاکھ میں ایک ہوگا۔ لیکن وہاں بہت ہیں تو سوال یہ ہے کہ ان سے پوچھنا چاہئے۔ پڑھنے والوں سے، کہ تمہارے فرقے کا فتویٰ یہ ہے کہ تم نے نہیں پڑھنا، تو کیوں پڑھا تم نے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کا فتویٰ جو ہے...... نہیں پڑھنا...... اسی وجہ سے ہے کہ وہ غیر احمدی ہیں؟

[260] مرزا ناصر احمد: اس وجہ سے ہے کہ وہ شیعہ مذہب سے۔ فرقے سے تعلق رکھتے تھے اور شیعوں کا یہ فتویٰ ہے کہ احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھنا اور ہمارے فتوے سے پہلے کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور نوابزادہ لیاقت علی خان، سنی تھے۔ ان کی بھی یہی وجہ ہے کہ انہوں نے فتوے دیئے تھے؟

مرزا ناصر احمد: سنی جو ہے وہ اس کے مختلف فرقوں کے مجموعوں کو بعض دفعہ کہا جاتا ہے تو اگر پتہ لگ جائے کہ وہ وہابی تھے یا بریلوی تھے یا اہل حدیث تھے یا اہل قرآن تھے۔ تو پھر ان کا فتویٰ آپ کو بتا دیتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! میں مرزا صاحب! یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ ایک تو یہ ہوا کہ آپ کو معلوم ہوا کہ یہ فلانے فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس فرقے نے آپ کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ اس لئے آپ ضروری نہیں سمجھتے۔ جائز نہیں سمجھتے کہ ان کے جنازہ میں شریک ہوں......

مرزا ناصر احمد: مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ فتنے کی بات ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دوسری بات یہ ہے کہ ''کیونکہ غیر احمدی ہیں'' فتویٰ ہو یا نہ ہو۔ یہاں جو *Explanation* دی گئی ہے۔ ''کیونکہ قائداعظم غیر احمدی تھے۔''

مرزا ناصر احمد: یہ جو *Explanation* کا آپ استدلال کر رہے ہیں۔ میرے نزدیک وہ استدلال غلط ہے۔ اس واسطے کہ عام طور پر ہم کہہ دیتے ہیں کہ غیر احمدی ہے۔ لیکن ہمارے دماغ میں یہ ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی ایسے فرقے سے تعلق ہے جو ہم سے پہلے فتویٰ دے چکے ہیں نماز نہ پڑھنے کا اور چوہدری صاحب نے خود اس کا جواب دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! میں نے پڑھا ہے وہ۔

[261] مرزا ناصر احمد: چوہدری صاحب کا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! پڑھ کر سنا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ۱۹۵۳ء میں تحقیقاتی عدالت کے سامنے اس سوال کا خود جواب دیا تھا کہ ''قائداعظم کا جنازہ پڑھانے والے شبیر احمد عثمانی صاحب مجھے مرتد سمجھتے تھے۔'' جو امام تھے، جنازہ پڑھانے والے، شبیر احمد عثمانی، وہ اس وقت جس وقت انہوں نے نماز جنازہ کی امامت کی، چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو مرتد سمجھتے تھے۔ ''اس واسطے ان کے پیچھے میں نے نہیں پڑھا۔'' اور وہ لوگ ہم میں پیدا ہوئے ہیں جو قائداعظم کو کافر اعظم کہتے ہیں۔......

(دنیا میں کہیں غائبانہ جنازہ احمدیوں نے پڑھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ تو خیر......

مرزا ناصر احمد: ......اور اس قسم کے حوالے ہیں۔ ہاں ٹھیک ہے وہ چھوڑ دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، وہ نہیں، میں آپ سے یہ گذارش کروں گا کہ یہ تو ٹھیک ہے۔ چوہدری صاحب کے پوائنٹ آف ویو سے کہ مولانا شبیر احمد عثمانی نے ان کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ ان کو کافر سمجھتے تھے۔ اس لئے وہ نماز جنازہ پڑھا رہے تھے۔ چوہدری صاحب اس میں شامل نہیں ہوئے۔ کیا احمدیہ جماعت نے کسی جگہ، پاکستان میں، دنیا میں، غائبانہ جنازہ قائداعظم کا پڑھا اپنے کسی امام کے پیچھے؟

مرزا ناصر احمد: میرے علم میں نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you.

اب ایک اور *Explanation* یہ دی گئی تھی۔ چوہدری صاحب کے جنازہ میں شامل نہ ہونے کے بارے میں...... (''الفضل'' ۲۸ / اکتوبر ۱۹۵۲ء ج ۶ / ۴۰ نمبر ۲۵۲ ص ۴)

[262] جب قادیانی امت پر مسلمانوں کی جانب سے اعتراض کیا گیا کہ قائداعظم مسلمانوں کے محسن تھے اور تمام ملت اسلامیہ نے ان کا جنازہ پڑھا ہے تو جماعت احمدیہ نے جواب دیا کہ: ’’کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابوطالب بھی قائداعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے؟ مگر نہ مسلمانوں نے ان کا جنازہ پڑھا، نہ رسولؐ خدا نے۔‘‘

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ’’الفضل‘‘ ۲۸؍اکتوبر ۱۹۵۲ء۔

مرزا ناصر احمد: چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے اپنے بیان کے بعد یہ قیاس آرئیاں کوئی وزن نہیں رکھتیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں یہ کہتا ہوں......

Mr. Chairman: *No, no, just a minute....*

(جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، ایک منٹ......)

(قادیانی خلیفہ، اخبار الفضل کے حوالہ سے منکر ہو گئے)

مرزا ناصر احمد: یہ آفیشل نہیں ہے۔

Mr. Chairman: *.....the question is whether this writing is admitted or not? This is the question, first the witness has to say.*

(جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ یہ تحریر قبول ہے یا نہیں۔ گواہ پہلے اس سوال کا جواب دے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *(To Mr. Chairman) Sir, I have read it out and the witness has said that it has got no value after Ch. Zafarullah Khan's.....*

(جناب یحییٰ بختیار: (جناب چیئرمین سے) جناب! میں نے پڑھ کر سنا دیا ہے۔ مگر گواہ کہتا ہے کہ اس کا کوئی وزن نہیں ہے ظفر اللہ خان کے کہنے کے بعد......)

Mr. Chairman: *That is an opinion of the witness. The witness can express his opinion......*

(جناب چیئرمین: ہاں! گواہ کی یہ رائے ہے۔ گواہ کو رائے کا اظہار کا حق ہے۔ لیکن گواہ یہ تو بتائے کہ یہ تحریر تسلیم ہے یا نہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* No, but that is for the....**

***Mr. Chairman:* .... but the witness has to say whether the writing is admitted or not.**

[263] ***Mr. Yahya Bakhtiar:* (To Mirza Nasir Ahmad) So, you don't agree with this?**

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا ناصر احمد سے مخاطب ہو کر تو آپ اس سے اتفاق نہیں کرتے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! میں سمجھتا ہوں کہ ظفر اللہ خان صاحب کے اپنے بیان کے بعد یہ ساری قیاس آرئیاں سمجھنی چاہئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو......

(اخبار الفضل کی بات غلط ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ غلط تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: جس نے یہ کہا ہے......

مرزا ناصر احمد: وہ درست نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......درست نہیں کہا کہ ابو طالب اور قائداعظم کو ایک کیٹگری میں رکھنا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! بالکل، بالکل! درست نہیں کہا۔ مجھے اب بھی سن کے تکلیف ہوئی ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اگر ایک مسلمان ایک شرعی نبی کو نہیں مانتا، اور ایک غیر شرعی نبی کو نہیں مانتا، ان میں کچھ فرق پڑتا ہے؟ یا Same کیٹگری؟

مرزا ناصر احمد: قرآن عظیم نے فرمایا ہے: لا نفرق بین احد من رسله یہ تعلیم

[1] اخبار الفضل ۲۸ / اکتوبر ۱۹۵۲ء مرزا ناصر کے والد مرزا بشیر الدین محمود کے زمانہ میں شائع ہونے والا اس سے مرزا ناصر منکر ہو گیا۔ ذرہ زور پڑا تو گول ہو گئے۔ قادیانی کرم فرما، اپنی قیادت کی اداؤں پر غور فرمائیں۔

دی ہے کہ ہم رسول، رسول میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یہ قرآن کریم کی آیت کا ایک ٹکڑا ہے جو میں نے پڑھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: خواہ وہ شرعی ہو یا غیر شرعی؟

مرزا ناصر احمد: جی ہاں! کوئی ذکر شرعی اور غیر شرعی کا نہیں۔لا نفرق بین احد من رسلہ!

[264] جناب یحییٰ بختیار: یہ شرعی نبیوں کے بارے میں نہیں کہا گیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں بالکل نہیں! کوئی یہاں قیاس...... آگے پیچھے فرق کیا ہی نہیں گیا ہے۔ ''رسل'' صرف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا قرآن شریف میں ''دائرہ اسلام'' اور ''ملت اسلامیہ'' کا کوئی فرق بتایا گیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ''دائرہ اسلام'' کا ذکر ہی نہیں کیا گیا۔ ''ملت اسلامیہ'' کا ذکر ہے قرآن کریم میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ملت اسلامیہ'' کا تو ہے۔ ''دائرہ اسلام'' کا تو کوئی ذکر نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''دائرہ اسلام'' کا قرآن کریم میں میں نے کہیں نہیں پڑھا اور......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے جی مگر......

مرزا ناصر احمد: ملة ابراھیم ھو سمّٰکم المسلمین ملت ابیکم ابراھیم

یہ ہے وہ: وجاھدو حق جھادہ۔ ھو احتبکم ما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ ملت ابیکم ابراھیم ھو سمکم المسلمین من قبل وفی ھذا لیکون الرسول شھیدا علیکم وتکونوا شھداء علی الناس۔ واقیمو الصلوٰة واتو الزکوٰة واعتصموا باللّٰہ ھو مولکم فنعم المولیٰ ونعم النصیر۔

تو یہ خدا تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں مسلمان کا نام دیا اور ملت کا نام دیا۔ یہ ملت مسلمہ......

جناب یحییٰ بختیار: ''دائرہ اسلام'' کا کوئی ذکر نہیں؟

[265] مرزا ناصر احمد: میرے علم میں کوئی نہیں۔ یعنی کسی نے ممکن ہے کہ استدلال کیا ہو۔ لیکن یہ تو ہے ہی نہیں قرآن کریم میں لفظ۔

جناب یحییٰ بختیار: تو کیا فرق ہے۔ ''دائرہ اسلام'' اور ''ملت'' میں، آپ کے نقطۂ نظر سے؟

مرزاناصراحمد: یہ تو میں نے صبح کے اس میں بیان کیا تھا فرق کہ:ایمان دون ایمان

(جو دائرہ اسلام سے خارج، وہی ملت اسلام میں شامل؟)

جناب یحییٰ بختیار: یعنی دائرہ اسلام سے آپ جو آدمی خارج سمجھتے ہیں، اس کو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں سمجھتے؟ ایسا ہو سکتا ہے؟

مرزاناصراحمد: ایسا ہو سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ......

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں! وہ شخص جو ملت اسلامیہ کا فرد ہے کسی کے اعتقاد کے مطابق وہ دائرہ اسلام میں بھی ہے۔ لیکن جو دائرہ اسلام میں ہے وہ ہر شخص ملت اسلامیہ میں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے، وہ اس کے باوجود مسلمان ہے؟

مرزاناصراحمد: جو دائرہ اسلام سے خارج ہے وہ ملت اسلامیہ کا فرد ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اس کے باوجود مسلمان بھی ہے۔

مرزاناصراحمد: اس کے باوجود مسلمان ہے[1]۔

(مسلمان بھی، کافر بھی؟)

جناب یحییٰ بختیار: مسلمان بھی ہے؟ وہ کافر بھی ہے اور مسلمان بھی؟

مرزاناصراحمد: بعض جہت سے[2]۔

[266] ***Mr. Yahya Bakhtiar: .... what is "Kafir"?***

(جناب یحییٰ بختیار: کافر کیا ہے؟)

مرزاناصراحمد: بعض جہت سے کافر ہے اور بعض جہت سے مسلمان بھی ہے۔ بہت سے آیات ہیں اس کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ یہ میں عرض......

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں!

---

[1] دائرہ اسلام سے خارج بھی، مسلمان بھی؟ مرزاناصر یعنی قادیانی چیف گرو کا علم الکلام موجیں مار رہا ہے یا ٹامک ٹوئیاں؟ یہ قادیانی دوست فیصلہ فرمائیں؟

[2] نہلے پے دہلا۔ خوب تر۔ وائے ناکامی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب! مرزا بشیر الدین محمود صاحب (بشیر احمد) کا ایک حوالہ ہے۔ یہ میں آپ کو سناتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے جی کہ: ''اب جبکہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے؟''

(کلمۃ الفصل مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ج۱۴ ش۳،۴، مارچ، اپریل ۱۹۱۵ء ص۱۲۹)

Now, how can you call them Muslims when here it is said that: ان کو کیوں مسلمان بنانے کی کوشش کی جاتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: آپ نے خود جواب دے دیا ہے۔ میں نے پڑھ کے سنایا تھا کہ آپ کی مراد ''ملت'' ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں نے ابھی مسلمان کے لئے آپ سے پوچھا۔ آپ نے کہا وہ کافر ہونے کے باوجود مسلمان ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! وہ مسلمان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ان کو مسلمان بنانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں[1]؟

مرزا ناصر احمد: دائرہ ملت اسلامیہ میں شامل کرنے کی کیوں کوشش کرتے ہیں۔ یہ مراد لیتے ہیں ہم۔

[267] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، انہوں نے کہا کہ مسلمان بنانے کی کیوں کوشش کرتے ہیں۔ *I want to explain the word "Musalman" here.*

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں! ''مسلمان بنانے'' سے مراد یہ ہے کہ ان کو دائرہ ملت اسلامیہ میں کیوں شامل کر رہے ہو۔ دائرہ اسلام میں کیوں شامل کر رہے ہو۔ دائرہ اسلام میں کیوں شامل کر رہے ہو[2]۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی! میں نے صرف آپ کو...... توجہ میں نے دلا دی آپ کی[3]۔

---

[1] یحییٰ بختیار زندہ باد!

[2] سہ آتشہ ہٹ دھرمی۔

[3] توجہ دلا دی یا جھوٹے کو اس کی والدہ کے دردولت پر پہنچا دیا۔

مرزا ناصر احمد: اور ویسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعویٰ کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ دعا سکھلائی ہے: رب اصلح امۃ محمد (ﷺ) اور دوسرے سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو "علیٰ دین واحد" تو جس کو ہم الہاماً، الہام کا فقرہ سمجھتے ہیں۔ اس میں امت وحدہ اور ملت کا ذکر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! یہاں لفظ "مسلمان" تھا جو کہ میں نے آپ سے پوچھا کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں! وہ اسلام جو ہے، ایمان جو ہے وہ "ایمان دون ایمان" ہے ناں!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ ٹھیک ہے۔ *I have followed your explanation.* نہیں، وہ تو آپ نے کہا ہے کہ کیٹگریز دو ہیں۔ ملت میں رہتے ہوئے بھی ایک آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو سکتا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی!

جناب یحییٰ بختیار: وہ کافر ہے مگر اس کیٹگری کا نہیں جو کہ منکر ہے۔

مرزا ناصر احمد[268]: ہاں جی!

Mr. Yahya Bakhtiar: That is clear now. The word "Muslim", about that I wanted some clarification.

(جناب یحییٰ بختیار: یہ بات صاف ہو گئی...... اب میں لفظ مسلم کی کچھ وضاحت چاہتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: نہیں! وہ دائرہ اسلام جب ہم کہتے ہیں تو وہ مسلم اور وہی *Explanation* ہو گا۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا تو اندازہ یہ تھا اور جو میری سمجھ تھی اس کے مطابق، جو آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہوا وہ مسلمان نہیں۔

That is how I understood perhaps that is how an ordinary man will understand: he is outside the pale of Islam, that means, he is not a Muslim.

(میں تو یہی سمجھتا ہوں اور اس طرح شاید ایک عام آدمی سمجھے گا کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کے معنی یہ ہوئے کہ وہ مسلمان نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، لیکن ہماری تعریف تو بن گئی ناں......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** You have different interpretation?*

تو اب میں ''مسلمان'' کی تعریف پوچھ رہا تھا؟

مرزا ناصر احمد: تو وہ تو ''دائرہ اسلام'' اور ''مسلمان'' دونوں جو ہیں وہ تو اسی کے مطابق چلے گا سارا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں کہ جو دائرہ اسلام سے باہر رہا، کافر ہوا۔ پھر بھی مسلمان ہوسکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو کافر ہوا؟

جناب یحییٰ بختیار: ہوسکتا ہے ناں جی؟ میں نے......

(کافر ہونے کے باوجود مسلمان؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں! ایک چیز ظاہر کردیں، مسئلہ سمجھ آجائے گا۔ وہ کافر ہوا بعض پہلوؤں سے، پھر بھی وہ بعض پہلوؤں سے مسلمان ہے اور ملت اسلامیہ میں داخل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی کافر ہونے کے باوجود وہ مسلمان ہوسکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں[1]!

[269] جناب یحییٰ بختیار: تو پھر یہاں میں نے مرزا بشیرالدین صاحب کا یہ جو حوالہ دیا اس میں وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: اس میں یہی مراد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ ''مسلمان بنانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟''

مرزا ناصر احمد: ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے! میں پھر پڑھتا ہوں: ''جب کہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کررہے ہیں؟''

What I am respectfully submitting is that you are trying to prove that they are Muslims and Mirza Sahib says: don't try to prove they are Muslims.

---

1 کافر ہونے کے باوجود مسلمان، کیا خوب؟

(بصد احترام میں عرض کر رہا ہوں کہ کوشش کر رہے ہیں یہ ثابت کرنے کی کہ وہ مسلمان ہیں اور مرزا البشیر فرما گئے کہ ان کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیا میں صحیح ہوں یا غلط ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: I beg to differ.

(مرزا ناصر احمد: میں اختلاف کرتا ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: If I am right or wrong....

Mirza Nasir Ahmad: I beg to differ.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, that I think....

Mirza Nasir Ahmad: Different interpretation.

آپ ایک اس کا استدلال کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہی چیز ہے جو میں نے بیان کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور دوسری بات یہ ہو جاتی ہے جی کہ جو مسلمان ہے، باوجود اس کے کفر کے، اس کیٹگری میں جو آپ نے رکھی ہے۔ اس کی نجات ہو سکتی ہے یا نہیں ہو سکتی؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں نجات کا مسئلہ۔ یہ بہت گہرا بھی ہے۔ بہت وسیع بھی ہے تو میں کوشش کروں گا کہ چند فقروں میں اسے بیان کر دوں......

(مرزا ناصر احمد سوچ لو، کیا کہہ رہے ہو؟)

[270]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** نہیں جی! ***I mean a far as I am concerned, the Committee really wants to solve this issue in the amicable manner. You take your time. Please don't....***

(جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک میرا تعلق ہے کمیٹی واقعی یہ چاہتی ہے کہ یہ معاملہ پرامن طور پر حل ہو جائے۔ اس لئے آپ سوچنے پر وقت لگائیں اور جناب جلدی نہ کریں)

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں مختصراً یہ کہوں گا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نجات کا انحصار انسان کے اعمال صالح پر نہیں، اللہ تعالیٰ کی بخشش پر ہے۔ بلکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ آپ کی نجات کا بھی؟ آپ نے کہا میری نجات کا بھی۔ اللہ تعالیٰ کی اپنی بخشش جو ہے وہ مجھے نجات دے گی۔ میرے اپنے اعمال کا...... میرے اپنے اعمال کے نتیجے میں نجات مجھے نہیں ملے گی تو نجات کا فیصلہ کرنا، اگر نجات خدا تعالیٰ کی مرضی پر ہے تو انسان کا کام

ہی نہیں فیصلہ کرنا۔ انسان ظاہر پر حکم لگا دیتا ہے بعض دفعہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ یہ درست آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش ہے مگر اللہ تعالیٰ کی بخشش کا مرزا صاحب کو پورا علم ہے کہ کس کو ملے گی، کس کو نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، کسی کو نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں...... نہیں، *I want a clarification.*

مرزا ناصر احمد: جب یہ بنیادی ہمارا ہے مسئلہ اور ایمان تو جب کوئی فقرہ ایسا کہا جائے جس میں کچھ اشتباہ ہو تو اس کو اصل کی طرف لوٹانا چاہئے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I want the clarification.

Here it is said:

''اب جب کہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے نہ ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی......'' (کلمۃ الفصل ص ۱۲۹)

Impossible; in categorical terms it is stated.

[271] مرزا ناصر احمد: یہ میں نے بتایا ہے کہ ظاہر پر حکم کرتا ہے انسان۔ مثلاً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسان کی نجات کا انحصار اس پر ہے کہ وہ اوباشانہ زندگی نہ گزار رہا ہو۔ کنچنی عورت جو ہے وہ کنچنیوں والی زندگی نہ گزارے۔ یہ ایک عام ایک حکم لگا دیتا ہے آدمی اور حدیث میں یہ آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کنچنی کو جنت میں اس لئے داخل کیا کہ اس نے اس کی مخلوق...... بعض جگہ آتا ہے کتا، بعض جگہ بلی...... کہ وہ پیاسی تھی اور پیاسی مر رہی تھی اور کنچنی نے اپنی جوتی میں اس کو پانی پلایا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا اور جنت میں اس کو بھیج دیا۔ لیکن ظاہر میں ہم یہی کریں گے حکم تو یہ میں نے ***Extreme*** کی مثال دی ہے۔ باقی یہ ہے کہ جو شخص...... حدیث میں آتا ہے...... کہ جو شخص یہ کرے وہ مسلمان نہیں رہتا۔ جو چوری کرتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ جو نماز چھوڑتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ نجات حاصل نہیں کر سکتا تو وہ ظاہر کے اوپر ایک حکم ہے کہ ترغیب ہے لوگوں کو اعمال صالحہ بجالانے کی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I will draw your attention also to 'Anwar-i-Khilafat,' page 90. Here it is stated: ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔''

مرزا ناصر احمد: یعنی دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ کے *Quotation*......

مرزا ناصر احمد: وہ تو میں نے تسلیم کرلیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......میں پڑھ کے سناتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جی!

جناب یحییٰ بختیار: ’’ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ ہمارے نزدیک وہ خداتعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔‘‘

[272] مرزا ناصر احمد: جی!

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں بھی وہ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ مسلمان ہیں۔ اس *Sense* میں کہ جو آپ نے *Explain* کیا؟

مرزا ناصر احمد: وہ ملت اسلامیہ کا فرد ہونے کی حیثیت سے مسلمان ہیں اور......ہاں! ملت کے لحاظ سے مسلمان ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ دو علیحدہ علیحدہ محاورے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں......‘‘

مرزا ناصر احمد: دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام نہیں، یہاں تو وہ یہ کہہ رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میرا مطلب ہے وہ اس کا مطلب یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ’’مسلمان نہ سمجھیں‘‘ ان کا مطلب ہے ’’مسلمان سمجھیں۔ مگر دائرہ اسلام سے باہر سمجھیں[1]؟‘‘

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

(مرتد کیا ہوتا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ اسلامی نقطۂ نظر سے ’’مرتد‘‘ کیا ہوتا ہے؟ جس کو کہتے ہیں کہ یہ مرتد ہے۔

مرزا ناصر احمد: اسلامی......

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج ہوا یا ملت اسلامیہ سے خارج ہوا؟

---

[1] مسلمان مگر دائرہ اسلام سے باہر؟ اس کا دوسرا معنی ہے کہ مرزا ناصر کی عقل جنگل چرنے گئی ہے۔

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ جب آپ مجھ سے پوچھتے ہیں تو میں اپنا مذہب بتاؤں گا ناں۔

[273] جناب یحییٰ بختیار: اپنے پوائنٹ آف ویو سے *Naturally.*

مرزا ناصر احمد: میرے نزدیک "مرتد" وہ ہے جو یہ اعلان کرے کہ اسلام سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا: من یرتدد منکم عن دینه

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے نہیں بلکہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: اسلام سے، میں نے نہ دائرہ کہا ہے نہ کچھ۔ جو شخص یہ اعلان کرے کہ اسلام سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا اور آنحضرت ﷺ پر میرا ایمان نہیں اب......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ملت سے باہر ہو گیا ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: بالکل باہر ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہی ہونا چاہئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: He cannot be a Muslim?

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں......میرا......آپ نے میری بات دراصل نہیں سمجھی۔ یہ کبھی مجہول نہیں استعمال ہوا قرآن میں۔ یعنی یہ نہیں کہ زید بکر کو کہے کہ تم دائرہ اسلام سے نکل گئے یا تم نے اسلام چھوڑ دیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ، وہ......

مرزا ناصر احمد: وہ خود کہے۔ جو شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اسلام کو چھوڑتا ہوں اور آنحضرت ﷺ سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا۔ میرے نزدیک قرآنی اصطلاح میں صرف وہ مرتد ہے۔ وہ نہیں کہ جن کے اوپر دوسرے فتویٰ دیں۔

[274] جناب یحییٰ بختیار: یعنی اگر کوئی اور کہے؟

مرزا ناصر احمد: تو پھر قرآن کریم میں اس کا ذکر نظر نہیں مجھے آیا اس لفظ کے نیچے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی علماء......خواہ آپ کی جماعت کے ہیں یا کسی جماعت کے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ان سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: اگر ان کو علم ہو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، علم......

جناب یحییٰ بختیار: کہ یہ ایک شخص......

مرزا ناصر احمد: اس میں علم کا سوال ہی نہیں ہے۔ ایک آدمی خود کھڑے ہو کر کہتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: **On the matter** نہیں اگر وہ خود نہ کہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، خود نہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ خود کہے۔ یہی تو میں پوائنٹ لے رہا ہوں۔ قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے، ہمیشہ مجہول کا لفظ صیغہ استعمال کئے بغیر کہ جو شخص خود ارتداد عن الاسلام کا اعلان کرے، یعنی یہ اعلان کرے کہ اسلام کے ساتھ اور حضرت خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں وہ مرتد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ابھی...... فرض کیجئے ایک شخص ہے۔ مسلمان ہے اور وہ اعلان کر دیتا ہے کہ میں اسلام میں ابھی نہیں **Believe** کرتا مرتد ہو گیا؟......

[275] مرزا ناصر احمد: ہاں!

(مرزا قادیانی کا منکر مرتد)

جناب یحییٰ بختیار: ...... اپنے اعلان کے مطابق۔ ایک شخص ہے جو مرزا غلام احمد سے بیعت لے آیا۔ احمدی ہو گیا۔ پھر وہ اعلان کر دیتا ہے کہ میں ابھی ان کو نبی نہیں مانتا۔ وہ مرتد ہو گا؟ کہ ملت اسلامیہ سے باہر ہو گا؟ یا دائرہ اسلام سے باہر؟

مرزا ناصر احمد: لفظی معنی میں تو، جس نے اعلان کیا وہ لفظی معنی میں مرتد ہو گیا۔ لیکن قرآن کریم کی اصطلاح میں وہ مرتد نہیں ہوا۔ یعنی یہ دو علیحدہ علیحدہ لفظ ہیں۔ ایک لغوی معنی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: مرتد کی بھی دو کیٹگریز ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ایک...... (مداخلت)

Mr. Yahya Bakhtiar: Please.

مرزا ناصر احمد: ہر لفظ جو ہے، ہر لفظ جو ہے اس کا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزا ناصر احمد: میں بتاتا ہوں...... وہ اس چیز کا امکان رکھتا ہے کہ اس کو لغوی معنی میں استعمال کیا جائے یا اصطلاحی معنی میں استعمال کیا جائے۔ میں یہ بات کر رہا ہوں۔ ایک ہیں

''ارتداد'' کے معنی قرآن کریم کی اصطلاح میں۔ شروع سے آخر تک آپ پڑھیں اور ساری آیات سامنے رکھیں۔ جہاں ''ارتداد'' کا لفظ استعمال ہوا ہے تو وہ قرآن کریم کی اصطلاح ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم اگر کسی لفظ کو عربی کے اصطلاحی معنی میں استعمال کرے تو لغوی معنی میں وہ استعمال ہو ہی نہیں سکتا۔ نہ کہیں ہوا اور نہ یہ عقل بھی اس کو نہیں مانتی۔ تو جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ''اسلام سے ارتداد اختیار کیا'' تو قرآن[276] کریم کی اصطلاح کے مطابق۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ''فرقہ وہابیہ سے ارتداد اختیار کیا'' تو وہ لغوی معنی کے لحاظ سے، قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق نہیں اور مثلاً یہ ایک حوالہ ہے حضرت مولانا مودودی صاحب کا:[1] ''کہ جماعت اسلامی سے پلٹ جانا...... وماوٰہ جھنم وبئس المصیر'' تو یہ انہوں نے اپنا کر دیا۔ یہ ان کی اپنی...... لیکن قرآن کریم کی......

جناب یحییٰ بختیار: مرتد، مرتد کہہ دیا اس کو؟

مرزا ناصر احمد: ارتداد کا لفظ استعمال کیا ہے انہوں نے، اپنے فرقہ سے ارتداد کا لفظ استعمال کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی مرتد ہو گیا پھر تو وہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! مرتد ہو گیا۔ لیکن میں یہ بتا رہا ہوں کہ...... ان کے حق میں بات کر رہا ہوں...... ان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قرآن کریم کی اصطلاح میں مرتد ہو گیا۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں چھوڑ دیا اس نے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر...... میں آپ سے ڈائریکٹ سوال پوچھتا ہوں...... ایک شخص مرزا غلام احمد (قادیانی) کو نبی مانتا ہے، پھر اس کے بعد میں وہ ان کو......

مرزا ناصر احمد: ...... اعلان کرتا ہے کہ میں نہیں مانتا؟

جناب یحییٰ بختیار: ...... میں نہیں مانتا۔

مرزا ناصر احمد: تو لغوی معنی کے لحاظ سے وہ مرتد ہے......

جناب یحییٰ بختیار: گردن زدنی اور سزا کے......

مرزا ناصر احمد: ...... لیکن اصطلاحی معنی کے لحاظ سے وہ مرتد نہیں۔

---

[1] پہلا گذر چلا ہے کہ مرزا ناصر، جناب سید مودودی صاحب کو مسٹر مودودی کہنے پر اصرار کر رہے تھے۔ یہاں رب ان کو ''حضرت مولانا'' کہہ رہے ہیں۔ اس کو دورنگی کی عمدہ مثال قرار دیا جا سکتا ہے۔

[277] جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو سزا مرتد کو دی ہے اسلام نے، وہ سزاوار نہیں؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کی اصطلاح میں جو مرتد ہے قرآن کریم کی سزا صرف اس کے لئے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اس کیٹگری میں نہیں آئے گا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ اس کیٹگری میں نہیں آئے گا اور یہاں ایک اور وضاحت ہونی چاہئے کہ قرآن کریم نے کیا سزا دی ہے مرتد کی؟ جہنم! دوسری دنیا کی سزا دی ہے اس دنیا میں مرتد کی کوئی سزا نہیں قرآن کریم میں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی سزا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، کوئی سزا نہیں معیّن۔ دوسری دنیا کی سزا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو دوسری دنیا کی جو سزا ہے وہ اس شخص کے لئے ہے یا نہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی مانے......

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم نے جو سزا بتائی ہے وہ کسی ایسے مرتد کے لئے نہیں جو قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق مرتد نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، میں ان کا پوچھ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: اسی کا میں جواب دے رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ مجھے ایک سوال دیا گیا ہے......

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق جو مرتد ہے قرآن عظیم نے اس کی جو سزا...... جو بھی سزا قرآن کریم نے اس کے لئے بیان کی وہ وہ کسی ایسے مرتد کے لئے نہیں جو لغوی معنی کے لحاظ سے مرتد ہے۔ لیکن قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق مرتد نہیں ہے۔

[278] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے ایک سوال دیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ:
''کیا آپ کے علم میں ہے کہ مرزا غلام احمد نے عبدالحکیم کو جو پہلے مرزا غلام احمد کا مرید تھا اور پھر اس نے ان سے شدید اختلاف کیا یا ان کی نبوت کی حیثیت ماننے سے انکار کیا تو مرزا غلام احمد نے اسے مرتد قرار دیا؟'' (حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷)

مرزا ناصر احمد: جس نے انکار کیا ہے اس نے وہ وہ...... وہ انکار کیا۔ وہ لغوی معنی کے لحاظ سے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرتد اس Sense میں کہ یہ آدمی کافر نہیں ہوا؟ کافر یعنی وہ......

مرزا ناصر احمد: وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا۔ لیکن ملت اسلامیہ میں شامل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: انوار خلافت میں مرزا صاحب! ص۹۴، اس میں مرزا بشیر الدین صاحب کا یہ ایک حوالہ ہے۔

''مسلمانوں سے رشتہ ناطہ حرام اور ناجائز ہے۔''

On the ground نہ کرنا، *This is a very different category.*

expediency. جیسا آپ نے فرمایا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ تعلقات اچھے نہیں رہتے اور یہاں کہتے ہیں: ''ناجائز''[1]، ''حرام''[2]

مرزا ناصر احمد: جو چیز فساد پیدا کرتی ہے وہ ناجائز اور حرام ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ تو پھر دوسری کیٹگری ہوگئی ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: Expediency نہیں، عقیدے کی بات ہوگئی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ''ناجائز اور حرام'' کی وجہ یہ ہے کہ اس سے کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ یہ کہنا کہ جو خرابی پیدا ہونے والی ہے وہ اور چیز ہے اور ناجائز اور حرام کوئی اور[279] چیز ہے۔ وہ تو ناجائز اور حرام یہ نتیجہ ہے فساد کا، خرابی کا۔ یہاں کسی جگہ نتیجہ بیان ہوا ہے اور کسی جگہ وجہ بیان ہوئی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اتنے یعنی مسلمانوں سے آپ مختلف ہیں کہ رشتہ ناطہ ناجائز اور حرام ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، باقی......

۱؎ انوار خلافت ص۹۴ پر مرزا بشیر الدین محمود کی عبارت یہ ہے۔ ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے...... اپنی لڑکی بٹھائے رکھو، غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو خلیفہ اوّل (نورالدین) نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کردیا......اور توبہ قبول نہ کی......ابھی ایک شخص نے غیر احمدیوں میں لڑکی دی تھی۔ میں نے اسے جماعت سے الگ کردیا۔''

۲؎ مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی کلمتہ الفصل ص۱۶۹ پر لکھتا ہے کہ ''غیر احمدیوں سے رشتہ ناتہ حرام ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: آپ سمجھتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: شرعی اصطلاح میں نہیں، نمبر ایک۔ دوسرے یہ ہے آپ یہ فقرہ کیسے کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ دوسرے سب سے مختلف ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یا وہ آپ سے مختلف ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ مختلف سہی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں یہ بات نہیں کہہ رہا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہی چیز آپ شیعوں کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہی چیز آپ دیوبندیوں کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہی چیز آپ وہابیوں کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہی چیز آپ اہل حدیث کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں۔ ہر فرقہ کے متعلق یہی کہہ سکتے ہیں۔ کفر کا یعنی یہ فتویٰ، رشتہ ناطہ ناجائز ہے۔ یہ صرف سب نے مل کر احمدیوں کے خلاف نہیں دیا۔ بلکہ ہر سب نے مل کے ہر دوسرے فرقے کے متعلق دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! آپ نے کہا تھا کہ یہ مختلف فرقوں نے ایسے فتوے دیئے ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف کہ ناجائز ہے، حرام ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! سب نے۔

[280] جناب یحییٰ بختیار: کیا سب نے مل کر کسی ایسے فرقے کے خلاف ایسے فتوے دیئے ہیں جیسے آپ کے خلاف؟

مرزا ناصر احمد: سب نے دیئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: سب مل کے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ بریلوی، دیوبندی سارے مل کے کسی ایک کو کہتے ہیں کہ یہ بالکل......؟ ایسے کوئی فتوے ہیں۔ **Unanimous** (متفقہ) جن کو کہیں **More or less unanimous?** (یا تقریباً اتفاق ہو گیا؟)

(مرزا ناصر کی صریح کذب بیانی)

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ جو ۱۹۵۳ء میں جسٹس منیر کی انکوائری رپورٹ ہے ناں، اس وقت تک کوئی اکٹھے فتوے دیئے ہی کسی نے نہیں تھے۔ ہمارے خلاف بھی نہیں دیئے

تھے[1]۔ اس واسطے اس کے بعد کے فتوؤں کو اجماع کی حیثیت نہیں دی جا سکتی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! آپ نے کہا کہ مرزا غلام احمد کے زمانے میں بھی دو سو مولویوں نے فتوے دیئے تھے۔ ابھی تو کوئی......

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ تو نہیں کہا کہ اس وقت سارے فرقوں کے صرف دو سو مولوی تھے دنیا میں۔

جناب یحییٰ بختیار: سب نے نہیں تھے دیئے؟

مرزا ناصر احمد: تو جب میں کہتا ہوں کہ دو سو تھے تو سب نے بہرحال نہیں دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے تو کہا کہ سب مسلمان دائرے سے خارج ہیں۔ میں یہی تو پوچھ رہا تھا آپ سے کہ جنہوں نے فتوے بھی نہیں دیئے آپ ان کو کیوں کافر کہہ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ایک ہے فتویٰ دینے والا، ایک ہے مفتی کی اتباع کرنے والا۔

[281] جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ سب Cover ہو گئے ناں جی؟ کہ کوئی کیٹگری رہ گئی مسلمانوں کی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ شیعوں کے متعلق بھی کوئی کیٹگری نہیں رہ گئی مسلمان کی۔ سب نے فتویٰ دے دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے جو کہا دو سو علماء نے فتوے دیئے تو آپ نے کہا وہ سب نہیں تھے۔

مرزا ناصر احمد: میں اس کا یہ جواب دے رہا ہوں کہ جو مؤقف آپ جماعت احمدیہ کے متعلق لے رہے ہیں وہی مؤقف ہر دوسرے فرقے کے متعلق کیوں نہیں لے رہے جب فتاویٰ کی حالت ایک جیسی ہے؟

---

[1] علماء لدھیانہ کا فتاویٰ ۱۸۸۳ء میں مولانا غلام دستگیر قصوری کا دسمبر ۱۸۸۳ء میں۔ مولانا محمد حسین بٹالوی کا فتویٰ ۱۸۹۰ء میں مولانا عبیداللہ قاضی مدراس کا فتویٰ، ۱۳۱۱ھ مولانا رسول خان مدرس دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ، القول الصحیح فی مکائد المسیح فتویٰ تکفیر قادیان ۱۹۱۸ء میں شائع ہوئے۔ یہ سب اجتماعی مشترکہ فتاویٰ جات تھے۔ مرزا ناصر کی بھی پیدائش سے پہلے یہ فتاویٰ شائع ہوئے۔ دھت تیری ہٹ دھرمی و کذب، و دجل و تدلیس کہ اس میں سراپا فنا ہو کر مرزا ناصر کہتا ہے کہ ہمارے خلاف ۱۹۵۳ء سے پہلے اجتماعی فتویٰ کسی نے نہیں دیا۔ چور کی سینہ زوری دیکھو کہ ہاتھ میں ٹارچ لے کر چوری کر رہا ہے۔ قادیانی! مرزا ناصر کی کذب بیانی پر ماتم کریں......

جناب یحییٰ بختیار: سب نے، میرا خیال ہے، مل کے اس طرح کا فتویٰ نہیں دیا۔ جیسے جماعت احمدیہ کے خلاف دیا ہے۔ *Individually* (انفرادی) فتوے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ کا مطلب یہ ہے کہ دیوبندی جمع اہل حدیث جمع وہابی جمع بریلوی، یہ متحدہ فتویٰ نہیں اور متحدہ فتویٰ یہ ہے کہ ایک عالم دیوبندیوں کا، ایک اہل حدیث کا، ایک بریلویوں کا، ایک وہابیوں کا، ایک ان کا اہل قرآن کا، دوسرے جو ہیں فرقے ان سب کا ایک ایک آدمی مل کے فتویٰ دیں تب وہ متفقہ فتویٰ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرا مطلب یہ نہیں تھا جی۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اب یہ بریلوی ہیں، دیوبندی نے ان کے خلاف فتویٰ دیا۔ یہ ٹھیک ہے۔ بریلوی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، خالی دیوبندیوں نے نہیں، ہر دوسرے فرقے نے دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: سب کے سب نے *unanimous* فتویٰ دیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بالکل! یہ ہمارے پاس حوالے ہیں ان کے۔

[282] جناب یحییٰ بختیار: سب نے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! سب نے دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: بریلویوں کو سب نے *Condemn* کیا؟

مرزا ناصر احمد: بریلویوں نے...... ہر اس فرقے نے بریلویوں کو *Condemn* کیا جو بریلوی نہیں کسی دوسرے فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو دیوبندی نہیں ہے۔ انہوں نے، سب نے......

مرزا ناصر احمد: سب نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......*Condemn* کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! سب نے کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اسی طرح سب نے آپ کو *Condmn* کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: سب نے کیا اور یہ ہمارے بزرگ...... ہمارے بھی بزرگ ہیں...... محمد بن عبدالوہابؒ جو مرشد ہیں وہابیوں کے، انہوں نے وہ کیا نام ہے، ''مختصر سیرت رسول'' میں یہ حدیث لکھنے کے بعد کہ میری امت...... ایک حدیث انہوں نے *Quote* کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور بہتر ان میں سے فی النار ہیں: کلھم فی النار الا واحدۃ سارے کے سارے سوائے ایک کے جہنمی ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے شرح اس کی یہ کی ہے کہ: ھذہ من حمل المسائل من فھمھا وفھو الفقیہ و من عمل بھا فھو المسلم کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے جو اس مسئلے کو سمجھے فقیہ صرف وہ ہے اور جو عملاً ان کو غیر مسلم قرار دے، فی النار قرار دے، مسلمان وہی ہے۔

[283] جناب یحییٰ بختیار: جیسے ۱۹۵۳ء میں...... آپ ابھی فرما رہے تھے کہ اس سے پہلے اس قسم کا فتویٰ نہیں آیا۔ جیسے ۱۹۵۳ء میں انہوں نے دیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں! میں نے یہ کہا کہ اس طرح جو آپ کہہ رہے تھے کہ سارے مل کے، سر جوڑ کے فتویٰ دیں۔ ۱۹۵۳ء تک نہیں دیا تھا ایسا کوئی فتویٰ میرے علم میں......

جناب یحییٰ بختیار: *Individually* (انفرادی) دیتے رہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! *Individually* (انفرادی)۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۵۱ء یا ۱۹۵۳ء......

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہی جو ۱۹۵۳ء کے فسادات کے پہلے تک۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو باقی ہیں ان کے خلاف ایسا *Collective* (اجتماعی) جیسے ۱۹۵۳ء میں آپ کے خلاف دیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: نہ! ۱۹۵۳ء میں بھی ہمارے خلاف *Collective* (اجتماعی) نہیں۔ یہ بعد کی چیز ہے۔ ۱۹۵۳ء میں وہی مختلف فرقے جو ہیں انہوں نے فتوے لگائے ہیں اپنی اپنی جگہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! آپ نے کہا کہ ایسے *Collective* (اجتماعی) پہلے نہیں آئے۔ پہلے *Individual* (انفرادی) تھے۔ پھر *Collective* (اجتماعی)؟

مرزا ناصر احمد: ۱۹۵۳ء کے بعد کی بات ہے۔ ۱۹۵۳ء تک نہیں تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد یہ ہوا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کے بعد اب یہ سب اکٹھے ہو جاتے ہیں، بعض دفعہ واللہ اعلم!

[284] جناب یحییٰ بختیار: اور جو...... یہ کیا وجہ ہے کہ آپس میں، آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے دیئے۔ باوجود اس کے وہ سب فرقوں کے علماء اور *Representative* اکٹھے ہوئے۔ ۱۹۵۳ء جنوری میں اور متفقہ طور پہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ وہ کیوں اکٹھے ہوئے؟ وہ کیوں نہیں کہتے کہ بھئی تم بھی کافر، تم بھی کافر، کیوں ان کو کافر کہہ رہے ہو؟ آپ کے متعلق جو تھے وہ اکٹھے ہوئے اور متفقہ طور پر......

مرزا ناصر احمد: اس کا...... یہ سوال مجھ سے جو کر رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ

میں کوئی وجہ سوچوں اپنے دماغ سے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں۔ میں نے آپ سے پوچھا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! تب ہی تو میں جواب دے سکتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی *Distinction* کر رہے ہیں وہ؟ کہ آپس میں تو ایک دوسرے کو کافر کہہ دیا۔ مگر اکٹھے ہو کے صرف آپ کو انہوں نے غیر مسلم قرار دیا۔

مرزا ناصر احمد: اس کی وجہ موجود ہے۔ میں حوالہ نکالتا ہوں۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب نے...... یہ حوالہ ان کا ہے...... انہوں نے لکھا ہے: ''پاکستان کی ایک یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے مجھ سے حال ہی میں بیان کیا کہ ایک ملائے اعظم اور عالم مقتدر سے، جو کچھ عرصہ ہوا بہت تذبذب اور سوچ بچار کے بعد ہجرت کر کے پاکستان آ گئے ہیں۔ میں نے ایک اسلامی فرقے کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فتویٰ دیا کہ ان میں جو غالی ہیں وہ واجب القتل ہیں اور جو غالی نہیں وہ واجب التعزیر ہیں۔ ایک اور فرقے کی نسبت پوچھا جس میں کروڑ پتی تاجر بہت ہیں۔ فرمایا کہ وہ سب واجب القتل ہیں۔ یہی عالم ان تینتیس بتیس علماء میں پیش پیش اور کرتا دھرتا تھے جنہوں نے اپنے اسلامی مجوزہ دستور میں یہ لازمی قرار دیا کہ ہر اسلامی فرقے کو تسلیم کر لیا جائے۔ سوائے ایک کے جس کو اسلام سے خارج سمجھا جائے۔ ہیں تو وہ بھی واجب القتل (یعنی دوسرے فرقے) مگر اس وقت علی الاعلان کہنے کی بات نہیں، موقعہ آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ انہی میں سے ایک دوسرے سربراہ عالم دین نے فرمایا کہ ابھی تو ہم نے جہاد فی سبیل اللہ ایک فرقے کے خلاف شروع کیا ہے۔ (یہ آپ پڑھ لیں تو یہ فقرہ سننے والا ہے: ''کہ ابھی تو ہم نے جہاد فی سبیل اللہ ایک فرقے کے خلاف شروع کیا ہے۔'') اس میں کامیابی کے بعد انشاء اللہ دوسروں کی بھی خبر لی جائے گی۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو مرزا صاحب **Individual Opinion** دی آپ نے ایک عالم صاحب کی، ***Or so- called*** (نام نہاد) عالم۔

مرزا ناصر احمد: یہ **Individual opinion** ایک ایسے معاملے کے متعلق ہے جس میں ***Collective opinion possible*** ہی نہیں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ یہ دیکھیں......

مرزا ناصر احمد: ...... کیونکہ معاملہ یہ ہے کہ ایک کے بعد دوسرے کو لینا ہے تو سارے مل کے یہ فتویٰ کیسے دے سکتے تھے کہ پہلے میری باری، پھر تمہاری باری، پھر تمہاری باری؟......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! دستوری......

مرزا ناصر احمد: ...... یہ معاملہ اس قسم کا ہے۔ یہ موضوع ایسا ہے جس میں ایک ہی کی Opinion دی جاسکتی ہے اور دو کی Opinion آ گئی اس میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایسی Collective Opinion کہ سارے علماء......

مرزا ناصر احمد:[286] ایسی Collective Opinion یہ ہو سکتی ہے کہ پہلے شیعوں کو...... آپ ہی شیعہ عالم، دیوبندی عالم، وہابی عالم، اہل حدیث عالم، بریلوی عالم اکٹھے ہو کے سر جوڑیں اور کہیں کہ پہلے وہابیوں کو قتل کریں گے ہم، اور پھر ہم اہل حدیث کو ماریں گے اور پھر ہم اہل قران کے پیچھے پڑیں گے۔ پھر ہم دیوبندیوں کی خبر لیں گے۔ یہ Collectively ہو ہی نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ Hara- Kiri (خودکشی) ہو گئی ناں جی! اس کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو مار رہے ہیں وہ؟

مرزا ناصر احمد: میں کہہ رہا ہوں کہ یہ مضمون ہی اس قسم کا ہے جس میں صرف Individual Opinion ہی دی جاسکتی ہے۔ Collective Impossible ہے Unthinkable۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ۱۹۵۱ء میں جو سفارشات دی تھی، دستوری سفارشات مل کے سب طبقوں نے، انہوں نے یہی کہا تھا کہ ہم ایک دوسرے کو مسلمان سمجھیں گے۔ Except Ahmadis......

مرزا ناصر احمد: اسی کے متعلق یہ ہے کہ ابھی تو ایک کی باری ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: Except Ahmadis ...... ان سب کا ایک ہی View ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کے متعلق یہ ہے کہ ایک سے پوچھا تو اس نے کہا ٹھیک ہے ہم سارے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہم ایک فریق کی بات کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! Collectively تو وہ کر ہی نہیں سکتے۔ وہ Hara- Kiri (خودکشی) جیسا کہ آپ نے کہا ہے، وہ بن جائے گا اور ویسے سارے شامل بھی نہیں تھے۔ شیعہ[287] حضرات نے اعلان کر دیا تھا کہ ہم اس میں نہیں شامل۔ یہ ویسے جو ہے Collective

فتویٰ، شیعہ حضرات کے متعلق دے چکے علماء ل کے اور یہ (ہفت روزہ ''ترجمان الاسلام'' لاہور ۳۱؍مارچ ۱۹۷۲ء صفحہ ۵ کالم نمبر ۵) میں آ گیا ہے۔ اگر کہیں تو یہ بھی سنا دیتے ہیں۔ مطالبہ اجتماعی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ کے اس (محضرنامہ) میں آ چکا ہے۔ پہلے پڑھ چکے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس میں آ چکا ہے، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی مرزا غلام احمد نے ''آئینہ صداقت'' میں...... یہ ان کی تصنیف ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں جی! یہ ان کی تصنیف نہیں جی۔ ''آئینہ صداقت'' حضرت مرزا غلام احمد کی تو نہیں، بانی سلسلہ کی نہیں۔ کوئی تصنیف نہیں۔ آئینہ صداقت۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ پھر مرزا، ان کی ہوگی۔ بشیر الدین صاحب کی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہوگی تو آپ بتائیں ناں، کس کی؟ کون مصنف ہے[1]؟

جناب یحییٰ بختیار: ''آئینہ صداقت'' صفحہ ۳۵۔ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! تو کسی نے آپ کو غلط کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں *Quote* کیا گیا ہے۔ مرزا غلام احمد کو۔ تو میں وہ پڑھ دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ تو ہو سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! میں وہ: ''کیا یہ درست ہے......''

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے ناں!

[288] جناب یحییٰ بختیار: ''......مرزا غلام احمد نے مندرجہ ذیل تحریرات کے ذریعے تمام مسلمانوں کی تکفیر اور ان پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے......''

Somebody asked this question.

---

[1] کیا تجاہل عارفانہ ہے؟ یا سوالات کی گرفت سے اتنے خوف زدہ ہوئے کہ اپنے باپ مرزا بشیر محمود کی کتاب کو بھول گئے۔ مرزا ناصر صاحب جناب آئینہ صداقت آپ کے ابو مرزا بشیر کی کتاب ہے۔ آپ کو معلوم ہے۔ لیکن جان کر دجل کر رہے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آج للہ سے ہی منکر ہو جاؤ۔ شاباش! گھبرایا نہیں کرتے۔ جواب دیں صاحب!

اس میں ہے جی: ''کہ تمام اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں[1]......''

مرزا ناصر احمد: اہل اسلام بھی ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج بھی ہیں، وہ تو پہلے صاف ہوگیا مسئلہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! تو یہی میں کہہ رہا ہوں کہ Paradoxical جو ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، Paradoxical نہیں۔ یہ ہم نے دو اصطلاحیں لیں......ملت اسلامیہ اور دائرہ اسلام......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں یہ پوچھ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ......ایک شخص دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے باوجود ملت اسلامیہ میں رہتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جب یہ کہتے ہیں: ''کہ تمام اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' تو تمام اہل اسلام میں احمدی شمار ہیں کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو فرقہ بول رہا ہو وہ اپنے آپ کو شامل نہیں کیا کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا!

مرزا ناصر احمد: یہ تو اگر کوئی......مثلاً ہمارے جس وقت بول رہے تھے محمد بن عبدالوہاب کہ تہتر (۷۳) فرقے، سوائے ایک کے، سارے فی النار ہیں تو اپنے آپ کو انہوں نے مستثنیٰ کیا تھا۔ یعنی یہ تو ہمارا روزمرہ کا طریق ہے۔

[289] جناب یحییٰ بختیار: یعنی سوائے احمدیوں کے سارے اہل اسلام کافر ہیں۔ اس کیٹگری کے جو ملت سے باہر نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ملت سے باہر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں!

---

[1] مرزا ناصر احمد کے والد مرزا بشیر الدین محمود جو مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا نام نہاد چیف گرو تھا۔ اس کی کتاب آئینہ صداقت ص۳۵، مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور سے چھپ کر ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو قادیان سے تقسیم ہوئی۔ عبارت یہ ہے: ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

جناب یحییٰ بختیار: سارے کے سارے اہل اسلام؟

مرزا ناصر احمد: یہ اصل میں بات یہ ہے، میں نے ایک دفعہ کہہ دیا ہے۔ دہراتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! آپ Verify نہ کریں......

مرزا ناصر احمد: ......کوئی حوالہ، جو یہاں پڑھ کے مجھے سنایا جائے۔ اس کی نہ میں تصدیق کر سکتا ہوں، نہ تردید کر سکتا ہوں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے پہلے فرمایا۔ میں نے پھر آپ کو ''انوار صداقت'' سے پڑھ کے سنایا۔ پھر آپ نے تصدیق کی اس کی......

مرزا ناصر احمد: نہ، میں نے کسی کی تصدیق نہیں کی۔ میں نے جواب دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر آپ کو پھر دے دیتا ہوں۔ میرا تو یہ Impression تھا کہ جب آپ کو پورا علم تھا......

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں......

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ کو پورا علم تھا۔ آپ نے کہا کہ آپ سے یہ سوال منیر انکوائری کے وقت بھی پوچھا گیا۔ ہم نے یہ جواب دیا۔ تو

You did not deny it. But if you take it that way that I have to put it to you pointedly every time, then I will do that.

(آپ نے اس بات سے انکار نہیں کیا۔ لیکن اگر چاہتے ہیں کہ میں ہر بار خصوصیت سے تصدیق اور تردید کراتا رہوں تو میں ایسا بھی کروں گا۔ حلفی شہادت)

[290] مرزا ناصر احمد: جو تو......

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ......نہیں جی! یہ تو چونکہ ریکارڈ ہے، Evidence کی بات ہے۔ ***You are giving evidence on oath.***

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یہ......

جناب یحییٰ بختیار: اگر ''انوار صداقت'' کے Page 93 پر مرزا بشیر الدین کا Statement ہے ہی نہیں، ''انوار خلافت''......

---

[1] اوہو! اپنے مرزا بشیر محمود سے غصہ ہو گئے۔ اپنے ابو کی کتاب کی نہ تائید نہ تردید۔ اتنی جلدی چھکے چھوٹ گئے صاحب! حوالہ سے مبہوت ہو گئے۔ فبہت الذی کفر ہو گئے کیا؟

مرزا ناصر احمد: 93 کو تو تسلیم کر لیا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! نہیں، میں یہی کہہ رہا تھا۔ آپ نے کہا کہ میں تو......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اس کو تسلیم کر لیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! .Thank you

مرزا ناصر احمد: اور جواب بھی دے دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! تو میں یہی سمجھا ہوں کہ جب آپ نے جواب دے دیا تو آپ......!

مرزا ناصر احمد: وہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو آپ کہہ سکتے تھے کہ بھئی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اس کو تسلیم کیا۔ اس کو تسلیم کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ *Statement* ہے جی کہ: ''تمام اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵)

آپ نوٹ کر لیجئے، پھر بعد میں دیکھ لیجئے۔

(مرزا ناصر کی الٹی منطق)

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں، اس کو میں اس طرح بھی پڑھ سکتا ہوں۔

[291] ''کہ تمام وہ لوگ جو دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اہل اسلام میں شامل ہیں۔'' یہی فقرہ اس کو الٹ کے پڑھیں تو یہ بنتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس میں یہ ہو گیا کہ آپ اہل اسلام میں احمدیوں کو نہیں شامل کرتے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ آپ کہتے ہیں جب کہ وہ اپنے آپ کو نہیں اس میں شمار کرتے......

مرزا ناصر احمد: جب اس فرقے کا اعلان ہو۔

---

[1] خیر سے......گھر کو لوٹ کے آئے...... چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! جب، ...... کہ تمام اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس کا مطلب......

مرزا ناصر احمد: ہر فرقہ یہ اعلان کرتا ہے۔ ہماری ان اصطلاحوں کے لحاظ سے ہر فرقے کا یہ اعلان ہے کہ ہم ملت اسلامیہ میں بھی ہیں اور دائرہ اسلام میں بھی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو ٹھیک ہے......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، تو اس واسطے یہ Understood ہے بات۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر جب یہاں یہ مرزا صاحب نے کہا کہ تمام اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو میں نے آپ سے پوچھا......

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ وہ تو Understood ہے

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ تمام دائرہ اسلام میں احمدی شامل ہیں؟ آپ نے کہا جو خود کہتا ہے وہ اپنے آپ کو......

مرزا ناصر احمد: ہاں! محمد بن عبدالوہابؒ کی میں نے مثال دی۔

[292] جناب یحییٰ بختیار: اس کا Conclusion یہ ہوتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو دائرہ اسلام میں شامل نہیں سمجھتے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ...... یا اسے خارج نہیں سمجھتے؟

مرزا ناصر احمد: یعنی ڈبل (Double) سمجھتے ہیں۔ ملت اسلامیہ میں بھی سمجھتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ دو جگہ استعمال ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! ملت اسلامیہ میں بھی سمجھتے ہیں اور دائرہ اسلام میں بھی......

جناب یحییٰ بختیار: اور یہاں......

مرزا ناصر احمد: ......اور ہر فرقہ یہی سمجھتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں آپ اپنے کو اہل اسلام میں شامل کرتے ہیں۔ مگر خارج والوں میں نہیں آتے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ ہوا۔

پھر مرزا صاحب نے یہ کہا ہے کہ: ''غیر احمدیوں سے دینی امور میں الگ رہو۔''

In all religious matters.

مرزا ناصر احمد: Now جو مختلف فرقے دینی امور سمجھتے ہیں......

(فتاویٰ احمدیہ یعنی نہج المصلیٰ غیر معتبر)

جناب یحییٰ بختیار: کہا گیا ہے۔ ''نہج المصلیٰ'' صفحہ نمبر ۳۸۲، حاشیہ ''تحفہ گولڑویہ'' صفحہ نمبر ۲۷۔ وہ تو اوپر کا ہے۔ میرا خیال ہے دوسرے کا ہے۔ یہی ہے۔ ''نہج المصلیٰ'' صفحہ نمبر ۳

293

مرزا ناصر احمد: یہ کس کا حوالہ ہے؟ کس کتاب کا؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی ''نہج المصلیٰ'' صفحہ نمبر ۳۸۲۔

مرزا ناصر احمد: یہ کس کی لکھی ہوئی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہتے ہیں سوال کرنے والے کہ یہ مرزا صاحب، مرزا غلام احمد نے یہ کہا، اور انہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں! یہ کتاب جو ہے یہ اتھارٹی نہیں ہے ہمارے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''نہج المصلیٰ''؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! جو بھی ہے۔ یہ کسی اتھارٹی کی لکھی ہوئی نہیں ہے ہماری جماعت کی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی جماعت......

مرزا ناصر احمد: ہاں! کسی بزرگ کی نہیں لکھی ہوئی[1]۔

---

[1] نہج المصلیٰ کا دوسرا نام مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ہے۔ اس کی جلد اوّل ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی دوسری جلد پر تاریخ اشاعت درج نہیں۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی تیسری جلد پر ۱۳۲۵ھ درج ہے۔ اس کے ٹائٹل پر مؤلف کتاب جو خود کو مرزا کا صحابی کہتا ہے، نورالدین، اور بشیر الدین کا خاکپاہ بنتا ہے۔ کتاب کے ٹائٹل پر مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ الہام درج کیا ہے۔ ''۲؍اکتوبر ۱۹۰۶ء میں نے خواب دیکھا کہ ایک کتاب ہے۔ گویا وہ میری کتاب ہے۔ اس کا نام نہج المصلیٰ ہے۔'' (تذکرہ ص۶۷۶، طبع سوم) مؤلف نے نہج المصلیٰ کو مرزا قادیانی کی کتاب قرار دیا۔ اس میں اکثر مسائل مرزا کے بیان کردہ قادیانی جرائد سے جمع کر کے کتاب میں شامل کئے۔ اس کا دوسرا نام مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ہے۔ اس کے متعلق مرزا ناصر کہتا ہے کہ اتھارٹی نہیں۔ قادیانی، مرزا ناصر کی اداؤں پر غور کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی، آپ Accept نہیں کرتے۔ آپ کے کسی Opponent نے لکھی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں! ہوسکتا ہے کوئی احمدی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدی ہو، But not authoritative?

مرزا ناصر احمد: ہاں! اتھارٹی نہیں ہے......

Mr. Yahya Bakhtiar: It is not an authoritative pronouncement?

مرزا ناصر احمد: ......کیونکہ بہت سارے اپنے ذاتی مسئلے بیچ میں لکھ جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ Authoritative نہیں ہے۔

[294] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب!...... ***I accept your authoritative.***

مرزا ناصر احمد: یہ Authoritative نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ جو انہوں نے Quote کیا ہے مرزا صاحب کو یہ......

مرزا ناصر احمد: یہ جب تک چیک نہ کر لیں نہیں کہہ سکتے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، ***You cannot verify it?***

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب چیئرمین: کتاب ہے ہمارے پاس؟ ***The book may be shown the witness.***

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر جی ایک ہے کہ:

”تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بہ کلی ترک کرنا پڑے گا۔“

مرزا ناصر احمد: یہ اسی کتاب کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! یہ دوسری کتاب ہے۔ مجھے تو...... حاشیہ میں لکھا ہے۔

”تحفہ گولڑویہ“ ص۲۷، خزائن ج۱۷ ص۶۴۔

---

[1] یا چکر بازی تیرا آسرا۔

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کر کے تو جواب دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو آپ کی اپنی جماعت کی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! لیکن حوالہ چیک کرنا پڑے گا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! حوالہ چیک کر لیں۔ اگر یہ درست ہے تو: ''تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بہ کلی ترک کرنا پڑے گا۔''

مرزا ناصر احمد: یعنی حوالہ جو ہے وہ چیک کرنے والا ہے۔ جو مضمون ہے اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہئے کہ میں نے یہ اس میں بھی لکھا ہے کہ اس قسم کے عقائد کا اظہار ان کی مسلمہ کتب کے اندر ہے جن کو ہم Subscribe نہیں کر سکتے۔ اس واسطے ہمیں ان سے علیحدہ...... مثلاً قبروں پر سجدہ کرنا، مثلاً پیر کو اپنے سامنے حاضر ناظر جاننا، مثلاً......

[295] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! ''بہ کلی ترک کرنا[2]'' جو ہوتا ہے اس کا مطلب آپ کیا لیں گے؟

مرزا ناصر احمد: اس کا مطلب یہ لیں گے کہ جو ان کے کلی عقائد ہیں۔ 'کلی' ان کے اندر ایسی چیزیں ملی ہوئی ہیں کہ کلی طور پر ان کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ''جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں۔'' مطلب ہے وہ مسلمان نہیں ہیں۔ صرف دعویٰ کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو پھر وہی آ گئی۔ وہ تو بیس دفعہ حل ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! یہاں جو ہے ناں، چونکہ الفاظ ایسے آ گئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ وہی ہے۔ وہ تو ایک بیان مستقل میں دے چکا ہوں کہ ملت اسلامیہ کے فرد ہیں اور اس حد تک وہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس میں بھی یہ بڑا...... یعنی یہ جو ہے ناں......

---

[1] مرزا غلام قادیانی کا اپنا حوالہ ہے۔ مرزا ناصر احمد اسے بھی اپنی چیک پوسٹ سے گذارنے کے چکر میں ہیں۔ اب موجودہ خزائن کے کمپیوٹرائیڈیشن میں ''بکلی ترک کرنا پڑے گا'' کی کو ''بلکہ ترک کرنا پڑے گا'' کر دیا ہے۔

[2] اس ''بکلی ترک کرنا'' کو ''بلکہ ترک کرنا'' کر دیا ہے۔ خزائن ج ۱۷ ص ۶۴، جدید کمپیوٹرائیڈیشن۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ''دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں۔'' *You count them outside....?*

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، دعویٰ اسلام کرتے ہیں، اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اس واسطے وہ مسلمان کی تعریف میں آ جائیں گے ملت کی۔ ہر وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ میں اسلام پر ایمان لایا اور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لایا وہ ملت اسلامیہ میں شامل ہو گیا۔ لیکن اس کے ساتھ بہت سارے وہ جو ایسے عقائد ہیں جن کو میں نے پڑھ کے بھی سنایا۔ ان کو نہ ہی دہراؤں تو زیادہ اچھا ہے۔ تکلیف ہوتی ہے۔

We cannot subcribe to those ideas.

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but, Sir, if you say that you have to give them up altogether, if you give them up altogether....* بہ کلی ترک کرنا۔

[296] مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے بتایا ''بہ کلی ترک کرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ بہ کلی تسلیم نہیں کر سکتے ان کو[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی تسلیم نہ کرنا ایک اور بات ہے۔ یعنی

You have nothing to do with them, you have no relation with them, you have no connection with them....

(آپ کا ان سے کوئی مطلب نہیں۔ آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ''بکلی تسلیم نہیں......'' ان عقائد کو ***Subscribe*** نہیں کر سکتے۔ یہ عقائد کی بات ہے۔ کلی طور پر، بحیثیت مجموعی ہم ان کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ باقی یہ ہے کہ ان میں سے جو توحید کا اعلان کرتے ہیں، یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ہم تردید کر دیں گے توحید کی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ایک جگہ یہ کہا گیا ہے کہ:

---

[1] ''بکلی ترک کرنا پڑے گا'' کا معنی و مطلب کہ ان کو ''بکلی تسلیم نہیں کر سکتے۔'' قادیانی! توجہ فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر کوئی بددیانتی ہو سکتی ہے؟ جس کے مرتکب مرزا ناصر صاحب ہو رہے ہیں۔

’’کیا یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنی کسی تحریر میں یہ کہا ہے کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنحضرت ﷺ سے انکار دوسرے مسیح موعود سے انکار۔ دونوں کا نتیجہ اور ماحصل ایک ہے۔‘‘

مرزا ناصر احمد: یہ کون سا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ’’حقیقت الوحی‘‘ صفحہ ۱۷۹، خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۵۔

مرزا ناصر احمد: یہ ایک دفعہ پھر پڑھ دیں۔ میں نے پوری طرح کیچ نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنی کسی تحریر میں یہ کہا ہے کہ:
’’کفر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنحضرت ﷺ سے انکار اور دوسرے مسیح موعود سے انکار۔ دونوں کا نتیجہ اور ماحصل ایک ہے۔‘‘

مرزا ناصر احمد: کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا۔

[297] جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں انہوں نے کہا ہے: ’’حقیقت الوحی‘‘ صفحہ ۱۸۵۔

مرزا ناصر احمد: یہ الفاظ...... جو اصل بنیادی لفظ تھے وہ چھوڑ گئے۔ اس واسطے میں کہتا ہوں کہ کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں......

مرزا ناصر احمد: یہ الفاظ کسی کتاب میں نہیں لکھے گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو *Verify* کرالیں گے *Because* ...... کیا کہا ہے۔ تو اسے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ...... مگر یہ کہ میری *Information* کے لئے انہوں نے *Mention* کیا ہوا ہے کہ ’’حقیقت الوحی‘‘ تو میں نے آپ کو کہا کہ یہ *Mention* کیا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: تو میں پڑھ دوں کیا کہا گیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! پڑھ دیجئے۔ پوزیشن *Clarify* کرنی ہے۔ خواہ یہ پڑھیں یا وہ پڑھیں۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے یہ لکھا ہے: ’’کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ

مثلاً (یہ مثال دی ہے) وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا (اور اگلا فقرہ جو، یہاں چھٹا ہوا ہے وہ اصل تھی چیز اس میں) اور اس کو (مسیح موعود کو) باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔"

[298] یہ تو میں نے آپ کو پہلے صبح بتایا تھا کہ ایک شخص...... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرنے والے دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ ہے جو کھڑے ہو کے یہ کہتا ہے کہ میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ سچے ہیں اور خدا کی طرف سے آئے ہیں، لیکن میں باغی ہونے کی حیثیت سے باوجود اس بات کے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ آپ نے صبح......

مرزا ناصر احمد: نہیں...... دوسرے وہ جو...... یہاں "حقیقت الوحی" میں وہ پہلی کیٹگری، اتمام حجت کے بعد وہ انکار کرتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو ایک دفعہ کہے کہ آپ نبی ہیں اور......

(اتمام حجت کی تعریف میں دجّالانہ تحریف)

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں! "اتمام حجت" کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یہ بات سمجھ گیا ہوں کہ یہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ انکار کرتا ہے اور باغیانہ ترین راہوں کو اختیار کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: باوجود اتمام حجت کے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، باوجود اتمام حجت کے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جھوٹا جانتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! باوجود اتمام حجت کے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایسا شخص بھی کوئی ہے جو کہے کہ مرزا غلام احمد (قادیانی) سچے نبی ہیں اور میں نہیں مانتا مسلمان انہیں؟

مرزا ناصر احمد: میں نے بہتوں سے سنا یہ کہتے ہوئے کہ اگر اللہ آ کے ہمیں کہے گا تب بھی نہیں مانیں گے۔

[299] جناب یحییٰ بختیار: وہ اس بناء پر کہہ رہے ہیں ناں جب کہ قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے...... ان کی *Interpretation* کے مطابق...... کہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ختم نبوت، اس لئے وہ کہہ رہے ہیں اور اللہ میاں کا اور جو ہے اس کے بعد کوئی نہیں......

مرزا ناصر احمد: اور...... نہیں، نہیں۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر اللہ خود آ کر قرآن مجید کی Interpretation کرے تو ہم یہ کہیں گے کہ ہماری Interpretation صحیح ہے اور اے خدا! تیری Interpretation صحیح نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ ان کے مطابق اللہ میاں آ ہی نہیں سکتا اور پھر Inerpretation نہیں کرتا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میرا مطلب یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ان کی Understanding یہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: مطلب یہ ہے کہ اتمام حجت کے بعد اور آگے اس کی وضاحت کی ہے۔ آپ نے اسی کتاب میں آپ نے فرمایا: "اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔"

***Mr. Chairman:** That will do for the present, Yes.*

So the Delegation is permitted to leave, to report back at 6:00.

The honourable members may keep sitting.

(جناب چیئرمین: وفد جا سکتا ہے شام چھ بجے جمع ہوں گے۔ معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

[300] *ARRANGEMENTS FOR PRODUCTION OF BOOKS AND REFERENCES*

جناب چیئرمین: میں ایک چیز آنرایبل ممبرز کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن ممبر صاحبان نے سوالات دیئے ہیں، ساتھ حوالہ جات کا حوالہ دیا ہے۔ تمام کتابیں ہم اس طرف لگوا دیں گے۔ آپ اہتمام سے کتابیں ادھر لگائیں۔ آپ کراس کرتے ہیں اٹارنی جنرل اور Witness کے درمیان۔ ایک سیکنڈ جی! For your convenience اور یہ ساتھ

والی جو Row ہے یہ ان لوگوں کے لئے مخصوص کریں۔ جنہوں نے حوالہ جات دیئے ہیں۔ ان کو باقاعدہ فلیگ کریں۔ اگر Witness کسی چیز سے انکار کرے تو فوراً کتاب ان کے سامنے پیش کی جاسکے۔ یہ طریقہ کار بالکل غلط ہے کہ ایک حوالہ کو تلاش کرنے میں آدھ گھنٹہ لگتا ہے۔ میں کل کا بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ میز جو ہے اس پر کتابیں یہاں رکھیں۔ یہاں ہم چار پانچ کرسیاں لگادیتے ہیں تاکہ جن ممبر صاحبان نے اپنے حوالہ جات تلاش کرنے ہیں ان کرسیوں پر بیٹھ کر کر سکیں اور ادھر بھی۔ اب صرف وہ حضرات جنہوں نے حوالہ جات دیئے ہیں وہ ادھر آ کے بیٹھیں۔ Books جو ہیں وہ ریڈی ہونی چاہئیں تاکہ اٹارنی جنرل کو Difficulty نہ ہو اور ٹائم Waste نہ ہو۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: سر! اجازت ہو تو ایک بات عرض کردوں؟

مولوی مفتی محمود: جناب والا! ان کا یہ ہے کہ جلدیں مختلف ہوتی ہیں۔ ہم صفحہ اور لکھتے ہیں اور کتاب ہمارے پاس دوسری قسم کی آجاتی ہے۔ ہمارے پاس تین حوالے تھے، اب وہ ٹٹول رہے ہیں......

جناب چیئرمین: اب ٹائم ہے آپ حوالہ جات شروع ہو گئے ہیں۔ اچھا! میں......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: نہیں، وہ اصل میں......

جناب چیئرمین: اب حوالہ جات شروع ہو چکے ہیں۔

[301] مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی ہاں!

جناب چیئرمین: اب وہ جنرل جو تھی...... ایک سیکنڈ۔ مجھے ختم کر لینے دیں۔ ایک سیکنڈ۔ مجھے بات تو کر لینے دیں۔ مجھے بات تو کر لینے دیں ناں! سر! تو ایک جنرل جو تھا ایکزامینیشن، وہ ختم ہو چکا ہے تقریباً وہ چلتا رہے گا لیکن زیادہ بات اب حوالہ جات کی شروع ہو چکی ہے اور دو تین حوالہ جات نہیں مل سکے۔ اس واسطے جب شام کی Sitting ہو گی تو ادھر چار پانچ کرسیاں اور لگ جائیں گی۔ تمام حضرات اپنے اپنے جتنے بھی حوالہ جات ہیں وہ فلیگ کر کے، اگر دو تین ایڈیشن ہیں تو جس ایڈیشن کا انہوں نے حوالہ دیا ہو وہ دیں تاکہ فوراً اٹارنی جنرل صاحب جو ہیں گواہ کو یہ کہیں کہ یہ آپ کی کتاب ہے۔ And mmbers will not come. اسمبلی کے سٹاف کا آدمی ہوگا جو کہ کتاب ان کو پیش کرے گا۔

جی! مولانا غلام غوث ہزاروی!

مولانا غلام غوث ہزاروی: میں عرض کروں کہ ہم حوالہ اس وقت تیار رکھیں جب ہم کو اٹارنی جنرل صاحب کی طرف سے علم ہو کہ اب وہ کون سے سوالات کریں گے۔ ایک تو یہ چیز ہے۔ دوسرے میں مفتی صاحب کے بارے میں کہتا ہوں کہ اگر تین مطبوعوں میں کتابیں چھپی ہیں تو ان کے پاس وہ کتاب ہونی چاہئے جس کا یہ حوالہ دے رہے ہیں۔ ان کے پاس اسی مطبع کی کتاب ہو اور وہ نکال کر پڑھ دیں۔ وہ انکار نہیں کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: مولانا شاہ احمد نورانی!

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی ہاں! مولانا صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے، وہ صورتحال مفتی صاحب نے جو کہی ہے وہ صحیح ہے۔ اصل میں ہم لوگوں کے پاس جو کتاب تھی مثلاً ''حقیقت الوحی'' انہوں نے اس کا انکار کیا کہ نہیں ہے......

جناب چیئرمین[302]: اس کا......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......بعد میں آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ اسی وقت وہ کتاب ان کو پیش کر دی گئی۔

جناب چیئرمین: نہیں، اس کا حل میں بتاتا ہوں۔ مثلاً مولانا! آپ کے پاس پہلا ایڈیشن ہے یا دوسرا ایڈیشن ہے......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی ہاں!

جناب چیئرمین: ......تو آپ کہیں ۱۹۰۵ء کا مطبوعہ، تیسرا ایڈیشن صفحہ فلاں۔ اس حوالہ کو اسی وقت پیش کر دیں نان جی!

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: وہ ان کو کہا گیا تھا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

جناب چیئرمین: اگر اصل کتاب......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بعد میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حوالہ دے دیا گیا۔

جناب چیئرمین: اگر اصل کتاب ہے تو پھر تو ضرورت ہی نہیں، چاہے کون سا ایڈیشن ہو۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: کتاب کا *Difference* وہ پرنٹ کا ہے۔

جناب چیئرمین: مختلف پرنٹ ہو لیکن گواہ انکار نہیں کر سکے گا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: مناظرے کی...... جناب! میں عرض کروں اصول مناظرت ایک یہ ہے کہ جب تک فریقین کو ایک چیز مسلم نہ ہو اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

جب ہم مرزا کو مسیح موعود نہیں مانتے تو یہ کہتے ہیں کہ اتمام حجت کے بعد وہ کافر ہوگا تو ہم تو پہلے اس کو مسیح موعود نہیں مانتے۔ ہم تو...... اتمام حجت ہم پر نہیں ہے۔ یہی تو مسئلہ متنازعہ فیہ ہے۔ جو متنازعہ فیہ مسئلہ ہو وہ فریقین کے لئے حجت نہیں ہوسکتا۔ جس چیز کو فریقین مانتے ہوں وہ دلیل ہوسکتی ہے۔

[303] جناب چیئرمین: یہ تو بحث کی بات ہے ناں! یہاں ضابطے کی بات ہو رہی ہے۔

The house is adjourned to meet again at 6:00 pm. Thank you very much.

[The Special Committee adjourned for Lunch Break to re-assenble at 6:00 p.m.]

[The Special Committee re-assembled after Lunch Break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

Mr. Chairman: Mian Attaullah must sit with the حوالہ جات *That would be better for Mian Attaullah and for others also.*

(Interruption)

جناب چیئرمین: ان کو لے آئیں۔

(The Delegation entered the Chamber)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney- General.

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Yahya Bakihtiar: *Mirza Sahib, you were explaining when I asked this question:*

کیا یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنی کسی تحریر میں یہ لکھا ہے کہ:
''کفر کی دو قسمیں ہیں۔ایک آنحضورﷺ سے انکار اور دوسرے مسیح موعود سے انکار اور دونوں کا نتیجہ اور ماحصل ایک ہے۔''

[304] ***And then after that 'Haqeequt-ul-Wahi' was quoted and you observed, you know that after a person has been told*** اتمام حجت ***that I am not clear how you interpreted it, but as far as I could follow- even if a man is convinced that there is a Prophet, and he denies his prophethood and his being a Nabi, then he becomes a Kafir?***

(جب میں نے اپ سے سوال کیا جو آپ سمجھا رہے تھے اور پھر حقیقت الوحی کے اقتباسات پڑھے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کو اتمام حجت سے آگاہ کر دیا جائے اور اگر نبی موجود ہے کوئی شخص اس کی نبوت سے انکار کرے تو پھر کافر ہو جاتا ہے)

مرزا ناصر احمد: اس کی یہ عبارت جو ہے یہ آگے چلتی ہے اور خود اپنے آپ کو واضح کرتی ہے۔آپ فرماتے ہیں:''دوسرے یہ کفر مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے......''

یعنی وہ سمجھتا ہے کہ اللہ نے اور رسول نے تو تاکید کی ہے کہ مانا جائے،اس کے باوجود انکار کرتا ہے۔''......اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے،کافر ہے۔''

اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے......

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes, Sir, I will come to that part. I only wanted the meaning of اتمام حجت***?***

مرزا ناصر احمد: ہاں!''اتمام حجت'' کا یہ معنی ہے کہ اس پر یہ واضح ہو گیا ہے کہ مدعی اپنے دعویٰ میں سچا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''واضح ہو گیا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ***Explain*** کر دیا گیا۔ان کو پوری طرح ***Explain*** کر دیا گیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ وجاھدوا بھا واستیقنت انفسھم
[305]قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں دنیا میں جو صداقت کا انکار کرتے ہیں باوجود اس کے کہ ان کے دل اس یقین سے پر ہوتے ہیں کہ یہ سچا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, that.... what I wanted to know is***

کہ ''اتمام حجت'' کا یہ مطلب ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ جانتا ہو کہ یہ سچ کہہ رہا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں! واستیقنت انفسھم...... پھر بھی انکار کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر اگر ایک مسلمان، اس کو یہ آپ یقین دلانے کی کوشش کریں، ہر بحث سے، پوری بحث کے بعد، حجت کے بعد، ***Argument*** کے بعد ***Reasoning*** کے بعد، کہ مرزا غلام احمد صاحب نبی تھے، اور وہ ***Convince*** نہیں ہوتا۔ ***Honestly Convince*** نہیں ہوتا......

مرزا ناصر احمد: ***Convince*** نہیں ہوتا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ہوتا۔ اس کے دل میں یہ یقین نہیں ہے کہ یہ سچا نبی تھا۔ اس کو بھی آپ کافر کہیں گے؟

مرزا ناصر احمد: اس کو وہ دوسری قسم کا کافر۔ وہ تو واضح ہو گیا ہے ناں!

جناب یحییٰ بختیار: دوسری قسم کا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ملت اسلامیہ کے لحاظ سے وہ کافر نہیں، مسلمان کہلائے گا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! آپ نے......

[306]مرزا ناصر احمد: ......ملت اسلامیہ کا فرد سمجھا جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت کے باوجود؟ آپ نے......

[307]مرزا ناصر احمد: اگر وہ ***Convince*** نہیں، اگر تو اس کو پتہ لگ گیا۔ وستیقنت انفسھم تو وہ پھر ملت مسلمہ سے نکل گیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جب، اگر پتہ لگ گیا......

مرزا ناصر احمد: ......اور اگر نہیں پتہ لگا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں ناں جی! دو Reasons ہیں، ایک آدمی کو پتہ لگ جائے Honestly اور پھر بھی کہے کہ نہیں، نبی نہیں، وہ تو بڑی Rare چیز ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اگر وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! وہ تو Exceptional بات ہوتی ہے کہ باوجود اس کے کہ اس کو یقین بھی ہے......

مرزا ناصر احمد: ......جانتا بھی ہے اور وہ انکار کرتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اللہ کا حکم ہے۔ وہ تو Rare ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہی ملت اسلامیہ سے نکلتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور باقی جتنے مسلمان ہیں، جن کو آپ نے یہ اچھی طرح سمجھایا......

مرزا ناصر احمد: ......نہیں سمجھ سکے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ نہیں سمجھ سکے یا آپ نہیں سمجھا سکے یا ان کو یقین نہیں آیا......

مرزا ناصر احمد: ہاں! ٹھیک ہے، ہم نہیں سمجھا سکے یا......

جناب یحییٰ بختیار: ......بہرحال وہ سمجھتے ہیں کہ جھوٹا نبی ہے، سچا نبی نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ......تو وہ ملت اسلامیہ سے نہیں نکلتا، لیکن ہمارے نزدیک دائرہ اسلام سے نکل گیا۔

[307] جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج ہے، ملت میں رہتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ملت میں رہتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب مرزا صاحب! یہ آپ کے اور باقی مسلمانوں کے درمیان اختلافات جو ہیں، وہ اس بات پر ہو گئے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے۔ Main جو ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں جی! Main یہ ہے ہمارے نزدیک کہ بہت ساری غلط عقائد ہمارے نزدیک۔ ان کے اندر داخل ہو گئے ہیں۔ جن کی مثالیں محضر نامہ میں سب نے دی تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر وہ سب باتیں آپ کی طبیعت کے مطابق، آپ کے عقائد کے مطابق ہوں اور وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ یہ Extreme مثالیں لے آتے ہیں۔ میرے ذہن میں نہیں بات واضح ہوتی۔ میں معذرت چاہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پھر میں دوسری مثال دیتا ہوں کہ آپ کے اور ان کے کلمہ میں کوئی فرق ہے؟

مرزا ناصر احمد: کوئی فرق نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نماز میں کوئی فرق ہے؟

مرزا ناصر احمد: کوئی فرق نہیں، سوائے اس فرق کے......ان، جب آپ کہتے ہیں ناں تو مختلف فرقے ہیں۔ مثلاً یہ پہلا ہی فرق ہے کہ کوئی ہاتھ چھوڑ کے پڑھتا ہے، کوئی باندھ کے پڑھتا ہے، کوئی آمین بالجہر کہتا ہے، کوئی نہیں کہتا بالجہر، تو یہ تو نماز میں جو فرق ہیں، مثلاً شیعہ حضرات ہیں، ان کے تھوڑے سے فرق ہیں۔

[308] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو خیر ***Formality*** کی بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ تو ***Understood*** ہے۔ باقی وہی پانچ وقت کی فرض نماز......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہی کلمہ ہوتا ہے، وہی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب! خطبہ ہے مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کا۔ اس سے ایک ***Quotation*** ہے کہ: ''حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ غلط کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف سطحی اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض یہ کہ آپ نے تفصیل سے بتایا ہے کہ ایک ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے۔'' (اخبار الفضل قادیان ج۱۹ ش۱۳، مورخہ ۳۰ر جولائی ۱۹۳۱ء)

مرزا ناصر احمد: جی! اس کے دو جواب ہیں اور یہ پہلے منیر انکوائری کمیٹی میں یہ سوال پیش ہوا اور اس کا جواب دیا گیا۔ ایک یہ ہے کہ جس وقت یہ خطبے دیئے جاتے تھے اور چھپتے تھے۔ اس وقت ایسا کوئی انتظام نہیں تھا کہ صحیح الفاظ جو ہیں وہ محفوظ کئے جاسکیں تو ڈائری نویس نے بعض الفاظ دیئے ہیں۔ جن میں بعض غلطیاں بھی ہوسکتی ہیں۔ دوسرے یہ تو ویسے لفظی جواب ہے۔ ہم جب یہ کہتے ہیں کہ ہمارا کلمہ اور وہابی دوسرے حضرات، ہمارے دوست جو ہیں، یا اہل حدیث جتنے فرقے ہیں۔ ان کا کلمہ اور ہے تو ہم لفظی معنی میں نہیں کہتے۔ یعنی یہ نہیں کہ کلمہ کے الفاظ اور ہیں اس کے معنی میں کہتے ہیں کہ جو کلمہ کا مفہوم ہمارے دماغوں میں ہے وہ اس سے مختلف ہے جو ان کے دماغوں میں ہے۔ یہ مثلاً میں نے محضر نامے میں، جو اسلام کا تصور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں،

[309] ہمارے نزدیک ہمیں دیا ہے۔ انسان کو۔ اس پر جو بانی سلسلہ احمدیہ نے لکھا کہ اللہ جو ہے یہ ہے اس کے میں نے حوالے دیئے تھے۔ اگر آپ اس کے مقابلہ میں...... اگر مجھے اجازت دیں تو میں حوالہ دیئے بغیر کہہ دوں، کہ وہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی! اپنا حوالہ نہیں، جب میں اس کے مقابلے میں کسی دوسرے کسی فرقے کا حوالہ دوں تو فرقے کا نام نہ لوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! ٹھیک ہے۔

(کلمہ کے معنی میں مسلمانوں سے ہمیں اختلاف ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! اگر وہ خدا جو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ! بھی اس کے متعلق آتا ہے اور الحمدللہ بھی اس کے متعلق آتا ہے...... اس کا تصور یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے عیوب اور نقائص اور کمزوریوں سے پاک اور مبرا ہے، منزہ ہے اور تمام تعریفیں جو ہیں وہ اسی کی ہیں اسی کو جاتی ہیں۔ تمام صفات حسنہ سے وہ متصف ہے اور ہر قسم کی برائی اور عیب سے وہ پاک ہے۔ یہ اس سے یہ ابتداء ہے، عنوان بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تصور کا۔ جس وقت ہم اس کی کوئی عیب...... ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ کوئی عیب جو انسانی دماغ میں کبھی آسکتا ہے۔ آتا رہا ہے یا آئندہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں وہ عیب نہیں پایا جاتا اور ہر قسم کی خوبی اور بڑائی جو ہے اس کا مرجع اللہ تعالیٰ کی ذات بنتی ہے۔ کسی اور مخلوق کی وہ ذات ہی نہیں بنتی۔ اب یہ تصور، میں نے بڑا مختصر کیا ہے۔ کیونکہ اچھے لمبے حوالے میں نے اپنے محضر نامے میں یہاں پیش کر دیئے ہیں۔ اس تصور کے مقابلہ میں اگر ہمیں کسی ایسی کتاب میں، جس کا تعلق کسی دوسرے فرقے کے ساتھ ہے۔ یہ لکھا ہوا ملے کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ! چوری کر سکتا ہے تو جب یہ ملے، ہم کہیں گے کہ ہمارا ''لا الہ الا اللہ'' لفظ وہی ہیں۔ لیکن ہمارا ''لا الہ الا اللہ'' مختلف ہے اور جس [310] وقت...... یہ ایک حصہ میں نے لیا ہے۔ ایک مثال دی ہے صرف۔ دوسرا حصہ ہے محمد رسول اللہ۔ کلمہ کے اس حصے میں بھی ہمارا معنوی اختلاف بنتا ہے۔ جو شان اور جو عظمت اور جو جلال ہمیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے تعلیم کے لحاظ سے، زور دے کر نبی اکرم ﷺ کے جلال اور عظمت اور شان کا ہمیں علم ہوا ہے۔ جس وقت ہم مقابلہ کرتے ہیں دوسروں کے ساتھ تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثلاً اگر اس کے مقابلہ میں ہمیں کوئی ایسا فرقہ نظر آئے جو یہ کہے کہ محمد ﷺ کی شان کو حاصل

کرنے کے لئے چار دفعہ متعہ کرلیں کافی ہے تو ہم کہیں گے کہ ہمارا محمد رسول اللہ اور ہے اور اس فرقے کا اور ہے۔ تو یہ جو ہے کہ ''ہمارا کلمہ اور ہے۔'' معنوی لحاظ سے ہے، لفظی لحاظ سے نہیں۔ اتنا فرق ہے کہ ہم We cannot subscribe to those notions. ورنہ لفظی لحاظ سے تو ایک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا Interpretation جو ہے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ہر......

مرزا ناصر احمد: ارکان کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ارکان کے متعلق مختلف ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! مختلف ہے اور باقی فرقوں کا بھی باہمی اختلاف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور کچھ غلط فہمی سی شاید ہے کہ نائیجیریا میں مسجد ہے۔ اس پر کلمہ جو لکھا ہوا ہے۔ اس کی فوٹو آئی تھی۔ اخباروں میں، اور "Africa Speaks" میں کہ ''لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ'' ایسا Impression پڑتا ہے۔ May be it is ''محمد رسول اللہ'' ...... But the general impression is at first sight... I did see it. ''احمد رسول اللہ''

[311] مرزا ناصر احمد: جی! جو ایک مسجد اِیجے بودے (Ijebuode) نائیجیریا میں، وہاں جامع مسجد کے اوپر کلمہ لکھا گیا۔ جو وہاں کے لوگوں نے لکھا۔ اس کے متعلق یہاں یہ شور مچایا گیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! "Africa Speaks" آپ کی پبلی کیشن ہے، اس میں Quote ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھہر جائیں جی! میں آرہا ہوں۔ میں اسی میں ہوں...... اس کے متعلق یہاں شور مچایا گیا کہ یہ دیکھو یہ کلمہ مختلف ہے۔ اوّل تو یہ ہے کہ ہم نے سینکڑوں مساجد بنائیں اور ان میں سے صرف ایک مسجد کو منتخب کرکے یہ شور مچانا کہ ان کا کلمہ مختلف ہے۔ یہ تو دل کو نہیں لگتی بات۔ لیکن ابھی میری بات نہیں ختم ہوئی۔ میں اس کو Reinforce کرتا چلا جاؤں گا۔ جب تک کہ آپ قائل نہیں ہو جاتے۔ اب یورپ میں ہماری مساجد ہیں، خود نائیجیریا میں بیسیوں ہماری مساجد ہیں، گھانا میں مساجد ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے یہ کہ جن لوگوں میں، نائیجیریا میں، اس کے اس علاقے میں۔ ایک سٹیٹ کا اچھا بڑا ٹاؤن ہے یہ اِیجے بودے، وہاں یہ

مسجد ہے، وہاں کے کسی عالم نے یہ اعتراض نہیں کیا کہ کلمہ اور لکھ دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہاں احمدیوں کے علاوہ اور بھی مسلمان ہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہاں احمدی شاید پانچ، دس پرسنٹ ہوں گے اور بڑے بڑے علماء ہیں، ان کی تنظیمیں ہیں۔ شہر ہے وہاں! یہ چھوٹا سا گاؤں نہیں، شہر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے اس بات پہ اعتراض نہیں کیا کہ ’’لا الــــہ الا اللہ احمد رسول اللہ‘‘ کیوں لکھا ہے آپ نے؟

[312] مرزا ناصر احمد: انہوں نے یہ اعتراض ہی نہیں کیا کہ کوئی ذرا سا شوشہ بھی غلط ہو کلمہ کا۔ کیا ہی نہیں۔ جن کے...... ہر وقت وہ مینارہ ان کے سامنے ہے جس کے اوپر یہ لکھا ہوا ہے۔ میں وہاں گیا، میں نے اس کا افتتاح کیا، اسی وجہ سے وہ آئی اور اس میرے اس جلسے میں کم از کم دو، تین ہزار ایسے دوست تھے ہمارے جو احمدی نہیں تھے اور ان کے سامنے وہ کلمہ لکھا ہوا تھا اور انہوں نے وہاں اعتراض نہیں کیا اور سب سے آخر میں میں یہ کہتا ہوں کہ رابطہ عالم اسلامی نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے...... یہ رابطہ عالم اسلامی کا یہ مجلہ ہے مئی کا...... اور اس میں یہ مسجد کی تصویر شائع کر دی۔ یہ تصویر شائع کر دی اور ایک نوٹ لکھا اور اس نوٹ میں کوئی یہ اعتراض نہیں اٹھایا گیا کہ یہ کلمہ بدلا ہے۔ بلکہ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے۔ ’’محــمــد رسول اللہ‘‘ ایک اور رسم الخط میں۔ بات یہ ہے کہ قرآن کریم صرف اس رسم الخط میں نہیں لکھا گیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا تھا مرزا صاحب! کہ یہ ’’محمد رسول اللہ‘‘ *Actually* لکھا گیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ ہے ہی، بغیر شبہ کے یہ آپ دیکھ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! مجھے تو کوئی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، یہ رابطہ عالم اسلامی کا ہے مجلہ، یہ ہمارا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، "Africa Speaks" کا میں ذکر کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہی ہے تصویر۔ وہی تصویر رابطہ عالم اسلامی نے شائع کی ہے۔ اسی مسجد کی وہی تصویر۔ لکھا ہوا ہے کہ یہ احمدیوں نے یہ تصاویر شائع کی ہیں۔ وہیں سے ہم نے لی ہیں۔ یہ مکہ سے نکلتا ہے یہ رسالہ۔

[313] جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں جی! مجھے تو یہ ’’لا الــہ الا اللہ احــمــد رسول اللہ‘‘ معلوم ہوتا ہے ابھی۔

مرزاناصراحمد: بات سنیں، میں نے تو یہ کہا ہے کہ اس میں جونوٹ ہے اس میں بھی اعتراض نہیں کیا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں نہیں کہہ رہا ہوں۔ مگر......

مرزاناصراحمد: رسم الخط ہے یہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہ کہ وہ اگر محمد کو اس طریقے سے لکھیں کہ میم کو نیچے سے شروع کرکے......

مرزاناصراحمد: نیچے سے اٹھاتے ہیں، نیچے وہ میم کا موٹا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: پھر ہوسکتا ہے کہ وہ محمدؐ ہو۔

مرزاناصراحمد: نہیں، اس میں......

جناب یحییٰ بختیار: مگر میرے خیال میں ***Impression*** جو پڑتا ہے......

مرزاناصراحمد: یہ ایک ہے خط کوفی۔ وہ میرے خیال میں اگر یہاں قرآن کریم آئے تو ایک شخص بھی اس کو صحیح نہ پڑھ سکے۔ ایک ہے خط مراکو۔ ابھی چند ہفتے ہوئے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میرا خیال یہ تھا کہ ***Actually*** یہ ''لا اله الا الله محمد رسول الله'' لکھا ہوا ہے؟ یہ میں ***Clarify*** کرانا چاہتا تھا۔

مرزاناصراحمد: ***Acutally*** یہی لکھا ہوا ہے۔ وہاں جو لوگ رہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ اختلاف رکھنے والے بھی، انہوں نے اعترض نہیں کیا۔ رابطہ عالم اسلامی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ ساتھ ایک نوٹ دیا ہے۔

[314] جناب یحییٰ بختیار: یہ بھی ممکن ہوسکتا ہے۔ مرزا صاحب! کہ جو وہاں ہیں وہ ***Actually*** دیکھ سکتے ہیں۔ ان کو میم نظر آتا ہوگا۔ مگر فوٹو سے صاف نظر نہیں آتا۔

مرزاناصراحمد: بات یہ ہے کہ اس فوٹو میں بھی یہ جو محمدؐ کی میم ہے دوسری۔ اس کے اوپر تشدید نظر آرہی ہے تو احمد پر وہ تشدید کہاں ہوتی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر یہاں جو ہے وہ الف پر......

مرزاناصراحمد: یہاں جو ہے اس کے اوپر تشدید......(مداخلت) نہیں نہیں، یہ وہ ہے رسم الخط، یوں اوپر لے جاکے......(مداخلت) ہاں، مختلف ہے۔ ہمارے سے رسم الخط مختلف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! تو پھر میم......(مداخلت) ہاں! ایسے کرکے......

مرزا ناصر احمد: مختلف ہے، ہمارے سے رسم الخط مختلف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ صرف پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ''احمد'' نہیں ہے۔ ''محمد'' ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہو ہی نہیں سکتا۔ ''احمد'' صرف ایک جگہ ہم نے یہ ''احمد'' بنا دینا تھا؟ جب کہ دنیا کی ہر مسجد ''محمد، محمد'' پکار رہی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہاں یہ امپریشن تھا کہ ***You are beginning now, slowly, you are....***

Mirza Nasir Ahmad: ہاں! ***We are beginning form Ijebuode where we are only 5 to 10 percent!***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***That was the impression given to me; that is why I wanted a clarification.***

مرزا ناصر احمد: کوئی رسم الخط کا بھی میم نیچے سے اوپر اٹھتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! نہیں جی! میں یہ پوچھ رہا تھا......

[315] مرزا ناصر احمد: یہ مراکو کا یہ ایک وہاں سے تحفہ آ گیا تھا مجھے۔ ساتھ یہ بھی آیا تھا کہ عام آدمی جو ہے وہ اس کو پڑھ کر دکھائے تو ہم جانیں ہمارا رسم الخط......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں صرف یہی کہنا چاہتا تھا کہ آپ ***Clarify*** کر دیں کہ یہ صرف ''لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ'' ہے، بس۔

مرزا ناصر احمد: ہے ہی یہ۔ جب سے ہم پیدا ہوئے، ہوش نہیں سنبھالی تھی تو ''لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ'' ہمیں سکھایا گیا اور اب یہ اعتراض ہو گیا، عجیب بات ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں آپ سے یہ جو سوالات پوچھ رہا ہوں، صبح سے کہ احمدی اپنے آپ کو باقیوں سے علیحدہ سمجھتے ہیں۔ ان کے اختلافات ہیں اور آپ نے ***Explain*** کیا کہ کس حد تک اختلافات ہیں، تو اسی میں کیا جب آپ کہتے ہیں: ''ہم ایک علیحدہ قوم ہیں۔'' تو اس کا ***Sense*** کیا ہوتا ہے؟ مطلب؟ آپ کہتے ہیں جی کہ ''ہم ایک علیحدہ قوم ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں! ہم مثلاً......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! میں بتا رہا ہوں ہم علیحدہ بھی ہیں اور ذبیحہ دوسرے فرقوں کا کھانا جائز بھی سمجھتے ہیں اور ابھی میں نے پہلی Sitting میں بتایا تھا کہ وہ ذبیحہ بھی حرام۔ ہم علیحدہ قوم بھی ہیں اور دوسروں کا آپس میں فتویٰ یہ ہے کہ اگر ایک دوسرے سے شادی ہو جائے، مختلف۔ احمدیوں سے باہر دو فرقوں کی۔ تو اولاد جو ہے وہ محروم الارث ہے، وراثت سے محروم ہو جائے گی۔ لیکن ہم، باوجود اس کے کہ یہ پسند نہیں کرتے کہ ہماری بیٹی دوسرے میں جائے یا دوسرے کی بیٹی یہاں آئے۔ لیکن وراثت سے ہم محروم نہیں کرتے۔ ہمارا جو ہے فتویٰ۔ وہ شرعی نہیں ہے۔ وہ تمام حقوق جو شرع نے دیئے[316] ہیں وہ اس کے باوجود کہ شادی جو ہے وہ ہمارے نزدیک پسندیدہ نہیں۔ وہ ان کو سارے حقوق ملتے ہیں۔ ذبیحہ ہم کہتے ہیں کہ جائز ہے بالکل، حالانکہ آپس میں دوسرے فرقوں کے فتاویٰ جو ہیں اس میں ذبیحہ حرام کر دیا ہے۔ محروم الارث کر دیا ہے تو ہمارے اختلاف باقیوں سے اس کی نسبت کم ہیں جو باقیوں کے باہمی اختلافات ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے ان سے اختلافات Interpretation پر ہیں Essentials of Islam جتنے بھی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: Interpretation میں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہی آپ نے ابھی کہا۔

مرزا ناصر احمد: اور عملاً جو...... Interpretation کا اختلاف عملاً جو ظاہر ہوا وہ اس سے کم اختلاف ہے جو دوسرے فرقوں کا باہمی اختلاف ہے۔ یہ اس سے زائد میں نے کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ ان کو کافر بھی سمجھتے ہیں کسی ایک Sense میں......

مرزا ناصر احمد: ایک Sense میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا ناصر احمد: لیکن ملت اسلامیہ سے خارج نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب سوال یہ آتا ہے کہ جب مسلمان......اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان کافر ہیں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے......

مرزا ناصر احمد: اور امت محمدیہ کے فرد ہیں اور مسلمان ہیں۔

[317] جناب یحییٰ بختیار: ہاں! وہ امت محمدیہ کے فرد رہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! فرد رہتے ہیں۔ لیکن مسلمان نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر مسلمان! جو مرزا غلام احمد کو نہیں مانتے نبی اور وہ کہتے ہیں: ''جو ان کو نبی مانتا ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' تو اس کا بھی وہی مطلب ہوا؟

مرزا ناصر احمد: اور...... نہیں، یہ مطلب تو اس کا وہ بتائیں گے۔ کسی اور کے لئے میں مطلب نہیں بتا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر آپ کسی کو کافر کہیں وہ آپ کو کافر کہہ سکتا ہے۔ کوئی آپ کو کافر کہے آپ ان کو کافر کہہ سکتے ہیں۔ آپ کہتے جی کہ فتوے لوٹتے رہتے ہیں ایک دوسرے کے خلاف۔ اگر آپ ان کو کہیں ''کافر ہیں'' اور وہ اسمبلی میں یہ ریزولیشن پاس کریں کہ آپ کافر ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہم نے کسی کو......

جناب یحییٰ بختیار: ...... *But* اس *Sense* میں کہ اسلام کے دائرے سے خارج لیکن ملت میں رہیں، تو آپ کو اعتراض نہیں ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: مجھے یہ اعتراض نہیں ہوگا کہ وہ کہتے کیوں ہیں۔ مجھے اعتراض یہ ہوگا کہ وہ غلط کیوں کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! غلط، تو وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ یہ تو ان کا بھی اعتراض ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! پھر *Interpretation* میں جانا پڑے گا ناں! میں نے جان کے یہ لفظ بولا ہے۔ *Interpretation* میں جانا پڑے گا ناں۔

[318] جناب یحییٰ بختیار: یہ تو وہ ہے:

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

بھئی! آپ مجھے کافر کہیں اور میں آپ کو کافر کہوں تو یہ تو سلسلہ چلتا رہتا ہے تو اس لئے

You cannot deny me the right if you claim this right?

مرزا ناصر احمد: پھر نتیجہ کیا نکلا؟

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کو تو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ اگر یہ اسمبلی یہ ریزولیشن پاس کردے کہ احمدی دائرہ اسلام سے خارج ہیں، مسلمان نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اگر یہ نہیں۔ اس واسطے کہ وہ **Mislead** کرے گا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کو اس میں کیا اعتراض ہوگا کہ اگر یہ اسمبلی یہ ریزولیشن پاس کردے کہ سارے دوسرے فرقے غیر مسلم اکثریت ہیں؟ دوسری طرف بھی ساتھ ہی آپ غور کریں ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: اختلاف اتنے زیادہ ہیں کہ یا ہم نام بدلیں یا آپ نام بدلیں، اس پر تو آپ **Agree** کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، آپ ایک طرف کی بات کرتے ہیں، اس کا جو دوسرا رخ ہے وہ سامنے نہیں لاتے۔ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کیا اعتراض ہے اگر یہ اسمبلی ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دے، تو ساتھ آپ کو یہ بھی سوچنا چاہئے آپ کو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے، میں نے......(مداخلت)

مرزا ناصر احمد: دوسرا یہ ہے کہ دوسروں کو کیا اعتراض ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... میں نے "غیر مسلم اقلیت" نہیں کہا، میں نے کہا

"Outside the pale of Islam."

[319] مرزا ناصر احمد: یعنی ملت اسلامیہ سے باہر؟

جناب یحییٰ بختیار: ***Outside the pale of Islam*** یعنی اسلامی دائرے سے خارج۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو ملت اسلامیہ سے خارج بنتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہ ٹرانسلیشن ...... ***"Outside of pale of Islam"*** کا اردو میں ٹرانسلیشن کیا کریں گے؟

مرزا ناصر احمد: ملت اسلامیہ سے خارج۔

جناب یحییٰ بختیار: اور "دائرہ اسلام سے خارج" کا انگریزی میں ترجمہ کیا کریں گے؟

Mirza Nasir Ahmad: Out of the circle.

Mr. Yahya Bakhtiar: Out of the circle of Islam?

مرزا ناصر احمد: ہاں! دائرے کے معنی ہی سرکل ہیں۔ ***Pale*** کہاں سے آ گیا دائرہ اسلام کا معنی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ***All right. If the National Assembly passes a Resolution that Ahmadis are outside the circle of Islam, you have no objection?***

(جناب یحییٰ بختیار: اگر قومی اسمبلی قرارداد پاس کردیتی ہے کہ احمدی اسلام کی سرکل سے باہر ہیں تو آپ کو پھر کوئی اعتراض نہ ہوگا)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, with the addition of the phrase that they are within the pale of Islam.***

(مرزا ناصر احمد: نہیں۔ مگر اس فقرے کی زیادتی کے ساتھ کہ وہ اسلام کے دائرہ کے اندر رہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***With the pale of Islam but outside the circle of Islam?***

(جناب یحییٰ بختیار: اسلام کے دائرہ کے اندر مگر اسلام کی سرکل سے باہر؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***Outside the circle of Islam and....***

[320] پھر اس کے ساتھ ساتھ ہر فرقے کے متعلق یہی کہیں۔ نہیں، ہمارے فتوے کے لحاظ سے نہیں، آپس کے باہمی فتاویٰ کے لحاظ سے۔ نہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ آپ ایک فرقے کو چُن کے۔ جب سارے فرقہ ہائے اسلامیہ کے حالات ایک جیسے ہیں۔ تو آپ کہتے ہیں کہ ایک فرقے کے متعلق ہم یہ پاس کردیتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: ......اور دوسروں کے متعلق نہیں کریں گے۔ That is not fair.

جناب یحییٰ بختیار: ......میرا مطلب یہ ہے کہ اگر سارے فرقے مل جائیں اور یہ کہیں جی کہ بریلوی کریں تو ٹھیک ہے؟ اگر سارے فرقے نہیں ملیں تو میں تو نہیں کرسکتا ہوں ناں۔

مرزا ناصر احمد: سارے فرقے مل گئے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں تو اسمبلی میں یہ Impression مجھے ملتا ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: اسمبلی، اسمبلی جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں سر! ان کے لئے یہ سب پروگرام ہے۔ اگر وہ کہیں تو مجھے

کوئی اعتراض نہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی! اور کوئی دوگاؤں مل کے اپنا فتویٰ دے دیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو ناممکن ہے......

مرزا ناصر احمد: ......اور، اور یہ جو ہیں افریقہ کے ممالک، وہ اپنے فتوے دے دیں......

جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک مولوی صاحب کسی مسجد میں فتویٰ دے دیتے ہیں۔

I do not attach importance; but if it is National Assembly of Pakistan, I do. (میں تو اہمیت نہیں دیتا مگر اسمبلی)

[321] مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نائیجیریا والے کیا فتویٰ دیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کا فتویٰ ضروری ہے ***That will also be considered by the National Assembly*** (اس کے لئے اسمبلی سوچ بچار کرے گی) اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ اسمبلی نہیں بلکہ دنیا کے مسلمان......

مرزا ناصر احمد: ہاں! سارے دنیا کے ممالک کا فتویٰ۔ نیشنل اسمبلی جو ہے وہ پاکستان کے مسلمانوں کی نمائندہ نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......یہ پاکستان کے عوام کی نمائندہ ہے۔ یہ عوامی نیشنل اسمبلی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ درست فرما رہے ہیں۔ جہاں تک میرے علم میں ہے......

مرزا ناصر احمد: اگر دنیا کے سارے ممالک کی **Assemblies** اس بات پر اتفاق کرلیں یعنی یو۔این۔او میں ہو جائے تو پھر ہم سمجھیں گے کہ ہم اس معاملے کو خدا پر چھوڑتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی ایک دنیا کے مسلمانوں کی ایک **Representative** باڈی...... ***If you consider it*** موتمر عالم اسلامی نے تو یہ......

مرزا ناصر احمد: رابطہ عالم اسلامی، موتمر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: رابطہ عالم اسلامی، انہوں نے ایک فتویٰ دیا ہے......

مرزا ناصر احمد: انہوں نے فتویٰ جو دیا ہے، وہ...... اس میں یہ کہا ہے کہ سارے مسلمانوں والے کام کرتے ہیں۔ یہ ابھی جو آپ کے پاس ہے وہ؟ آپ رکھیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے...... میں نے......

مرزا ناصر احمد: اچھا! ہاں، پڑھ لیجئے۔

[322] جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کہا ہے کہ

They are outside the pale of Islam; that is what I understand. (وہ دائرے سے خارج ہیں۔ میں یہی سمجھا ہوں)

مرزا ناصر احمد: وہ، وہ ان کا جو ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لبادہ اسلام کا ہی اوڑھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اور کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مساجد بنا رہے ہیں، ہسپتال کھول رہے ہیں۔ یتامیٰ کی خبر گیری کر رہے ہیں۔ یہ قرآن کریم کی اشاعت کر رہے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ لیکن سب ظاہر ہے۔ اندر سے تو کافر ہیں۔ یہ کوئی دلیل ہے؟ اندر سے تو کافر ہیں: هل شق عقد قلبه آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا آپ نے اس کا دل چیرا تھا؟ کون ہے دنیا کی طاقت جو دل چیر کر فتویٰ دے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں مرزا صاحب! **Reasoning** میں نہیں جا رہا ہوں۔ ایک فتویٰ جب آجاتا ہے تو......

مرزا ناصر احمد: **Well**، اگر **Reasoning** میں نہیں جا رہے تو میں تو بغیر **Reasoning** کے بات نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہتا ہوں کہ فی الحال۔ انہوں نے فتویٰ دیا ہے۔ **Reasoning** پر میں نہیں کہتا کہ میں......نانہیں......اس سٹیج پر۔ انہوں نے فتویٰ دیا ہے۔ اس کی **Reasoning** اس کے بعد میں آتی ہے۔ وہ **Short Order** ان کا یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: اور وہ جو بیس فتوے ان کے متعلق ہیں، شیعہ کے متعلق، اور جو حرمین شریف کے فتاویٰ محمد بن عبدالوہاب اور ان کے متبعین کے خلاف، بارہ سال انہوں نے حج نہیں کرنے دیا وہابیوں کو۔ ساری اپنی تاریخ بھول جائیں گے ہم؟ اب جلدی میں ایک فیصلہ کرنے کے لئے تاریخ کے اوراق بھول جائیں گے ہم؟

[323] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو آپ یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی اسلامک **Summit** وغیرہ کوئی فیصلہ کردے تو پھر آپ مانیں گے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہ کہتا ہوں۔ اصل جو میں کہتا ہوں۔ کوئی اسلامک **Summit** کا میں نے نام نہیں لیا۔ میں نے کہا ہے کہ دنیا کے ممالک کی اکثریت کی **Legislative Assemblies** اگر فیصلہ کردیں تو ہم اس معاملہ کو غلط سمجھتے ہوئے بھی اللہ پر چھوڑ دیں گے۔

(پوری دنیا کی اسمبلی کے فیصلہ کو بھی نہیں مانیں گے، مرزا ناصر کا اعلان)

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر ان کا تو یہ فیصلہ کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ Accept پھر بھی نہیں کریں گے آپ۔

مرزا ناصر احمد: وہ چیز جو میرا دل نہیں مانتا۔ وہ کیسے میں Accept کرلوں گا؟

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر تو اس کا سوال نہیں پیدا ہوتا ناں جی!

مرزا ناصر احمد: ہاں! تو پھر نہ کریں کوشش۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اسی اسمبلی پر چھوڑا جائے گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ ٹھیک ہے۔ میں تو اس اسمبلی پر حاکم نہیں ہوں۔ میں تو ایک نہایت عاجز انسان ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اسمبلی نے ابھی فیصلہ کرنا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ کسی ایسے فیصلے پر پہنچیں کہ کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے، کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ ملک کو فائدہ پہنچے۔ ملک کو نقصان نہ پہنچے۔ یہ ہر ایک کی کوشش ہے۔ ورنہ ہم آپ کو کیوں کوئی تکلیف دیتے؟

مرزا ناصر احمد: ہماری بھی کوشش یہی ہے۔ ہماری دعائیں بھی یہی ہیں کہ ملک کو نقصان نہ پہنچے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: The question does not arise. We are making an effort to see if we can come to some solution.

(جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی حل نکل آئے)

[324] مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ If کے بعد صرف اپنے نشانے کا ہدف جماعت احمدیہ کو کیوں بناتے ہیں۔ جب دوسرے فرقوں کے بالکل وہی حالات ہیں۔ فتاویٰ کے لحاظ سے اور زیادہ سخت ہیں؟

(قادیانی جماعت خود علیحدگی کی دعویدار ہے)

جناب یحییٰ بختیار: وہ علیحدگی کے بارے میں مرزا صاحب! میں آپ سے ذکر کر رہا تھا: ’’کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروؤں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا؟‘‘ یہ بھی

مرزا بشیرالدین محمود صاحب کا ہے:

''کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروؤں کو یہود بے بہبود سے الگ نہیں کیا؟ کیا وہ انبیاء جن کی سوانح کا علم ہم تک پہنچا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ جماعتیں بھی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے اپنی ان جماعتوں کو غیروں سے الگ نہیں کر دیا؟ ہر ایک شخص کو ماننا پڑے گا کہ بے شک کیا ہے۔ پس اگر حضرت مرزا صاحب نے جو کہ نبی اور رسول ہیں، اپنی جماعت کو منہاج نبوت کے مطابق غیروں سے علیحدہ کر دیا ہے تو نئی اور انوکھی بات کون سی کی؟''

(اخبار الفضل قادیان ج۵ ش۶۹، ۷۰، مورخہ ۲۶ر فروری، ۲ر مارچ ۱۹۱۸ء)

یہاں جو ''علیحدہ کر دیا ہے۔'' ***This is what I wanted to clarify.***

مرزا ناصر احمد: ہاں! ''علیحدہ کر دیا'' کے صرف یہ معنی ہیں کہ دوسروں کے اثر قبول کرنے سے بچانے کی کوشش کی گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک **Separate** امت؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، امت کا یہاں تو نام ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس کا کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، بالکل نہیں، قطعاً سوال ہی کوئی نہیں پیدا ہوتا۔

(احمدی قوم دوسری قوموں سے جدا؟)

[325] جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے آتا ہے جی: ''جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تمہاری قوم تو احمدیت ہوگئی۔ شناخت اور امتیاز کے لئے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا قوم بتا سکتے ہو۔ ورنہ اب تو تمہاری قوم تمہاری گوت تمہاری ذات احمدی ہی ہے۔ پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیراحمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو؟''

(ملائکۃ اللہ ص۴۶، ۴۷، تقریر مرزا محمود، مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۲ء قادیان مطبوعہ قادیان)

''کیوں غیراحمدیوں میں قوم تلاش کرتے ہو؟''

مرزا ناصر احمد: ''غیراحمدی'' کی ***Phrase*** غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: آپ یہ کہا کریں وہابی، اہل حدیث وغیرہ وغیرہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کی ***Quotation*** ہے جی۔ اس واسطے میں

کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں کی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''ملائکۃ اللہ'' صفحہ۴۶،۴۷ مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ تو جب تک میں اس کو دیکھ نہ لوں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! آپ چیک کر لیجئے۔ آپ Verify کر لیجئے یہاں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہاں تو نہیں ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ مرزا غلام احمد سے منسوب کیا گیا ہے۔ آپ Verify کرلیں:

''میری امت کے دو حصے ہوں گے۔ ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے اور تباہ ہو جائیں گے اور دوسرے وہ جو......''

مرزا ناصر احمد: ''ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ؟''

[326] جناب یحییٰ بختیار: ''مسیحیت۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! ''مسیحیت کا رنگ۔''

جناب یحییٰ بختیار: ''......اختیار کریں گے اور تباہ ہو جائیں گے۔ دوسرے وہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گے۔'' یہ ''الفضل'' میں شائع ہوا ہے۔ ۲۶ رجنوری ۱۹۱۶ء میں۔

مرزا ناصر احمد: ۲۶ رجنوری ۱۹۱۶ء کے ''الفضل'' میں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

مرزا ناصر احمد: یہ کوئی مضمون شائع ہوا ہے جس میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ جو Quotations ہوتی ہیں ناں مرزا صاحب! اس میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا!

(نئی امت)

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر آگے ان کی Quotation ہے جی کہ:

''جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اس دعویٰ میں ضرور ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے اور نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوتی ہے اور نیز خلق اللہ کو وہ کلام سنا دے جو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور ایک امت بنا دے جو اس کو نبی

سمجھتی ہو اور اس کی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۳۴۴، خزائن ج۵ ص ایضاً)

تو ***This is reference to himself or to Holy Prophet Muhammad (Peace be upon him)?*** کیونکہ......

مرزا ناصر احمد: جی؟

[327] جناب یحییٰ بختیار: ......یہ جو ہے ناں مرزا صاحب کا......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی!

جناب یحییٰ بختیار: ''......جو شخص......''

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ کس کے......کس کی طرف ضمیر کرتی ہے اس کی؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد کی یہ ہے جی۔ ''آئینہ کمالات۔''

مرزا ناصر احمد: ان کی تحریر ہے؟ ان کی تحریر ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ہاں جی!

مرزا ناصر احمد: اور ضمیر کرتی ہے کس کی طرف؟

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ ۳۴۴ پر جی۔ ''آئینہ کمالات اسلام'' ***Page 344***۔

Mirza Nasir Ahmad: 344?

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! تو اس میں ہے جی کہ:

''جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اس دعویٰ میں ضرور ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے اور نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوتی ہے اور نیز خلق اللہ کو وہ کلام سناوے جو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور ایک امت بناوے جو اس کو نبی سمجھتی اور اس کی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو۔'' تو یہ ریفرنس آنحضرتﷺ کی طرف ہے ان کا یا اپنے سے مراد ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو چیک کریں گے۔ یہ تو......نہیں، یہ تو ***Context*** میں، اصل میں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آنحضرتﷺ کی طرف ان کا......

[328] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ انہوں نے یہ نہیں کہا......

مرزاناصراحمد: یہ تو Context سے پتہ لگے گا کہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزاصاحب! آپ نے کل فرمایا تھا کہ امتی نبی جو ہوتا ہے وہ شریعت اس کی نہیں ہوتی۔ وہ غیر شرعی ہوتا ہے۔ *He does not bring his own law?* (وہ اپنا قانون نہیں لاتا؟)

مرزاناصراحمد: ہاں! یہ ایک اس کی صفت ہے اور بھی ہیں اس میں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں! ***as far as law is concerned....***

Mirza Nasir Ahmad: As far as law is concerned, جہاں تک شریعت کا تعلق ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ Interpret کرتا ہے؟

مرزاناصراحمد: ہاں! اپنی کوئی شریعت نہیں رکھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر وہ شریعت والا ہو تو پھر وہ امتی نہیں ہوگا؟

He will have to start his own Ummat?

(اس کو اپنی شریعت کی شروعات کرنی پڑے گی)

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں! بالکل۔

(مرزا، صاحب شریعت نبی)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک جی مرزاصاحب سے منسوب ہے کہ: ''یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔''

(اربعین نمبر۴ ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

[329] مرزاناصراحمد: اس میں ''ہمارے مخالف منکر ہیں'' سے پتہ لگتا ہے کہ کسی اعتراض کا جواب دیا جارہا ہے اور اس اعتراض کو سامنے رکھ کر پھر وہ سارے صفحات پڑھے جائیں۔ تب صحیح مطلب مل سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں پھر آپ کے سامنے: ''یہ بھی تو سمجھو......''

''اربعین'' نمبر ۴ ص ۶۔ آپ نے دیکھ لیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی دیکھ لیا۔ اس میں آپ نے حاشیے میں یہ لکھا ہے کہ: ''میں شریعت محمدیہ کے اوامر ونواہی کی تجدید کے لئے آیا ہوں۔''

آپ نے دوسری جگہ فرمایا کہ: ''قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی نہیں بدل سکتا۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہاں تو میں نے بتا دیا ناں آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: ''اوامر ونواہی'' کے آگے نیچے حاشیے میں لکھا ہے کہ ان قرآن کریم کے جو اوامر ونواہی ہیں۔ متن میں بھی ہے اور اس میں بھی۔ قرآن کریم کی شریعت جو ہے اس کا ایک شوشہ بھی ہمارے نزدیک منسوخ نہیں ہوسکتا اور جو امر اور نہی حضرت بانی سلسلہ کے الہامات میں ہیں وہ یہ حکم دیتے ہیں کہ قرآن کریم کی شریعت کے اوامر ونواہی پر عمل کرواؤ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھ سکتا ہوں آپ سے کہ کیا مرزا غلام احمد نے شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا؟ یا آپ ان کو Accept کرتے ہیں کہ وہ اپنی شریعت لائے؟

[330] مرزا ناصر احمد: نہ آپ شریعت لائے، نہ آپ نے شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کے برعکس بارہا، متعدد بار بہ آواز بلند یہ کہا کہ قرآن کریم کامل اور مکمل شریعت ہے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا: الخیر کله فی القرآن

ہر قسم کی بھلائی کا منبع اور سرچشمہ قرآن عظیم ہے اور جن اوامر ونواہی کا ذکر ہے آپ کی تحریر میں یا الہامات میں، وہ وہ اوامر ونواہی ہیں۔ جو قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں۔ یہ حکم ہے کہ لوگوں کی توجہ ان اوامر ونواہی سے ہٹ گئی ہے، ان کی تجدید کرو اور احیاء کرو۔ یہ ''ازالہ اوہام'' کا ہے یہ اقتباس:

''اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شوشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام من جانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کرسکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو ہمارے نزدیک جماعت مؤمنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔''

(مرزا، احمد نبی اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''الفضل'' ۲۶ رجنوری ۱۹۱۵ء کی کوٹیشن ہے۔ یہ مرزا بشیرالدین محمود صاحب کی ہے: ''مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا، امتی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت ﷺ وسید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں، امتی قرار دینا امتوں میں داخل کرنا ہے، جو کفر عظیم اور کفر در کفر ہے۔''

مرزا ناصر احمد: یہ تو فقرہ لگتا ہے بظاہر ویسے ہی ٹوٹا پھوٹا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹائپ میں ہے۔ میں پھر پڑھ دیتا ہوں۔

[331] مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کو ہم وہ چیک کریں گے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہ ہے ناں جی۔ ''الفضل'' مورخہ ۲۹ رجنوری ۱۹۱۵ء۔ ''مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا......''

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ میں چیک کرلوں گا جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......اور آپ کو امتی قرار دینا، امتی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت (مرزا قادیانی) کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں، امتی قرار دینا، امتوں میں داخل کرنا ہے۔ جو کفر عظیم اور کفر در کفر ہے۔''

مرزا ناصر احمد: یہ تو جو آپ نے اقتباس پڑھا ہے، اپنے الفاظ میں، اس کو سہو کتابت بھی میں نہیں کہہ سکتا۔ یعنی یہ ویسے چیک کرنے والا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اس کو چیک کرلیجئے......

مرزا ناصر احمد: ہاں! چیک کرنے والا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ اس میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس میں تو بہت کچھ لکھ دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہ بالکل Departure ہو جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! بالکل! صحیح ہے۔ میں چیک کروں گا۔ انشاء اللہ! یہ جو آپ فرمارہے ہیں ناں چیک کرنے کا، تو چیک کر کے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اسی لئے مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: ہاں، صحیح۔ صحیح انشاء اللہ! اس کے اوپر کریں گے بات۔ چیک اس

واسطے بھی ضروری ہے کہ وہ جو انگریزی میں کل آپ نے کہا تھا ناں کہ ہم سے [332] بے احتیاطی سے تذلیل کا کوئی پہلو نکل آیا۔ مودودی صاحب کی۔ تو وہ جو اردو میں۔ اصل میری زبان۔ جو میں نے خطبہ دیا تھا وہ چیک کیا تو اس میں ''مودودی صاحب'' بھٹو صاحب......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا؟ تو انہوں نے ''مسٹر'' کردیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ان ترجمہ کرنے والوں نے ''مسٹر'' کردیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی لئے میں نے کہا......

مرزا ناصر احمد: اور یہ ہے یہاں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ Misunderstanding دور ہو جائے تو اچھا ہے ناں جی!

مرزا ناصر احمد: ''......اور مفتی محمود صاحب'' ہمارے لئے تو سارے صاحب ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! Misunderstanding دور ہو جائے تو اچھا ہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی میں نے معلوم کیا جو لندن میں بلیک برن کا تھا ریزولیوشن۔ وہ مجھے اطلاع ملی کہ وہاں سے شاید ہماری ایمبیسی نے بھیجا ہے کہ یہ ریزولیوشن ڈسٹری بیوٹ ہوا۔ After being passed in the meeting, this was distributed. (میٹنگ میں پاس ہونے کے بعد تقسیم کیا گیا تھا) میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اخبار میں آیا ہے یا نہیں آیا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ تو وہاں چلا جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! تو وہ آپ کو ضرور کاپی آئی ہوگی۔ آپ کے لئے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، مجھے کوئی کاپی نہیں آئی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں کیا آپ منگوا سکتے ہیں۔ پوچھ سکتے ہیں ان سے؟

[333] مرزا ناصر احمد: مجھے کاپی کوئی نہیں آئی۔ لیکن میں پوچھوں گا ضرور۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ وہاں بہت سے لوگ موجود تھے جن کو دیا گیا ہے۔ یہ اخباروں کو بھی دیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کے جو الفاظ ہیں وہ بھی مشتبہ ہیں کہ سارے احمدی اس میں شامل ہوئے اور یہ جماعت ہماری اتنی چھوٹی ہے کہ میرے ذہن میں نام بھی نہیں آرہا تھا اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں ناں جی! چھوٹی جماعت، پانچ چھ آدمی بھی ریزولیوشن پاس کرسکتے ہیں کہ "We Ahmadi Muslims...."

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کے الفاظ جو ہیں اور دوسری جگہ احمدیوں کو بھی خالی پاکستانی لکھا ہوا ہے اور مسلم کا ساتھ نام نہیں اسی ریزولیوشن میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! وہ تو ٹھیک ہے۔ اگر ایسا کرتا تو کوئی اعتراض کی بات نہیں تھی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اسی ریزولیوشن میں دوسری جگہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اس میں لکھا ہے اس میں کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ مگر آگے چل کر کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! وہ ٹھیک ہے۔ نہیں، بہرحال وہ چیک ہونے والی بات ہے۔ اس میں تو کوئی جھگڑا نہیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: "We Ahmadi Muslims.... non- Ahmadi Pakistanis."

مرزا ناصر احمد: وہ ٹھیک ہے، وہ چیک کریں گے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: This was pointed out to me.

(جناب یحییٰ بختیار: اس طرف میری توجہ مبذول کرائی گئی ہے) اور پھر میں نے۔

[334] مرزا ناصر احمد: یہ ٹھیک ہے۔ آپ نے یہ مجھے پوائنٹ آؤٹ کردیا پہلی بار۔

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب! آپ نے کل کہا تھا کہ مرزا صاحب کا بائیوڈیٹا ***(Bio- Data)*** آپ......

مرزا ناصر احمد: جی! وہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ ہے، آپ سنا دیجئے تا کہ ریکارڈ پر آسکے۔

مرزا ناصر احمد: بہت اچھا جی! میں سناتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ہے تیار ابھی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! تیار ہے۔ ابھی سنانا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: اگر مختصر ہے تو پڑھ دیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اتنا مختصر تو نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو صرف وہ ***Dates*** وغیرہ چاہتا تھا۔

مرزا ناصر احمد: اگر کہیں تو اس کو بدل دیں گے۔ اس کو بدل دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! کیونکہ صرف ریکارڈ کے لئے، جیسے آپ نے اپنا بائیوڈیٹا دیا۔

مرزا ناصر احمد: میں نے تو مختصر دے دیا۔ آپ کے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ مرزا صاحب کے بارے میں کتابیں ہیں۔ بڑا لٹریچر ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں تو بڑا عاجز انسان ہوں۔ بانی سلسلہ احمدیہ کا مقام اور ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو صرف ان کے جو ***Bare Facts*** ہیں......

باقی ان کی تعلیمات پر تو اس پر تو بہت لمبی چیز ہو جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی! ہم نے ویسے اسی خیال سے...... ویسے تو بڑی بڑی کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ ایک کتاب میں آپ نے آٹو بائیوگرافی لکھی ہے اپنی تو اس کو ہم نے نقل کر دیا تھا اور ابتداء میں تاریخ پیدائش اور آخر میں تاریخ وفات......

[335] جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اس کا ریفرنس دے دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: اور اس کو مختصر کر دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کسی قدر مختصر کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: کتنا؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ پر ***Depend*** کرتا ہے

I am not objecting even to this. But I said brief record, کیونکہ ***sometime the whole thing may have to be published. So, it should.....***

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ تو کوئی وقت آئے گا۔ انشاء اللہ!

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! تو اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ چیز جو ہے ناں! ریکارڈ پر رہے تو پھر کل صبح سہی؟

مرزا ناصر احمد: یہ کوئی ۱۵، ۲۰ صفحے ہوں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ زیادہ ہو گیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! زیادہ ہے۔ تو صبح سنا دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: صبح، یا اس کو کچھ مختصر کر کے آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں! دیکھ لوں گا۔ میں دیکھ لوں گا۔ جتنا ہو سکے۔

***Mr. Chairman:** So, that will do for the present, Mr. Attorney- General, Maghreb prayer's time. You would take about five minutes more or....?*

(جناب چیئرمین: یہاں تک کافی ہے۔ اٹارنی جنرل صاحب مغرب کی نماز کا وقت ہے۔ اگر آپ پانچ منٹ میں ختم کر سکتے ہیں تو ہم جاری رکھ سکتے ہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I just want to ask one or two question.* (جناب یحییٰ بختیار: صرف بس ایک دو سوال اور پوچھوں گا)

***Mr. Chairman:** All right.*

(جناب چیئرمین: بہت اچھا!)

[336] جناب یحییٰ بختیار: جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:''میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔''

"My revelation contains does and does not.... laws...." (میری وحی امر اور نہی کے قانون رکھتی ہے)

مرزا ناصر احمد: امر جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! Literal مطلب تو یہی ہے۔ وہ تو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ امر جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......آرڈر......

مرزا ناصر احمد: ......حکم ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......حکم ہے۔

مرزا ناصر احمد: حکم یہ ہے کہ شریعت محمدیہ کو قائم کرو۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ شریعت نئی نازل ہوگی اور حکم ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہتے ہیں: ''میری وحی میں ہے۔''

مرزا ناصر احمد: جو آپ کو الہام یہ ہو کہ شریعت محمدیہ کو قائم کرو۔ تو آپ کی وحی میں حکم ہو گیا ناں ایک۔ لیکن وہ شریعت نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر ان کی وحی میں یہ ہے کہ ''مسلمان کافر ہیں، ان کو

لڑکیاں مت دو۔‘‘ یہ بھی تو قانون ہوگیا ناں؟

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کے ساتھ نماز مت پڑھو۔ یہ بھی نہیں ہے؟

[337] مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں ہے۔ بالکل نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی ایسا لاء (Law) نہیں ہے ان کا اپنا؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم کے علاوہ، اس سے باہر، اس سے زائد، یا اس کو کم کرنے والا۔ سوال ہی کوئی نہیں ہے۔ ہے ہی کچھ نہیں۔ ہمارے لئے صرف قرآن کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ کہ وہ نبی ہیں، یہ ان کی وحی میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: وحی میں یہ ہے...... ساری وحی تو...... نبی کے متعلق، کہ:

’’وہ مہدی جس کی بشارتیں حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ نے دی تھیں کہ وہ اس زمانہ میں، آخری زمانہ میں پیدا ہوگا۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ اس کا مصداق میں ہوں۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: یہ یعنی ان کی وحی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ ان کی وحی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: قرآن شریف میں نہیں کہ مرزا غلام احمد جو ہیں وہ نبی ہیں یا ہوں گے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو پھر وہ بحث ناموں کی تو لمبی ہو جاتی ہے۔ کسی کتاب میں بھی کسی نبی کا نام اس طرح نہیں آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جب، پرانے جو نبی تھے۔ ان کے بارے میں تو کچھ کا ذکر آیا ہے۔ باقاعدہ اس میں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب ہے کہ قرآن کریم سے پہلے جو گذرے ہیں، جو حالات تھے انبیاء کے، قرآن نے خود کہا ہے کہ ’’بہتوں کا ہم نے ذکر نہیں کیا اور بعض کا ذکر کر دیا تمہارے علم کو بڑھانے کے لئے‘‘ اور دوسرے روحانی فوائد ہیں۔

[338] جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب! ایک اور لفظ استعمال ہوتا ہے کہ مجازی نبی، کہ حقیقی نبی، بروزی نبی......

مرزا ناصر احمد: ہاں! بروزی اور مجازی، یہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کی کیا Interpretation ہے آپ کی؟

مرزا ناصر احمد: صوفیاء کا جو Interpretation (توضیح مراد) ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......یعنی آپ حقیقی کس کو کہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہم حقیقی نبی اس کو کہتے ہیں جو شریعت لائے اور جس نے یہ جو نبوت کا مقام ہے وہ کسی کی کامل اتباع سے حاصل نہ کیا ہو۔ مستقل حیثیت میں......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو اپنی شریعت لائے اور کسی اور نبی کی مہر اس پر نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بعض شرعی آئے ہیں۔ بعض غیر شرعی آئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ''غیر شرعی'' بھی حقیقی ہو سکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: مستقل نبی۔ یہ ''حقیقی'' اور ''مستقل'' ان کی دو علیحدہ معانی ہیں۔ ''حقیقی'' وہ ہے جو ہمارے نزدیک۔ ہاں! ''حقیقی نبوت'' وہ ہے جو شریعت لے کے آرہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: شریعت لے کے آرہا ہے؟

مرزا ناصر احمد: شریعت لے کے آرہا ہے اور ''مستقل نبوت'' یہ ہے کہ دوسرے کے فیض سے نہیں۔ بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کسی اور کے افادہ کے نتیجے میں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کو مستقل کہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کو مستقل کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد صاحب مستقل نبی ہیں آپ کے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ نہیں، امتی نبی ہیں۔

339 جناب یحییٰ بختیار: اور حقیقی؟

مرزا ناصر احمد: نہ۔ حقیقی تو شریعت والا ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا اور ''مستقل'' نہیں۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں جو شخص اتباع نبوی نہ کرے اسے نبوت کیا۔ صدیقیت اور صالحیت اور شہادت کا مقام بھی نہیں مل سکتا۔ عام نیکی کا مقام بھی نہیں مل سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: مجازی کیا ہوتا ہے؟ *So many words have been used.* (اتنے بہت سارے الفاظ استعمال ہوئے)

مرزا ناصر احمد: بروزی اور مجازی یہ ہے......صوفیاء کی ہیں......اور ظلی اس کے وہ

نوٹ اگر کہیں تو میں تیار کر کے دے دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی Generally یعنی Brief اس کا کہ......

مرزا ناصر احمد: ظلی نبوت کے معنی یہ ہیں...... بانی سلسلہ احمدیہ نے ظلی نبوت...... جس کے معنی ہیں محض فیض محمدی سے وحی پانا......

جناب یحییٰ بختیار: اور مجازی بھی اسی کو کہیں گے؟ یا وہ مختلف ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ اصل میں صوفیاء کی اصطلاحات ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں یہاں ایک آپ کو کوٹیشن پڑھ کر سناتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ ہماری کتابوں میں بھی آیا ہے۔

(مرزا، حقیقی نبی ہے)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہ ہے جی کہ:

''پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت غلام احمد صاحب ہرگز مجازی نہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔''

That is, his Shariat, as you say....

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی ''حقیقت النبوت'' صفحہ ۱۷۲۔

[340] مرزا ناصر احمد: یہ سچ اور بناوٹی وہ بھی آیا ہے۔ یعنی یہ لغوی طور پر لفظ استعمال ہوئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ پھر آپ دیکھ لیجئے۔

(To Mr. Chairman) We will continue tomorrow.

(جناب چیئرمین) ابھی کل جاری رکھیں گے۔

Mr. Chairman: ***Tomorrow.***

The Delegation is permitted to go and to be here tomorrow at 10:00 a.m. (وفد جاسکتا ہے کل دس بجے صبح تشریف لائیں)

The honourable members may keep sitting.

مرزا ناصر احمد: یہ رسالہ آپ رکھیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ موتمر عالم اسلامی والا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ آپ کو دے رہے ہیں۔ کل دے دیں گے جی وہ نوٹ کرکے۔

(Interruption)

Mr. Chairman: *There is nothing to say. Only the House is adjourned after the Delegation has left.*

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: *Any honourable member has to say anything?*

Maulana Zafar Ahmad Ansari!

I will request the members to be in their seats.

[341] *PHOTOGRAPH OF THE MOSQUE IN IJEBUODE, NIGERIA AND ITS CAPTIONS*

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! یہ ایک رسالہ جو انہوں نے دیا ہے۔ اس سے ہاؤس کے لوگوں کو بھی کچھ غلط فہمی ہوسکتی ہے۔ میں چونکہ خود اس میں موجود تھا۔ میرے سامنے یہ سارا قصہ ہوا۔ وہ تو الگ بات ہے۔ کسی وقت اس کو عرض کردوں گا......

(Interruption)

جناب چیئرمین: ان کی بات تو سن لیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: لیکن پہلی چیز یہ ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے:

"اور مسجد کا یہ نقشہ دیا ہے۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔"

آپ اس کی سرخی دیکھیں، عربی میں ہے۔ میں اس کا اردو ترجمہ سنا دوں؟

(Interruption)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا ٹھیک ہے۔ پہلا؟ (مداخلت) نہیں، نہیں۔ پہلا وہ ہے۔ یعنی Top کی جو پہلی سرخی ہے وہ یہ ہے:

"حتی لا ننسیٰ ما مراہ القادیانیت ضد عقیدتنا"

(Lest we ignore the conspiracies of Qadyanis against our belief.)

یہ پہلی سرخی ہے۔ دوسری سرخی اس میں یہ ہے:

"هـؤلاء يحاربوننا فی افریقیته مختلف الوسائل والاخالید فیتغلغون فی اوساط الرسمیه به اسم الاسلام"

(It is these people who are fighting us in Africa by means of various methods and infiltrating the Muslim people in the name of Islam.)

تیسری سرخی یہ ہے، اسی صفحے پر: "لقد ناکش موتمر المنظمات الاسلامیه فی العالم المنعقد به مکة المکرمه فی ربیع الاوّل موازی هم کان من ابرازها معالحته الطیارته الفکریه الموثره المعادیه [342] للاسلام و کنت القادیانیه فی مقدمته هذه الطیارته الحدامه التی نوح کشد ودرست ورقنه"

(This conference of Islamic Organisations held at Mecca on 14th to 18th Rabi-ul-Awal discussed very important subjects. Prominent among there was how to meet the contemporary anti- Islamic movements. Qadianism came at the top of these subversive movements which were fully discussed. Its dangers to the Islamic world were exposed as also the deceitful and disruptive methods employed by it.)

(اسلامی تنظیم کی یہ کانفرنس مکہ میں ۱۴ تا ۱۸ ربیع الاوّل کو وقوع پذیر ہوئی۔ جس میں ایک اہم معاملہ پر گفتگو ہوئی۔ خصوصیت سے اس بات پر کہ آج کل کی مسلمان دشمن تحاریک کا کس طرح پر مقابلہ کیا جائے۔ جو ان کی تخریبی تحاریک میں ان میں سرفہرست قادیانیت ہے۔ جس پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ اسلامی دنیا کو جو اس سے خطرہ ہے۔ اس کو فاش کیا گیا اور ساتھ ہی اس کے پرفریب اور انتشار انگیز طریقہ کا جو وہ استعمال میں لاتے ہیں طشت ازبام کئے گئے)

Mr. Chairman: You put it to the witness.

مولانا ظفر احمد انصاری: ذرا میں اور واضح کر دوں۔

Mr. Chairman: No, no, you put it to the witness.

(جناب چیئرمین: یہ آپ گواہ کے سامنے رکھیں) آپ گواہ کو یہ Put کریں۔

(مداخلت) نہیں، نہیں، ایک سیکنڈ۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں ذرا اور واضح کر دوں اس کو۔

اب اس کے بعد صرف مسجد ہی نہیں جس پر اعتراض کیا ہے......

(Interruption)

جناب چیئرمین: ایک منٹ ذرا سن لیں ناں جی! جی! ایک سیکنڈ۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: صرف مسجد نہیں، بلکہ آگے افریقہ میں جو یہ کام کر رہے ہیں۔ ان کی تصویر بھی دی ہے۔ ان کی جماعت کے فوٹوگراف بھی دیئے ہیں۔ یہ دکھانے کے لئے اور سرخی یہ ہے کہ: "ہم اس سے غافل نہ ہو جائیں کہ قادیانی کیا کر رہے ہیں۔"

اس کام کے لئے انہوں نے ان کی مسجد کو بھی دیکھایا ہے اور ان کی اپنی تصویر بھی دکھائی ہے اور نائیجیریا میں دوسری...... یہ اس میں نہیں لکھا۔ وہ تو ظاہر ہے۔

Mr. Chairman: Ansari Sahib, this.....

[343] مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ آگے دیکھ لیں۔ تو ممکن ہے کہ......

جناب چیئرمین: میری عرض سنیں ناں جی!

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: لیکن جب یہ ڈسکشن میں آیا تھا تو یہ چیز آئی تھی......

جناب چیئرمین: میری عرض سنیں۔ ***Now this....***

(Interruption)

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ میری بات سن لیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......تاکہ تصویر دیکھ کر کسی کو اعتراض نہ رہے۔

جناب چیئرمین: سنیں ناں جی! ایک سیکنڈ۔ ایک سیکنڈ۔ میری بات سنیں ناں، انصاری صاحب!

The document has been produced by the witness himself to contradict the question of the Attorney- General.

The witness relies on this document. You can put any of this.... extracts of this document, yes. So, tomorrow it can be put. This you can discuss with the Attorney- General..

(گواہ نے تو خود اٹارنی جنرل کے سوال کی تردید میں اس دستاویز کو پیش کیا ہے۔ گواہ کا اس دستاویز پر انحصار ہے۔ آپ اس کے اقتباس کو جو بھی چاہیں کل پیش کر سکتے ہیں اور اٹارنی جنرل سے مشورہ کر سکتے ہیں)

جناب عبدالعزیز بھٹی: یہ رسالہ جو ہے، کیوں نہ ریکارڈ پر رکھا جائے؟

جناب چیئرمین: ریکارڈ پر آ جائے گا۔

It is on record that it has been produced by the witness as his own defence. So, this will remain on the record and the honourable members can see it, if any. I think it should not be passed on. It should not be passed on. It should remain, it shall remain in my Chamber till it is translated and everything. And from 9:00 to 10:00 tomorrow, the members can see it in my chamber. Yes.

(یہ تو ریکارڈ پر ہے کہ یہ دستاویز خود گواہ نے اپنی مدافعت میں پیش کی ہے تو یہ ریکارڈ پر رہے گی۔ اس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ میں اپنے چیمبر میں اس وقت تک موجود رہوں گا جب تک اس کا ترجمہ ہو جائے اور ممبران صاحبان اس کے ترجمہ کو صبح نو دس بجے کے درمیان میرے چیمبر میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ مولانا صاحب کو ترجمہ کے لئے دے دی جائے گی اور کل صبح نو بجے وہ مجھے دے دیں)

Yes. آپ ویسے بھی آتے رہتے ہیں، رسالہ دیکھنے کے بہانے آ جائیں گے۔

From 9:00 to 10:00 in my Chamber, all the members can see it 9:00 to 10:00 a.m.

مولانا ظفر احمد انصاری: جناب والا! دوسری چیز......

[344]***Mr. Chairman:*** *It will be handed over to Maulana Sahib for translation and tomorrow Maulana*

Sahib will hand it over to me at 9:00.

SUPPLY OF COPIES OF THE PROCEEDINGS, RELATING TO CROSS- EXAMINATION TO MEMBERS/ATTORNEY- GENERAL

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دوسری یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی تصویروں پر جو کچھ انہوں نے کہا ہے......

(Interruption)

جناب چیئرمین: اس کی فوٹوسٹیٹ کاپی......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......جو کچھ انہوں نے کہا ہے ان کے جوابات کا ریکارڈ ہمیں مل جائے تاکہ ہم آگے کے لئے تیاری کر سکیں۔

جناب چیئرمین: جی! میں کر رہا ہوں۔ جتنی جلدی ہو سکتا ہے۔ ناں جی!

I am trying to get 250 copies of these proceedings so that these may be distributed among the members as soon as possible, within a few days.

(Interruption)

جناب چیئرمین: میں عرض کروں جی! چوہدری صاحب!......

چوہدری ظہور الٰہی: دیکھئے! میری عرض سن لیجئے......

(Interruption)

چوہدری ظہور الٰہی: دوسو پچاس بالکل نہ دیں۔ لیکن پانچ سات، یہ تو جب تک نہ ملیں شام تک تو......

Mr. Chairman: You will... the Attorney- General will get it, and the rest within....

[345] جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ بعض پوائنٹ ایسے ہیں......

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ ہو جائے گا۔

چوہدری ظہور الٰہی: ان کے لئے تو فوری چاہئے۔

جناب چیئرمین: بالکل! ***The Attorney- General needs it.***

جناب محمد ظفر احمد انصاری: جیسا لکھا ہے ویسے ہی دے دیں۔

Mr. Chairman: I will ask the Secretary to dilever the copies as....

Mr. Yahya Bakhtiar: Whatever is prepared that will do, that will be sufficient.

Mr. Chairman: Yes, copies of the proceedings to the Attorney- General at least جتنی بھی ٹرانسکرپشن ہو ***at least one copy should be given to the Attorney- General, because tomorrow brief cannot be prepared without today's proceedings. So, even if you have to put more time or over time, one copy has to be prepared.***

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل کو ضرورت ہے۔ میں سیکرٹری کو ہدایت کروں گا کہ کارروائی کی نقل اٹارنی جنرل کو تو کم از کم فراہم کر دیں۔ کیونکہ کل کے لئے آج کی کارروائی کا خلاصہ کے بغیر تیار نہیں ہو سکتا۔ اگر وقت زیادہ لگ جائے تو مضائقہ نہیں۔ ایک نقل تو تیار کرنی ہے ہی۔ کل صبح دس بجے تک کے لئے ہاؤس ملتوی ہوتا ہے)

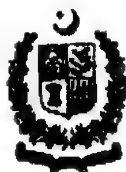
So, the House is adjourned to meet tomorrow at 10:00 am.

Thank you very much.

[The Special Committee of the whole House adjourned to meet at ten of the clock, in the morning, on Wednesday, the 7th August, 1974.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس کل صبح دس بجے بروز بدھ بتاریخ ۷ اگست ۱۹۷۴ء کے لئے ملتوی کیا گیا)

No. 03



THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

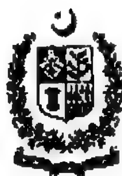
Wednesday, the 7th August, 1974

Contains Nos. 1—21

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

No. 03



THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 7th August, 1974

Contains Nos. 1—21

---

[349] *THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 7th August. 1974.

(بروز بدھ، ۷/اگست ۱۹۷۴ء)

The Special Committee of the Whole House of the National Assembly of Pakistan met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(پاکستان کی قومی اسمبلی کے مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی کے چیرمین (اسٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد میں صبح دس بجے وقوع پذیر ہوا۔ اسپیکر قومی اسمبلی (صاحبزادہ فاروق علی) بحیثیت چیرمین تھے)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

---

[350]***Mr. Chairman:*** *Is Mr. Attorney- General prepared? Should we call them?*

(جناب چیئرمین: کیا اٹارنی جنرل صاحب تیار ہیں۔ کیا ان لوگوں کو بلایا جائے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *(Attorney- General of Pakistan) Yes, Sir.*

(جناب یحییٰ بختیار (پاکستانی اٹارنی جنرل): جی جناب!)

Mr. Chairman: *They may be called.*

(جناب چیئرمین: انہیں اندر بلالیں)

(The delegation entered the Chamber)

(وفد اسمبلی ہال میں داخل ہوتا ہے)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل صاحب!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Mirza Sahib have you verified that quotation which I read out yesterday.*

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب، میں نے کل ایک قول پڑھ کر سنایا تھا۔ کیا آپ نے اس کی تصدیق کر لی ہے)

مرزا ناصر احمد (گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): ایک حوالہ آپ نے......

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ ایک ایک لے لیتے ہیں۔ ۲۹ / جنوری ۱۹۱۵ء کا ایک حوالہ آپ نے پڑھا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں جی! وہ جو آخری تھا میں پڑھ کے وہ...... پھر بعد میں باقی جو ہیں، آپ نے جو حوالے نوٹ کئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ۲۹ / جنوری ۱۹۱۵ء کا آپ کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

مرزا ناصر احمد: وہ پڑھ کر سنا دیجئے۔ ہم Verify کر دیتے ہیں۔

(مرزا قادیانی حقیقی نبی)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے جو آخری پڑھا تھا وہ سناتا ہوں۔ پھر میں ۲۹ پر آتا ہوں۔ مجھے وہ ابھی یاد نہیں ہے۔ ہاں! میں نے مارک کیا اپنی فائل میں یہ۔

The Last question which I asked you and you were... your information will be verified.

(میں نے اپنے آخری سوال کو نشان زد کیا تھا۔ جو میں نے آپ سے کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ میں اس کی تصدیق کروں گا)

[351] وہ یہ تھا جی کہ: ''پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے۔ اس کے معنی سے حضرت (غلام احمد قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔''

(حقیقت النبوۃ ص۱۷۴، مؤلفہ مرزا بشیر الدین محمود ایڈیشن مطبوعہ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

مرزا ناصر احمد: جی، یہ ہم نے وہاں دیکھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی۔

مرزا ناصر احمد: جو الفاظ وہاں ہیں، وہ یہ ہیں: ''میں نے لکھا تھا کہ اگر حقیقی معنی میں، اگر حقیقی کے معنی یہ کئے جائیں گے کہ نئی شریعت لانے والا نبی، جو معنی خود مسیح موعود نے کئے ہیں، تو میں بھی حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی نہیں مانتا۔ لیکن اگر حقیقی کے مقابلہ میں بناوٹی یا رسمی رکھا جائے تو میں بناوٹی نبی نہیں مانتا۔ یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں۔ یہاں جو لکھا ہوا ہے۔ یہ ہے کہ یا رسمی رکھا جائے تو میں آپ کو حقیقی نبی مانتا ہوں۔ یعنی بناوٹی نہیں مانتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی......

مرزا ناصر احمد: بناوٹ کرنے والا، دجل کرنے والا نہیں مانتا۔ لیکن اگر ''حقیقی'' کے معنی شریعت لانے والے کے کئے جائیں تو میں حقیقی بھی نہیں مانتا۔

Mr.Yahya Bakhtiar: Please clarify that......Thank you.

تو جب وہ فرماتے ہیں کہ: ''میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی''

مرزا ناصر احمد: یہ کونسا حوالہ ہے؟[1]...... ہاں، یہ ویسے کچھ کل بھی ہو گیا تھا۔

---

[1] تجاہل عارفانہ کی عمدہ مثال۔ جناب مرزا ناصر! یہ آپ کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کا حوالہ ہے۔ جان کیوں چھڑاتے ہو۔ جی کیوں چراتے ہو؟

[352] جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ***Eighty three - Eighty four*** جو ہیں ناں، ***last few lines of eight-three*** ’’اربعین‘‘ میں۔

مرزا ناصر احمد: ’’خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوائے اس کے۔ یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔‘‘

(مرزا، صاحب الشریعت نبی؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی: ’’جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ یہ میں......

Before you proceed further to clarify......

(آگے بڑھنے سے پہلے اس کی وضاحت کریں۔ براہ کرم!)

مرزا ناصر احمد: جی!

جناب یحییٰ بختیار: ابھی یہ ریفرنس جو ہے یہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ اپنے متعلق ہے یا آنحضرت ﷺ کے متعلق؟

مرزا ناصر احمد: جی۔ یہ آگے بیان آ گیا۔ خود اس کو کیا ہے بیان: ’’......باہر سے پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔‘‘ یہ مخالفوں نے جو اعتراض کیا ہے۔ اس کا الزامی جواب ہے اور الزامی جواب یہ ہے کہ: ہمیں اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ: ’’قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالك اذکیٰ لھم‘‘ ’’تو قرآن کریم کی آیت وحی کی اور یہ امر اور نہی اس میں آ گیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں قرآن کریم کے احکام واوامر کے قائم کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے نہ یہ کہ اپنی شریعت۔‘‘ مثال آگے دی ہے، قرآن کریم کی آیت......

[353] جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، میں اس میں ایک ***Clarify*** کرانا چاہتا تھا (ہوں) آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جب آگے کہتے ہیں: ’’اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی......‘‘

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہی قرآن کریم کی آیات جن میں امر اور نہی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آیات وحی ان پر بھی آتی رہیں جو قرآن مجید میں موجود ہیں؟

مرزا ناصر احمد: قرآن مجید کی آیات تھیں اور مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم اوامر اور نواہی کو دنیا میں قائم کرو، اس کے مطابق لوگوں کو کہو کہ......

جناب یحییٰ بختیار: اپنا کوئی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اپنی کوئی نہیں، اپنا کوئی امراور......

جناب یحییٰ بختیار: ’’اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے۔ جس میں نئے احکام ہوں......‘‘

مرزا ناصر احمد: ’’......تو یہ باطل ہے۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اس کی بڑی وضاحت ہوگئی...... پہلے کی...... کہ میرے اوپر کوئی نئے احکام نہیں آئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں......‘‘

مرزا ناصر احمد: ’’......نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔‘‘

[354] جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اس کے بعد آگے چل کر: ’’یعنی قرآنی تعلیم توریت میں موجود ہے۔ اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں بعض...... امر و نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں...... احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہیں رہتی۔ غرض یہ کہ سب خیالات فضول اور کوتاہ اندیشیاں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں......‘‘

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’......کا خاتم ہے۔ تاہم خداتعالیٰ نے اپنے نفس حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور معمول کے ذریعے سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو، جھوٹی گواہی نہ دو، زنا نہ کرو، خون نہ کرو۔ ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے۔ جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔ پھر وہ دلیل تمہاری......‘‘

مرزا ناصر احمد: جی، یہ تو بڑی واضح ہوگئی پوری بات، بالکل واضح ہوگئی کہ قرآن کریم کے احکام ہی وحی کے ذریعے نازل ہوتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ نئی شریعت ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: He is repeating the same?

(تو وہ شخص اس بات کو دھرا رہا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، تجدید کے طور پر۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر یہ آپ سے میں نے پوچھا تھا، اس کا ۲۶ اور ۲۹ ؍جون کا ''الفضل''۔

مرزا ناصر احمد: ''الفضل''؟

(نبی کا انکار کفر، غیر احمدی کافر)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں ''الفضل'' جس میں کہا تھا کہ: ''چونکہ مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں، ہم چونکہ مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے، اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی نبی کا انکار بھی کفر ہے، غیر احمدی بھی کافر ہیں۔''

مرزا ناصر احمد:[355] یہ ۲۹ ؍جون ۱۹۲۲ء؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ۲۶ اور ۲۹ ؍یہاں دو لکھے ہیں۔ شاید ***Bi-weekly*** تھا اس زمانے میں۔

مرزا ناصر احمد: ۲۶، ۲۹ نہیں، یہ ۲۹ ؍جون ۱۹۲۲ء ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اصل حوالہ میں سارا پڑھ دیتا ہوں۔ خود اپنے آپ کی وضاحت کردے گا: ''ہم چونکہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے، غیر احمدی کافر ہیں۔''

اس تعریف کے مطابق یہ میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔ ایک حدیث ہے کہ: ''من ترك الصلوٰة متعمد افقد کفر'' تو جو نماز چھوڑتا ہے وہ کافر ہو گیا۔'' تو یہ محدود معنی میں کفر کا لفظ

---

[1] قادیانیوں سے میری درخواست ہے کہ وہ مرزا ناصر کی کذب بیانی پر توجہ کریں کہ: ''یہ ۲۶، ۲۹ ؍جون نہیں۔'' کل سے یہ حوالہ زیر بحث ہے۔ مرزا ناصر کبھی چیک کروں گا، کبھی انکار، کبھی فرار، سنیں! حقیقت یہ ہے۔ الفضل قادیان اسی پرچہ کی پیشانی پر درج ہے۔ جلد ۹ شمارہ نمبر ۱۰۱، ۱۰۲، مورخہ ۲۶، ۲۹ ؍جون ۱۹۲۲ء۔ گویا یہ دو تاریخوں کے دو شمارے یکجا شائع کئے گئے۔ جس کو مرزا ناصر چکر پے چکر دے کر پوری اسمبلی کے ارکان کو اپنے دجل و تلبیس کا شکار کر رہا ہے۔

استعمال ہوا ہے: ’’اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ غیر احمدی کافر ہیں۔ میرا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ ہماری جماعت کا بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ خدا تعالیٰ کے تمام نبیوں پر ہمیں ایمان ہے۔ قرآن کریم کو میں اور ہماری جماعت خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔ تمام آسمانی کتابوں پر ہمیں ایمان ہے۔ تمام احکام اسلام کے پابند ہیں اور تمام احکام شریعت کو واجب العمل سمجھتے ہیں اور جماعت کو ان پر عمل کرنے کی تاکید کرتے ہیں اور عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتے ہیں۔ فرشتوں پر ہمیں ایمان ہے۔ ہمیں مرنے کے بعد بھی اٹھنے پر ایمان ہے۔ قضاوقدر پر ایمان ہے۔ نماز پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔ بلکہ میں نے خود حج کیا ہے۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان مسائل واحکام پر عمل ضروری سمجھتے ہیں اور ان سے ذرا جدائی کو تباہی اور ہلاکت سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کے بعد کسی نئی شریعت کو نہ مانتے ہیں، نہ جائز رکھتے ہیں کہ کوئی نئی شریعت قرآن کریم کے بعد آئے۔ حضرت مرزا نئی شریعت نہیں[356] لائے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی نیا حکم دوں تو میں کافر ہو جاؤں۔‘‘ یہ سارا حوالہ ہے جو اپنی وضاحت آپ کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ وضاحت......

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس میں جو کافر کہتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ کافر وہ *Limited sense* میں ہے کہ ملت اسلامیہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، محدود میں۔

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اصل میں وہ مجھے اس کی وضاحت کرنی پڑے گی۔ کل مجھے احساس ہوا اور میں ساری رات بے چین رہا ہوں تھوڑا سا ہنسی کا۔ بیچ میں آ گیا تھا۔ تو اتنا عظیم مذہب ہے۔ اس کے متعلق کوئی غلط فہمی نہیں رہنی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ ٹھیک ہے، کیونکہ ہماری......

مرزا ناصر احمد: کم از کم میں اس کو وہ......

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ ابھی نئی چیز تھی کہ ملت میں رہتا ہے اور اسلام میں نہیں رہتا۔ یہ......

مرزا ناصر احمد: یہ آپ کے لئے تو نئی تھی۔ لیکن حوالے میں نے پرانی کتابوں کے

پڑھ کر سنائے تھے۔ اپنوں کے نہیں، ابن تیمیہ......

جناب یحییٰ بختیار: ان کا حوالہ میں نے نوٹ نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: ابن تیمیہ کا حوالہ؟ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے؟ نکالو (اٹارنی جنرل سے) میں ابھی نوٹ بھی کرا دیتا ہوں۔ (اپنے وفد کے رکن سے) کل جو پڑھا تھا۔ (اٹارنی جنرل سے) یہ ابھی وہ نکالتے ہیں۔ (اپنے وفد کے رکن سے) جہاں سے میں نے پڑھا تھا۔

[357] یہ ایک آپ نے ۲۹؍جنوری ۱۹۱۵ء کا حوالہ پڑھا تھا۔ یہ ''الفضل'' ۲۹؍جنوری ۱۹۱۵ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ ذرا پڑھ دیں۔ میں اس کی پھر تصدیق کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا، امی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں، امتی قرار دینا ہے۔ امتی میں داخل کرنا ہے۔ جو کفر عظیم اور کفر در کفر ہے[1]''

---

[1] قارئین! قریباً پچاس سال سے قادیانیت کے کتب و رسائل کی ورق گردانی کر رہا ہوں۔ بخدا جوں جوں قادیانیت کا مطالعہ کرتا ہوں توں توں قادیانی دجل مجھ پر اور واضح ہوتا جاتا ہے جس کا ثبوت ایک یہ حوالہ ہے۔ جس ممبر نے اٹارنی جنرل کو سوال لکھ کر دیا اس سے غلطی ہوئی۔ اس نے ۲۹؍جنوری ۱۹۱۵ء لکھ دیا۔ حالانکہ یہ حوالہ الفضل قادیان ج۳ نمبر۳ مورخہ ۲۹؍جون ۱۹۱۵ء کا ہے۔ جیسا کہ قادیانی مذہب ص۲۵۴ سطر۶ پر حوالہ موجود ہے۔ ۲۹؍جون کے اخبار کو ۲۹؍جنوری کہہ دیا تو مرزا ناصر نے شور کر دیا کہ ۲۹؍جنوری کو اخبار نہیں چھپا۔ (۱) یہ حوالہ ہی نہیں ہے۔ (۲) یہ بنایا گیا ہے۔ (۳) کہیں بھی نہیں ہے۔ (۴) کہیں اور بھی نہیں۔ (۵) کہیں نہیں یہ حوالہ۔ مرزا ناصر کے اقوال خمسہ پر میں نے نمبر لگا دیئے ہیں۔ اب جواباً عرض ہے۔ ۲۹؍جنوری ۱۹۱۵ء نہیں۔ اس دن اخبار نہیں چھپا۔ لیکن یہ حوالہ ۲۹؍جون ۱۹۱۵ء کا ہے۔ (قادیانی مذہب ص۲۵۴ طبع اگست ۱۹۹۵ء) پر ملاحظہ کریں۔ (۱) حوالہ ہے۔ (۲) اس سے انکار کرنا حقائق سے انکار یا جہالت پر مبنی ہے۔ (۳) یہ ۲۹؍جون ۱۹۱۵ء کے اخبار میں ہے۔ جیسا کہ قادیانی مذہب کے ص۲۵۴ پر صراحت ہے۔ (۴) ''کہیں بھی نہیں۔'' یہ مرزا ناصر کی مہا بے ایمانی وسدا بہار کذب بیانی کا شہکار ہے۔ (۵) ''کہیں نہیں'' یہ حوالہ ہے۔ البتہ کہیں نہیں۔ ''ایمان'' مرزا ناصر کے قلب وجگر میں، حوالہ ہے۔ مرزا ناصر میں دیانت، صدق وایمان نہیں۔ نہ صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے نہ کھلتے۔ راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ ۲۹ر جنوری ۱۹۱۵ء کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: میں آپ سب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۲۹ر جنوری ۱۹۱۵ء کو اخبار ''الفضل'' چھپا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ۲۹ر جنوری ۱۹۱۵ء کو یہ حوالہ کسی اور ایشو (Issue) میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ کسی (Issue) میں نہیں ہے۔ یہ حوالہ ہی نہیں ہے۔ یہ بنایا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں اسی واسطے Verify کرا رہا ہوں۔ اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔ یا کسی اور جگہ ہو؟ یہ Misprint ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ کہیں بھی نہیں ہے۔ یہ کسی جگہ بھی نہیں ہے۔ یہ تھوڑے سے وقت میں، جب سے اخبار چھپا ہے۔ اس وقت سے تو ہم نے نہیں دیکھا۔ لیکن جو ہمارا ذہن ہے۔ جو ہماری تربیت ہے۔ میں کہتا ہوں......

[358] جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے۔ اسی واسطے تو اخبار کا آپ کو......

مرزا ناصر احمد: اور اخبار کا حوالہ دیا ہے۔ اس اخبار کا جو چھپا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں سمجھا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کہیں اور بھی نہیں ہے۔ کہیں اور بھی نہیں ہے۔ یہ فائل پڑا ہے۔ آپ اس میں سے ۲۹ کا نکال دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ۱۹۱۵ء میں ''الفضل'' چھپا ہی نہیں تھا؟

مرزا ناصر احمد: ۱۹۱۵ء میں ''الفضل'' تیسرے دن چھپتا تھا اور ۲۹ تاریخ نہ چھپنے کی تاریخ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا......

مرزا ناصر احمد: ''الفضل'' چھپتا تھا۔ ۲۹ تاریخ کو نہیں چھپتا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں......

مرزا ناصر احمد: روزانہ نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے عرض کیا کہ پہلے بھی جو تھا اس میں میں نے کہا ۲۶ اور ۲۹، Bi-weekly تو ان میں سے......

مرزا ناصر احمد: کہیں نہیں یہ حوالہ۔اس کے آگے پیچھے کوئی حوالہ ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ فائل پر آپ دیکھ لیں۔یہیں کہ ۲۹ کا نہیں ہے۔(اپنے وفد کے ایک رکن سے) دکھادو ناں۔تم دکھادو ناں، ۲۹ کا نہیں ہے(اٹارنی جنرل سے)نہیں، نہیں، دکھا دیتے ہیں آپ کو۔(اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکال دو، نکال دو۔ان کو خواہ مخواہ تکلیف ہوگی ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر وہ Verify کرلیں،انہوں نے Verify کرلیا ہوگا۔

[359] مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) ۲۹ کا صفحہ نکال لیں ناں۔(اٹارنی جنرل سے) یہ دیکھیں،یہ ۲۶ ہے جو ہم نے دیکھا ہے۔وہ تو نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی دیکھ لیا،ہاں،ہاں دیکھ لیا۔

مرزا ناصر احمد: آگے پیچھے دیکھ لیں سارے۔یہ جو ابن تیمیہ کا حوالہ،یہ ''کتاب الایمان'' صفحہ ۱۳۲،مطبوعہ مصر۔

جناب یحییٰ بختیار: کتاب الایمان؟

مرزا ناصر احمد: ''کتاب الایمان'' ۱۳۲، Page hundred and thirty-two مطبوعہ مصر۔یہ مصر میں چھپی ہوئی ہے۔یہ مختلف ممالک میں چھپی ہوئی ہے۔اس واسطے کا......

جناب یحییٰ بختیار: یہ سال کا ایڈیشن معلوم نہیں ہے آپ کو؟

مرزا ناصر احمد: نہ،نہ۔(اپنے وفد کے ایک رکن سے) کتاب ہے یہ؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ کس......کئی ایڈیشن ہوں گے ناں۔

مرزا ناصر احمد: مصری ایڈیشن ہے ناں،مطبوعہ مصر۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ بعض مرزا قادیانی کی کتابوں کے مختلف ایڈیشن ہیں۔اس سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: مطبوعہ مصر،ص ۱۳۲،اور اگر اس سے زیادہ تفصیل چاہئے تو ہمارے کیمپ میں ہے وہاں سے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی،کافی ہے۔اگر آگے کوئی ضرورت پڑی تو دیکھ لیں گے۔اب مرزا صاحب!اور تو کوئی حوالہ آپ کو میرے خیال میں میں نے نہیں دیا۔

مرزا ناصر احمد: ۲۶؍جنوری ۱۹۱۶ء......

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ **Verify** پھر کروں گا کہ کہاں سے میں نے پایا تھا۔

[360] مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔ اس میں یہ مضمون تھا کہ ''امت'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں **Verify** کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: ''ملت'' کا نہیں، نہیں ''امت'' کا جی۔ وہ تو بڑا واضح ہے، اس کا جواب تو۔ لیکن اصل مل جائے، ممکن ہے۔ وہاں کے الفاظ میں بھی غلطی ہو۔ اس واسطے میں نے عرض کی تھی بصد احترام کہ جو حوالہ یہاں پڑھ کر دیا جائے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جبھی تو ہم **Verify** کرا رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ **Misprint** ہو جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: **Repeat** ہوتا ہے بعض دفعہ کسی اخبار میں حوالہ دیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ کسی میگزین میں۔ تو ہم **Verify** کرنے کے بعد آپ سے **Clarification** مانگتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک مرزا صاحب! ''خطبہ الہامیہ'' (صفحہ ۱۷۱، خزائن ج ۱۶ ص ۲۵۹)، ایک **Quotation** ہے کہ:

''جو شخص مجھ میں اور نبی ﷺ میں فرق کرتا ہے۔ اس نے مجھے نہیں مانا اور نہ پہچانا۔''

یہ سوال میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ کیا یہ صحیح ہے یا ایسے ہی **Quotation** ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''من فرق بینی وبین المصطفی''

اس کے معنی یہ ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی۔ یہ **Quotation** ہے ان کی؟

مرزا ناصر احمد: یہ **Quotation** ہے۔ لیکن اس کے معنی صرف ہم بتا سکتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ میں اس کے متعلق پوچھ رہا ہوں......

[361] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، **Quotation** ہے یہ: ''من فرق بینی وبین المصطفی''

Mr.Yahya Bakhtiar: I am not volunteering to tell you what is meant......

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے اس کے مفہوم کا معلوم ہونے میں دلچسپی نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: آپ نے فرمایا کہ: ''میرا وجود ہی فنا ہو چکا ہے اور جو مجھ میں اور آپ میں فرق کرتا ہے۔ یعنی محمد ﷺ کے علاوہ میرا بھی کوئی وجود سمجھتا ہے، تو وہ غلطی پر ہے۔ میں تو نثار ہو گیا ہوں۔''

جناب یحییٰ بختیار: ''فنا فی الرسول؟''

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی ***Concept*** ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ آپ نے فرمایا:''وہ ہے۔ میں چیز کیا ہوں۔ پس فیصلہ یہی ہے۔'' اس کے معنی ہیں، یعنی آنحضرت ﷺ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کیونکہ ***Impression*** (تاثر) یہ پڑتا ہے مرزا صاحب! کہ ایک امتی نبی، نبی سے ***Superior*** (برتر) ہے، ***Equal*** (برابر) نہیں ہو سکتا۔ یہ ***Impression***......

مرزا ناصر احمد: یہ تو ***Equal*** تو نہیں، یہ تو سب کچھ ختم کر دینے کا دعویٰ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''فنا فی الرسول؟''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ تو بھری پڑی ہے آپ کی کتابیں۔ میں نے بتایا، اردو میں یہ کہا:''وہ ہے۔ میں چیز کیا ہوں۔ بس فیصلہ یہی ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: وہ ***Superior*** اپنے آپ کو نہیں سمجھتے وہ؟

[362] مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ***Equal*** نہیں سمجھتے؟

مرزا ناصر احمد: ''انا احقر الغلمان''

کہ غلام ہی نہیں اپنے آپ کو کہا، بلکہ حقیر ترین، غلاموں میں، محمد ﷺ کا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے، وہ تو آپ نے سنایا وہ۔ ***clarification*** کے لئے میں یہ......

(Interruption)

(قادیانیوں کی علیحدگی پسندگی)

Mr.Yahya Bakhtiar: ***Sir, I asked some question about the separatist tendency in ahmadis with regard to that there is a statement of Mirza Bashir-ud-din, Mahmud ahmad. Before I ask about this statement, there is an impresion that before the Independence, the stand of your jamaat was that you are a separate entity, you have nothing to do with Muslims, you are just like Christians or Parsees. but after independence, you have taken the stand that you are part of Muslims or Muslims Millat or Muslim nation. but befere that, I mean to say, if you know that and you can reply. With that background, I am reading out this......***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب میں آپ کے احمدیوں اندر علیحدگی پسند رجحانات کے بارے میں سوال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس سلسلہ میں مرزا بشیر الدین محمود کا ایک بیان ہے۔ قبل اس کے کہ میں اس بیان پر آپ سے پوچھوں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آزادی سے قبل آپ کی جماعت کا یہ تاثر تھا کہ آپ لوگ ایک علیحدہ وجود کے حامل ہیں اور مسلمانوں سے آپ کو کوئی سروکار نہیں یعنی آپ ایسے ہی ہیں جیسے عیسائی، پارسی ہوں۔ یہ آزادی کے بعد ہوا کہ آپ نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ آپ مسلمانوں کا یا مسلم ملت یا مسلم قوم کا ایک حصہ ہیں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو پتہ چل جائے کہ میں کیا سوال کرنے والا ہوں اور اس کو سامنے رکھ کر جواب دیں تو آپ کو میرے مفہوم کا پس منظر معلوم ہو گیا)

Mirza Nasir Ahmed: ***I do not know what you are referring to, because I have never......***

(مرزا ناصر احمد: مجھے کوئی علم نہیں کہ آپ کس بات پر اشارہ فرما رہے ہیں۔ میں نے یہ بات آپ سے کبھی نہیں سنی[1])

[1] کذب صریح اس کو کہتے ہیں۔

***Mr Yahya Bakhtiar:** There is an impression that before independence......*

(یحییٰ بختیار: آزادی سے قبل آپ علیحدہ وجود رکھتے تھے)

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے۔ آپ پڑھئے۔

***Mr Yahya Bakhtiar:** ....you said that you were a separate entity like Christian and Parsees......*

(جناب یحییٰ بختیار: عیسائیوں، پارسیوں کی طرح علیحدہ)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

[363]***Mr Yahya Bakhtiar:** .....But after independence you asserted that you were part of Muslim Nation, Muslim Millat, not before......*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن آزادی کے بعد آپ نے پرزور طور پر کہنا شروع کیا کہ آپ مسلم قوم کا ایک حصہ ہیں اور مسلم ملت کا)

***Mirza Nasir Ahmed:** Not before the declaration of Pakistan?......*

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

***Mirza Nasir Ahmad:** The creation of Pakistan?*

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! *Independence.....*

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

***Mr Yahya Bakhtiar:** About that time,47up to that time.*

(جناب یحییٰ بختیار: پاکستان کی آزادی کے اعلان سے قبل ۱۹۴۶ء، ۱۹۴۷ء کے لگ بھگ)

مرزا ناصر احمد: وہ جو ہاں کیا تھا، *Fight* کیا تھا مسلم لیگ اور پاکستان کا کیس......

***Mr Yahya Bakhtiar:** That was......*

***Mirza Nasir Ahmad:** .....Shoulder to shoulder with the Muslim League......*

(مرزا ناصر احمد: مسلم لیگ اور پاکستان کی لڑائی لڑی کندھے سے کندھا ملا کر)

Mr Yahya Bakhtiar: *That was after 3rd June,1947.*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن وہ ۳/جون ۱۹۴۷ء سے بعد کا قصہ ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Before the creation of Pakistan.* (مرزا ناصر احمد: لیکن پاکستان بننے سے پہلے)

Mr Yahya Bakhtiar: *Before the......*

(جناب یحییٰ بختیار: اعلان سے قبل)

Mirza Nasir Ahmad: *Before the creation of Pakistan.* (مرزا ناصر احمد: لیکن پاکستان کی تخلیق سے قبل)

Mr Yahya Bakhtiar: *Before the announcement. Before the announcement that Pakistan had to become a reality, was going to be established......put it that way......the 3rd June statement of 1947 I fully......*

(جناب یحییٰ بختیار: جبکہ پاکستان ایک حقیقت بن چکا تھا۔ قائم ہونے جا رہا تھا۔ یا یوں کہہ لیجئے ۳/جون ۱۹۴۷ء)

Mirza Nasir Ahmad: *I think the imagination is too far.* (مرزا ناصر احمد: یہ آپ کی قوت متخیلہ کی دور کی پرواز ہے)

[364]***Mr Yahya Bakhtiar:*** *No, but I think that this is an impression and therefore......*

(جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھتا ہوں یہی تاثر تھا)

Mirza Nasir Ahmad: *It might be an impression in some minds. Let us clarify it.*

(مرزا ناصر احمد: ایسا ہوگا کچھ کے دماغوں میں۔ اچھا وضاحت کریں)

Mr Yahya Bakhtiar: *Yes. This is a statement of Mirza Bashir-ud-Din Ahmed-"Al-Fazal" 13th November,*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا بشیر الدین کا ۱۳/نومبر ۱۹۴۶ء کا بیان) *1946*

Mirza Nasir Ahmad: Yes.

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں)

Mr Yahya Bakhtiar: This reads:

''میں نے اپنے نمائندہ کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں، عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں۔ جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہے، تم ایک مذہبی فرقہ ہو۔ اس پر میں نے کہا کہ پارسی عیسائی بھی تو مذہبی فرقے ہیں۔ جس طرح کہ ان کے حقوق علیحدہ تسلیم کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ہمارے بھی کئے جائیں۔ تم ایک پارسی پیش کردو۔ اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔''

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ اس کی ایک ہسٹری ہے لمبی......

Mr Yahya Bakhtiar: Before I conclude this, Sir, ...Because I want you to be in picture......there is also a paper "Impact" published in England, and you might have seen it......

(جناب یحییٰ بختیار: اس قول کے نقل کرنے سے قبل میں چاہتا ہوں کہ آپ پر پوری تصویر واضح ہو۔ ایک اخبار ہے بنام ''امپیکٹ'' انگلستان میں چھپا ہوا اور آپ نے اس کو دیکھا ہوگا)

مرزا ناصر احمد: کب چھپا؟

Mr Yahya Bakhtiar: 27th June 1974.

(جناب یحییٰ بختیار: ۲۷/جون ۱۹۷۴ء)

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، میرے علم میں نہیں۔ کون سا ہے یہ؟

Mr Yahya Bakhtiar: "Impact"

365

مرزا ناصر احمد: یہ ۱۹۷۳ء کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ۱۹۷۴ء کا۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۷۴ء۔ ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ربوہ ***Incident*** کے بعد کا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس میں سے جو ہے ناں جی:

"Two into one would not go."

آپ دیکھ لیں۔ نیچے پاکستان پر جو انہوں نے لکھا ہوا ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: *"Two into one would not go."* (مرزا ناصر احمد: دو ایک میں داخل نہیں ہو سکتے)

Mr Yahya Bakhtiar: *Now I would like to read this, Sir, so that......* (جناب یحییٰ بختیار: میں اس کو پڑھنا چاہتا ہوں)

I don't want to read part of it...... (مکمل طور پر)

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے......

Mr Yahya Bakhtiar: *"Impact" International, fornightly, 14th to 27th June, 1974.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ اخبار امپیکٹ بین الاقوامی اخبار ہے۔ ۱۴ تا ۲۷/جون ۱۹۷۴ء کا) یہ *Publish* ہوتا ہے......

Mirza Nasir Ahmad: *You would like...... whether I have a right to these views or not?*

(مرزا ناصر احمد: آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ میں ان کے خیالات سے متفق ہوں یا نہیں)

Mr Yahya Bakhtiar: *When I said that there is an impression, this is one of the impression, generally this impression, that before the Independence this was the stand of the Ahmadis. And here I would read......*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے پہلے کہا ہے کہ یہ ایک عام تاثر ہے کہ احمدیوں کا آزادی سے قبل یہ مؤقف تھا)

Mirza Nasir Ahmad: *Who is the writer?*

(مرزا ناصر احمد: یہ کہنے والا کون ہے؟)

Mr Yahya Bakhtiar: *I really do not know. But*

this is a magzine published.

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے نہیں معلوم لیکن یہ ایک میگزین میں شائع شدہ ہے)

[366]***Mirza Nasir Ahmad:*** *What is the standing of this publication?*(مرزا ناصر احمد: اس شائع شدہ اخبار کی کیا حیثیت ہے)

Mr Yahya Bakhtiar: *May be nothing at all, sir.*

(جناب یحییٰ بختیار: ممکن ہے کچھ بھی نہ ہو)

Mirza Nasir Ahmad: *Have we got anything to do with this?* (مرزا ناصر احمد: ہمارا اس سے کوئی تعلق ہے؟)

Mr Yahya Bakhtiar: *No, no, you have got nothing to do with it. I don't know. I do not say that you have anything to do or it is your publication or it is authoritative pronouncement of Ahmadiyya jammat. it is one of the magazines, published in England, which has reported that press conference of Ch.Zafarulla Khan and what happened in Pakistan. So I read that:*

"Pakisatan's Qadianis or Ahmadis problem and the recent trouble surrounding it revolves around the interesting question whether the Qadianis should he regarded as a non-Muslim minority in a Muslim society or a Muslim minority in a non-Muslim society, for such is the fundamental and mutually exclusive nature of the differences that by no stretch of argument can the two be forced together under one Muslim label. The matter involved no complicated theology as Sir Zafarulla, a prominent leader of the Ahmadiyya moment......"

(جناب یحییٰ بختیار: کچھ بھی نہیں آپ کو اس سے کیا لینا۔ ہمیں تو انہیں کہنا ہے کہ

آپ کا اس سے کچھ مطلب ہے نہ ہمیں یہ کہنا ہے کہ یہ آپ کا کوئی شائع کردہ ہے اور نہ یہ احمدیوں کا باضابطہ با اختیار کوئی اعلان ہے۔ یہ تو ایک رسالہ ہے۔ انگلستان میں چھپا ہوا۔ اس نے چودھری ظفراللہ خان کی ایک پریس کانفرنس پر رپورٹ دی ہے اور یہ بتایا ہے کہ پاکستان میں کیا کچھ ہوا۔ اب میں پڑھتا ہوں: ''پاکستان کا قادیانی اور احمدی پر مسئلہ اور حالیہ اس سے متعلق گڑ بڑ دراصل اس دلچسپ سوال کے محور پر گھومتی ہے کہ کیا قادیانیوں (کو) مسلم معاشرے میں ایک غیر مسلم اقلیت تصور کیا جائے یا ایک مسلم اقلیت کسی غیر مسلم معاشرے میں۔ کیونکہ اس نوعیت کے زبردست بنیادی اختلافات اور ایک دوسرے کے درمیان اس طرح کی مخصوص عدم مشابہت ہے کہ بحث و تمحیص کو چاہے کس قدر طول دیں۔ پھر بھی ایک مسلم شناختی نشان کے اندر دونوں کو جبراً داخل نہیں کیا جا سکتا۔ نفس معاملہ کوئی دینیاتی الجھاؤ کے باعث نہیں ہے۔ جیسا کہ سر ظفراللہ خان جو احمدی تحریک کے سرکردہ لیڈر ہیں......

مرزا ناصر احمد: یہ جو حصہ ہے، یہ لکھنے والے کی اپنی رائے ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ میں یہ بتا رہا ہوں، اس لئے میں سارا پڑھ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب ہے......

***Mr Yahya Bakhtiar:** I do not want to read a portion of it......*

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف ایک حصہ پڑھ کر سنانا نہیں چاہتا)

مرزا ناصر احمد: چودھری ظفراللہ خان صاحب نے نہیں کہا۔

***Mr Yahya Bakhtiar:** I do not want to read a portion of it because that would create misunderstanding.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف ایک حصہ پڑھ کر سنانا نہیں چاہتا کیونکہ اس سے فہم میں غلطی پیدا ہوگی)

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

[367]***Mr. Yahya Bakhtiar:** Only one part of it I am concerned with, but I am reading it so that there may be no misunderstanding:*

"......The matter involved no complicated theolegy as

Sir Zafarulla, a prominent Leader of the Amadiyya movement, explained last week to the press in London, they regarded Muhammad (peace be upon him) as only the last law bearing Prophet and held Mirza Ghulam Ahmed as a prophet raised in divine Command and in fulfilment of the prophecies in regard to the advent of Messiah. (This is Choudhry Sahib's quotation) But, as he admitted, Muslims believe that there is to be no kind of Prophet after Muhammad, the question boils down to this that Mirza Ghulam Ahmad was either of the two: a true Prophet or false Prophet. His prophethood being the basis of those who believe in Mirza Ghulam ahmad, the Qadianis, and those who deny the Muslims obviously do not belong to a single category of faith. Understandably, from the Qadianis viewpoint too, those who do not believe in Mirza Ghulam Ahmad and his message are Kafirs. "It is obligatory on us to consider non-Ahmadi a non-Muslim and not to offer prayers behind them because we consider them repudiators of one of the Prophet of Allah", I containue the quotation, "The child of a non-Ahmadi is also a non-Ahmadi and we should not offer prayers even for him. Hazrat Massih-e-Maood Mirza Ghulam Ahmad has expressed strong resenment against an Ahmadi who would give his daughter in marriage to a non-Ahmadi."

"Anwer-e, Khilafat"Mirza Bashir-ud-Din Mahmud Ahmad, Khalifa-i-Qadian, Pages 89-84). When the Pakistan

founder Quaid-e-Azam Muhammad Ali jinnah, died, Sir Zafarulla then Pakistan's Foreign Minister, stood aside and did not join the funeral prayers. A year before Pakistan's independence......"

Now, Mirza Sahib, here comes with quotation which I just read:

"A year before Pakistan's independence, (quotation starts) I sent word through a representative of mine to a highly responsible British Officer to the effect that our rights too should be recognized like parsees and Christians. The officer thereupon said, "They are minorities while you are a religious sect." I said, "Our seperate rights should be recognized just as theirs have been recognized For every one Parsi... I would porduce two Ahmadis."

368

And this is... I shall give the date 13-11-1946.

"This was Mirza Bashir-ud-din Mahmud, the head of the Quadiani Community and the probable emissary was Sir Zafrullah. At the time of independence and demarcation of boundaries the Quadianis submitted a representation as a group separate from Muslims. This had the effect of decreasing the proportion of the Muslim's population in some marginal areas in the Punjab and on consequent award to India' Gurdaspur was given to India to India to enable her to link with Kashmir. The Qadianis insistence on being treated as a part of the main body of Islam was, therefore, oppossed to Pakistan's position. Very early on, the

Qadianis leadership exhorted its followers to convert the small population of Baluchistan and be in a position to call at least one province our own and to join the armed forces. The subsequent Qadiani's acquisition of very powerful position in business and in industry, civil and military has aroused fears of an eventual Qadiani take over of Pakistan. Many allege a Qadiani role in the break up of Pakistan. Suggestions to this effect were made even in the correspondence column of Bangladesh Observer. Given this background the recent eruption of widespread desturbance should come as no surprise, but it is deplorable too. The Muslims allege the Qadianis behave violently, arrogantly, provacatively. But the Muslim's own obligation to behave just is uniliteral one. In fact by their propensity to get provoked and hysterical they have permitted the unscrupulous to exploit the situation to their ends. Whether this is happening now is difficult to say 'yet'. However, the basic problem which remains unresolved is that of the Qadianis minority status. Everything may not be so Islamic in Pakistan but she definitely has an exemplary record of fair treatment of her minorities, Parsis, Christians, Hindus and Jews and the Qadianis once accorded a constitutional right and safeguard as a minority [369] *should hope to line in peace and amity. The fact that they have come to occupy key positions in the country's econoimic, political and military life shows that there is no anti-Qadiani hostility or*

discrimination as such. But complication is caused by the desire to over reach both economically and politically. While a high Court judge is already enquiring into the trouble, Sir Zafrullah Khan's attempt to involve the Human Rights Commission and other international agencies and desclosure that they have approached the American State Department and the British Foreign office was bound only to create more misgivings."

I just wanted that one portion, Sir, but that.....

(جناب یحییٰ بختیار: صرف ایک حصہ سے مجھے تعلق ہے۔ میں اس لئے پڑھ کر سنا رہا ہوں تا کہ فہم میں غلطی نہ پیدا ہو جائے۔

''نفس معاملہ کوئی دینیاتی الجھاؤ کے باعث نہیں ہے۔ جیسا کہ سر ظفر اللہ خان نے جو احمدی تحریک کے سرکردہ ہیں۔ گذشتہ ہفتہ لندن میں پریس کو واضح کیا۔ وہ (احمدی) محمد ﷺ کو آخری شریعت لانے والا نبی تصور کرتے ہیں۔ مگر مرزا غلام احمد کو سمجھتے ہیں کہ وہ ایک نبی ہے۔ جو مامور من اللہ ہے اور نزول مسیح کے بارے میں ایک نبوت کی ایک پیشین گوئی کی تعمیل ہے۔ یہ چوہدری صاحب کا قول ہے۔ لیکن انہوں نے تسلیم کیا کہ مسلمان یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ محمد (ﷺ) کے بعد کسی قسم کا بھی نبی نہیں ہے۔ تو تمام قضیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد دو شخصیتوں میں سے ایک تھا۔ یا تو ایک سچا نبی یا ایک جھوٹا نبی۔ تو مرزا غلام احمد کی نبوت بے بنیاد ہے۔ جو قادیانی عقیدہ رکھتے ہیں اور جو قادیانی انکار کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا وہ ظاہر ہے کہ اسلامی اعتقاد کی واحد قسم سے تعلق نہیں رکھتے تو قادیانی نقطۂ نظر سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جو شخص مرزا غلام احمد اور اس کے پیغام میں یقین نہیں رکھتا وہ ان کی نظر میں کافر ہیں۔ اس لئے غیر احمدیوں کو غیر مسلم سمجھنا فرض ہے اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیونکہ ہم (احمدی) ان کو (مسلمان کو) اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی کے منکر سمجھتے ہیں۔'' یہ ایک قول ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے۔ ''غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہے اور اس لئے بھی ہم کبھی جنازہ نہ پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد نے سخت برا ماننے کا اظہار کیا ہے۔ اس احمدی کے لئے جو اپنی بیٹی غیر احمدی کو شادی میں دے دے۔''

انوار خلافت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان ص ۸۹ اور ۸۴۔ جب بانی پاکستان

قائداعظم محمد علی جناح نے انتقال کیا تو سر ظفر اللہ خاں جو ان دنوں وزیر خارجہ تھے علیحدہ کھڑے رہے اور نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی۔

اب مرزا صاحب! یہ ہے وہ اقتباس جو میں ابھی پڑھتا ہوں: ''پاکستان کی آزادی سے ایک سال قبل (قول جاری ہو چکا ہے) ایک سال قبل میں نے اپنے ایک نمائندے کے ذریعہ ایک انتہائی ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسی اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کیئے جائیں۔ جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو ایک مذہبی فرقہ ہیں۔ اس پر میں نے کہا پارسی، عیسائی مذہبی فرقے ہیں۔ جس طرح ان کے حقوق کو علیحدہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اس طرح ہمارے بھی کئے جائیں۔ تم ایک پارسی پیش کرتے رہو میں اس کے مقابلہ میں دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔

اور اس میں تاریخ بھی دی ہوئی ہے۔ ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء۔

'' یہ تھے مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی فرقے کے سربراہ اور غالباً سر ظفر اللہ خاں نمائندے بوقت آزادی اور سرحدوں کی حد بندی کے وقت قادیانیوں نے ایک عرضداشت پیش کی کہ وہ مسلمانوں سے الگ ایک جماعت ہیں۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ پنجاب کے کنارے کے علاقوں میں مسلمان آبادی کا تناسب گھٹ گیا اور بالآخر ایوارڈ (فیصلے) میں گورداسپور ہندوستان کو دے دیا گیا۔ تا کہ وہ کشمیر سے تعلق رکھ سکے تو قادیانیوں کا اصرار کہ ان کو اسلام کی بڑی جمعیت کا حصہ تصور کیا جائے۔ پاکستان کی پوزیشن سے متخالف ہے۔ بہت شروع میں قادیانی قیادت نے اپنے پیروؤں کو تاکیداً نصیحت کی کہ صوبہ بلوچستان کی چھوٹی سی آبادی کو تبدیلی مذہب کے ذریعہ کم از کم ایک صوبہ کو اپنا کہہ سکیں اور مسلم افواج میں داخل ہو جائیں۔ بعد ازیں قادیانیوں کا بزنس اور انڈسٹری میں زبردست طاقتور پوزیشن حاصل کرنا۔ سول انتظامیہ اور فوج میں قوت کے حصول سے خطرات پیدا کر دیئے کہ کہیں بالآخر پاکستان پر قبضہ نہ کر لیں (کچھ الفاظ یہاں ٹیپ پر صاف نہیں ہیں) بہت سے لوگ پاکستان کے ٹوٹنے میں قادیانی کردار کا ذکر کرتے ہیں۔ اس نوعیت کے اشارات اخبار بنگلہ دیش آبزور میں مراسلات کے کالم میں ملتے ہیں۔ اس پس منظر میں دور دور حالیہ گڑبڑ کا پھوٹ پڑنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اگرچہ بہت قابل مذمت ہے۔ مسلمان الزام دیتے ہیں کہ قادیانی لوگ بہت مغرور متشدد اور اشتعال انگیز رویہ اختیار کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا اپنا یہ احساس ذمہ داری کہ وہ اپنی طرف سے منصفانہ طور اختیار کریں۔ یک طرفہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ بھی ہے کہ اشتعال میں آکر ان کے مغلوب الغضب ہو جانے سے بددیانت اشخاص کو موقعہ فراہم ہو جاتا ہے کہ وہ صورتحال کو اپنے مفاد میں لا کر ناجائز کام کریں۔ کیا سر دست یہ سب ہو رہا

ہے۔ ہاں میں جواب نہیں دے سکتا۔ بہرحال بنیادی مسئلہ جو لاینحل ہے وہ قادیانیوں کی اقلیتی حیثیت کا ہے۔ پاکستان میں ان کے ساتھ سلوک اگرچہ اس قدر اسلامی نہیں ہے۔ لیکن یقیناً پاکستان کا اقلیتوں کے ساتھ سلوک مثالی ہے۔ یعنی پارسیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور یہودیوں کے ساتھ اور اگر قادیانیوں کو بحیثیت اقلیت دستوری تحفظ حاصل ہوگیا تو ان کو سکون اور باہمی ارتباط کی رہائش حاصل ہو جائے گی۔ یہ امر واقعہ کے ان کو ملک کی اقتصادی سیاسی اور عسکری شعبہ جات زندگی میں ایک مقام حاصل ہوگیا ہے۔ اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف کوئی ناروا امتیاز یا معاندانہ جارحیت فی نفسہ نہیں ہے۔ پیچیدگی پیدا ہونے کی وجہ ان کی سیاسی اور اقتصادی امور میں حد سے زیادہ نکل جانے والی خواہش ہے۔ ہائی کورٹ کے ایک جج اس گڑبڑ کی تفتیش کر رہے ہیں۔ مگر سر ظفر اللہ خاں کی اس کوشش سے مزید بے اعتمادی پیدا ہو جائے گی کہ وہ انسانی حقوق کمیشن اور دیگر بین الاقوامی اداروں کی وساطت سے امریکہ اور برطانیہ کی وزارت خارجہ تک رسائی کر رہے ہیں۔" اقتباس ختم ہوا۔ میں اسی حصہ کو سنانا چاہتا تھا)

Mirza Nasir Ahmad: ***The source of this article ....***

(مرزا ناصر احمد: اس مضمون کا ماخذ......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***These are the views of....***

(جناب یحییٰ بختیار: یہ خیالات ہیں......)

Mirza Nasir Ahmad: ***.... is the one who is well-versed in spreading the false allegation against Jamaat-i-Ahmadiyah.***

(مرزا ناصر احمد: جو بھی شخص ہو بہرحال وہ جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹے الزامات پھیلانے میں خوب ماہر ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I am not saying that he is a truthful person or false person. I have just said that these are the views. He has reported the press conference and he says that this is the stand of the Ahmadis.....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ وہ شخص سچا ہے یا جھوٹا۔ میں نے تو یہ صرف کہا ہے کہ یہ اس کے خیالات ہیں۔ پریس کانفرنس میں وہ رپورٹر تھا اور اس نے بتایا کہ

احمدیوں کا یہ موقف ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, no. These are not the views expressed by Ch. Zafrullah Khan.*

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں۔ چوہدری ظفر اللہ نے ان خیالات کا اظہار نہیں کیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, I have said these are his views and comments on Ch. Zafar Sahib's press conference or whatever Chaudhry Sahib has said in the press conference.*

(جناب یحییٰ بختیار: ہرگز نہیں۔ یہ خیالات اور تبصرے چوہدری ظفر اللہ خان کی پریس کانفرنس کے ہیں یا جو کچھ بھی چوہدری ظفر اللہ خاں نے پریس کانفرنس میں کہا)

Mirza Nasir Ahmad: *The views expressed in this article have no association, no correlation with the expressions of Ch. Zafrullah Khan.*

(مرزا ناصر احمد: جو نقطۂ نظر اس مضمون میں بیان کیا گیا ہے۔اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔کوئی جوڑ نہیں ہے۔چوہدری ظفر اللہ خان کی تشریحات سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I do not say that these are his comments. Whether the....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں تو یہ نہیں کہتا کہ یہ ان کے خیالات ہیں......)

[370]***Mirza Nasir Ahmad:*** *These are not the comments on the....* (مرزا ناصر احمد: یہ تبصرے ہیں بیان پر)

Mr. Yahya Bakhtiar: *....Statements or anything, whether it is a fair comment or unfair comment, that is different....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں بھی یہی کہہ رہا ہوں۔غلط ہے یا صحیح یہ دوسری بات ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, it is not a comment because what portion of the Press Conference the comment*

is connected with?

(مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یہ تبصرہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ پریس کانفرنس کے کس حصہ سے یہ تبصرہ متعلق ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Relating to the story what the trouble is about.***

(جناب یحییٰ بختیار: وہ شخص یہ بتا رہا ہے کہ یہ گڑبڑ ہے کیا)

Mirza Nasir Ahmad: ***He is talking of the Press Conference, he is talking of so many other things, and those are not inter related.***

(مرزا ناصر احمد: وہ پریس کانفرنس کی بات کر رہا ہے اور درمیان میں بہت سی غیر متعلق باتیں لا کر کہہ رہا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But the one thing which I wanted to ask you is that here is an impression that, at the time of Independence or immediately before that, the stand of the Ahmadiya Jamaat was that they are separate just like Parsees, and after that....***

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا تھا کہ یہاں ایک یہ تأثر ہے کہ بوقت آزادی یا آزادی سے کچھ عرصہ قبل احمدیہ جماعت کا یہ مؤقف تھا کہ وہ علیحدہ ہیں جیسے پارسی وغیرہ)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, no, absolutely wrong stand.*** (مرزا ناصر احمد: یہ قطعی غلط بات ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***So, will you please explain this statement of Mirza Sahib which I have just read out 13th January, 1946?***

(جناب یحییٰ بختیار: تو پھر آپ مہربانی فرما کر مرزا صاحب کا ۱۳ر جنوری ۱۹۴۶ء کے اس بیان کی وضاحت کریں)

مرزا ناصر احمد: وہ تو میں دیکھوں گا، چیک کروں گا۔ پتہ نہیں ہے بھی یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں دیکھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں نوٹ ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کونسا نوٹ کیا اخبار؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا بشیر الدین محمود......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ اخبار دیکھ کے تو......

[371] جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھ لیجئے ۱۳؍جنوری ۱۹۴۶ء کا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہمیں دے دیں فائل۔ شاید ضرورت پڑ جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: کون سا؟

مرزا ناصر احمد: وہ رابطہ عالم اسلامی والا بھی آپ نے دینا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ لائے ہیں۔ دیں گے آپ کو۔

Sir, now I go to another subject.

What is the concept or meaning, according to you, of Massih-e- maood (مسیح موعود)? Because this is something which requires explanation, because I have some idea that it is عیسیٰ علیہ السلام reincrnate or some such thing; but we want to be very clear on this.

(اب جناب! میں دوسرے مضمون پر آتا ہوں۔ آپ کی نظر میں مسیح موعود کے کیا معنی ہیں اور اس کا ذہن میں کیا تصور ہے۔ کیونکہ یہ تشریح طلب ہے۔ مجھے کچھ یہ خیال ہے کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرا جنم ہے یا اسی قسم کی کوئی چیز اور ہم اس معاملہ میں بہت صاف معلوم کرنا چاہتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: یہ بھی بعض حلقوں میں تاثر پیدا ہو گیا کہ شاید ہم یہ ایمان لاتے ہیں کہ مسیح ناصری کی روح اس وجود میں آ گئی غلط ہے۔ ہم ارواح کے جسم بدلنے کے...... جو ہندوؤں کا عقیدہ ہے...... نہ صرف یہ کہ اس پر ایمان نہیں لاتے بلکہ اتنا سخت criticism اس پر، اتنی سخت تنقید بانی سلسلہ کی کتب میں پائی جاتی ہے کہ وہ...... اس مسئلے کو، ہندوؤں کے، بالکل نامعقول ثابت کر دیا ہے۔ یہ تو یہی چیز ہے۔

نمبر(۲) یہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسیح آخری زمانے میں نازل ہوں گے۔ اس امت کے اور جس طرح اس سے پہلے یہود میں یہ کہا گیا تھا کہ عیسیٰ کے آنے سے پہلے...... ایلیا نبی

آ ئے گا تو اس میں وہ جھگڑا پڑ گیا۔ وہ لمبی تفصیل ہے۔ وہ ڈسکشن ہوئی ہے تو حضرت مسیح نے کہا کہ خود نہیں آنا تھا۔ بلکہ اس کے...... ''اخلاق سے'' اس کی طبیعت سے، اس کی روح سے اس لئے (ملتے) جلتے خواص لے کر کسی اور نے آنا تھا اور یہ آ گئے۔ یہ چونکہ پہلے بھی دھوکہ ہوا تھا۔ اس واسطے امت مسلمہ میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ انہوں نے ہی آنا ہے۔ آسمان پر بیٹھے ہیں اور انہوں نے آنا ہے۔ اب[372] حدیث نے بڑی وضاحت سے بتایا ہے کہ یہ دو مختلف وجود ہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کو مسیح موسیٰ کی شکل بھی دکھائی گئی۔ کشف میں اور مسیح موعود کی شکل بھی دکھائی گئی اور آپ ﷺ نے ریکارڈ کیا ہے اسے ہماری احادیث نے اور اس میں ان کی رنگت مختلف، ان کے فیچرز مختلف، ان کے بال مختلف اور وہ دونوں بالکل علیحدہ علیحدہ جو ہیں وہ ان کی بتائی گئی۔

اس کے متعلق بیسیوں اور ایسے حوالے اور قرائن ہیں جو ہمیں بتاتے ہیں کہ آنے والا پہلا نہیں ہے مسیح۔ مسیح موسیٰ نے دوبارہ نازل نہیں ہونا ہے۔ بلکہ اس کی خو بو رکھنے والا ایک شخص پیدا ہوگا۔ اس زمانے میں پیدا ہوگا جب دنیا اسلام پر بڑا زبردست حملہ کر رہی ہوگی اور اسلام کی اسلامی تعلیم، شریعت قرآنی کے حسن اور اس کی احسان کی طاقتیں جو ہیں۔ ان کے ذریعہ سے نوع انسانی کے دل محمد ﷺ کے لئے جیتے جائیں گے اور قرآن کریم...... اس کے ذریعے سے لوگوں پر یہ واضح ہوگا کہ قرآن کریم اتنے زبردست دلائل اور اس قدر عظیم حجج قاطع اپنے اندر رکھتا ہے اور اس قدر حسن اور خوبی اور عظمت اور شان ہے۔ اس تعلیم کے اندر کہ اس کو کسی ظاہری مادی طاقت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ جب اس کی تعلیم کو لوگوں کے سامنے رکھا جائے تو اسے صحیح تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ میں نے پچھلے سال اپنے دورہ میں ایک پریس کانفرنس میں ان کو یہ بتایا کہ دیکھو اسلام کی تعلیم انسان اور انسان کے درمیان اس قسم کا تعلق پیار اور محبت پیدا کرتی ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب اور دنیا کا کوئی اور ازم ایسا نہیں کرتا۔ تو میں گواہی دیتا ہوں کہ ان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ ایک جگہ پر مجھ سے یہ سوال کیا گیا کہ جب اتنی عظیم تعلیم ہے اسلام کی تو ہماری عوام تک پہنچانے کا آپ نے کیا انتظام کیا؟ تو بتایا یہ غلبہ کیا تھا کہ ایک مسیح کی خو بو میں، امن کے ساتھ، صلح کے ساتھ، آشتی کے ساتھ، پیار کے ساتھ، بے لوث خدمت کے ساتھ، ہمدردی کے ساتھ، ایک ایسی پاک فضا اسلام کی، اسلامی تعلیم کے مطابق، قرآن کریم کی شریعت کے مطابق وہ پیدا کرے گا اور اس وقت نوع انسانی...... یہ پیشین گوئی ہے...... کہ ایک امت بنا دی جائے گی۔ یعنی سارے[373] عیسائی جو ہیں۔ سارے دوسرے مذاہب والے جو آج کل ہو گئے۔ وہ سب اسلام کی طرف مائل ہوں گے اور مسلمان ہو جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال جو تھا مرزا صاحب! یہ تھا کہ Reincarnation کا......

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، Reincarnation کا کوئی آئیڈیا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر آپ نے یہ کہا کہ ان کی خو بو رکھنے والا......

مرزا ناصر احمد: خُو بُو رکھنے والا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Attributes....

(جناب یحییٰ بختیار: اس کی صفات)

مرزا ناصر احمد: بعض نمایاں چیزیں ہیں مسیح ناصری میں۔ ان نمایاں خصوصیات کا حامل ہوگا مسیح محمدی بھی صلوٰۃ اللہ علیہ۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ ان کی خوبیاں ہوں گی تو اس لئے تو مجھے کچھ تعجب ہوتا ہے کہ بعض جگہ ایسا لکھا ہوا ہے، مرزا قادیانی کی کتابوں میں کہ: "مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ، پیو، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔"

Is it there or not? Was this his view about Jesus Christ or Essa- ibn-e-Mariam?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں ان کا یہ خیال تھا یا نہ تھا؟)

Mirza Nasir Ahmad: It is not his assertion about him.

(مرزا ناصر احمد: ان کے بارے میں انہوں نے نہیں کہا)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, it is, Sir, reported....

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ان کی طرف منسوب بیان ہے......)

Mirza Nasir Ahmad: What he did assert was that.

(مرزا ناصر احمد: انہوں نے جو بیان کیا ہے وہ انجیل میں ہے)

انجیل جب ہم پڑھتے ہیں تو تم لوگوں نے ظالمانہ طور پر اپنے مسیح پر یہ الزام لگایا جن کا یہاں ذکر ہے۔ آپ نے نہیں الزام لگائے انجیل کے الزاموں کو دہرایا ہے۔

[374] جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں جی۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ تو آگے پیچھے دیکھیں گے تو پتہ لگے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی لئے تو Clarification ضروری ہے نا جی کہ مسیح علیہ السلام......

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت)

مرزا ناصر احمد: یہ آپ حوالہ دے دیجئے۔ اگر یہاں ہوئی کتاب تو ابھی دیکھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: (مکتوبات احمدیہ حصہ سوم ص۲۳،۲۴)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔ کون سی کتاب؟

جناب یحییٰ بختیار: ''مکتوبات احمدیہ۔''

مرزا ناصر احمد: مکتوبات احمدیہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ، پیو، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔'' (مکتوبات احمدیہ حصہ سوم ص۲۳،۲۴)

مرزا ناصر احمد: جی۔ یہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر آگے وہ کہتے ہیں: ''آپ کا (عیسیٰ علیہ السلام کا) خاندان نہایت پاک ومطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔''

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ میں نے بتایا کہ میں یہ......

جناب یحییٰ بختیار: جی آپ Verify کر لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: Verify کر کے......

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کو حوالے دے رہا ہوں نا جی اس کے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ اس کا کون سا حوالہ ہے؟

[375] جناب یحییٰ بختیار: ''تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

مرزا ناصر احمد: جی۔ انجیل کا حوالہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ آپ، ساتھ ہی انجیل کے حوالے جو آپ کہتے ہیں کہ عیسائیوں نے ان پر یہ الزامات لگائے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ہم انجیل کے حوالے......

جناب یحییٰ بختیار: جی وہ بھی آپ...... یہ بھی آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، انجیل کے حوالے یہاں بتائیں گے۔ جو کہا اپنی طرف سے وہ بھی بتائیں گے مسیح کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: Yes پوزیشن Clarify کرنے کے لئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ میرے ان کے Atributes جو ہیں اور پھر ساتھ یہ......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس سے اگلا حوالہ ہے یہ: ''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا......'' (ست بچن ص۱۲۹ حاشیہ، خزائن ج۱۰ ص۲۹۶)

Now, this is a very authentic.... (یہ ایک مستند ہے)

مرزا ناصر احمد: یسوع؟

[376] جناب یحییٰ بختیار: یسوع۔

مرزا ناصر احمد: یسوع؟

جناب یحییٰ بختیار: یسوع۔

مرزا ناصر احمد: مسیح نہیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Whether he is the same person or not, that is for you to tell.

(جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ انہی کے متعلق ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: No, no, no. I mean.

میرا مطلب ہے کہ ''یسوع'' سے ہی پتہ لگ رہا ہے کہ جو انجیل کا محاورہ ہے۔ وہ انہوں نے استعمال نہیں کیا۔ پادریوں نے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، Explain کریں گے۔ جو الفاظ ان کے ہیں: ''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چال چلن، نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا بدنتیجہ ہے۔'' (ست بچن ص۱۲۹ حاشیہ، خزائن ج۱۰ ص۲۹۶)

Now here it has nothing to do with Bible, in my....

(اس جملہ کا بائبل سے کوئی تعلق نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *Oh, yes, it is. Every word....*

(مرزا ناصر احمد: ہاں ہے، ہر لفظ اس کا......)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا......''

I mean he is concluding, he is coming to this conclusion. (وہ نتیجہ بیان کر رہے ہیں۔ وہ اس کا آخری فیصلہ دے رہے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no.*

یہ انجیل سے ہم ثابت کریں گے۔ یہاں بتا دیں گے۔ ہر ایک کی خدمت میں عرض کر دیں گے۔ ہر ایک کو پتہ لگ جائے گا۔

[377] جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے جی مرزا صاحب فرماتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ وہی حوالہ ہے؟ (ریفرنس)؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ اور ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ کون سا ہے؟ ''انجام آتھم''؟

جناب یحییٰ بختیار: ''ست بچن۔''

مرزا ناصر احمد: نہ، پہلا تھا ''انجام آتھم'' کا؟

جناب یحییٰ بختیار: ''انجام آتھم'' کا تو میں نے آپ کو......

مرزا ناصر احمد: ابھی بتایا ہے آپ نے (انجام آتھم سے، حاشیہ ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

جناب یحییٰ بختیار: حاشیہ ص ۷۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو پہلے آ گیا۔ اب یہ تیسرا ''ست بچن'' کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی یہ تیسرا۔ کہتا ہے: ''آپ کو (یعنی حضرت عیسیٰ کو)......''

بریکٹ میں یہ ہے۔ ''یسوع'' نہیں ہے۔ یہاں لکھا ہوا ہے: ''آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی......اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی کے وعظ کو، جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب ''طالمود'' سے چرا کر لکھا ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵، ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹، ۲۹۰)

Is it in Bible somewhere? (کیا یہ بائبل میں ہیں؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** It is in there literature.*

(مرزا ناصر احمد: یہ ان کے لٹریچر میں ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** In the Christian literature?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا عیسائی لٹریچر میں؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** In the Christian literature.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Christ used to tell lies and stole the sermon of the Mount from Talmud?*

[378] ***Mirza Nasir Ahmad:** We will prove every....*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am just saying this.*

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بھئی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں تو اس لئے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I want to put every thing to you so that there is no misunderstanding.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں ہر بات آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ تاکہ آئندہ کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو)

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ٹھیک ہے۔ جزاک اللہ۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب یحییٰ بختیار: (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: فرماتے ہیں جی کہ: ''آپ کے (حضرت عیسیٰ کے) ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے کچھ نہیں تھا۔''

مرزا ناصر احمد: جی، اس کا حوالہ؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ہے ''ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱'' وہی Page اس کا بھی ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''(حضرت عیسیٰ کا) میلان کنجریوں سے ان کی صحبت بھی شاید

اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص ۲۹۱)

’’انجام آتھم‘‘ متی کی انجیل، یہاں پھر وہ refer کر رہے ہیں، انجیل کو۔

مرزا ناصر احمد: ہر جگہ وہی ہے۔

[379] جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ تو آپ نے کہا نا۔ میں آپ کو آگے بھی کہتا ہوں، سناتا ہوں کہ: ’’متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے۔ بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔‘‘

پھر ہاں: ’’آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات پر غصہ آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے۔ افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص ۲۸۹)

مرزا ناصر احمد: یہ پہلے بھی آ گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں دوسری جگہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ہے Page بقیہ ضمیمہ رسالہ (انجام آتھم ص ۵ بقیہ حاشیہ)

May be they requoted again.

تو یہ تو آپ Agree کریں گے کہ ایک نبی ان خوبیوں کا حامل نہیں ہو سکتا۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ Agree کرتا ہوں کہ جھوٹے......

ایک نبی ان خوبیوں کا حامل نہیں ہو سکتا اور محض افتراء اور بہتان سے انجیل نے حضرت مسیح علیہ السلام پر یہ الزامات لگائے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ تعجب یہ تھا کہ آپ نے کہا تھا کہ......

مرزا ناصر احمد: کہ خوبو میں؟

[380] جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی......ہم پیار سے بات کرتے ہیں، کسی کے جذبات کو تکلیف نہیں دیتے۔

مرزا ناصر احمد: بالکل پیار سے بات۔ ان کے حوالے دے کے۔ کس ***Context*** میں؟ وہ جب میں بتاؤں گا اب نہیں بتاتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ٹھیک ہے۔

That is for you to explain, either on the point of explanation so that the position is clarified.

(اس کی تشریح کرنی ہے تاکہ پوزیشن واضح ہو)

مرزا ناصر احمد: بالکل۔ انشاءاللہ ایسی صاف ہوجائے گی کہ سب کو سمجھ میں آجائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہ چیزیں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہر جگہ وہ سب کے سامنے آرہی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، بڑا اچھا ہے۔ ہر بات صاف ہونی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

یہ تو انجیل میں نہیں ہے۔ یہ تو ان کا اپنا ہے۔

What is the meaning? (اس کا کیا معنی ہے؟)

مرزا ناصر احمد: یہ تو ان کی تقریر ہے ہی نہیں:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے[1]

غلام احمد ہے نہیں ہے۔

[381] جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی "غلام احمد"

مرزا ناصر احمد: "غلام احمد" اضافت کے ساتھ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے۔ یہ یعنی یہ انہی کا شعر ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ احمد کا غلام۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی احمد کا غلام، ایک امتی۔

مرزا ناصر احمد: احمد کا، نبی اکرم ﷺ سے فیوض حاصل کرنے والے کا مقام......

جناب یحییٰ بختیار: ایک امتی۔

مرزا ناصر احمد: ......موسیٰ علیہ السلام سے فیوض حاصل کرنے والے سے بالا ہے۔

---

[1] مرزا قادیانی کے اس شعر پر ہمارے استاذ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ یوں تظمین فرمایا کرتے تھے۔ ابن ملجم کے ذکر کو چھوڑو......اس سے بدتر غلام احمد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے، ایک امتی ہوگیا نا۔ آنحضرت ﷺ کا ایک امتی ہوا۔

مرزا ناصر احمد: آنحضرت ﷺ کے تو پتہ نہیں کتنے امتی انبیائے بنی اسرائیل سے آگے نکل گئے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں تو ان کا ذکر، مرزا غلام احمد صاحب کا، اپنی طرف نہیں ہے؟ ''اس سے بہتر غلام احمد ہے'' یعنی *He means himself?* (کیا اپنے سے ان کی مراد ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: He means himself.

(مرزا ناصر احمد: خود اپنے سے مراد ہے)

غلام احمد، احمد، احمد، محمد احمد۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I follow it.

مرزا ناصر احمد: یعنی آنحضرت ﷺ کا غلام۔

Mr. Yahya Bakhtiar: He claims that he is superior to Isa Ibne....?

(جناب یحییٰ بختیار: وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ (مرزا قادیانی) حضرت عیسیٰ سے عظیم تر......)

Mirza Nasir Ahmad: Because of Muhammad Sal- Allah-e- Alehi-wa- Salam.

(مرزا ناصر احمد: حضرت محمد ﷺ کی وجہ سے)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

[382] مرزا ناصر احمد: نبی اکرم ﷺ کے طفیل، آپ کے فیوض کے حصول کے نتیجہ میں جو آپ کے امتی ہیں۔ یہ وہ موسیٰ کی امت سے آگے ہیں۔

تیرے بڑھنے قدم آگے بڑھایا ہم نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ مگر کیا ایک کوئی امتی کسی ایک پیغمبر سے، جو حقیقی پیغمبر ہو، کیا اس سے بڑھ سکتا ہے؟ یہ یعنی *Clarification* کیجئے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو پھر دوسرا مسئلہ آ گیا نا۔

---

1 امتی، نبیوں سے افضل؟ ہے کوئی قادیانی کفر کا ٹھکانہ؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ جی نہ۔اسی لئے میں کہتا ہوں: ’’ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ و‘‘

مرزا ناصر احمد: میرا مطلب ہے کہ ایک مسئلہ ہے کہ کیا بانی سلسلہ احمدیہ نے مسیح موعود کی تحقیر یا تذلیل کی؟ وہ پہلے یہ چل رہا تھا۔تو میں نے آپ کو بتایا کہ میں ثابت کروں گا کہ نہیں اور یہ دوسرا سوال ہے۔تو اس کا میں بتادیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں،جی۔اس کے ساتھ میں یہ بھی دیکھیں کہ میں نے ابھی یہ مرزا قادیانی کا شعر سنایا کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

کئی اور شعر بھی ہیں:

اینك منم كه حسب بشارات آمدم عیسیٰ كجا است تابنهد پامنبرم

(ازالہ اوہام ص۱۵۸،خزائن ج ۳ص۱۸۰)

مرزا ناصر احمد: بڑی شان تھی محمد ﷺ کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،تو یہ بھی آپ Explain کریں کہ وہاں تو ’’غلام احمد‘‘نہیں کہہ رہے ہیں: ’’تابه نهد پابهمنبرم‘‘

[383] مرزا ناصر احمد: اس سے اگلے شعر کیا ہیں؟ شاید وہی Explain کردیں اسے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس تو یہی شعر نوٹ ہوا ہے۔جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں تو پھر اگلا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

ایک آواز......گردش مقام داد چوں برخلاف وعدہ بروں آیدازارم

قطعہ بند ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں،وہ آپ Explain کردیں کہ: ’’عیسیٰ كجا است به نهد پابهمنبرم‘‘

It is the same idea that I am superior or to Isa Aleh-is- Salam? This is the impression. And you will clarify.

مرزا ناصر احمد: نہیں جی،اس کے متعلق میں بتادوں گا اس کا Context دیکھ کر۔(اپنے وفد کے ایک رکن سے) چلیں جی،نوٹ کریں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی،یہ آپ دیکھ لیجئے۔اس کا Context دیکھ کر۔

ابھی آپ نے جی فرمایا......کل بھی اور محضر نامے میں بھی...... کہ کتنی آنحضرت ﷺ کے ساتھ عقیدت، پیار، محبت مرزا غلام احمد کا تھا:

And how much he is praise for him that is in Mahzar Nama in writing.

اور بعض لوگ جو ہیں جو Interpretation وہ محمد ﷺ کی کرتے ہیں۔ آپ ان سے آپ Agree نہیں کرتے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں ایک جگہ یہ آیا ہوا ہے کہ: ''آنحضرت عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سؤر کی چربی پڑتی ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان ۲۳ر فروری ۱۹۲۴ء ج ۱۱ نمبر ۶۶ ص ۹ کالم ۳)

384 ***Is it an aspersion or it is justifying eating of Paneer which contains....***

(کیا یہ اتہام ہے یا پنیر کھانے کا جواز پیدا کیا ہے جس میں......)

Mirza Nasir Ahmad: This is nothing. It is translation of a Hadith. (Pause)

یہ زرقانی کے الفاظ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو کسی اور کے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: حضرت...... میں جواب دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اصل عبارت یہ ہے: ''آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں (خط لکھ رہے ہیں) کہ اس طرح شک وشبہ میں پڑنا بہت منع ہے۔ شیطان کا کام ہے جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے۔ ہرگز وسوسے میں نہیں پڑنا چاہئے، گناہ ہے اور یاد رہے کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں بے شک نماز پڑھنا چاہئے اور میں انشاء اللہ دعا بھی کروں گا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب وہمیوں کی طرح ہر وقت کپڑا صاف نہیں کرتے تھے۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا (یہ نہیں کہ پڑتا تھا) مشہور تھا کہ سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔''

***Mr. Yahya Bakhtiar:** That is to what I wanted an explanation.* (جناب یحییٰ بختیار: میں اسی کی وضاحت چاہتا تھا)

مرزا ناصر احمد: اصول یہ تھا کہ جب تک یقین نہ ہو ہر چیز پاک ہے۔ محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی اور امام ابوحنیفہ کا یہی فتویٰ ہے شک کے متعلق۔ زرقانی میں حضرت علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا اس[385] کا ترجمہ یہ ہے: ''سنن ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر نے بتایا کہ تبوک کے مقام پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ جسے عیسائی بناتے تھے۔ کسی نے اس وقت کہا کہ یہ مجوسیوں کا بنایا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے ان باتوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اس کو کاٹا۔ اس کو ابوداؤد اور مسدس وغیرہ نے روایت کیا ہے اور ابوداؤد طیالیسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے پنیر دیکھا تو دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ کھانے کی چیز ہے جو عجمیوں کے ہاں بنتی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھری سے کاٹو اور کھاؤ۔''

مسند احمد اور بیہقی کی روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کہاں بنا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ایران میں بنتا ہے اور ہمارے خیال میں اس میں مردار بھی شامل ہوتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ''تم اسے کھا سکتے ہو۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''اسے چھری سے کاٹو، اللہ کا نام لو اور کھاؤ'' تو اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہم......

***Mr. Chairman:** That's all that is all for the present.*

The delegation is permitted to leave and to report back at 12:15.

(جناب چیئرمین: اس نشست کے لئے اتنا کافی ہے۔ وفد کو جانے کی اجازت ہے۔ سوا بارہ بجے تشریف لائیں)

The honourable members will keep sitting.

(معزز ممبران تشریف رکھیں)

(The delegation left the chamber)

***Mr. Chairman:** Before we adjourn for the tea break....* *(Interruption)*

Before we adjourn for the tea-break, there ایک سیکنڈ جی *are certain* [386] *points for the cross-examination which we will discuss in our chamber with the Attorney- General. And if anything remains outstanding, then we can discuss it in the House.*

(جناب چیئرمین: چائے کا وقفہ کرنے سے قبل کچھ نکات جرح کے لئے ہیں۔ جس پر ہم اٹارنی جنرل سے اپنے چیمبر میں گفتگو کریں گے اور اگر کوئی بات باقی رہ جاتی ہے تو ہاؤس میں اس پر گفتگو ہو جائے گی)

CORRECTION OF MISTAKES IN THE RECORD OF THE PROCEEDINGS

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir correction of mistakes in the record of the proceedings there are a lot of mistakes in the record and that is why....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! جو ریکارڈ تیار ہو رہا ہے۔ اس میں بہت سی غلطیاں ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یا تو......)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The Secretary or the Joint Secretary should very carefully go through it, because this is important. I have asked at a number of places that: "I am not giving you the example, the exceptional example of a man who tells lies in order to save his life." and it has been written.*

"I am giving the example", The word not what is missing, May be I was away from the mike, but this can make all the difference. So, there are so many other things.

Some quotations have been left out, and punctuations is required. When I say that supposing I go and say that I am Christian. Now "I am Christian" comes within inverted commas. These things should be looked into....

(جناب یحییٰ بختیار: سیکرٹری صاحب خود یا جائنٹ سیکرٹری بڑے غور سے ریکارڈ کا مطالعہ کریں۔ کیونکہ یہ ضروری امر ہے۔ میں نے کتنی ہی دفعہ ان سے کہا ہے کہ میں مثالیں نہیں دے رہا ہوں۔ انتہائی مثالیں ایک شخص کی جو اپنی جان بچانے کی خاطر جھوٹ بولتا ہے اور یہاں ریکارڈ میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں مثالیں دے رہا ہوں۔ لفظ ''نہیں'' غائب ہے۔ ممکن ہے کہ اس وقت میں مائک سے دور رہا ہوں گا۔ جو یہ لفظ ریکارڈ میں نہیں آیا۔ بہرحال ان سب باتوں سے بڑا فرق پڑتا ہے۔ اسی طرح کی اور باتیں بھی ہیں۔ کہیں اقتباسات نہیں درج کئے ہیں کہیں رموز اوقاف کی ضرورت ہے۔ مثلاً میں نے یہ کہا تھا کہ فرض کریں میں جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں عیسائی ہوں۔ اب یہ الفاظ '' کہ میں عیسائی ہوں'' یہ الفاظ واوین میں لکھے ہوئے ہیں۔ ان سب باتوں کو دیکھنا چاہئے)

***Mr. Chairman:** Yes, that will be.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! ہم اس پر خیال رکھیں گے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... before it is circulated to the members.* (جناب یحییٰ بختیار: ریکارڈ کی تقسیم سے قبل)

***Mr. Chairman:** That we will; we will look into that matter.*

(جناب چیئرمین: ہم اس کا خیال رکھیں گے اور ٹھیک کریں گے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Thank you.*

(جناب یحییٰ بختیار: شکریہ!)

***Mr. Chairman:** And we adjourn the House to meet at 12:15.*

(جناب چیئرمین: اب سوا بارہ بجے تک اجلاس ملتوی ہوتا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And you have noticed. Sir,*

that I was given some of the citations a different impression from the small quotation which I was given. I think it should be carefully studied before they ask me to put a question.

(جناب یحیٰی بختیار: اور آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ مجھے چند حوالہ جات دیئے گئے تھے۔ جو یا تو وجود ہی میں نہیں ہیں یا ان کا کوئی اور مطلب نکلتا ہے۔ ان چھوٹے اقتباسات سے جو میں پیش کر رہا تھا۔ میری نظر میں ان کو اچھی طرح بڑے خیال سے دیکھا جانا چاہیئے۔ پیشتر اس کے لئے مجھے یہ حضرات سوال پیش کرنے کے لئے کہیں)

Mr. Chairman: *Yes.* [387] *Thank you very much. The House is adjourned for 12:15.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اجلاس سوا بارہ بجے تک کے لئے ملتوی)

(The Committee adjourned to reassemble at 12:15 hours)

[The Committee re-assembled after break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

جناب چیئرمین: وہ دروازے تو بند کروا دیں۔ کیونکہ پھر وہ ممبر صاحبان وہاں بیٹھ کے اتنے زور سے گپس ...... جاوید وہاں ایک آدمی کو کھڑا کر دیں۔

Those doors should be closed. Then the members are at liberty to discuss anything in the lobby whatever they like but not so much noise that attention of the House is attracted towards the lobby.

Mr. Chairman: *(to Mr. Yahya Bakhtiar)*

آپ کی رضی ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ دیکھ لیں پہلے۔ ہاں وہ آپ لکھ دیں۔

میں لکھ دوں گا اپنی ذمہ داری پر۔نہیں مجھے لکھ دیں گے نا درخواست کہ ہمیں چھپوانا ہے۔ میں لکھ دوں گا کہ آپ نے اس کو Leak نہیں کرنا اپنے Risk پر کریں گے۔ہاں۔ہاں۔ہم نہیں کرا سکتے۔مفتی صاحب نے خود کرایا ہے۔سب اپنے Risk پر کرائیں گے۔......گیلری میں کوئی نہیں ہے۔گیلری کی طرف نہ دیکھیں۔ میں نے کہا پریس کوئی نہیں بیٹھا ہوا۔ ***Haider Sahib is very attentive very attentive... you have occupied this chair only to be in the*** یہ جو آپ کے ***Side Comments*** جو ہیں نا ***Midst*** وہ یہاں پہنچے نہیں ہیں......اس کا جواب آپ ہی دے سکتے ہیں۔

[388] ***Today after nine, after the evening session, we shall review everything. After the last session today we will review everything*** وعلیکم السلام ***as to how long we have....***

(The Delegation entered the Chamber)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney- General.

CROSS- EXAMINATION OF THE QUADIANI GROUP DELEGATION

(مردہ علیؓ، معاذ اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کیا مرزا غلام احمد نے یہ کہا ہے کہ: ’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔اب نئی خلافت لو۔ایک زندہ علی (مرزا غلام احمد) تم میں موجود ہے۔اس کو تم چھوڑتے ہو اور ایک مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔‘‘ (ملفوظات احمدیہ ج ۲ص ۱۴۲ ایڈیشن نومبر ۱۹۸۴)

مرزا ناصر احمد: ’’مردہ علی‘‘ کے معنی وفات یافتہ ہیں نا؟

جناب یحییٰ بختیار: جی؟

مرزا ناصر احمد: ’’مردہ علی‘‘ کے معنی وفات یافتہ ہیں نا؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ خیر آپ جو......

مرزا ناصر احمد: ہاں......’’مردہ علی‘‘ کہنے میں توہین مراد نہیں بلکہ اس غالی شیعہ کو جو آپ کا مخاطب تھا۔اس غلط اور قوم کے نقصان دہ رجحان کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وفات یافتہ بزرگوں کو تو ان کے مقام سے بڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔لیکن جو خدا کے مصلحین ان میں زندہ

موجود ہوتے ہیں۔ ان کی سخت ناقدری کی جاتی ہے۔ پہلی امتوں کو بھی اس رجحان نے نقصان پہنچایا ہے اور اب بھی ایسے رجحانات امت مسلمہ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہے ہیں۔

[389] حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اعلیٰ سیرت قابل اقتداء ہے۔ جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ ان خوبیوں کو پہچان کر جن بزرگوں میں حضرت علی کی صفات پائی جاتی ہیں۔ ان کی پیروی کرو۔ چنانچہ اپنے آپ کو بطور ایک زندہ مثال پیش کیا۔ اس سے زیادہ اس کا کوئی مفہوم نہیں۔ جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقام کا تعلق ہے تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دل میں آپ کی بڑی عظمت اور توقیر تھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ تو اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بڑا مقام آپ نے ظاہر کیا اور ہر جگہ دوسرا کیا۔ اس لئے ایک فقرے کو اپنے Context اور سیاق وسباق سے نکال کے اس کے غلط معنی درست نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ نے مرزا غلام احمد کی عبارت پڑھی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ آپ نے اپنی Explanation دی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یہ جو عبارت میں نے پڑھی ہے۔ وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، باقی جو آپ نے پڑھ کر سنایا ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ باقی میری ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی Explanation ہے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ آنحضرت ﷺ بھی وفات پاچکے ہیں۔ اس لئے ابھی ہم ان کو بھی چھوڑ دیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ اس کا یہ مطلب ہوا جو ابھی میں نے پڑھا ہے کہ ان کی خوبیوں کی اقتداء کرو اور وہی برکت حاصل کرتے ہیں اس سے......

[390] جناب یحییٰ بختیار: ''ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علیؓ کو تلاش کرتے ہو۔''

مرزا ناصر احمد: وفات یافتہ جو ہیں۔ ان کو جو مقام دنیا اور ان کی جو سنت ہے اس کی اتباع نہ کرنا یہ درست نہیں ہے آپ کے نزدیک۔ حضرت علیؓ کی اپنی ایک سنت ہے۔ ایک زندگی کا نمونہ ہے۔ بڑا حسین اور قابل تقلید ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی تقلید کرو۔ تقلید کا...... اور ہر زمانہ تقلید کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا یہ *Impression* ہے کہ جہاں وہ کہتے ہیں کہ:

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے''

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

اسی *Sense* میں حضرت علیؓ کو چھوڑو، میرے پاس آؤ۔

مرزا ناصر احمد: میں صرف یہ عرض کروں گا کہ آپ کا *Impression* غلط ہے۔

(سیدہ فاطمہؓ کی اہانت، معاذ اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کہہ سکتے ہیں۔

اچھا جی، اب یہ بتایئے کہ مرزا صاحب نے یہ کہا تھا کہ: ''حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھلایا کہ میں اس میں سے ہوں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۱۳)

مرزا ناصر احمد: یہ ابھی اصل دیکھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھ لیجئے۔ میں اگلا سوال پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میں دیکھتا ہوں۔ اگر کتاب یہاں ہے تو ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کتاب دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ایک غلطی کا ازالہ'' ہوگا یہاں؟

جناب چیئرمین: اگر کتاب ہے تو کتاب دے دیں۔ ہے کتاب آپ کے پاس؟

[391] جناب یحییٰ بختیار: اور جی میں پھر اگلے سوال پر جاتا ہوں۔ اس وقت تک آپ دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ ویسے نوٹ کر لیں کہ یہ پورا حوالہ نہیں دیا اس میں جو پہلے آپ نے پڑھا بلکہ وہ حصہ جو......

جناب یحییٰ بختیار: میں تو حصے ہی پڑھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ حصہ درست ہے تو اس کے بعد آپ *Explanation* دیں گے کہ آگے کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

(سیدنا حسینؓ کی اہانت، معاذاللہ)

جناب یحییٰ بختیار: پھرانہوں نے کہا ہے کہ:

''کربلا ئے ست سیرہر آنم صد حسین است درگریبانم''

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

مرزاناصراحمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہا ہے انہوں نے؟

مرزاناصراحمد: یہ کہا ہے آپ نے اور یہ شیعہ حضرات میں ایک محاورہ چل رہا ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ نکالیں۔ (اٹارنی جنرل سے کہا) یہ شیعہ لٹریچر میں یہ حوالہ ہے اور یہ جو ہے شعر، اس کو سمجھنے کے لئے بانی سلسلہ احمدیہ نے اس سے پہلے جو اشعار کہے ہیں، وہ جاننے ضروری ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

کشتہ اونہ یک نہ دونہ ہزار ۔۔۔ این قتیلان او بیرون زشمار

ہر زمانے قتیل تازہ بخواست ۔۔۔ غازۂ روئے اودم شہداء است

ایں سعادت چوں بود قسمت ما ۔۔۔ رفتہ رفتہ رسید نوبت ما

کربلائے ست سیرہر آنم ۔۔۔ صد حسین است در گریبانم

392 یہ قبل اس کے کہ میں اس کا مطلب بتاؤں......

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا......

مرزاناصراحمد: ......یہ علامہ نوعی جو شیعہ عالم ہیں۔ بڑے مشہور، پرانے زمانے کے عالم، علامہ نوعی، ان کی یہ فوٹوسٹیٹ کاپی انڈیا آفس ریکارڈ وہاں سے......اصل میں یہ جو سارے اعتراضات ہیں۔ وہ بڑے فرسودہ ہیں، پرانے۔ تو اس سلسلے میں یہ منگوائی گئی تھی۔ اب ان کا شعر بھی، شعر بھی سنیئے:

کربلائے عشقم لب تشنہ سرتاپائے من ۔۔۔ صد حسین کشتہ درہرگوشہ صحرائے من

تو یہاں ''صد حسین نہیں بلکہ ہر گوشہ صحرائے من میں صد حسین'' ہے۔ تو یہ شیعہ حضرات کا ایک محاورہ ہے جو محبت کے اظہار کے لئے اور عظمت کے اظہار کے لئے ہے۔ یہ تحقیر اور تذلیل کا اظہار کرنے کے لئے نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: صحراء میں تو مرزا صاحب ایک اور چیز ہے اور یہ کہہ دینا کہ:

صد حسین است درگریبانم

مرزا ناصر احمد: اور یہ کہہ دینا کہ: ''صد حسین کشتہ در ہر گوشہ صحرا من'' میں اور ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: خیر، پھر میں آپ سے آگے پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ابھی میرا نہیں ختم ہوا جواب۔

جناب یحییٰ بختیار: پڑھ لیجئے آپ۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جہاں تک حضرت امام حسینؓ اور دوسرے اہل بیت کی ہتک کے الزام کا تعلق ہے۔ اس دکھ دہ امر کے اظہار کے بغیر چارہ نہیں کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ مسلسل ناانصافی کا یہ طریق اختیار[393] کیا جارہا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اقتباس کو ادھورا پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ جس رنگ میں ان اقتباسات کو پیش کیا جاتا ہے۔ خود اس کی تردید میں حضرت بانی سلسلہ کی واضح عبارت موجود ہوتی ہے۔ زیر نظر الزام میں......

جناب چیئرمین: یہ آپ لکھا ہوا پڑھ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اپنا ***Explanation*** دے رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اور آگے میں نے اقتباس پڑھنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: *It can not be. It is an answer to a question?* (جناب چیئرمین: یہ ہونا ممکن نہیں۔ یہ ایک سوال کا جواب ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ جو......جو میں آگے......

Mr. Yahya Bakhtiar: *He is explaining; and let him reply. He is reading out the explanation.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ سمجھا رہے ہیں ان کو جواب دینے دیں۔ وہ اپنی وضاحت پڑھ کر سنا رہے ہیں)

مرزا ناصر احمد: ......حضرت امام حسینؓ کے بارے میں ''اعجاز احمدی'' کی جو عبارت پیش کی جاتی ہے۔ وہاں مضمون میں توحید و شرک کا موازنہ کیا جارہا ہے۔ حضرت امام حسینؓ کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ یہ اقتباس ہے: ''حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، طاہر اور مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے

اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا ان سے موجب سلب ایمان ہے......"

---

[394] *POINT OF ORDER RE: READING OUT WRITTEN ANSWER TO QUESTION*

جناب عبدالعزیز بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر سر! اگر مرزا صاحب یہ ***Writing*** جو اس وقت پڑھ رہے ہیں۔ اگر کسی کتاب میں یا کسی میگزین میں پبلش ہوئی ہے تو پھر یہ پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اگر خالی بیٹھ کر سوال کے جواب میں وہ کچھ یہ پڑھنا چاہتے ہیں اور تحریری طور پر،

that probably is not permitted by the rule. This is my piont of order.

(ضابطے غالباً اس کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ ہے میرا پوائنٹ آف آرڈر)

Mr. Chairman: You can discuss with the Attorney- General if he raises this point.

(جناب چیئرمین: آپ اس پر اٹارنی جنرل سے بات کر لیں۔ اگر یہ نکتہ وہ اٹھائیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: Normally the rule is that a witness giving oral evidence he cannot read out a proposed statement in reply to any question, but he can cite .....

(جناب یحییٰ بختیار: عام طور پر قاعدہ یہ ہے کہ گواہ زبانی شہادت دیتا ہے۔ وہ پہلے سے تیار شدہ بیان کسی سوال کے جواب میں نہیں پڑھ سکتا۔ لیکن وہ حوالے دے سکتا ہے......)

Mirza Nasir Ahmad: I can read out the quotation. (مرزا ناصر احمد: میں اقتباسات کا قول پیش کر سکتا ہوں)

Mr. Chairman: The witness can ....

(جناب چیئرمین: گواہ......)

Mr. Yahya Bakhtiar: The objection is valid when he said that you are reading.....

(جناب یحییٰ بختیار: ان کا اعتراض قانونی طور پر جائز ہے کہ آپ پڑھ رہے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *The objection was raised when I was reading a quotation.*

(مرزا ناصر احمد: یہ اعتراض جب انہوں نے اٹھایا میں اس وقت ایک اقتباس پڑھ کر سنا رہا تھا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Then you can read a quotation.* (جناب یحییٰ بختیار: اقتباس آپ پڑھ سکتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *I was already reading a quotation.* (مرزا ناصر احمد: میں اقتباس ہی تو پڑھ رہا تھا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *....Mirza Sahib's quotation or Mirza Bashir-ud-din Mahmud's quotation; but or if yourself made a statement which was somewhere else published.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ مرزا بشیر الدین احمد کا اقتباس پڑھ رہے ہیں یا آپ کا خود کا بیان ہے جو کہیں چھپا ہوگا)

[395] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *Yes, yes. I do understand.*

(مرزا ناصر احمد: میں سمجھتا ہوں)

Mr. Chairman: *I may remind the witness that a witness can refresh his memory from his previous over writing or from the writing of anyone; but in reply to a question or to explanation one's own opinion cannot be .....*

(جناب چیئرمین: میں گواہ کو یاددہانی کراتا ہوں کہ گواہ کو اس کی اجازت ہے کہ وہ اپنی خود کی لکھی ہوئی کسی یادداشت کو پڑھ کر تازہ کر سکتا ہے یا کسی سوال کے جواب میں کسی سابقہ دستاویز کو پڑھ کر سنا سکتے ہیں یا وضاحت کر سکتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *I would request you.*

جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ جس وقت میں اپنی طرف سے بیان دوں مجھے کوئی *Written statement* نہیں دینی چاہئے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ **Refresh** کر سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ......نمبر ایک یہ ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ اگر میں بیان دیتے ہوئے اپنی کسی تحریر کا ذکر کرنا چاہوں تو میں اس کو اس وقت دیکھ لوں اپنے سامنے اور پھر اپنا زبانی کہہ دوں۔ یہ دیکھ تو سکتا ہوں؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ ایسا کر سکتے ہیں۔

You can refresh your memory.

مرزا ناصر احمد: **Refresh** کر سکتا ہوں۔

اور تیسرے یہ کہ جب میں اپنے جواب میں کوئی اقتباس دوں تو اس بارے میں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ **Quote** کر سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جس وقت یہ اعتراض اٹھایا گیا اس وقت میں اقتباس پڑھ رہا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس سے پہلے......

مرزا ناصر احمد: اس وقت اعتراض نہیں کیا گیا۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں۔ دوبارہ پڑھتا ہوں۔

---

[396] *CROSS- EXAMINATION OF THE QUADIANI GROUP DELEGATION*

مرزا ناصر احمد: یہ اقتباس ہے جو میں پڑھ رہا ہوں۔ اقتباس پڑھنے کے بعد حوالہ دوں گا، انشاء اللہ: ’’حسین رضی اللہ عنہ طاہر اور مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کا تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر واستقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاف آئینے میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ

شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانے میں محبت کی تا حسین سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجے کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ، کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ، یا کسی اور بزرگ جو آئمہ مظاہرین میں سے ہیں، کی تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ، اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔'' (تبلیغ رسالت ج دہم ص ۱۰۳[1])

[397] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مرزا غلام احمد کا یہ جو آپ نے حوالہ دیا، یہ اس شعر سے پہلے کا ہے یا بعد کا ہے؟ کچھ آئیڈیا ہے آپ کو *Date* کا؟

مرزا ناصر احمد: اغلباً بعد کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بعد کا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اغلباً بعد کا ہے اور آپ کی کتابوں میں کثرت سے یہ حوالے مل جائیں گے بعد کے بھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بات یہ ہے کہ وہ ایک اسٹیج پر کہتے ہیں ''میں محدث ہوں'' ایک اسٹیج پر کہتے ہیں ''میں مجدد ہوں'' ایک اسٹیج پر کہتے ہیں ''میں نبی ہوں''

He is changing his views according to my impression. (میرے اندازے میں وہ اپنے مؤقف تبدیل کرتے رہتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: He is not changing his views. (مرزا ناصر احمد: وہ اپنے خیالات تبدیل نہیں کر رہے)

---

[1] چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد! بات اعجاز احمدی کے حوالہ کی تھی کہ مرزا ملعون نے سیدنا حسینؓ کے ذکر کو گندگی کا ڈھیر کہا ہے۔ اس کے جواب میں ناصر احمد تبلیغ رسالت کا یہ اقتباس پڑھتے ہیں۔ مرزا ناصر سے کوئی پوچھے کہ یہی دجل مرزا قادیانی نے کیا جو آپ کر رہے ہیں کہ پہلے سیدنا حسینؓ کی مرزا نے اہانت کی۔ جب اعتراض ہوا کہ اہانت کیوں کی؟ تو سیدنا حسینؓ کی تعریف کرنے لگ گئے۔ یہ دو منہ والا کالا ناگ، سیدنا حسینؓ کو گالی دے کر پھر تعریفوں کے پل باندھتا ہے۔ یہی مرزا ناصر کر رہے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں سانپ کا بیٹا سانپ! واضح طور پر تسلیم نہیں کرتے کہ مرزا قادیانی سیدنا حسینؓ کی جہاں اہانت کی ہے وہاں گندگی کھائی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** So, I think, he may have changed his opinion about Hazrat Imam Hussain.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھتا ہوں کہ حضرت امام حسین کے بارے میں انہوں نے (بعد میں) رائے بدل دی)

***Mirza Nasir Ahmad:** He is not changing his views.* (مرزا ناصر احمد: نہیں رائے نہیں بدلی)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** So, I said, will you answer this further question:*

کیا انہوں نے کہا ہے کہ: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔'' (اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول المسیح ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کر لیں۔ (اٹارنی جنرل سے) میں چیک کروں گا۔

[398] جناب یحییٰ بختیار: اب چیک کریں۔ میں پھر پڑھتا ہوں: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔'' پھر آگے کہتے ہیں...... آپ چیک کر لیجئے اسے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اور میں خدا کا کشتہ ہوں، تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ بس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔'' (حوالہ بالا)

When you check it and if you find it correct, Sir, please keep in mind what I am going to ask. With all that he said about Imam Hussain. Which you read out just now, here is this: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں'' *as if he feels his Hussain does not belong to him....*

---

[1] قادیانی حضرات! توجہ فرمائیں کہ یہاں مرزا قادیانی ملعون اپنے آپ کو حضرت حسینؓ سے تقابل کر کے خود کو افضل بتا رہا ہے۔ مرزا ناصر کی ایسی بولتی بند ہوئی کہ کہتا ہے چیک کریں گے۔ اب سب کرّ وفر جاتا رہا۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی!

(جب آپ اس اقتباس کو چیک کرلیں اور آپ دیکھیں کہ یہ درست ہے تو یہ ذہن میں رکھیں کہ میں آپ سے یہ دریافت کروں گا کہ انہوں نے حضرت امام حسینؓ کے لئے کیا کہا۔ یہاں وہ کہتے ہیں کہ ''مجھ میں اور تمہارے حسینؓ میں'' ایسا لگتا ہے کہ جیسے ان (حضرت حسینؓ) کا ان (مرزا قادیانی) سے کوئی تعلق نہیں۔

Mirza Nasir Ahmad: *No, no...*

(مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... Then again I was just saying that I want to bring to your notice....*

(جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں......)

مرزا ناصر احمد: نہیں، مجھے اب جواب دینے کی ضرورت نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے تو ابھی تک *Verify* بھی نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ابھی تک *Verify* نہیں کیا۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کریں جی ''تمہارے حسین'' کیوں کہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''میں خدا کا کشتہ ہوں۔ تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔''

In both the places and both the quotations, he refers to Hussain as if Hussain belongs to someone else and not to him....

(دونوں جگہ اور دونوں سوالوں میں وہ (مرزا قادیانی) حضرت حسینؓ کا اس طرح حوالہ دیتے ہیں۔ جیسے امام حسین کسی اور کے ہیں۔ ان کے نہیں۔ کیا آپ اس کو مانتے ہیں تو تصریح کریں)

Mirza Nasir Ahmad: *No,....*

[399] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *That is the.....*

Mirza Nasir Ahmad: *.... he refers to the concept of Hussain....*

میں نے تو ابھی تک *Verify* نہیں کیا۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کرلیں۔

جناب یحییٰ بختیار: *Alright* آپ *Verify* کرلیں۔

If you admit, then you will explain.

مرزا ناصر احمد: بغیر میرے *Admit* کرنے کے آپ پھر کمنٹری شروع کر دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں نے کہا کہ میرا جواب جو ہوگا اس پوائنٹ پر ہے۔ یہ جو ہے *Emphasis* اس پر آپ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب ہے کہ ریکارڈ میں یہ نہ ہو جائے کہ آپ کی کمنٹری آ جائے اور میری طرف سے آ جائے کہ میں خاموش ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہیں ہوگا، کیونکہ میں نے آپ کو کہا، آپ نے کہا ہے۔ *you will verify everything is being taped* یہ تو نہیں کہ کوئی نہیں لکھے گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ویسے وضاحت کرانا چاہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

مرزا صاحب! آپ نے صبح کہا تھا کہ دائرۂ اسلام سے باہر جو ہوتے ہیں۔ اس پر کچھ اور *Explain* کریں گے۔ کیونکہ اس *Subject* پر میں نے ایک دو سوال اور پوچھنے تھے۔

But I think, if you had explained, no need....

(دائرہ اسلام اور ملت اسلامیہ نہیں بلکہ مخلص ومنافق)

مرزا ناصر احمد: میں پڑھوں گا وہی جو میں کسی کتاب سے یا...... باقی میں زبانی کہوں گا۔ جیسا کہ مجھے ہدایت کی گئی ہے۔

[400] بات یہ ہے کہ کل ایک دو باتیں ایسی یہاں ہوئیں کہ مجھے شبہ پڑا کہ جو ہم نے معاملہ صاف کرنے کی غرض سے ''ملت اسلامیہ کا دائرہ'' اور ''اسلام کا دائرہ'' دو اصطلاحات بنا کے اس کے اوپر بنیاد رکھ کے بعض باتیں پوچھی بھی گئیں اور ان کا جواب بھی دیا گیا۔ اس میں کچھ غلط اور *Confusion* میں نے محسوس کیا جو میرے لئے تکلیف دہ تھا اور میں بے چین رہا رات کو۔

بات یہ ہے کہ قرآن عظیم میں، جیسا کہ میں نے کل قرآن عظیم کی آیت پڑھی تھی۔ ''ملت اسلامیہ'' کا تو ذکر ہے لیکن ''دائرہ اسلام'' کا کوئی ذکر نہیں۔ اس واسطے اصل جو چیز ہے وہ دوسرے لفظوں میں بیان کروں گا۔ بغیر تمثیلی زبان کے۔ جب ہم ''دائرہ'' میں آتے ہیں تو وہ تمثیلی زبان بن جاتی ہے۔ کیونکہ یہ جو ''دائرہ'' ہے یہ تو اسلام کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ یہ تو بیرونی دنیا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

اگر ہم تمثیلی زبان کو چھوڑ دیں۔ بلکہ الفاظ کے اندر حقیقت اسلامیہ کو بیان کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ مسلمانوں میں یعنی اسلام قبول کرنے والوں میں نبی کریم ﷺ کے زمانہ

سے آج تک دو مختلف گروہ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ایک وہ مخلصین جنہوں نے اسلام کو پوری طرح قبول کیا اور اسلام کے جو یہ معنی ہیں کہ کس طرح بکری مجبوراً قصائی کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتی ہے۔اس طرح ان لوگوں نے رضا کارانہ طور پر اپنی مرضی اور اختیار سے اپنی گردنیں خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کر دیں۔تو ایک گروہ وہ ہے جو بڑے مخلص، اخلاص رکھنے والے، ایثار پیشہ، اپنی ہر چیز خدا کی راہ میں قربان کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ تمام احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔یہ ایک گروہ ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا گروہ بھی ہے۔جو اس رفعت اور پائے کا نہیں۔مقام کا نہیں ہے۔نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بھی ہمیں نظر آتا ہے کہ کمزوری دکھانے والے بھی تھے۔احادیث میں کثرت سے اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں اور قرآن کریم نے بار بار تاکید کی ذکر کی یاددہانی[401] کرتے رہو۔کیونکہ ایمان ہوتا ہے اس میں، اسلام ہوتا ہے، ان میں لیکن اس کے باوجود یاددہانی اور نصیحت کرنا ضروری ہوتا ہے۔اور قرآن کریم ہی سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ وہ بھی لوگ مسلمان کہلاتے تھے۔جن کو خود قرآن کریم نے منافق کہا۔تو جو مخلصین کا گروہ ہے۔اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ ہیں جو نسبتاً کم اخلاص رکھنے والے اور گناہ گار ہیں۔اس گناہ کو حدیث نے کفر کا نام دے دیا، مثلاً: ’’من ترك الصلوٰة متعمدا فقد كفر جهادا‘‘

یہ جامع الصغیر السیوطی ہے۔(اپنے وفد کے ایک رکن سے) (اور دوسرے حوالے کہاں ہیں) (اٹارنی جنرل سے) اسی طرح یہ ایک کتاب ہے ’’مشکوٰۃ‘‘ کا حوالہ ہے، باب ظلم کا: ’’من مشامع ظالما ليقوه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام‘‘

ظلم نہیں کرتا، یہاں ظلم کرنے والے کا نہیں ذکر، یہاں یہ ذکر ہے کہ جو شخص ظلم کرنے والے کے ساتھ جاتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ہاں میں ہاں ملاتا ہے، اس کو **Encourage** کرتا ہے اپنی دوستی کے ذریعے، وہ بھی اسلام سے خارج ہو گیا۔تو ایسے لوگوں کو جو گناہ کی وجہ سے ان خالص مقربان الٰہی کے گروہ میں شامل نہیں کئے جا سکتے۔ان کے متعلق آنحضرت ﷺ کے زمانے سے ’’کفر‘‘ کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور ساتھ یہ بھی ہوتا ہے کہ تم جو ہو وہ مسلمان ہو، ایک ہی وقت میں۔قرآن کریم فرماتا ہے: ’’قالت الاعراب امنا۔ قل لن تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا ولما يدخل الايمان في قلوبكم‘‘ کہ اعراب[402] دیہاتی، جن کو زیادہ تربیت کے حصول کا موقع نہیں ملا۔وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔قرآن عظیم کہتا ہے: ’’یہ نہ کہو کہ ہم ایمان لائے، کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے۔کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں ابھی داخل نہیں ہوا۔یہ وہ

آخری حد ہے جہاں سے ورے ورے ہم اس کو مسلمان کہیں گے۔ کمزوریوں کے باوجود، یعنی ایمان دل میں داخل بھی نہیں ہوا اور مسلمان بھی ہو۔

اور دوسری جگہ فرمایا: ''بلیٰ من اسلم وجهه لله وهو محسن فله اجره عند ربه ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون'' ان میں ان مخلصین کا گروہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اوپر اپنی ہر چیز جو ہے قربان کرنے والے ہیں اور اس گروہ مسلمین، مومنین کے سردار حضرت نبی اکرم ﷺ ہیں۔ جن کی زبان سے قرآن عظیم نے یہ نکلوایا: ''انا اول المسلمین'' کہ میں مسلمانوں کا سردار ہوں، میرا مقام نمبر ایک پر ہے۔ سب سے بلند ہے۔ سب سے ارفع ہے۔ تو ایک گروہ مخلصین کا ہے اور دوسرا گروہ جو ہے وہ اس قسم کے مخلص نہیں اور جہاں مخلصین کے اس گروہ کی حد ختم ہوتی ہے، *Imagine* کریں، آپ اپنے تخیل میں لائیں۔ وہاں سے وہ آخری حد جس کے بعد اسلام سے انسان خارج ہو جاتا ہے۔ اس میں بڑا فاصلہ ہے اور مختلف قسم کے ایمانوں والے، مختلف ایمانی درجات رکھنے والے امت محمدیہ میں پہلے دن سے آج تک پائے جاتے ہیں اور یہ دو دوسری قسم کے ہیں۔ گناہ گار، جس نے نماز چھوڑ دی، کافر ہو گیا۔ ایک اور جگہ ہے: ''جس نے چوری کی، کوئی چوری نہیں کرتا مسلمان ہونے کی حالت میں۔'' تو اس[403] کے متعلق میرے کہنے کی بات یہ ہے کہ خود نبی اکرم ﷺ کے زمانے سے اس وقت تک ''کفر'' کا لفظ استعمال ہو رہا ہے اور ساتھ یہ بھی ہو رہا ہے کہ: ''قولو اسلمنا'' تو یہ جو ہے نا ہمارا ''ملت اسلامیہ'' اور ''دائرہ اسلام'' دراصل یہ دو گروہ ہیں اور اس مشکل میں اگر ہمارے سامنے یہ مسئلہ آئے......

جناب یحییٰ بختیار: بات وہی ہوئی مرزا صاحب! جو کہ آپ کی تحریرات میں، آپ کی جماعت کی تحریرات میں، کہ یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو آنحضور ﷺ کے زمانے سے شروع ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اس کی *Explanation* یہ دی ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ جو مخلص نہیں ہیں۔ یا اتنے مخلص نہیں جتنا وہ طبقہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کہہ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔ یہ بھی آپ بتایئے کہ احمدیوں میں بھی تو اسی قسم کے مسلمان ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ میں بالکل یہی کہنے لگا تھا۔
جناب یحییٰ بختیار: احمدیوں میں؟
مرزا ناصر احمد: احمدیوں میں بھی ایک گروہ ایسا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: مخلص ہیں......
مرزا ناصر احمد: ایک گروہ مخلص ہے اور ایک وہ ہے جن کے متعلق آنحضرت ﷺ کا ارشاد آ جاتا ہے: ''کفر۔''[404]

(قادیانیوں میں بھی کافر پائے جاتے ہیں، مرزا ناصر کا اعلان)

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ بھی کافر ہوئے اس حد تک؟
مرزا ناصر احمد: اس حد تک وہ بھی کافر[1]۔
جناب یحییٰ بختیار: ان میں اور باقی مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں؟
مرزا ناصر احمد: نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ بتائیے کہ اگر ایک شخص آپ کہتے ہیں کہ نماز بھی نہ پڑھے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ گناہ گار ہو جاتا ہے۔ مگر آپ کہتے ہیں......
مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے نہیں کہا۔ میں نے تو عربی کا حوالہ پڑھا ہے۔ میں نے حوالہ جو دیا اس کا۔
جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک شخص کسی نبی کو نہیں مانتا۔ بدنیتی سے نہیں۔ دیانت سے وہ سمجھتا ہے کہ یہ حضرت غلام احمد نبی نہیں تھے۔ کس کیٹگری میں آپ رکھیں گے اس کو؟
مرزا ناصر احمد: گناہ گار ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: کافر نہیں ہوں گے وہ؟

(مرزا کے منکر کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یعنی وہ بالکل ان کا اسلام سے تعلق ہی نہیں۔ آنحضرت ﷺ کا بھی انکار کر دیا۔ میں نے کل بتایا تھا کہ اگر تو اس پر اتمام حجت ہو گئی، یعنی......
جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت ہو گئی جی۔ آپ نے *Explain* کر دیا ہے اس کو۔

---

[1] قادیانیوں کو مبارک ہو۔ مرزا ناصر صاحب کا قادیانیوں کے متعلق نیا فتویٰ آ گیا کہ قادیانیوں میں بھی کس حد تک کافر پائے جاتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ......اس کو تو وہ ہوگیا......

جناب یحییٰ بختیار: پوری **Argument** آپ نے اس کو دے دی۔

مرزا ناصر احمد: اب آپ لیتے ہیں......تو پھر سوال کیا ہے اب؟

[405] جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں کہ اس کو......جو ابھی آپ نے **Explanation** دی ہے۔ کہ ایک آدمی **Arguments** سنتا ہے اور **Sincerely** اور دیانت سے سمجھتا ہے کہ مرزا غلام احمد نبی نہیں تھے......

مرزا ناصر احمد: یہ دوسری کیٹگری ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور انکار کر رہا ہے، وہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ گناہ گار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: کفر بمعنی گناہ گار۔ یہی میں نے بتایا ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو کافر پوچھ رہا ہوں کہ کافر کس کیٹگری میں ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: جس طرح نماز نہ پڑھنے والا۔

جناب یحییٰ بختیار: بس اتنا ہی؟ یہ مسلمان رہتا ہے؟

(مرزا کا منکر مسلمان، مرزا ناصر کا اعلان)

مرزا ناصر احمد: مسلمان رہتا ہے۔ اسی واسطے میں نے اس کی وضاحت کی ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ بتایئے کہ جب آپ کہتے ہیں کہ بعض لوگ آپ کے پہلوں میں کے......باقی مسلمان یہ سمجھتے ہیں یا اہل اسلام، اسلام کے دائرے سے خارج ہیں۔ کل میں آپ کو پڑھ کر سنا رہا تھا۔ تو جب آپ مسلمان کہتے ہیں ان کو، تو آپ کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ کیا مسلمان کا دعویٰ کرنے والے یا، **Actually** مسلمان گناہ گار مسلمان کافر؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، دیکھا ناں، پھر یہ آپ نے وضاحت نہیں کی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Explanation?

---

[1] قادیانی حضرات غور کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والا مسلمان ہے تو آج تک قادیانی لاہوریوں سے کیوں دست بگریبان رہے کہ مرزا کا منکر کافر ہے؟ اچھا چلو! اگر مرزا کا منکر مسلمان ہے تو پھر مرزا قادیانی کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ تمام قادیانی مرزا پر لعنت بھیج کر مسلمانوں میں شامل ہوجائیں۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے تین باتیں کہہ دیں ناں اب، محض مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے اور دو اور باتیں کہہ دیں آپ نے۔

[406] جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا جی یہ آپ کس کیٹگری میں شمار کریں گے ان کو؟

مرزا ناصر احمد: وہ کیٹگریز کون سی ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ایک تو جو ابھی وہ لوگ ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتے اور اتمام حجت کے بعد نہیں مانتے......

(مرزا ناصر کا ایک اور اعلان)

مرزا ناصر احمد: جو شخص حضرت مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا لیکن وہ نبی اکرم ﷺ حضرت خاتم الانبیاء کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے۔ اس کو کوئی شخص غیر مسلم کہہ ہی نہیں سکتا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ کہتے ہیں کہ آخری نبی ان کی Interpretation کے مطابق......

مرزا ناصر احمد: وہ تو Interpretation کا فرق ہوا نا۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں Categorically ہر وہ شخص جو محمد ﷺ کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے وہ مسلمان ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ مسلمان؟

مرزا ناصر احمد: اور کسی دوسرے کا حق نہیں ہے کہ اس کو غیر مسلم قرار دے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ اس کو مسلمان سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس معنی میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہ نہیں کہتے کہ مسلمانی کا دعویٰ کرتا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں۔ جو منسوب ہوتا ہے۔ میں نے تو آپ کو بھی کئی دفعہ کہا ہے: ''ھل شققت قلبه'' میں دعویٰ کیسے کرسکتا ہوں؟ میں نے دل چیر کے دیکھے ہیں؟

---

[1] مرزا قادیانی کہتا ہے۔ ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔'' (تذکرہ ص۶۰۷، طبع سوم) مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود نے آئینہ صداقت ص۳۵ پر لکھا ہے کہ ''کل مسلمان جو مرزا کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے چاہے انہوں نے مرزا کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ سے خارج ہیں۔'' اور اب مرزا قادیانی کا پوتا یعنی مرزا ناصر کہتا ہے کہ مرزا کے نہ ماننے والے مسلمان ہیں۔ ان تینوں میں سچا کون؟ جواب: تینوں دغاباز و چالباز۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک میں آپ سے پوچھوں گا کہ ایک حوالہ ہے مرزا غلام احمد صاحب کے بارے میں مرزا بشیر احمد صاحب کا، صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کا، وہ کہتے ہیں:
''معلوم ہوتا[407] ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں سے غیر احمدیوں کے متعلق ''مسلمان'' کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھائیں۔ اس لئے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالے کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھے تھے کہ ''وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔'' جہاں کہیں بھی ''مسلمان'' کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان۔ پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاں کہیں بھی غیر احمدیوں کو (مسلمان) کہہ کر پکارا ہے۔ وہاں صرف یہ مطلب ہے کہ وہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ورنہ حسب الحکم الٰہی اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھتے تھے۔''
(کلمۃ الفصل ص۱۲۶ مصنف صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

مرزا ناصر احمد: کلمۃ الفصل؟

جناب یحییٰ بختیار: کلمۃ الفصل۔ ہاں جی اور رسالہ ''ریویو آف ریلیجن'' جلد ۱۴ نمبر ۳،۴ آگے ص۱۲۶۔

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کریں گے۔ آج صبح آپ نے دیکھا کہ حوالہ بھی نہیں تھا اور اخبار بھی نہیں تھا اور یہاں آ گیا۔ چیک کریں گے۔ (وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: اب بھی آپ نے خود کہا ہے۔ میں اپنے پرانے سبجیکٹ پر آ رہا ہوں۔ (وقفہ)

(سیدنا مسیح بن مریم علیہ السلام سے مرزا افضل؟)

یہ جی۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب نے یہ کہا ہے کہ: ''اور[408] دیکھو کہ آج تم میں سے ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔ اگر خدا چاہتے تو عیسیٰ بن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کر دے یا اس سے بھی بہتر جیسے کہ اس نے کیا...... (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

''اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام احمد ہے، یعنی احمد کا غلام:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو اس سے بہتر غلام احمد ہے"
(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

مرزا ناصر احمد: پھر یہ بھی چیک کریں گے۔ یہ حوالہ کونسا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں آگے پڑھ دیتا ہوں: "یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربے کی رو سے خدا کی تائید ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں گا۔"
(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

مرزا ناصر احمد: دافع البلاء؟

جناب یحییٰ بختیار: دافع البلاء۔ اور آگے کہتے ہیں جی......

مرزا ناصر احمد: دافع البلاء کا صفحہ کونسا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ ۱۳ اور ۲۰۔ دو Quotations تھیں ان کی۔

اور پھر آگے کہتے ہیں: "اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبے سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے: "سبحان الذی اسریٰ" (خطبہ الہامیہ ص ۱۹۳، خزائن ج ۱۶ ص ۲۸۸) یہ بھی آپ......

مرزا ناصر احمد: ۱۹۳۔ جی دیکھ لیں گے۔ یہ چیک کریں گے۔

Mr. Chairman: *if the books are here in the House, they may be shown to the witness just now yes in stead or referring.*

(جناب چیئرمین: اگر کتابیں ایوان میں موجود ہوں تو ان کو حوالہ دینے کی بجائے دیکھا دی جائیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *They were available. But I will read them. Then, after that, if they cannot verify, we will....*

مرزا ناصر احمد: اصل میں جب دیکھتے ہیں ہم تو اس کے آگے پیچھے اس کا جواب ہوتا ہے۔ اسی جگہ وضاحت ہو جاتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کیا انہوں نے کہا ہے کہ: "اس کے لئے چاند کے خسوف کا

نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا؟"

(اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۲)

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کو نہیں اس کا علم؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کے آگے پیچھے اس کے سیاق وسباق کا علم نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی میں یہ کہہ رہا ہوں یہ اگر ہو تو پھر......

جناب عبدالعزیز بھٹی: جناب چیئرمین صاحب! آپ آرڈر فرمادیں۔

We are prepared to produce the books.

(ہم کتابیں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں)

[410] ***Mr. Chairman:*** ***The first question would be: whether these writings are admitted? Then the questions.***

(جناب چیئرمین: پہلا سوال یہ ہے کہ یہ تحریرات تسلیم بھی ہیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ***That is what I asked the witness, Sir. That is what I ask. But he will like to know what come before and after. But he has not denied it.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہی چاہ رہا تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اس تحریر کے آگے پیچھے کیا ہے۔ لیکن انہوں نے ان تحریرات سے انکار نہیں کیا)

Mr. Chairman: ***The explanation will come when the statement is admitted.***

(جناب چیئرمین: وضاحت بعد میں آئے گی)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***So, he says that he will have to read it from the original.***

(جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں میں اصل کو پڑھوں گا)

مرزا ناصر احمد: آج صبح ایک ایسا حوالہ پیش کیا گیا جس کا وجود ہی نہیں تھا[1]......

---

[1] وجود تو تھا بلکہ اب بھی وجود ہے۔ ۲۹؍جون کو ۲۹؍جنوری کہہ دیا تو آپ (مرزا ناصر) کو اس دجل کا اور اب کذب بیانی کا موقعہ ہاتھ آ گیا۔ اس کو کہتے ہیں دجل وکذب کا گولڈن چانس۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Then why you are....*

مرزا ناصر احمد: ایسے اخبار کا حوالہ تھا جو چھپا ہی نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہمیں کہتے ہیں کہ اس کا وجود ہی نہیں۔

***Mr. Chairman:** There might be...*

مرزا ناصر احمد: میرا مطلب ہے تو پھر ہمیں وقت دے دیں۔ ہم درستی کر دیں گے۔

***Mr. Chairman:** There might be some bonafide mistake of fact. But when the book is available, the book may be handed over and the other members of the delegation can verify those.*

(جناب چیئرمین: واقعات کی صدق دلانہ غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ لیکن جب کتاب دستیاب ہے (اور وہ مرزا قادیانی کی ہے) تو یہ دے دی جا سکتی ہے اور وفد کے دوسرے ارکان حوالہ کی تصدیق کر سکتے ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہیں لیا صفحہ نمبر ۱۱۳ اور ۲۰ آپ نے؟

مرزا ناصر احمد: صفحہ ۱۱۳ اور ۲۰؟ وہ تو لکھ لیا۔

جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں جی کہ...... *the members of the delegation*

جناب یحییٰ بختیار: حوالے موجود ہیں جی۔

[411] جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں جی کہ کتابیں دے دیں۔ عزیز بھٹی صاحب۔ آپ کتابیں ان کو دے دیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** If I give the quotation, then I forget the subject. I wanted it to be clarified.*

(جناب یحییٰ بختیار: جب میں اقتباس پیش کرتا ہوں تو مضمون ذہن سے اتر جاتا ہے۔ میں تصریح کرنا چاہتا ہوں)

***Mr. Chairman:** By the time you read the quotation, the book may be handed over to members of the delegation: and by the time you finish, they can seply.*

(جناب چیئرمین: جب تک اقتباس پڑھیں گے کتابیں ان کو دے دی جائیں اور جب آپ پڑھ کر فارغ ہوں گے تو اس وقت تک وہ جواب دے سکیں گے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ بھی اور خطبہ الہامیہ ص ۱۹۳

جناب چیئرمین: بھئی صاحب! میں نے عرض کیا ہے کہ آپ نے حوالے دے دیئے ہیں۔ ادھر آ جائیں۔ ادھر کتابیں یہاں پڑی ہیں۔ یہاں سے بیٹھ کر وہ پڑھیں گے اور ہم ٹائم بچائیں گے۔ اٹارنی جنرل صاحب حوالہ جات پڑھیں گے۔ آپ لائبریرین سے کتاب لے کر فوراً ان کے حوالے کر دیں گے۔ *Instead of creating,a rush.*

مرزا ناصر احمد: آج صبح ایک حوالہ رہ گیا تھا۔ وہ پڑھ دیتا ہوں۔ آپ نے کل فرمایا تھا کہ "بروزی نبی، ظلی نبی" کے متعلق نوٹ دے دیں۔ وہ میں آپ کو دے دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: دے دیں۔ (وقفہ)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney- General, please continue.

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب! براہ کرم جاری رکھیں)

جناب یحییٰ بختیار: اگر یہ بہت ہی لمبے بیان ہیں تو پھر آپ فائل کر دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں فائل کر دیتا ہوں، ٹھیک ہے۔ یہ بروزی وغیرہ کی اصطلاحات جو سلف صالحین نے بیان کی ہیں اور پھر ہم نے ان کو لے کر استعمال کیا ہے۔ وہ دو عنوانوں کے ماتحت ہیں۔

[412] جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں تو......

You are filing them on the record because it is very lengthy. Then we will see if there is some question. We will ask.

(ہم ان کو ریکارڈ میں شامل کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ طویل ہیں۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ کوئی سوال ہے یا نہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس کے متعلق جو سوال کرنا ہے کر لیں۔ اس کی نقل نہیں ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: جب تک وہ باقی حوالہ ملتے ہیں......

Mr. Chairman: May be handed over to the Attorney- General.

جناب یحییٰ بختیار: ......میں پھر اور سوال پورے کرلوں جو پہلے امام حسینؓ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

Mr. Chairman: نہیں ***for the cross- examination, the Attorney- General may cross- examination on the basis.***

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے جی آپ سے پہلے پوچھا تھا: ’’مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔‘‘

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۱۸۱)

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے، شام کو دے دیں گے۔ یہ اگر اجازت دیں تو ہم شام کو فائل کروا دیں گے اور اس کی نقل رکھ لیں اپنے پاس؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ٹھیک ہے۔ وہ جو آپ کے پاس میگزین ہے، اس کی کوئی کاپی ہے آپ کے پاس؟ تو یہ بھی چیئرمین صاحب کے ریکارڈ میں رکھنا چاہتے ہیں۔

[413] مرزا ناصر احمد: یہ جو میگزین ہے، اس وقت تو ہمارے بزرگ دوست بیٹھے ہیں، ان کے پاس ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ کی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو ویسے بات کر رہا ہوں۔ یہ تو دے دیں ناں ہمیں واپس۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ دے رہے ہیں آپ کو واپس۔

مرزا ناصر احمد: اور یہ سعودی عرب سے ہی ایک دوست نے بھجوائی تھی۔ صرف ایک کاپی ہے ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: لیکن میں کوشش کر رہا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Because you have relied on it, so, if it is not on the record....

(جناب یحییٰ بختیار: چونکہ آپ نے اس پر انحصار کیا۔ اس لئے اگر یہ ریکارڈ میں

شامل نہیں ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: ***I rely on that most....***

(مرزا ناصر احمد: میں نے انحصار کیا ہے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You relied on a document.***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اس دستاویز پر انحصار کیا ہے)

مرزا ناصر احمد: اور میری ایک درخواست ہے آپ سے کہ پاکستان کے جو ایمبیسیڈر ہیں نائجیریا میں، ان سے پوچھیں کہ وہ وہاں کے علماء سے دریافت کریں کہ یہاں لکھا کیا ہوا ہے۔ مسئلہ صاف ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے جی۔ میگزین کے بارے میں میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میگزین جو ہے وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہمیں ریکارڈ پر ضرورت ہوگی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ رکھیں اپنے پاس تو بے شک لے جائیے ***But you have relied*** آپ کہتے ہیں کہ یہاں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مسجد پر کلمہ کے بارے۔

[414] مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو میں نے آپ کو دکھایا تھا۔ مجھے یہ افسوس ہے کہ کوئی رسم الخط میں اور مراکو کے رسم الخط ہیں......وہ آپ کے پاس نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو میں اپنا دیکھ رہا ہوں اور ممبر بھی دیکھ لیں گے۔ ***I do not know what there impression is. But, to me, it seems Ahmad and not Mohammad.*** (مجھے نہیں معلوم کہ ان لوگوں (ممبران) کا کیا فیصلہ ہے۔ مجھ کو یہ احمد معلوم ہوتا محمد نہیں) اور آپ نے کہا وہ ٹھیک ہے کہ 'میم' 'الف' معلوم دیتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ ''الف'' کو ''ح'' کے ساتھ ملایا ہوا ہے اور دوسری ''میم'' پر تشدید پڑی ہوئی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ***Impression*** میں نے کہا جی۔ ***Impression*** یہ تاثر ہے اور اسی وجہ سے میرے خیال میں یہ میگزین میں پبلش کیا ہے۔

There was no reason. They do not have the plea for itself. (ورنہ کوئی وجہ نہ تھی۔ ان کو کیا ضرورت تھی بولنے کی اس کی طرف)

مرزا ناصر احمد: اگر اس وجہ سے ہوتا تو اعتراض ہوتا اس پر۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں جی! ***it speaks for itself. That is without comments?***

(جناب یحییٰ بختیار: یہ خود ہی بول رہا ہے بغیر کسی تبصرے کے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***To the world, as a whole, it speaks and tells a different story.***

(مرزا ناصر احمد: دنیا کو یہ ایک دوسری کہانی سنا رہا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but I say that it speaks for itself; to see, but....***

(جناب یحییٰ بختیار: یہ خود ہی بول رہا ہے بغیر کسی تبصرے کے۔ ممبران کے دیکھنے کی بات ہے)

مرزا ناصر احمد: وہ جو ہماری مساجد کی تصاویر ہیں۔ دوسری، وہ

They speak for themselves. (وہ خود اپنے لئے بولتی ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

[415] میں نے آپ سے یہ پوچھا تھا کہ: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔'' اور پھر میں نے کہا تھا کہ دوسرا ابھی تو آپ نے یہ ریفرنس تو نہیں دیکھ لیا؟

مرزا ناصر احمد: یہ ریفرنس لکھ لئے ہیں۔ یہ تیار کر کے لے آئیں گے ابھی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ''میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا ظاہر ہے۔'' تو اس پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ لکھ لیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ نے ابھی تک......

مرزا ناصر احمد: اس وقت نہیں دیکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس وقت نہیں آپ نے دیکھا؟

Sardar Maula Bakhsh Soomro: ***Point of information Sir,***

(سردار مولا بخش سومرو: جناب! ایک معلوماتی نکتہ ہے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو پھر بڑا مشکل ہے ناں جی!

You say that you....

Sardar Maula Bakhsh Soomro: After a question has been put before them, they should deny or refuse; and the explanation can be given later on whether the fact is denied or accepted.

(سردار مولا بخش سومرو: جب ان کے سامنے ایک سوال رکھا جاتا ہے تو ان کو چاہئے کہ پہلے وہ اس کو تسلیم کریں یا انکار کریں اور وضاحت بعد میں دی جا سکتی ہے کہ کیوں انکار ہے یا تسلیم ہے)

Mr. Chiarman: That I have already remarked. (To Mr. Attorney- General) Yes, continue.

(جناب چیئرمین: میں نے پہلے ہی یہ بات کہہ دی ہے۔ جی اٹارنی جنرل آپ جاری رکھیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I have said that the witness should see, you know, if it is there or not.

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا ہے کہ گواہ کو دیکھنا چاہئے کہ یہ بات ہے یا نہیں)

مرزا ناصر احمد: اب سن لیں اس کا جواب کیا ہے۔ نمبر(۲) یہ کہ آپ یہ مجھ سے توقع رکھتے ہیں کہ میں اس کو ***Explain*** کروں یا نہیں؟

[416] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پہلے تو یہ ***Admit*** کیجئے کہ یہ ہے یا نہیں۔ ***You have a right to explain.***

Mr. Chairman: Mr. Attorney- General, just a minute. The witness is aided by few members of delegation. Their object is to assist the witness because it is a matter which needs quite at length certain discoveries or certain documents. That is why their are two aspects. When Attorney- General put the question, the witness has either to

search it out and say "Yes" or "No", or to give explanation. Where the question of some document is concerned, the book shall be handed over to the members of delegation. They can verify and, the can say, they can tell the witness that it exists or it does not exist.

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل! ایک منٹ ٹھہریں۔ گواہ کی مددان کے چار اشخاص وفد کے کر رہے ہیں۔ ان کا مقصد گواہ کی مدد کرنا ہے۔ کیونکہ یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں کافی بہت سی لمبی چوڑی دستاویزات اور کچھ انکشافات کی ضرورت ہے۔ اس لئے دو صورتیں ہیں۔ جب اٹارنی جنرل سوال پیش کرتے ہیں تو گواہ کو جواب تلاش کرنا پڑتا ہے اور کہے ہاں یا ناں۔ جہاں سوال دستاویز سے متعلق ہے تو متعلقہ کتاب وفد کے ممبران کو دے دینی چاہیۓ۔ وہ تصدیق کر کے گواہ کو بتادیں گے کہ حوالہ موجود ہے یا موجود نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I was saying, Sir, I told the witness that you first verify it whether this statement exist in the book or not and, after that, if he wants time to explain, by all means he....

(جناب یحییٰ بختیار: میں بھی یہی کہتا ہوں جناب! میں نے گواہ سے کہا ہے کہ پہلے تصدیق کرلو کہ موجود ہے یا نہیں اور اس کے بعد وضاحت کرو)

Mr. Chairman: That is far the witness to reply there and then or, if he likes, he can give explanation afterwards. That is up to the witness.

(جناب چیئرمین: اب یہ گواہ پر منحصر ہے کہ وہ اسی وقت یا بعد میں وضاحت کریں۔ یہ گواہ پر ہے۔ وہ چاہیں بعد میں وضاحت کرسکتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I say.

مرزا ناصر احمد: کیا ہے؟

Mr. Chairman: If he like, he can explain; if he does not like, he may not explain.

Mr. Yahya Bakhtiar: *(To the witness) That is up to you. But, first, we will not proceed further if you say it does not exist- this statement.*

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ میں سمجھ گیا اور اس کے بعد مجھے اتنا وقت تو ملنا چاہئے، مناسب۔
جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ سمجھتے ہیں اس کے جواب کے لئے آپ کو ٹائم کی ضرورت ہے تو۔

[417] *Naturally, you can ask for time.*

(قدرتی بات ہے آپ وقت مانگ سکتے ہیں)

Mr. Chairman: *I may also remind honourable Members of the House that there are two types of references being asked. One for one referneces, there are available the reference books....*

(جناب چیئرمین: معزز ممبران کو یاد دلادوں کہ دو طرح کے حوالے پوچھے جارہے ہیں گواہ کی تمام کتابوں سے حوالہ جات)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is what I said.*

Mr. Chairman: *... For the witnesses themselves...*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, there are two ways of looking at it. There are questions that could be answered straightaway, there is no reason to ask for time....*

(جناب یحییٰ بختیار: اس پر دیکھنے کے لئے دو زاویہ ہیں۔ کچھ سوالات ایسے ہیں کہ فی الفور جواب دیئے جاسکتے ہیں۔ ایسے سوالات کے لئے وقت مانگنے کا کوئی جواز نہیں۔ لیکن وہ سوالات جو کچھ علمی تحقیق یا مزید مکالمہ کی ضرورت رکھتے ہیں قدرتی بات ہے ان کے لئے وقت فراہم کیا جائے گا)

Mr. Chairman: *No reason.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *... as I have said. But if a question requires an answer which requires some research*

and further work or further authority, then naturally some time would be given.

Mr. Chairman: *The witness shall be given opportunity; and for those books and for those references for which books are not available or in the possession of the witness, then the witness can say, "I will check it up."*

(جناب چیئرمین: گواہ کو وقت دیا جائے گا حوالہ اخذ کرنے کے لئے۔ ان حوالہ جات کے لئے جس کی کتب دستیاب نہیں ہیں یا گواہ کے پاس سردست موجود نہیں ہیں۔ جس کے لئے وہ کہہ سکتے ہیں کہ میں جانچ پڑتال کروں گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, all these books or in the possession of the witness. They are presumed to be because these are the writings of....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب یہ سب تصنیفات ہیں......)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: *In our possession but not at this place.*

(مرزا ناصر احمد: لیکن اس وقت تو اور اس جگہ پر تو میرے قبضہ میں نہیں ہیں)

Mr. Chairman: *So, we will make a distinction of those books, which are available in the house....*

(جناب چیئرمین: ہم ان کتابوں کے لئے (فرق) امتیاز کریں گے جو ایوان میں دستیاب نہیں ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That has been given.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ امتیاز ہمیشہ دیا گیا ہے)

And now, Mirza Sahib, please....

[418] مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو واپس لے گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ لے آیئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، لے آئیں۔

جناب عبدالعزیز بھٹی: جناب چیئرمین! جو جو بھی ریفرنس یہ مانگنا چاہیں، وہ ہم ایک ایک کر کے......

جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں ناں جی! آپ میں سے ایک دو حضرات یہاں بیٹھیں۔ ***As soon as the Attorney- General refers to a reference....***

(Interruptions)

جناب چیئرمین: بھٹی صاحب میری بات سن لیں (مداخلت) نہیں میری بات سن لیں۔ بھٹی صاحب! میری بات سنیں۔ آپ میں سے دو حضرات یہاں بیٹھیں۔

As soon as the Attorney- General refers to a reference the book should be ready, It shoud be handed over to the witness....

جناب یحییٰ بختیار: ایک ''غلطی کا ازالہ'' صفحہ ۱۱......

Mr. Chairman: ***.... So that*** اس وقت ہم یہ کر لیں۔

(Pause)

Mr. Chairman: ***So, we can proceed now.***

(جناب چیئرمین: تو ہم اب آگے بڑھیں)

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے حوالہ کشف میں حضرت فاطمہؓ کو دیکھنا۔ اس جگہ جہاں سے یہ لیا گیا ہے۔ یہ ریفرنس ہے اپنے کشف کی طرف جو دوسری کتاب میں چھپا ہے ''براہین احمدیہ'' میں۔ ''براہین احمدیہ'' کو سامنے رکھ کر پتا چلے گا کہ کیا کہا۔ نمبر (ایک)......

جناب چیئرمین: وہ بھی دے دیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ''براہین احمدیہ'' بھی دے دیجئے۔

پھر اس کے لئے جو جو ہمیں ریفرنسز چاہئیں وہ یہ ہیں کہ یہ کشف ہے اور ایک یہ کہ امت مسلمہ کا کشوف کے متعلق کیا فتویٰ ہے اور دوسرے یہ کہ اس قسم کے کشوف کیا امت محمدیہ ﷺ کے سلف[419] صالحین آج سے قبل دیکھتے رہے ہیں یا نہیں۔ یہ وہ دو چیزیں جب سامنے آئیں گی تو پھر

مسئلہ سامنے......

Mr. Yahya Bakhtiar: *You want more time?*

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کل صبح دے دیجئے، یا آج شام کو، جیسا آپ مناسب سمجھیں۔

Mr. Chairman: *But the writing is admitted?*

(جناب چیئرمین: لیکن تحریر تو تسلیم کر لی گئی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The writing is admitted?*

(جناب یحییٰ بختیار: تحریر تسلیم ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *The writing is admitted that it is.*

(مرزا ناصر احمد: اس حد تک تسلیم ہے کہ یہ......)

کہ یہ خلاصہ ہے اس بیان کا جو ایک دوسری کتاب میں کشف تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ یہ درست ہے۔ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہم۔

Mr. Chairman: *Next writing.*

(جناب چیئرمین: آگے دوسری تحریر لیجئے)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *This is not admission or denial of the fact. Whether they should in to to accept....*

(سردار مولا بخش سومرو: لیکن پہلی کا فیصلہ نہیں ہوا کہ تسلیم ہے یا انکار۔ کیا مکمل طور پر تسلیم کر لیا ہے......)

Mr. Chairman: *No, Haji Sahib, it has been accepted. And the witness says that he will explain it.*

(جناب چیئرمین: تسلیم کر لیا گیا ہے اور گواہ کہتے ہیں کہ وہ وضاحت کریں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *He says that he will see the books which have been brought in the summary of that....*

(جناب یحییٰ بختیار: گواہ کہتے ہیں کہ وہ کتابیں دیکھیں گے جو لائی گئی ہیں)

Mr. Chairman: *Next writing. Because, for the*

present, we will confine only to these four or five references.

(جناب چیئرمین: اگلی تحریر لیجئے! سردست ہم چار پانچ حوالہ جات تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھیں گے)

مرزا ناصر احمد: کونسا؟

جناب یحییٰ بختیار: ''نزول مسیح صفحہ ۹۶''

مرزا ناصر احمد: کونسا؟

جناب یحییٰ بختیار: ''نزول مسیح'' ص ۹۶ اور صفحہ ۸۱، دونوں۔

[420] مرزا ناصر احمد: ''نزول مسیح صفحہ ۹۶'' پر ہے کیا؟ یہاں مل نہیں رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید......''

مرزا ناصر احمد: یہ ضمیمہ ''نزول مسیح'' کا ہے۔

جناب چیئرمین: بھٹی صاحب! آپ نے یہ کتاب دی ہے؟ صفحہ ۹۶ پر مل نہیں رہا۔ آپ ***Pin point*** کریں، اس صفحہ کو ***Underline*** کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ صفحہ ۹۶ پر نہیں مل رہا۔

مرزا ناصر احمد: ''نزول مسیح'' والا۔ یہ کتاب بھی واپس لے آیئے۔ ہماری ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اس کے ازالے میں یہ روایت موجود ہے۔ مرزا غلام احمد نے خود لکھا ہے کہ میں نے یہ ''براہین احمدیہ'' میں بھی لکھا ہے۔ یہ کتاب بھی ان ہی کی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ جب آپ نے اپنا ریفرنس پوچھا تو آپ اس ریفرنس پر ***Rely*** کریں گے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ریفرنس ان ہی کی کتاب ہے۔ وہ کتاب موجود ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کتاب آپ نے دی ہے؟ وہاں ان کو ملا نہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میں نے دے دی ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مولانا دیکھیں۔

He has to refer to one or نے کہا ***witness two other books also and then give explanation; and that has come on record. I am going further now.***

جناب چیئرمین: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کو مل گیا جی؟ ''نزول مسیح'' صفحہ ۹۶؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ دیکھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ دیکھ رہے ہیں جی۔ Next پوچھ لیں۔

[421] جناب یحییٰ بختیار: ''اعجاز احمدیہ'' صفحہ ۸۰۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جناب چیئرمین! Exactly جو لفظ اٹارنی جنرل صاحب پڑھتے ہیں۔ وہی اس کتاب میں آپ Underline کر کے ان کے آگے رکھیں۔

مرزا ناصر احمد: ''تمہارا حسین.....'' اس کا حوالہ نہیں مل رہا۔ یہ تو آ گیا پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو ''صد حسین است در گریبانم'' والا حوالہ لے آئے ہیں اور اس میں ''براہین احمدیہ'' چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی صفحہ ۹۶۔

مرزا ناصر احمد: ''براہین احمدیہ'' کا حوالہ ہے نا یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: (جناب عبدالعزیز بھٹی سے) مجھے دکھائیں پہلے آپ۔

جناب چیئرمین: چوہدری ظہور الٰہی صاحب کو دے آئیں اور ''براہین احمدیہ'' جو ہے ناں، وہ اس کا حوالہ ہے۔

The reference in the book should be exactly the same what is in the question.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میرے خیال میں ***Misunderstanding*** تھوڑی سی ہے۔ آپ اس پر غور فرمائیں کہ انہوں نے جو یہاں کتابیں رکھی ہوئی ہیں۔ یہ وہ ہیں جو ربوہ کی چھپی ہوئی ہیں اور اسی پر نشان لگے ہوئے ہیں۔ جن حضرات نے سوالات کئے ہیں۔ انہوں نے ان کتابوں میں دیکھ کر جو ان کی اپنی ذاتی ہیں، پرسنل ہیں۔ انہوں نے ان میں سے ریفرنسز دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ چیک کر سکتے ہیں۔

The books have been available for the last ten days.

[422] مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: لیکن کتابیں موجود ہیں۔ حوالے سب پر لگے

ہوئے ہیں۔سب موجود ہیں۔وہ......

***Mr. Chairman:** You could check it up from Chapters, Chapter- wise.*

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......صرف چھاپہ خانے کا فرق ہے۔

***Mr. Chairman:** So, Mr. Attorney- General,....*

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......یہ کہ یہ ہے ناں وہ کتاب......

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ جی آپ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ہے تو۔وہ میں نے دیکھا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہے، یہ ہے۔یہ ہے کہ......یہ

عربی کا جو شعر ہے، یہ موجود ہے:

"واما حسین فاذکروا دشت کربلا

شتان ما بینی و بین حسین کم

فانی اوایدکلا آن وانصرو"

تو اس کا وہ ریفرنس ہے، دوسری کتابوں کے حوالے سے اس کو Explain کریں گے۔وہ آپ کو بتا دیں گے۔یہ آپ سنبھال لیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ جو ہے ناں یہ Writing......

مرزا ناصر احمد: اس کا جو پہلا ہے Writing......

جناب یحییٰ بختیار: ......Writing admitted ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، Writting admitted ہے اور Explantion بعد میں دیا جائے گا۔

***Mr. Chairman:** So, for the time being, I think....*

[123] ***Mr. Yahya Bakhtiar:** That is.... (To Mr. Chairman) let me ask about the next sentences.*

***Mr. Chairman:** For the time being, no. The delegation is permitted to leave and to report at 6:00.*

(جناب چیئرمین: اس وقت بس یہاں کافی ہے۔وفد کو جانے کی اجازت ہے۔

(شام ۶/ بجے تشریف لائیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The edition Mirza Sahib has here....*

مرزا ناصر احمد: ہمیں تو اجازت مل گئی ہے۔

Mr. Chairman: *To report at 6:00 p.m. The honourable members will keep sitting.*

(جناب چیئرمین: وفد چلا جائے چھ بجے شام واپس آئے ممبران تشریف رکھیں)

(The delegation left the chamber)

(وفد ہال سے چلا گیا)

Mr. Chairman: *Chaudhry Sahib, I am going to suggest....* (جناب چیئرمین: چوہدری صاحب صبر کریں)

(Interruption)

Just a minute; have patience for one minute.

(ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں) آپ تشریف رکھیں۔ آپ سب بیٹھیں۔ ایک سیکنڈ جی۔ آپ سب، ذرا آرام سے۔ ہاں، یہ لے جائیں۔

I would request those honourable members....

(میں درخواست کرتا ہوں معزز ممبران سے)

(Interruption)

جناب چیئرمین: ایک منٹ تشریف رکھیں۔ ایک سیکنڈ جی۔ ایک سیکنڈ بیٹھ جائیں۔

PRODUCTION OF REFERENCES/QUOTATIONS BEFORE THE DELEGATION

Mr. Chairman: *I would not take more than two minutes everything would be clear.*

[424] *I would request at least those honourable members, those who associated themselves with the*

Questions committee, or members of the Steering Committee.

(جناب چیئرمین: ہر چیز صحیح ہو جائے گی میں درخواست کرتا ہوں کہ کم از کم وہ ممبران صاحبان جو سوال کمیٹی یا اسٹیرنگ کمیٹی کے ممبران ہیں)

اگر ان کے حوالہ جات جو ممبر صاحبان نے دیئے ہیں وہ اور ہیں اور ان کی کتابیں جو ربوہ کی چھپی ہیں اور ہیں۔ تو کم سے کم *Chapter-wise* تو وہی ہوں گی تو اس میں اگر وہ جیسے جیسے...... *Question Committees* کے پاس *Questions* گئے ہیں۔ سٹیرنگ کمیٹی کے ممبرز بھی *Questions* مانگ سکتے ہیں اور اٹارنی جنرل صاحب کا آپ *Questions* یا حوالہ جات جو آپ پوچھ رہے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ایڈیشن وہاں جو پڑا ہے۔ اس میں اور ہے، یہاں صفحہ اور ہے......

جناب چیئرمین: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب جو ریفرنس میں نے دیا ہے اس میں ہے، اس میں نہیں ہے۔

Mr. Chairman: *It will take about 10-15 minutes to search it out, but it can be search it out. But it can be searched out.*

(جناب چیئرمین: ایک حوالہ نکالنے کے لئے بہت سے بہت دس، پندرہ منٹ لگ جائیں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But these Questions Committee members have them.*

Mr. Chairman: *So, I will....*

(Interruption)

جناب چیئرمین: چوہدری صاحب! ایک سیکنڈ۔

اس میں میری عرض یہ ہے کہ...... *Now, after adjournment these*

(Interruption)

جناب چیئرمین: ایک منٹ جی، ڈھانڈلہ صاحب!

I will request those members.

اگر حوالہ جات کا آپ نے پوچھنا ہے تو

[425] *We should not cut a sorry figure before the members of the delegation. And these members should be here up to 6:00.*

اگر آپ نے اپنا Work دکھانا ہے تو یہ نہیں ہے کہ ایک حوالہ تلاش کرتے ہی آدھا گھنٹہ لگ جائے۔

The change of edition, or print at Rabwah or Qadian is no excuse; or you say.

کہ یہ ریفرنس نہیں ہے، غلط دیا، یا کتاب ہی نہیں، Exist نہیں کرتی۔

***Mr. Mohammad Haneef Khan:** One point. Not all the members of the Steering Committee but only honourable members....*

(جناب محمد حنیف خان: اسٹیئرنگ کمیٹی کے تمام ممبران کے لئے ضروری نہیں صرف ان کے لئے جو واقف ہیں)

***Mr. Chairman:** Those who are conversant; they may not be members of Steering Committee, because this is the responsibility of everybody, expecially.*

(جناب چیئرمین: یہ ہر شخص کی ذمہ داری ہے۔ ہر فرد ذمہ دار ہے)

جنہوں نے نوٹس دیا ہے۔ *(Interruption)*

جناب چیئرمین: مولانا! ایک سیکنڈ سن لیں۔

جنہوں نے اپنے سوالات کا نوٹس دیا ہے *or those are conversant* *with this* اور اس کے بعد جب اٹارنی جنرل صاحب *Question put* کریں۔ اب *Questions* ان کے پاس ہیں اور *Questions* جو ہیں آپ کو پتہ ہے۔ جو بھی اس حوالہ جات، جنہوں نے دیئے ہیں۔ وہ اپنے یہاں حوالہ جات تیار رکھیں۔

Mr. Attorney- General, the first question would be: "Whether Explanation will follow. Upto- date." You admit

or do not admit

جیسے کیس Lawyer کا کیس تیار کیا جاتا ہے۔تا کہ Facts اور ڈاکومنٹس تیار ہوں۔

[426] *With there remarks....* (ان ریمارکس کے ساتھ......)

(Interruption)

جناب چیئرمین: آپ کی وہی ہوگی کہ جج ہم نہیں ہیں۔

جناب عبدالحمید جتوئی: جناب ایک عرض یہ ہے......

جناب چیئرمین: چھٹی؟

جناب عبدالحمید جتوئی: نہیں، نہیں، چھٹی کی بات میں نہیں کرتا۔

عرض یہ ہے کہ جب اٹارنی جنرل اس سے سوال پوچھتے ہیں اور اس میں حوالہ جات ہیں کتاب کے۔تو مناسب یہی ہے کہ وہ کتاب کے ساتھ ان کو Hand over کی جائے۔

جناب چیئرمین: یہی تو میں کہہ رہا ہوں، یہی تو میں نے کہا ہے۔

LEAKAGE OF QUESTIONS TO BE PUT TO THE DELEGATION

(سوال وفد کے پاس پہلے موجود ہوتے ہیں، یہ کیسے آؤٹ ہوتے ہیں؟)

جناب عبدالحمید جتوئی: دوسری عرض سنیں۔

سر! دوسری عرض یہ ہے کہ آج ہمیں دیکھ کے ایک چیز کا تعجب ہوا۔وہ یہ ہے کہ جو سوال اٹارنی جنرل پوچھتے ہیں ان سے، وہ پہلے ہی لکھا ہوا ان کے پاس موجود ہے۔تو میرا اندازہ ہے کہ سوالات Leak out ہوئے ہیں۔کہاں سے ہوئے ہیں؟ وہ آپ لوگ اندازہ لگالیں۔لیکن یہ Fair نہیں۔اگر وہ Leak ہوتے ہیں اور ان کو پہلے سے اطلاع ہے۔جس کے لئے وہ لکھ کے جواب لے آئیں تو میں سمجھتا ہوں، مجھے تو بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہاؤس کے ممبران میں سے یا کہیں سے ایسا ہوتا ہے کون کرتا ہے؟ وہ آپ بہتر جانتے ہیں۔

ایک رکن: ضرور ہوتا ہے۔

ایک اور رکن: بالکل صحیح ہے۔

[427] ***Mr. Chairman:*** ***The rest should not be reported. The Reporters would leave the Hall.***

(جناب چیئرمین: اب باقی کارروائی کی رپورٹ تیار نہیں ہوگی۔ رپورٹر صاحبان ہال سے چلے جائیں) آپ بھی چلے جائیں۔ آپ بھی بند کردیں۔

The special Committee adjourned for lunch break to re-assembled.

The Special Committee re-assembled after the lunch break, Mr. Chaiman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

Mr. Chairman: *Still the quorum is not complete.*

ان کے آٹھ ہیں۔ ان کو میں نے گن لیا ہے۔ آپ کے بھی تیس پورے نہیں ہیں ناں آجائیں۔ ریکارڈ میں تو پورا ہونا چاہئے ناں۔ نو۔ نو۔

مولانا ظفر احمد: مولانا مفتی محمود صاحب! دو ٹھیک دس ہوگئے۔ آپ جلدی آئیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ اپنے تیس پورے کیجئے۔ اپنے تیس پورے کیجئے۔ ہاں بلالیں۔ ہاں۔ آپ نے کیا کہنا ہے۔ میں نے کہا شاید کوئی تقریر کرنی ہے۔ تقریر کا موقع سیشن کے بعد ہوتا ہے۔

After every sitting....

مولانا عطاء اللہ صاحب کو کتب خانہ کا انچارج نہ بنادیں۔

It will save lot to trouble.

آپ کتب خانے کے انچارج ہوجائیں۔ (وقفہ)

(The Delegation entered the chamber)

Mr. Chairman: *Yes, the Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل صاحب)

---

[428] *CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Mirza Sahib, are you ready with some of the replies?*

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کیا آپ کے جواب تیار ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: یہ ''تذکرۃ الاولیاء'' ہے یہاں موجود؟

جناب یحییٰ بختیار: ''تذکرۃ الاولیاء''

مرزا ناصر احمد: اور ارشار رحمانی؟

جناب یحییٰ بختیار: ارشاد رحمانی؟

مرزا ناصر احمد: ''تذکرۃ اولیاء اور ارشاد رحمانی؟''

جناب یحییٰ بختیار: (لائبریرین سے) یہ لائبریری سے لے آئیں۔ باقی جو ریفرنسز ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ایک یہ سوال تھا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ فرمایا ہے:

شتان ما بینی و بین حسینکم ۔۔۔ فانی اوید کل آن وانصر

''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت بڑا فرق ہے۔'' یہاں حسینکم میں کم کی جو ضمیر ہے۔ وہ اس کے مطلب کو ظاہر کرتی ہے اور یہ جو نظم ہے۔ اسی کے اندر ان لوگوں کا ذکر ہے۔ بڑی وضاحت کے ساتھ کہ جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا شرک کرتے تھے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے اور ان کی قبر پر سجدہ کرتے تھے۔ تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ جو تصور تم حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا پیش کرتے ہو وہ درست نہیں ہے۔ حضرت حسینؓ کے متعلق میں نے بانی سلسلہ کا ایک اقتباس پڑھا تھا۔ بڑا زبردست ہے۔ بتاتا ہے کتنا پیار، کتنی محبت......

جناب یحییٰ بختیار: جی، وہ آپ نے...... یہ جو ریفرنس تھا کہ: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے۔'' میں نے عرض کیا تھا کہ ''تمہارے حسین''......

[429] مرزا ناصر احمد: ''تمہارے کی ضمیر بتائے گی ناں کہ اس کا کیا مطلب ہے: ''تمہارے سے کن لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے؟ وہ اسی نظم میں مختلف شعروں میں کرتا ہے اور میں بتلاتا ہوں، اسی نظم میں ہے۔ یعنی ''کم'' کی ضمیر کا ہمیں دیکھنا ہے کہ مرجع کیا ہے ضمیر کا:

(عربی اشعار) ...... (تم یہ گمان کرتے ہو کہ حسینؓ تمام مخلوق کا سردار ہے اور ہر ایک نبی اسی کی شفاعت سے نجات پائے گا اور بخشا جائے گا) تو یہ وہ لوگ ہیں جو اس نظم میں مخاطب ہیں۔ اس نظم میں وہ لوگ مخاطب نہیں جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت اور پیار کرنے والے اور آپ کی زندگی کو اسوۂ سمجھنے والے ہیں اور آپ کی اقتداء کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا یہ ان کا مذہب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آگے کہتے ہیں جی۔ کیونکہ میں یہ **Clarification** چاہتا ہوں کہ: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مجھے ہر وقت خدائی......''

مرزا ناصر احمد: ''کیونکہ مجھے......''؟

جناب یحییٰ بختیار: ''......مجھے ہر وقت خدائی تائید اور مدد مل رہی ہے۔''

مرزا ناصر احمد: جی۔ ''کیونکہ مجھے'' میں اس کا تشریح کر دیتا ہوں، ساری نظم کو سامنے رکھ کر۔ کیونکہ مجھے امام حسینؓ کی طرح اللہ تعالیٰ کی تائید ہر وقت حاصل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کس طرح؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اصل حسین کی طرح۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ وہ جو حسینؓ......

مرزا ناصر احمد: وہ جس حسینؓ کا شرک کیا ہے۔

Mr. Attorney General: We are Lawyers; we interpret words in their leteral, plain, simple meaning, and...

(جناب اٹارنی جنرل: ہم وکیل لوگ ہیں۔ ہم الفاظ کو ان کے ظاہری معنی پہناتے ہی۔ سادہ سیدھے معنی اور......)

[430]***Mirza Nasir Ahmad: Then please read out the whole, all these verses.***

(مرزا ناصر احمد: تو پھر جناب یہ تمام اشعار پڑھئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: .... if those meanings are not clear, then, if some thing the author himself or the law itself says... Now here it is so clearly written:

(جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ معنی نہیں سمجھ میں آتے۔ اگر مصنف نے خود یا قانون خود کہتا ہے پھر اب یہاں یہ بالکل صاف لکھا ہوا ہے) ''مجھ میں اور تمہارے حسینؓ میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مجھے ہر وقت خدائی تائید اور مدد مل رہی ہے۔'' اس کا مطلب ہے کہ حسینؓ کو خدائی تائید اور امداد نہیں مل رہی۔ اس لئے مجھ میں اور اس میں بڑا فرق ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کیا قانون جو ہے، وہ قانون دان کا دماغ اس طرح نہیں پھیرے گا کہ ''حسینکم'' میں ''کم'' کی ضمیر کس طرف جا رہی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ *Definition* کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ ''حسینکم'' وہی مخاطب ہے ناں۔ تو ہم نے دیکھنا ہے کہ کن کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ ''تمہارے حسین'' اور وہ اسی نظم میں ہے کہ وہ لوگ جو حسین کا شرک کرتے ہیں اور انہیں تمام انبیاء سے افضل سمجھتے ہیں اور ساری مخلوق کا سردار سمجھتے ہیں۔ صرف وہ لوگ مخاطب ہیں، باقی نہیں اور ان کے تصور کے اوپر اصلاحی ایک تنقید ہے۔ آخر ''کم'' کا مرجع تو معلوم ہونا چاہئے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: بار بار جہاں بھی آیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے تین ریفرنسز آپ کو دیئے ہیں۔ تینوں میں ''تمہارا حسین''

مرزا ناصر احمد: ''جعلتم حسینا افضل الرسل کلھم''

''کم'' سے مراد...... وہ لوگ ہو تم جو حضرت حسینؓ کو تمام انبیاء سے افضل سمجھتے ہوں۔

''جعلتم''''کم'' یہ جو ضمیریں ہیں۔ یہ بتا رہی ہیں کہ مخاطب کون ہے۔

[431] جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ترجمہ ہوا ہے اس کا...... میں نے سنایا ہے...... یہ بھی آپ کی کتابوں سے لیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ لکھا ہے جو میں نے پڑھا ہے۔ اس کا ترجمہ بھی ہماری اسی کتاب سے ہے: ''تم نے حسینؓ کو تمام انبیاء سے افضل ٹھہرا دیا اور سچائی کی حدوں سے آگے گزر گئے'' یہ صرف وہ لوگ مخاطب ہیں۔ اب میں ترجمہ کر دیتا ہوں تا کہ آپ کے ذہن میں حاضر ہو جائیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف اتنا مرزا صاحب! پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہے، انہوں نے حسینؓ کے بارے میں یہ کہا ان لوگوں کو۔ اپنا جو بیچ میں ذکر لے آتے ہیں، وہ اپنا جو مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ آپ کیسے *Explain* کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: مقابلہ حضرت حسینؓ سے نہیں کر رہے۔ مقابلہ حضرت حسینؓ کے اس تصور سے کر رہے ہیں۔ جو بعض لوگوں کے ذہن میں غلط طور پر پایا جاتا تھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Even then low is it relevant?***

(جناب یحییٰ بختیار: پھر بھی یہ غیر متعلق ہے۔ آپ سمجھائیں کس طرح)

مرزا ناصر احمد: جب ایک مصلح اپنی قوم سے خطاب کرتا ہے۔ جن کے عقائد میں اسے غلطی نظر آتی ہے اور وہ ان کو کہتا ہے کہ تم لوگوں کا یہ عقیدہ...... جو تمام کا نہیں...... شیعہ حضرات

کایااورلوگوں کا یہ عقیدہ جو ہے کہ حسینؓ تمام مخلوق کے سردار ہیں۔ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ آپ کی قبر پر سجدہ کر کے انسان اپنی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے، یہ تصور جو ہے تمہارا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، درست آپ کہہ رہے ہیں۔

[432] مرزا ناصر احمد: میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔

......یہ تصور جو ہے تمہارا یہ غلط ہے۔ کیونکہ دیکھو! وہ حسینؓ جس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانی دی۔ آج تک اللہ کی نصرت اور مدد حاصل ہے اور مجھ پر بھی اللہ تعالیٰ کی مدد، مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت مل رہی ہے۔ اس صحیح تصور سے ہٹ کر یہ بتادیا کہ وہ گویا خدائی کی طاقتیں رکھتا ہے اور تمام مخلوقات کا سردار، سرور دوعالم جو ہے وہ تو خاتم الانبیاء ہے۔ تو جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ ان کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ تمہارا تصور حسین کا جو ہے۔ اس کے مقابلے میں اپنا تصور، جواب میری حقیقت ہے، وہ رکھتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اپنی **Personal observation** کررہا ہے؟

Mirza Nasir Ahmad: Personal, personal.

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اپنا **Comparison** کررہا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ......اپنی کررہے ہیں، بالواسطہ، حضرت حسینؓ......جیسا کہ دوسری جگہ آیا ہے۔ ایک لکھنے والا ساری لکھے گا کہ وہ خدا کا پیارا، تقویٰ کا، متقیوں کا سردار، ان کے اعمال ہمارے لئے اسوۂ حسنہ۔ یہ تو نہیں کہ ہر چیز چھوڑ کے اور ایک لفظ کو تھوڑا سا لے کے اس کے اوپر یہ کردیا جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد......نہیں جی، میں یہ صرف اس لئے آپ سے پوچھنا چاہتا تھا کہ آگے انہوں نے کہا، آگے کہتے ہیں: ’’اور میں خدا کا کشتہ ہوں تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔‘‘ **Comparison again** کہ مجھے دیکھو انہیں دیکھو ***And the impression given is....***

[433] مرزا ناصر احمد: یہ آپ ذرا پھر پڑھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’اور میں خدا کا کشتہ ہوں تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول مسیح ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

مرزا ناصر احمد: وہ جو مشرک یعنی مشرکین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کا شرک کرتے اور آپ کو خدائی طاقتیں دے رہے تھے اور سرور مخلوقات اور تمام انبیاء سے افضل قرار

دے رہے تھے۔ اسی تصور کے لئے یہ کہا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر Compare اپنے آپ سے کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اپنے آپ سے کیا ہے، یہ درست ہے۔ لیکن حضرت حسینؓ سے موازنہ نہیں کیا۔ بلکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ایک غلط تصور سے اپنا موازنہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی میں آپ سے اسی قسم کی، جو آپ کہہ رہے ہیں، ایک اور جگہ وہ کہہ رہے ہیں کہ: ''اے شیعہ قوم! اس پر اسرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں سے ایک (مرزا صاحب) ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔''

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

مرزا ناصر احمد: یہ اسی میں ہے؟ یہ نظم میں ہے یا کہیں اور کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: پھر وہی ''تمہارا حسین''، ''حسین تمہارا......''

(مرزا قادیانی پوری امت میں سب سے افضل؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ جہاں تک ''تمہارا حسین'' کا تعلق ہے، اس نظم کے اندر وہ بالکل واضح ہے۔ یہاں اگر کوئی عربی دان ہو، وہ ابھی ساری نظم پڑھ لے تو پھر معاملہ صاف ہو جائے گا اور [434] باقی رہا یہ مقام، آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ظل کامل ہوں۔ کوئی اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے۔ تو جو ظل کامل ہے نبی اکرم ﷺ کا، وہ بہرحال امت میں سب سے افضل ہے[1]۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اس میں کوئی اشتباہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ یعنی نبی ﷺ کا خود کیوں نہیں کہتے۔ ان کا ڈائریکٹ ذکر کیوں نہیں کرتے؟ ظل کا ذکر کرتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟ میں سمجھا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ یہ کہہ دیں کہ نبی آپ کے سامنے موجود ہے۔ ان کی مثل آپ کے سامنے ہے۔ وہ افضل ہے سب سے۔ ان کی ہدایت پر یہ ہے۔ ان کا سبق یہ ہے۔ ان میں اور حسینؓ میں فرق یہ ہے۔ تو پھر سمجھ سکتے ہیں مسلمان کہ وہ ایسا تو نہیں کہ آپ مقابلہ کریں مجھ سے اور ان سے......

---

[1] کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے کہ مرزا ناصر نے تسلیم کر لیا کہ مرزا قادیانی پوری امت سے سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا حسینؓ، سیدنا علیؓ، سیدہ فاطمہؓ سب سے افضل۔ (معاذ اللہ)

مرزا ناصر احمد: مسلمان مخاطب ہی نہیں اس میں......

جناب یحییٰ بختیار: ......جو مسلمانوں کا طبقہ ہے، جن سے آپ......

مرزا ناصر احمد: ......صرف وہ چھوٹا سا گروہ جو یہ عقائد رکھتا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی گروہ ہو، جسے بھی آپ کہیں۔

مرزا ناصر احمد: جس وقت یہ نظم لکھی گئی ایسا گروہ موجود تھا دنیا میں جو شرک کر رہا تھا اور جو ان کو تمام مخلوقات کا سردار قرار دے رہا تھا، ان کو مخاطب کر کے کہا اور جن کے وہ عقائد نہیں وہ ان سے مخاطب ہی نہیں ہیں اور یہاں جو تصور آپ کا ہے اپنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق، وہ میں نے پہلے ایک واقعہ سنایا تھا۔ ایک اور سنا دیتا ہوں کہ: ''[435]ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا حضرت مسیح موعود اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے مبارکہ بیگم سلمہا اور مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے۔ اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں۔ پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔''

ایک رکن: یہ کہاں سے پڑھ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ ''تاریخ احمدیت، ج۳، ص۵۸۱''

اور چونکہ یہ سوال دہرایا گیا ہے۔ اس لئے وہ حوالہ بھی دہرانا مجھے پڑتا ہے، ورنہ معاملہ صاف نہیں ہوگا۔ یہ ہے، یہ ہے آپ کا عقیدہ حضرت امام حسینؓ کے متعلق کہ: ''حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، طاہر اور مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کا تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت سے اقتداء کرنے والے ہیں جو ان کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاف آئینے ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر؟ مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ [436]دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں

کرسکتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کسی پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانے میں محبت کی تا حسین سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجے کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ، کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ، یا کسی اور بزرگ جو آئمہ مطہرین میں سے ہے، کی تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ تو وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ، اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۱۰۳)

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے......

مرزا ناصر احمد: تو ایک شخص کی تحریریں اس کی مختلف کتب میں پائی جاتی ہیں۔ جب تک ان سب کو سامنے نہ رکھا جائے کوئی ایک حصہ لے کے اس کے معنی کا پتہ نہیں لگ سکتا میرے نزدیک۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے یہ ایک سوال پوچھنا چاہتا تھا کہ یہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی تعریف بہت ہی زیادہ کرنے کے بعد کیا مرزا صاحب یہ نہیں کہتے کہ: "میں ان سب سے افضل ہوں۔"

مرزا ناصر احمد: یہ تعریف تو کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر وہ کہتے ہیں کہ: "میں ان سب سے افضل ہوں"

مرزا ناصر احمد: یہ کہتے ہیں کہ: "میں نبی اکرم ﷺ کا ظل کامل ہوں۔"

Mr. Yahya Bakhtiar: Is it a fact or not that he says that "I am superior to Imam Hussain" inspite of all praises that he showered on him?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ واقعہ نہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں ان سے برتر ہوں۔ ان تمام تعریفوں کے باوجود انہوں نے کیں؟)

مرزا ناصر احمد: کہاں کہتے ہیں ***Superior***؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے ابھی کہا ہے: "میں[437] چونکہ ظل ہوں، میں سب نبیوں سے بہتر ہوں۔"

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، آپ نے میری طرف بات نہیں منسوب کی، بانی سلسلہ کی طرف بات منسوب کی ہے۔ اس کا میں نے پوچھا ہے کہ کہاں کہا آپ نے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ یہ نہیں کہتے: ''میں ان سے Superior (برتر) ہوں۔'' ان کی تعریف کرنے کے بعد؟

مرزا ناصر احمد: ان کی تعریف کرنے کے بعد، یہ بتانے کے بعد کہ آپ بھی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں، آپ یہ فرماتے ہیں: ''میں وہ مہدی ہوں جس کی بشارت نبی اکرم ﷺ نے دی تھی اور جس کے متعلق کہا تھا کہ اسے سلام کرنا، جس کے متعلق کہا تھا، اس کی اطاعت کرنا اور جس کے متعلق کہا تھا اس کے ذریعے سے اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا......''

جناب یحییٰ بختیار: درست ہے......

مرزا ناصر احمد: ''......اور جس کو نبی کا نام دیا تھا آپؐ نے۔''

وہ ''صحیح مسلم'' کے اندر ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مطلب یہی ہوا ناں کہ جی Superior (برتر) ان سے؟

[438] مرزا ناصر احمد: ......اور شیعہ کتب میں...... یہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا...... شیعہ کتب میں اس مہدی کا، جس مقام کا دعویٰ بانی سلسلہ کر رہے ہیں...... یہ علیحدہ بات ہے کہ آپ......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے، مرزا صاحب! بہت تفصیل میں جاتے تو بہت زیادہ سوال ہیں۔ میں تو ایک Simple answer پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میں شیعہ حضرات کا حوالہ دیتا ہوں، جو وہ سمجھتے ہیں وہی۔ آپ نے مہدی اپنے آپ کو جب کہا تو وہی سمجھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ مہدی مرزا صاحب کو نہیں سمجھتے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ کہتے ہیں، مرزا صاحب خواہ مہدی ہونے کی وجہ سے، مسیح موعود ہونے کی وجہ سے، بہر حال کسی وجہ سے یہاں اپنے آپ کو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے Superior سمجھتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہہ رہا ہوں اور ابھی حوالہ پڑھنا چاہتا ہوں کہ حضرات شیعہ صاحبان مہدی علیہ السلام کو ان سے افضل سمجھتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ سمجھتے ہوں جی، میں یہ پوچھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد......

مرزا ناصر احمد: اگر یہ میں اپنی دلیل اگر دے دوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں آپ پہلے یہ Admit کریں کہ ''ہاں، یہ پوزیشن ہے۔'' پھر ''اس کی وجہ یہ ہے'' کہ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ پڑھنے کے بعد بتاتا ہوں کہ کیا پوزیشن ہے: (عربی عبارت)

(''امام مہدی کہیں گے کہ اے لوگوں کے گروہ جو چاہتا ہو کہ وہ ابراہیم اور اسماعیل کو دیکھے۔ وہ مجھے دیکھ لے کہ میں ابراہیم اور اسماعیل ہوں اور جو شخص موسیٰ اور یوشع کو دیکھنا چاہے تو وہ موسیٰ اور یوشع میں ہوں اور جو چاہے عیسیٰ اور شمعون کو دیکھے، میں وہی عیسیٰ اور شمعون ہوں اور جو چاہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کو دیکھے تو سنو وہ محمد ﷺ اور امیر المومنین میں ہوں۔'')[439] تو یہ ''بحار الانوار'' جو شیعہ حضرات کی کتاب ہے، ان کے نزدیک امام مہدی کا یہ مقام ہے اور بانی سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ اس مقام کا ہے۔

(مرزا قادیانی سب انبیاء، اولیاء، صحابہؓ واہل بیتؓ سے افضل ہے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہوا ناں جی، جیسے آپ نے ابھی کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب، ظل کامل حضرت محمد ﷺ کے ہیں اور اس لئے وہ سب انبیاء سے، مرزا غلام احمد سب انبیاء سے اور سب اولیاء سے، حضرت امام حسین سے، سب سے افضل ہیں۔ یہ آپ کا دعویٰ ہے؟

مرزا ناصر احمد: میرا یہ دعویٰ ہے؟ میرا یہ دعویٰ تو نہیں، میرا یہ عقیدہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعویٰ ہے؟

مرزا ناصر احمد: میرا یہ عقیدہ ہے کہ مہدی علیہ السلام...... جس کی بشارت دی گئی تھی...... مہدی ہونے کا بانی سلسلہ نے دعویٰ کیا اور یہ مہدی تمام ان لوگوں کے نزدیک جنہوں نے مہدی کے مقام کو امت محمدیہ میں پہچانا امت محمدیہ میں آنحضرت ﷺ کے قریب تر، آپ کے پاؤں کے نیچے بیٹھنے والا شخص ہے اور اس لئے تمام سے افضل ہے۔ یہ درست ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد صاحب افضل ہیں، وجہ مسیح موعود کی ہو......

مرزا ناصر احمد: آپ نتیجہ پکڑتے ہیں اور وجوہات سے انکار کر دیتے ہیں یا غمازی کرنا چاہتے ہیں۔[1]

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا یہ دعویٰ ہے اور آپ کا عقیدہ ہے کہ سب انبیاء سے اور اولیاء سے بہتر ہیں، افضل ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، سب انبیاء نہیں۔ ہمارا...... ہم تو...... یہ ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے طفیل، آپ کا احقر الغلمان بننے کے نتیجے میں، آپ کے پاؤں میں آپ نے جگہ پائی۔

---

[1] ہائے قادیانیت کی ستم ظریفی، دعویٰ کرتے ہیں۔ دعویٰ کے نتیجہ کو قبول کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ اسی روح کے سرطان میں پوری قادیانیت گھائل ہو رہی ہے۔

(مرزا قادیانی، محمد ﷺ قادیان میں، معاذ اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی، میں......ہاں، آپ نے فرمایا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے قدموں میں بیٹھنے کے باوجود تمام انبیاء پر افضیلت رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے مکمل ظل ہیں۔ مرزا صاحبؑ[440] کی موجودگی میں......ایک شاعر ہیں آپ کے اکمل صاحب...... انہوں نے ایک نظم پڑھی، اگر یہ درست ہے:

محمدؐ پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر ج ۲ نمبر ۴۳، مورخہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۱۴)

مرزا ناصر احمد: اس کی تو تردید شائع ہو چکی ہے اور کہا گیا کہ اگر اس کا کوئی انہوں نے یہ مطلب لیا تو وہ کفر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ ان کی موجودگی میں کہا گیا اور انہوں نے ''جزاک اللہ'' کہہ کر قبول کیا؟

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں لکھا ہے موجودگی میں پڑھا؟

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس جو ہے ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ کے پاس تو سوال ہے ناں۔ اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''اکمل، غلام احمد کو دیکھے......''

مرزا ناصر احمد: ۱۹۲۹ء میں......۱۹۲۹ء کا یہ واقعہ ہے اور ۱۹۰۸ء میں......

(مداخلت) ہیں؟ اچھا، اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں جی، ۱۹۰۶ء کا یہ اخبار ''البدر''......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، ۱۹۴۴ء میں اس کے متعلق تردید بڑی واضح تحریر میں آ گئی تھی۔

[441] جناب یحییٰ بختیار: ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کا ''البدر'' کا حوالہ ہے۔ اس میں کہا ہے کہ: ''مرزا صاحب نے قصیدہ سن کر مندرجہ ذیل اشعار کو اپنی شان میں بہت پسند کیا اور اس پر جزاک اللہ کہہ کر قبول کیا۔'' (روزنامہ الفضل قادیان ج ۳۲، نمبر ۱۹۶، ص ۴، مورخہ ۲۲ر اگست ۱۹۴۴ء)

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی اخبار ''البدر'' قادیان، ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء۔

مرزا ناصر احمد: بہرحال اس کی تردید آ گئی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، میں نے اس کا پوچھنا تھا آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: تردید اس کی یہ ہے: ''اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ درجے میں بڑے ہیں تو یقیناً کفر ہے۔ لیکن اگر مراد یہ ہے کہ اس زمانے میں اشاعت دین زیادہ ہوئی تو یہ مطابق قرآن کریم کے ہے۔ مگر ایسے لفظ پھر بھی ناپسندیدہ اور بے ادبی کے ہیں[1]۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہ تردید جو ہے یہ مرزا صاحب کی تو نہیں ہو سکتی۔ یہ تو مرزا بشیر الدین محمود کی ہوگی؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں کہ آپ کی موجودگی میں پڑھا گیا ہے۔ اس کا تو یہاں وہ نہیں ہے[2]۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کو *Deny* کیا گیا کہ ان کی موجودگی میں نہیں پڑھا گیا؟ یا انہوں نے اس کو *Approve* نہیں کیا؟

---

[1] پھر مرزا نے جزاک اللہ کیوں کہا۔ حضور علیہ السلام کی بے ادبی پر جزاک اللہ کیا کفر نہیں؟

[2]

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

ان اشعار پر سالہا سال بعد محمد علی لاہوری نے اعتراض کیا کہ یہ مرزا محمود کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ اس کے جواب میں ان اشعار کے خالق قاضی اکمل قادیانی جو مرزا قادیانی کا صحابی اور مرزا محمود کا استاذ تھا۔ اس نے وضاحت کی جو اخبار الفضل قادیان ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء میں شائع ہوئی کہ محمد علی لاہوری کا یہ غلط الزام ہے کہ مرزا محمود کی تربیت کے نتیجہ میں میں نے نظم لکھی۔ بلکہ یہ نظم میں نے مرزا قادیانی کی موجودگی میں پڑھی۔ اسے خوشخط لکھوا کر خوبصورت قطعہ کی شکل میں مرزا قادیانی کو پیش کیا۔ مرزا قادیانی، اس فریم کو گھر کے اندر لے گئے اور پھر مرزا کی زندگی میں اخبار بدر میں چھپی۔ کسی نے اس پر اعتراض نہ کیا۔ مرزا نے اس نظم کو سنا اور جزاک اللہ فرمایا۔ مؤلف نے یہ وضاحت ۱۹۴۴ء میں کی۔ اب مرزا ناصر احمد کہتا ہے کہ اس نظم کی تردید ہم نے کی ہے۔ مرزا قادیانی چیف گرو نظم کی تائید کرے، مرزا محمود جھنت، یا مرزا ناصر لاٹ پادری تردید کرے۔ ہم کیا سمجھیں؟ قادیانی غور کریں کہ دادا، باپ بیٹا میں کون بڑا جھوٹا ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو بڑا سخت نوٹ اس کے اوپر ہے اور انہوں نے آپ بھی...... کسی نے مجھے بتایا تھا کہ...... بہر حال وہ تو کوئی ہمارے لئے اتھارٹی نہیں ہے...... قاضی اکمل۔

[442] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں قاضی اکمل کو اتھارٹی نہیں سمجھتا لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر وہ مرزا صاحب کی موجودگی میں یہ نظم سناتے ہیں اور وہ پسند کر کے، قصیدے کو ''جزاک اللہ'' کہتے ہیں تو اس کے بعد......

مرزا ناصر احمد: بالکل غلط بات ہے اور ایسی ہے ہی نہیں۔ بغیر ''البدر'' دیکھے کے میں کہتا ہوں کہ غلط ہے۔ یہ ہے ہی نہیں[1]...... ساری ہماری کتابیں، ساری ہماری تربیت، سارے ہمارے اعمال اور ہماری جدوجہد جو ہے، اس کا انکار کر رہی ہے اور تردید کر رہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے...... حضرت امام حسینؓ کے بارے میں ایک اور قول مرزا صاحب کا۔ پھر وہ ایک اور حوالہ ہے ان کا جی ''اعجاز احمدیہ ص۸۲، خزائن ج۱۹ ص۱۹۴'' پر......

مرزا ناصر احمد: ص۸۲؟

جناب یحییٰ بختیار: ''تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے ساتھ گوہ کا ڈھیر ہے۔''

مرزا ناصر احمد: شرک۔ یہ شرک کے متعلق ہے ناں۔ شرک جو ہے اس کی مثال دی ہے۔ کستوری اور اس کا مقابلہ۔

جناب یحییٰ بختیار: کستوری اپنے آپ سے مطلب......؟

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، توحید باری تعالیٰ...... یہاں توحید باری تعالیٰ اور شرک، اس کی مثال ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے صبح کہا تھا کہ جو مسلمان اتمام حجت کے بعد غلام احمد صاحب پر بیعت نہیں لاتا یا ان کو نبی نہیں مانتا......

مرزا ناصر احمد: ان کے دعوے کو نہیں مانتا......

[443] جناب یحییٰ بختیار: ...... تو وہ آپ نے کہا کہ وہ کافر ہے۔ ایک **Limited sense** میں۔ اگر وہ آنحضرت ﷺ کو......

---

[1] اس دجال قادیانی ناصر کو دیکھو۔ اخبار الفضل ۲۲ راگست ۱۹۴۴ء ص۴ کی عبارت کو البدر کے نام ٹھونس کر لاف زنی کر رہا ہے۔ دجال قادیان کے دجال پوتے ایسے ہی معلم الملکوت القادیان ہونا چاہئے؟ جیسی روح ویسے فرشتے۔

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ عرض کیا تھا کہ کوئی شخص جو کھڑے ہو کر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر ایمان لایا۔ اس کو ہم کلی Sense جو ہے بڑی، اس معنی میں کافر نہیں کہہ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: Limited sense میں آپ نے کہا کہ......

مرزا ناصر احمد: جس طرح سے حدیث میں آیا کہ جس نے نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا، جو ظالم کے ساتھ چند قدم چلا، وہ کافر ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیٹگریز پہ مجھے کچھ Confusion ہے کہ ایک شخص کو جو نبی کو نہیں مانتا۔ اللہ کے بھیجے ہوئے کسی نبی کو نہیں مانتا...... جیسا کہ میں نے آپ سے اس دن پوچھا کہ حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتا، حضرت موسیٰ کو نہیں مانتا...... جن کا قرآن شریف میں ذکر آیا ہے کہ نبی ہیں...... ان کو بھی آپ مسلمان پھر بھی سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ میں خاتم الانبیاء کے ان حکموں کو بطور بغاوت کے نہیں مانتا۔ ان کو نہیں میں مسلمان سمجھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل ہی کافر ہو جاتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: بالکل کافر......

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہیں کہ بغیر......

مرزا ناصر احمد: ......اور اگر اتمام حجت نہیں ہوئی ناسمجھ ہے۔ مثلاً ہمارے عوام ہیں جن کو پتہ ہی نہیں قرآن کریم کا، ناظرہ بھی نہیں آتا۔ اگر کسی کے ذہن میں ایسا خیال آئے تو وہ تو اس کو کافر نہیں بنا دیتا۔

[444] جناب یحییٰ بختیار: جو شخص مرزا غلام احمد کو اتمام حجت کے بعد نہیں مانتا۔ وہ بھی اس کیٹگری میں ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: وہ بھی اس کیٹگری میں ہوگا۔ اس وجہ سے کہ ''اتمام حجت'' کا جو لفظ ہے، Context میں اس کے یہ معنی ہوں گے کہ خدا اور محمد ﷺ کا حکم ہے مہدی کو ماننا اور یہ وہی مہدی ہے جو مدعی ہے، اس کے باوجود میں نہیں مانتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایسے آپ نے کیسے Conclude کیا کہ ان کی سمجھ میں آ گئی اور وہ Convince ہو گیا؟ ہو گیا؟ آپ ابھی کہتے ہیں جی کہ ''اس وقت شام ہے'' اور آپ وجوہات اس کی دیتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں دو کیٹگریز کی بات کر رہا ہوں۔ اگر تو وہ اتمام حجت کے بعد نہیں مانتا......

جناب یحییٰ بختیار: اگر After explanation نہیں مانتا تو پھر؟

مرزا ناصر احمد: ''اتمام حجت'' کا مطلب ہی یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، یہی میں کہہ رہا تھا کہ اس کو یہ یقین آجائے یا وہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے......

مرزا ناصر احمد: تو پھر وہ آں ﷺ کا کافر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں Clarification کی ضرورت ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ ''میں غلام احمد صاحب کو نبی مانتا ہوں۔ مجھے یقین ہو گیا ہے۔'' اور پھر اس کے بعد کہتا ہے کہ ''میں نہیں مانتا'' وہ تو آپ سمجھ لیں کہ یقین کرنے کے باوجود باغی ہو گیا۔ ایک کہتا ہے کہ ''میں نہیں مانتا'' وہ تو آپ سمجھ لیں کہ یقین کرنے کے باوجود باغی ہو گیا۔ ایک کہتا ہے کہ ''آپ نے Explain مجھے کیا مگر میرا دل نہیں مانتا......''

[445] مرزا ناصر احمد: ''میرا دل نہیں مانتا؟''

جناب یحییٰ بختیار: ''میں Convinced نہیں ہوں۔'' تو پھر وہ......

مرزا ناصر احمد: اگر واقع میں اتمام حجت نہیں تو پھر وہ اس کیٹگری میں......

جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت تو ہو گیا۔ جہاں تک کہ آپ کے Explain کرنے کا تعلق ہے۔

مرزا ناصر احمد: اتمام حجت صرف میری دلیل نہیں کرتی۔ بلکہ میری دلیل کو اس کا قبول کر لینا یہ اتمام حجت کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ڈکشنری کا مطلب تو نہیں۔

مرزا ناصر احمد: واستیقنت انفسھم قرآن کریم کہتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: کہ سارے دلائل Complete کرنے کے بعد......

مرزا ناصر احمد: ''وجاھدوا بھا واستیقنت انفسھم'' (وہ انکار کرتے ہیں اور ان کے دل یقین سے پر ہیں) قرآن کریم میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ اتمام حجت نہیں ہوتا؟ میں اس واسطے Clarification چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میرے نزدیک یہی اتمام حجت ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ڈکشنری کا مطلب تمام Arguments، تمام Resoning کو Explain کرنے کے بعد اگر پھر بھی کوئی شخص نہیں مانتا، Convince نہیں ہوتا......

مرزا ناصر احمد: اگر وہ ''واستیقنت انفسھم'' والا معاملہ نہیں تو شبہ کا (فائدہ) اس کو دیا جائے گا۔ فائدہ پہنچے گا اور اس کے اوپر وہ حکم نہیں لگے گا جنرل۔

[446] جناب یحییٰ بختیار: کیا ابوجہل پر اتمام حجت ہو گیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: میں تو اس وقت نہیں تھا، بتا نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: جب مرزا غلام احمد زندہ تھے تو اس وقت آپ پیدا نہیں ہوئے تھے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، لیکن میں خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں میں نے بڑی دیانتداری سے آپ کے دعاویٰ کا خود مطالعہ کیا اور جو کچھ میں نے سمجھا اور پایا اس کے نتیجہ پر میں نے......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! دیکھیں، آپ کی نیت کا سوال نہیں ہے اور نہ اس پر میں شک کر رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جو آپ کا سوال ہے وہ میری نیت کا ہے۔ آپ ابوجہل کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں کہ آپ اوروں کی نیت پر شک کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں میں نہیں...... دیکھیں، سوال آپ نے کیا ابوجہل کا......

جناب یحییٰ بختیار: سوال میں آ جاتا ہے۔ آپ Sincerely believe کرتے ہیں۔ میں اس کو Doubt نہیں کرتا۔ مگر آپ یہ کہتے ہیں کہ کیونکہ میں مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا اس لئے میں اتمام حجت کے باوجود...... مطلب یہ ہے کہ میں......

مرزا ناصر احمد: میں نے کب کہا یہ؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی میرے سے مطلب......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے یہ کہا ہی نہیں۔ آپ میرا مطلب نہیں سمجھے۔ ابھی جو میں نے کہا اس سے الٹ بات کی۔ میں نے یہ کہا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں......

ل ابوجہل کی صفائی اور وکالت مرزا ناصر کی زبانی، پوری قادیانیت کو مبارک ہو کہ مرزا قادیانی کی صفائی کا وکیل، ابوجہل کی بھی صفائی کا وکیل ہے۔ طابق النعل بالنعل!

انسان کا تو کام ہی نہیں دل کو دیکھنا...... اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک ایسا شخص ہے جس کو یقین ہوگیا ہے کہ مدعی سچا ہے اور پھر وہ نہیں مانتا تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ مسلمان نہیں......

[447] جناب یحییٰ بختیار: اس وقت......

مرزا ناصر احمد: لیکن...... ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی۔ میری بات تو ختم ہونے دیں۔ لیکن اگر کوئی ایسا شخص ہے جو سب سننے کے بعد کہتا ہے ''مجھے سمجھ نہیں آئی'' تو اس کو شبہ کا طلے گا فائدہ اور اس کو ہم کافر نہیں کہیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے مرزا غلام احمد کی *Arguments* سمجھ میں آگئیں۔ *What does he mean*......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، وہ تو فلاسفر بھی سمجھ لیتا ہے۔ ہم مذہبی بات کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں بھی مذہبی بات کر رہا ہوں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ''خاتم الانبیاء کا کیا مطلب ہے کہ ایک کھڑکی کھلی ہوئی ہے اور اس کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں۔''

This is the first step. Secondly, he comes to the conclusion. "I am that Nabi" and gives reasons for that....

(یہ پہلا قدم ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ کوئی شخص، وہ اس کے لئے وجوہات تلاش کرتا ہے)

مرزا ناصر احمد: میں جو آپ کا فقرہ ہے ناں، اس پر اعتراض کرتا ہوں۔ میرا اعتراض یہ ہے کہ آپ میرے اور ہمارے جذبات کا خیال نہیں رکھ رہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I am sorry, I do not want to hurt your feelings.

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کے احساسات کو گزند نہیں پہنچانا چاہتا) مگر میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ وہ پہلے یہ کہتے ہیں کہ ''کھڑکی کھلی ہوئی ہے۔ نبی آسکتے ہیں۔'' اس کے بعد کہتے ہیں کہ ''وہ نبی میں ہوں'' اگر ایک شخص یہ کہہ دے آپ سے......

مرزا ناصر احمد: یہ جی، دراصل عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ اس طرح نہیں ہوا۔ بلکہ آپ نے اپنا مقام مہدی اور مسیح کا بیان کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے آنے والے مسیح کو ''صحیح مسلم'' میں چار [448] دفعہ نبی کہہ کر پکارا۔ دوسری جگہ بھی مہدی اور مسیح ہونے کی وجہ سے آپ نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے مطابق جو محمد ﷺ نے فرمایا تھا، نبی کہا گیا ہے۔ اس لئے میں نبی ہوں، امتی نبی۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے سوال کا جواب Clear نہیں ہوا۔ مرزا صاحب میں نے یہ کہا ہے کہ ایک شخص جو مرزا صاحب کا پیغام سنا اس نے، لیکن Convince نہیں ہوا، اس کو آپ کس کیٹگری میں رکھتے ہیں؟ کہ یہ کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: کس Sense میں؟

جناب یحییٰ بختیار: کہ یہ ایک نبی کو نہیں مانتا۔ مگر وہ محمد ﷺ کا امتی ہے اور کہتا ہے کہ میرا پورا ایمان ہے۔ اس کو آپ کہتے ہیں کہ یہ امت اسلامیہ سے باہر نہیں۔ یہ آپ کہہ رہے ہیں۔ مگر یہ کہ وہ کافر ہے۔ ایک Limited sense میں دائرہ اسلام سے...... جو کل آپ نے کہا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ آج میں نے اس کو کر دیا۔ جس میں میں نے حدیثوں کے حوالے دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: جنہوں نے کبھی مرزا غلام احمد کا نام ہی نہیں سنا اور نہیں مانتے اس وجہ سے کہ نام ہی نہیں سنا، وہ کس کیٹگری میں کافر ہیں؟ یا نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہی نہیں سنا، وہ نہیں مانتا۔ کس کیٹگری میں آئے گا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مانتا، نام ہی نہیں سنا......

(عیسیٰؑ، موسیٰؑ کے نہ ماننے والوں کی طرح، مرزا کے نہ ماننے والے بھی کافر)

مرزا ناصر احمد: نام ہی نہیں سنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ہی نہیں سنا، وہ کس کیٹگری میں آئے گا؟

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پوچھ رہا ہوں؟

[449] مرزا ناصر احمد: جو وہ جس کیٹگری میں آئے گا، وہ اسی کیٹگری میں آئے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت والے کی اور اس کی کیٹگری ایک ہی ہو گئی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں کب کہتا ہوں وہ ایک جیسی ہو گئی؟ ہم نے ظاہر کے اوپر ویسے حکم کرنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ مرزا بشیر الدین صاحب کا ایک......

مرزا ناصر احمد: عدالت میں ایک سوال ہوا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے پوچھا تھا۔ پھر یہاں بھی پوچھا تھا۔ کل پڑھا تھا۔ ''خواہ انہوں نے مرزا کا نام تک نہ سنا ہو، وہ بھی کافر؟'' (آئینہ صداقت ص ۱۳۵ از مرزا بشیر محمود)

(مرزا کا منکر کافر)

مرزا ناصر احمد: ایک ظاہری ہے وہ بھی Limited کفر کا۔ تو وہ محدود معنی میں کافر ہی ہم اسے کہیں گے۔ جو شخص[1]......

جناب یحییٰ بختیار: نام تک نہیں سنا۔

مرزا ناصر احمد: ایک شخص نے جو آج سے سات سال پہلے ماسکو میں پیدا ہوا۔ اس نے محمد ﷺ کا نام ہی نہیں سنا۔ اس نے موسیٰ علیہ السلام کا نام ہی نہیں سنا۔ اس نے بنی اسرائیل کے کسی نبی کا نام نہیں سنا۔ اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یا حضرت داؤد علیہ السلام کا یا حضرت نوح علیہ السلام کا نام نہ سننے کی وجہ سے وہ اس کا ایمان ہی کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہی میں کہہ رہا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ان کے اوپر۔ باقی کے فرقہ ہائے مسلمہ کا فتویٰ دیتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: کافر۔

مرزا ناصر احمد: ان کو وہ کافر کا فتویٰ دیتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: جو ایمان نہ لائے وہ کافر۔ کافر ہے جب تک کہ ایمان نہ لائے۔

[450] مرزا ناصر احمد: جب تک ایمان نہ لائے ان کے اوپر Internationally انکار کا فتویٰ لگایا۔

جناب یحییٰ بختیار: Internationally میں نہیں کہہ رہا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں کفر کا معنی ہی Intention ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ وہ کافر ہو گئے کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں مسلمان نہ ہونا اور چیز ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں جی، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ایک Conscious process ہے۔ میں مسلمان ہوں۔ کلمہ پڑھتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ میں محمد ﷺ کی امت میں ہوں۔ ان پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہ Presumption ہے، آپ کے مرزا بشیر الدین صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو باپ کا مذہب ہے، دین ہے، وہی اس کا سمجھا جائے گا۔

---

[1] پہلے کہا تھا، مرزا کا منکر کافر نہیں۔ آج کہا مرزا کا منکر کافر ہے۔ آسمان بدلتا ہے رنگ کیسے کیسے!

مرزا ناصر احمد: یہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے، مرزا بشیر الدین محمود احمد نے نہیں فرمایا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے ان کا ایک حوالہ دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، انہوں نے ترجمہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا جنازہ کیوں نہیں پڑھتے؟ کیونکہ باپ کے مذہب سے تھا۔

مرزا ناصر احمد: وہ جواب آپ نے ابھی فقرے کہے ہیں۔ وہ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوتے ہیں، حدیثوں میں۔ میں تو صرف یہ بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ جو کیٹگریز جنہوں نے نام ہی نہیں سنا۔ وہ بھی کافر۔ جس نے اتمام حجت کیا وہ بھی کافر...... دونوں کس کیٹگری میں؟ آپ کہتے ہیں یہ دونوں اس کیٹگری میں آتے ہیں جو کہ ملت سے باہر نہیں۔

[451] مرزا ناصر احمد: دونوں کی ایک کیٹگری نہیں بنتی۔ ایک قابل مواخذہ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک، ایک نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک کفر کا تعلق ہے، دونوں کافر؟

مرزا ناصر احمد: کبھی آپ خالی کفر لیتے ہیں اور کبھی کفر اور اسلام دونوں اکٹھے لے لیتے ہیں۔ اگر آپ اس طرح چلیں کہ وہ ایمان نہیں لایا باوجود عدم علم کے، تو جو ایمان نہیں لایا اس کو ایمان لانے والا آپ کیسے کہیں گے؟ جو عملاً ایمان نہیں لایا اس کے متعلق آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایمان لے آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو گنہگار *Definition* ہو گئی۔

مرزا ناصر احمد: میں گنہگار کی بات نہیں کر رہا۔ پہلے یہ بات صاف ہو جائے۔ جو ایمان نہیں لایا، اسے ایمان لانے والا آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ نہیں کہہ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: آگے فرق آ جاتا ہے گناہ کا۔ یہ دوسرا اسٹیج ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں ناں کہ جو مرزا صاحب پر ایمان نہیں لائے......

مرزا ناصر احمد: بچہ پانچ سال کا جو ایمان نہیں لائے اس کو ہمیں احمدی نہیں نا کہنا چاہئے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں کہیں گے آپ، یہ میں کہہ رہا ہوں۔ تو وہ کافر ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: احمدی نہیں ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی مسلمان نہیں ہوا۔ کیا ہوا وہ؟

مرزا ناصر احمد: جو اس کے ماں باپ کا مذہب ہے وہی اس کا ہے۔ اگر ماں باپ اس کے نبی اکرم ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ مسلمان ہوگیا۔

[452] جناب یحییٰ بختیار: اور وہ اسی کیٹگری کے کفار میں شمار ہوں گے۔ جو اس کے ماں باپ ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ظاہر میں یہی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ آپ کے مطابق وہ ایک نبی کو نہیں مانتے، کافر ہیں وہ۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ماں باپ کے جو ہیں، وہ نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی وجہ سے مسلمان ہیں۔ ملت اسلامیہ کے افراد ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مسلمان ہیں ان کے پوائنٹ آف ویو سے۔ میں آپ کے پوائنٹ آف ویو سے پوچھ رہا ہوں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں اپنا پوائنٹ آف ویو بتا رہا ہوں۔ میرا پوائنٹ آف ویو ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: باوجود اس کے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے؟

مرزا ناصر احمد: باوجود اس کے کہ نبی نہیں مانتے۔ لیکن گناہ گار ہیں وہ......

جناب یحییٰ بختیار: پھر جب آپ......

مرزا ناصر احمد: ......اور *Limited* کفر جو مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ وہ آتا ہے، ان کو غیر مسلم نہیں کہا جاسکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: جب آپ ان کو کافر کہتے ہیں تو گناہ گار کس *Sence* میں کہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: غیر مسلم نہیں وہ؟ یہ فیصلہ ہوگیا ناں کہ غیر مسلم نہیں؟ میرا مطلب فیصلے کا یہ ہے کہ میری بات واضح ہوگئی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہی جو ہے نا جی میں نے اس پر......ابھی یہ کل میں نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ: ''کل مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔'' یہ یہاں تک *Sentence* ختم کرتے ہیں آپ۔ پھر اس کے بعد: ''خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔''

(آئینہ صداقت ص۳۵)

[453] ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔'' دو قسم کے

ہو سکتے ہیں...... جنہوں نے نام سنا اور جنہوں نے نام نہیں سنا اور شامل نہیں ہوئے...... خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس کا جواب میں نے کل دے دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: کل آپ نے دیا۔ آج پھر آپ کیونکہ Clarify کر رہے تھے اس کو کہ ''دائرہ اسلام'' سے آپ کا مطلب......

مرزا ناصر احمد: میں نے تو آج یہ بتایا تھا کہ اس ''دائرہ اسلام'' کا لفظ استعمال کر کے Confusion پیدا ہوا ہے۔ اس واسطے ہم ایک Continuity جو ہے، اصل حقیقت، وہ لے لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کیونکہ آپ کی Writing میں ''دائرہ اسلام سے خارج'' بار بار آتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ، تو اس واسطے کہ سارے مسلمانوں میں تھا دائرہ اسلام۔ دائرہ اسلام وہ ہم نے بھی لے لیا۔ لیکن جو دائرہ اسلام کی حقیقت ہمارے ذہنوں میں ہے اس کو آپ قبول کرنے کے لئے کیوں تیار نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب! اگر آنحضرت محمد ﷺ......

مرزا ناصر احمد: یہ جواب جو ہے کل بھی غالباً میں نے پڑھ کے سنایا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ آج صبح آپ نے ''دائرہ اسلام'' کو پھر Re-define کیا......

[454] مرزا ناصر احمد: Re-define نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: Clarify کیا؟

مرزا ناصر احمد: وضاحت کی اس کی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ اس کی ذرا ضرورت پڑ گئی مجھے تاکہ پوزیشن Clear ہو جائے۔

مرزا ناصر احمد: یہ جواب بھی دوبارہ سن لیجئے۔ شاید ضرورت نہ پڑے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ جواب تو آچکا ہے جی ریکارڈ پر، وہ تو آچکا۔

مرزا ناصر احمد: ''یہ بات خود اسی بیان سے ظاہر ہے کہ میں ان لوگوں کو جو میرے ذہن میں ہیں مسلمان سمجھتا ہوں۔ پس جب میں ''کافر'' کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میرے ذہن

میں دوسرے قسم کے کافر ہوتے ہیں۔ یعنی گناہ گار، جن کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں۔ یعنی وہ جو ملت سے خارج نہیں ہیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ ''دائرہ اسلام سے خارج'' تو میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے جس کا اظہار کتاب ''مفردات راغب'' کے صفحہ ۲۴ پر کیا گیا ہے۔ جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

یہ پہلے اس کی تفصیل میں ہم گئے ہیں: ''ایک دون الایمان اور دوسرے فوق الایمان اور دون الایمان میں وہ مسلمان شامل ہیں جن کے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ ''فوق الایمان'' ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے جو ایمان میں اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں۔ اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں کہ وہ معمولی ایمان سے بلند تر ہوتے ہیں۔ اس لئے جب میں نے یہ کہا تھا کہ ''بعض لوگ دائرہ[455] اسلام سے خارج ہیں'' تو میرے ذہن میں وہ مسلمان تھے جو ''فوق الایمان'' کی تعریف کے ماتحت آتے ہیں۔ یعنی اس گروہ سے خارج ہیں۔ وہ نہیں شامل۔ مشکوٰۃ میں بھی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا ہے۔ اس کی حمایت کرتا ہے۔ وہ اسلام سے خارج ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہ صبح آپ نے یہ کیا......

مرزا ناصر احمد: ''...... ہر گناہ گار جو ہے اس کے اوپر حدیث نے ''کفر'' کا لفظ استعمال کیا ہے......''

جناب یحییٰ بختیار: صبح آپ نے کہا تھا کہ یہ مخلص ہیں اور دوسرے اتنے مخلص نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں اور ان کا اور اسلام سے نکلنے کے درمیان بڑا لمبا فاصلہ ہے۔ کوئی تھوڑا گناہ گار ہے، کوئی زیادہ گناہ گار ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے گناہ معاف کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دائرہ اسلام کے اندر دونوں رہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، دونوں رہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب یہ جو آپ نے کہا ہے...... مخلص کم ہو یا زیادہ ہو...... یہ تو آپ ہی جو فیصلہ کریں گے آپ کا جو ذہن کہے گا وہی ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: نہ، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا Criterion ہے اس کا؟

مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ کا علم۔

جناب یحییٰ بختیار: جو آپ کے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ اللہ کا علم۔

جناب یحییٰ بختیار: اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو دیا ہے اس کے مطابق؟

[456] مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ کا علم۔

جناب یحییٰ بختیار: اللہ تعالیٰ کے علم کو کون جج Judge کرے گا؟ دیکھئے ناں، میں آپ سے Clarification مانگ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں Clarification ہی دے رہا ہوں۔ صرف اللہ Judge کرے گا۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ ان کو سزا دینا یا نہ دینا اس دنیا کی زندگی سے تعلق نہیں رکھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے فرمایا کہ:

"When I say I am a musalman, it is not for Mufti Mahmood or Maulana Moududi to say that I am not."

(جب میں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ تو یہ مفتی محمود یا مولانا مودودی صاحب کے لئے نہیں ہے کہ وہ کہیں کہ میں نہیں ہوں)

مرزا ناصر احمد: یہی اب میں کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنا ہے تو پھر چھوڑ دیجئے آپ، اللہ تعالیٰ کیا فیصلہ کرتے ہیں کہ آپ ہیں یا نہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہی ہم نے......

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ نے یہ کیوں لے لیا کہ:

If I decide then nobody has to interfere?

(اگر میں طے کرتا ہوں تو کسی کو مداخلت کا حق......؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اپنے متعلق میں نے ہی Decide کرنا ہے۔ لیکن دوسرے کے متعلق میں نے Decide نہیں کرنا۔

جناب یحییٰ بختیار: پوائنٹ یہ ہے ناجی کہ آپ دوسرے کے متعلق تو Decide کر رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں دوسرے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اس کیٹگری کے کافر ہیں۔ اس کیٹگری کے کافر ہیں۔ کیا

آپ ان کو یہ Right نہیں دیتے کہ آپ کس کیٹگری کے کافر ہیں؟ یہ سوال آتا ہے۔

[457] مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ آپ میری طرف وہ بات منسوب کر رہے ہیں جو میں نے نہیں کہی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایک Principle کی بات کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، جو میں نے بات نہیں کی وہ میری طرف منسوب نہ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کل آپ سے عرض کیا تھا کہ:

If you claim a right, we concede the same right to someone else.

(اگر اپنے لئے ایک حق کا دعویٰ کرتے ہیں تو کیا یہی حق آپ دوسروں کو دینے کو تیار ہیں)

مرزا ناصر احمد: بالکل۔ میں اپنے آپ کو...... میں کوئی ***Superior race*** نہیں ہوں۔ میں بڑا عاجز انسان ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اگر آپ یہ ***Right*** اپنے آپ کو دیتے ہیں کہ ''اگر میں کہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ یہ کہے کہ آپ مسلمان نہیں''

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... میں نے کہا یہی ***Right*** آپ دوسرے کو بھی دیتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر مفتی محمود صاحب کہیں کہ میں مسلمان ہوں......

مرزا ناصر احمد: تو وہ مسلمان ہیں۔ میں بھی مسلمان کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... آپ کو یہ حق نہیں کہ آپ کہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس کے بعد سوال یہ ہے کہ آیا آپ کی ***Writing teaching*** عقیدہ کے مطابق مفتی محمود کس کیٹگری میں ہیں؟ آپ کہتے ہیں اس کیٹگری کے کفار میں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

[458] جناب یحییٰ بختیار: دیکھیئے جی، میں بات کر رہا ہوں۔ **Let me explain**

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا۔ اس ***Context*** میں میں نے یہ کہا کہ

یہ اس کیٹگری کے مسلمان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کیٹگری کے مسلمان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کو بھی یہ حق ہے کہ وہ کہیں کہ آپ کس کیٹگری کے مسلمان ہیں یا نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: یا نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''نہیں ہیں'' کا نہیں ان کو حق۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے نا کہ یہاں......

مرزا ناصر احمد: ......لیکن یہ کہ میں کس کیٹگری کا مسلمان ہوں یہ ان کو حق نہیں۔ جب میں یہ حق خود تسلیم نہیں کرتا کہ میں یہ فیصلہ کروں کہ وہ مسلمان ہیں یا نہیں، ان کا بھی حق نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں دیکھیں، آپ نے کیٹگریز تین بنائیں۔ ایک کیٹگری وہ جن کو آپ کہتے ہیں کہ بالکل دائرہ اسلام سے، امت سے باہر، خارج ہیں۔ اس میں کوئی آ سکتا ہے میں نہیں کہتا کہ کون ہے کہ کون نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ابوجہل آ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ابوجہل آ سکتا ہے، اور کئی آ سکتے ہیں۔ دوسری کیٹگری یہ ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ دائرہ اسلام کے اندر ہے وہ، مگر وہ مخلص نہیں۔ اس لئے ان کو زیادہ سزا ملے گی، مگر وہ بھی کافر ہیں۔

[459] مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اوہو، اوہو میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں جو میں نے نہیں کہی۔ میں نے یہ کہا ہی نہیں کہ ان کو زیادہ سزا ملے گی۔ میں تو کل سے یہ عاجزانہ عرض کر رہا ہوں کہ سزا دینا انسان کا کام نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اللہ تعالیٰ کا کام ہے، میرا بھی یہی مطلب ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ جو مرضی کرے۔ کم اور زیادہ کا فیصلہ کرنا میرا کام نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''گناہ گار ہیں''، ''جہنمی ہیں'' یہ جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، جہنمی ہیں، محمد بن عبدالوہاب رحمت اللہ علیہ کے مطابق، اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث کے ہیں۔ میری طرف کیوں وہ بات منسوب کرتے ہیں جس کا

میں اہل ہی نہیں ہوں کہنے کا؟

جناب یحییٰ بختیار: میں صرف یہ پوچھ رہا تھا کہ آپ اگر کسی کو کسی کیٹگری کا مسلمان سمجھتے ہیں۔ کسی کیٹگری کا کافر سمجھتے ہیں۔ باقیوں کو بھی آپ یہ **Right** دیں گے؟

مرزا ناصر احمد: میں نے جو کہا، میں نے...... خدا کے لئے میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں جو میں نے نہیں کہی۔

میں نے آپ کے سامنے یہ بات رکھی ہے کہ پہلی کتب میں، کتب سلف صالحین میں، ''مفردات راغب'' میں اور ابن تیمیہ کا حوالہ تھا۔ ان حوالوں سے یہ پتہ لگتا ہے کہ ایمان، ایمان میں بھی فرق ہے اور کفر، کفر میں بھی فرق ہے اور ایک اسلام فوق الایمان ہے اور دوسرا ایمان جو ہے وہ دون الایمان ہے۔ لیکن میں نے ان کے حوالے سے جو بات کی......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں **Clarification** کر رہا ہوں تا کہ پوزیشن واضح **Clear** ہو۔

[460] مرزا ناصر احمد: آپ میری طرف سے کیسے **Clarification** کرتے ہیں؟ مجھے تو وقت نہیں دیتے **Clarification** کرنے کا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ کو جتنے وقت کی ضرورت ہے، کوئی میں اس کی بات نہیں کرتا......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، آپ بات کرلیں۔ پھر مجھے بعد میں وقت دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں صرف آپ کا حوالہ پیش کر رہا ہوں۔

Mr. Chairman: *I think It would be better the witness should reply when the question is finished.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *I wanted to sum up the position. For two days, I have been citing authorities from your religious literature, Mirza Sahib....*

Mirza Nasir Ahmad: *And I have been trying to explain them.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *When you say, according to these writings, a particular person is Kafir,* دائرے مسلمان نہیں ہے،

پکا کافر ہے۔ you have been trying to explain that سے خارج ہے

مرزا ناصر احمد: آپ میرا پھر Explanation نوٹ کرلیں۔ ختم ہو گیا معاملہ۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو نوٹ ہو رہا ہے۔ میں تو Sum up کے لئے کہہ رہا ہوں۔ یہ تو آپ کا آ گیا...... فتویٰ سمجھئے، Belief سمجھئے، opinion سمجھئے۔ یعنی کسی کے بارے میں تو آپ نے کہا کہ آپ کیا Interpretation کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: مجھے جب وقت دیں گے۔ میں اس وقت بولوں گا۔ آپ بتائیں۔

[461] جناب یحییٰ بختیار: ابھی میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ اگر آپ کو یہ حق ہے کہ کسی پر opinion express کریں کہ کافر ہیں اور کافر کا یہ مطلب ہے آپ کا، تو ان کو بھی یہ حق ہے کہ کہیں کہ فلانا کافر ہے، کس حد تک کافر ہے، کس حد تک کافر نہیں، مسلمان ہے کہ مسلمان نہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: جی، میں بالکل نہیں کہتا کہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں Explain کر رہا ہوں۔ آپ کہتے ہیں کہ ان کو یہ حق نہیں کہ کہیں کہ کافر ہیں، یا ہر حالت میں کہیں کہ مسلمان ہیں، مسلمان ہیں اس حد تک، مسلمان ہیں یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو میں نے کہا وہ یہ ہے کہ جیسا کہ احادیث کی کتب سے اور بڑے بزرگ جو ہمارے سلف صالحین تھے۔ ان کی کتب سے جو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہر ایک مسلمان ایک جیسا مسلمان نہیں ہوتا اور قرآن کریم کی آیات بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہیں، اور دو آیات میں نے یہاں پیش بھی کی ہیں۔ جب ایک جیسا مسلمان نہیں ہوتا اور ہوتا مسلمان ہے، تو ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ بعض بہت بلند پایہ مسلمان اور بعض درمیانے درجے کے مسلمان، بعض کمزور مسلمان اور جو کمزوریاں ہیں، مسلمانوں کی ان کو نبی اکرم ﷺ اور دوسرے بزرگوں اور سلف صالحین نے بعض کمزوریوں کے متعلق ''کفر'' کے الفاظ استعمال کر دیئے گناہ کے معنی میں یا ناشکری کے معنی میں۔ تو ظاہری جو ان کا حکم ہے گناہ کا، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کوئی پروانہ دے رہے ہیں۔ وارنٹ Issue کر رہے ہیں سزا کا، بلکہ ہر صاحب فراست، ہمارے بزرگ نے اللہ تعالیٰ کے نور سے یہ کہا کہ سزا دینا انسان کا کام ہی نہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے، وہ جس کو چاہے......

جناب یحییٰ بختیار: ایک فٹ پر، آپ پھر Explain کر دیں، ایک معنی پھر بتا دیں۔ جب انہوں نے کہا کہ بعض جو گناہ گار ہیں ان کے بارے ''کافر'' کا لفظ آپ کہتے ہیں کہ

استعمال ہوا ہے۔ کیا ان کے ساتھ یہ بھی استعمال ہوا ہے: ’’اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟‘‘

Road them together.

[462] مرزا ناصر احمد: ’’خرج من الاسلام‘‘ یہ ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ہوا ہے، اس کے باوجود بھی آپ مسلمان سمجھتے ہیں ان کو؟

مرزا ناصر احمد: وہ جو کہنے والے تھے، وہ بھی مسلمان کہتے ہیں ان کو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہی میں کہتا ہوں، آپ وہ حوالے دیں جو یہ کہتے ہیں کہ ’’اسلام سے خارج ہیں، پھر بھی وہ مسلمان ہیں۔‘‘

مرزا ناصر احمد: ’’خرج من الاسلام‘‘ والا حوالہ ہے۔

ایک رکن: نماز کا وقت ہو گیا، جناب!

جناب یحییٰ بختیار: جی، وہ آپ Verify کریں۔

مرزا ناصر احمد: یہ مشکوٰۃ کی حدیث ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ: یعنی ظالم کے ساتھ مشابہت کے متعلق یہ لفظ نبی اکرم ﷺ کے بقول مشکوٰۃ کے ’’خرج من الاسلام‘‘ استعمال کر لئے اور دوسرے جو آپ کے اقوال ہیں، ان سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ یہودی بن گیا یا......

جناب یحییٰ بختیار: اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ مسلمان بھی ہے جبکہ خارج از اسلام بھی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں سے تو اس لئے پتہ نہیں لگتا کسی اور ریفرنس سے آپ کہیں گے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اس سے بھی پتہ......

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہاں تو نہیں لکھا ہے کہ مسلمان بھی ہے اور خارج بھی وہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا گہرا مطالعہ اور احادیث کا جب تک نہ ہو۔ اس وقت تک صحیح معنی پتہ نہیں لگ سکتے۔

[463] جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں یہاں سے کہہ رہا ہوں کہ مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ ’’تو دائرہ اسلام سے خارج ہے اور کافر ہے‘‘ اس کے بعد......

مرزا ناصر احمد: ......اور یہ دونوں......دیکھیں ناں آپ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب یہ کہتے ہیں، اور میں کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ جو ظالم کے ساتھ چلتا ہے ’’خرج من الاسلام‘‘ اور کسی نے بھی اور خود آنحضرت ﷺ نے بھی اس کے وہ معنی نہیں لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''کافر'' نہیں کہا یہاں۔''خارج از اسلام'' کہا اس کو۔

مرزا ناصر احمد: پھر وہی بات۔ جب میں نے کہا ''کفر''......''ز'' استعمال کیا تو آپ نے کہا نہیں، ''خرج من الاسلام'' کا لفظ دکھاؤ۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں اکٹھے استعمال جو کرنے کا بھی کوئی مطلب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب بھی سوچ کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ Superfluous الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوچ کر کہہ رہے ہیں۔ وہ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ ''کافر'' ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

مرزا ناصر احمد: کون کہتا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا بشیر الدین محمود صاحب۔

مرزا ناصر احمد: دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک Superfluous ہو گیا پھر۔

Mirza Nasir Ahmad: All right, take it as superfluous.[1] (مرزا ناصر احمد: اچھا سمجھئے! چلئے کہ یہ لفظ زائد ہے)

[464] ***Mr. Yahya Bakhtiar: I would not take it because, I think, he is very carefully using these words; he would not use a superfluous word.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں ایسے نہیں مانوں گا میں خیال کرتا ہوں وہ یہ الفاظ سوچ بچار سے استعمال کر رہے ہیں۔ وہ زائد فالتو لفظ استعمال نہیں کریں گے)

مرزا ناصر احمد: اگر آپ کے دوسرے اظہار اعتقاد کے خلاف ہو یہ بات؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں اس پر جی الفاظ کی Interpretation سے آپ کی Clarification لے رہا ہوں۔ اعتقاد کی بات نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں تو اعتقاد کی بات کر رہا ہوں۔

---

[1] جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ لیجئے! مرزا محمود کے حوالہ سے منکر ہو گئے۔ اپنے ابا حضور کے بھی نہ رہے۔ گویا نہ گھر کے نا گھاٹ کے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو اعتقاد کی بات کر رہے ہیں۔ میں آپ کے اعتقاد کے بارے میں Explanation لے رہا ہوں کہ جب غیر احمدیوں کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ ''وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں'' آپ کہتے ہیں کہ اس کے باوجود وہ مسلمان ہیں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل میں کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میری Understanding یہ ہے کہ وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ کافر ہیں، مسلمان نہیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں کبھی بھی نہیں سمجھا۔ ہاں میں اس گھر کا پلا ہوا ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ انہوں نے کبھی یہ معنی نہیں لئے آپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، وہ Explanation آپ دے رہے ہیں۔ باقی Authorities آپ دے رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں نے حدیث کے حوالے دیئے ہیں اور بیسیوں احادیث کے حوالے کہیں تو آپ کے حوالے کر دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کافر نہیں کہا؟

Mr. Chairman: ***Now we are to break for Maghreb Prayers.***

[465] ***The question of the Attorney- General remains unanswered. The witness may reply to that question. The question is: if the witness dubs anybody non- muslims, whether that person has a right to ask them or not?***

(جناب چیئرمین: اب نماز مغرب کے لئے وقفہ کرنا ہے۔ اٹارنی جنرل کے سوال کا ابھی جواب باقی ہے۔ گواہ انہیں سوال کا جواب دیں گے کہ کیا ایک شخص کو حق پہنچتا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes. To that I am coming back because that has remained unanswered.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں اس پر آرہا ہوں۔ یہ سوال جواب کے بغیر رہ گیا ہے)

Mr. Chairman: ***Because that was main question and that remained unanswered.***

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: ***The honourable members may keep sitting. (Pause)***

(The Committee of the House is adjourned to meet at 8:00 p.m. after Maghreb Prayers)

(The Special Committee re- assembled after Maghreb prayers Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair)

Mr. Chairman: ***Should we call them? (Pause)***

جناب چیئرمین: سید عباس حسین گردیزی صاحب نظر نہیں آرہے۔ وہ تو تیار کر رہے ہیں کیس۔

[466] ***(The Delegation entered the Chamber)***

Mr. Chairman: ***Yes, the Attorney- General.***

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں کچھ اور حوالوں کا ذکر کر دیتا ہوں تا کہ ڈھونڈنے میں ٹائم نہ لگے۔

مرزا ناصر احمد: کل کہا تو تھا ناں، توہین عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت فاطمہؓ کے متعلق تھا، تو وہ ہمارا جواب تیار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، آپ نے ان کو **Admit** کرنے کے بعد **Explain** کرنا ہے۔ پڑھ لیجئے۔ اگر فائل کرنا چاہتے ہیں تو فائل کرنے میں۔

مرزا ناصر احمد: پڑھ دینا اچھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ***Brief*** ہو تو۔

مرزا ناصر احمد: لکھے ہوئے حوالے ہیں۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو آپ نے حوالے پڑھے تھے۔ اس سلسلے میں ہمیں اس زمانے کے حالات کا جاننا ضروری ہے۔

۱۸۵۰،۶۰ اور ۱۸۸۰ء کے درمیان حکومت برطانیہ اپنے ساتھ ایک زبردست فوج پادریوں کی بھی لے کر آئی تھی اور ۱۸۷۰ء کے قریب ایک پادری عماد الدین صاحب نے ایک مضمون لکھ کر امریکہ بھیجا جس میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ سارا ہندوستان عیسائی ہو جائے گا اور ہندوستان کے مسلمان بھی عیسائی ہو جائیں گے اور اگر کسی شخص کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کسی مسلمان کو دیکھے تو اس کی خواہش پوری نہیں ہوگی اور اس وقت اتنی جرأت پیدا ہوئی بعض پادریوں میں کہ انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ عنقریب نعوذ باللہ خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا مکہ معظمہ پر لہرایا جائے گا۔

[467] اس وقت دین متین کے دفاع کے لئے اور اسلام کے جوابی حملوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے متعدد علماء کو پیدا کیا جن میں سے میں تین نام لوں گا۔ نواب صدیق حسن خان صاحب، مولوی آل حسن صاحب اور مولوی رحمت علی صاحب مہاجر مکی۔ ان کے علاوہ احمد رضا صاحب وغیرہ کے بھی حوالے ہیں اور بھی تھے اور حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ بھی تھے اور اتنی زبردست جنگ شروع ہوئی کہ اس کا اندازہ لگانا اس زمانے کے لوگوں کے لئے مشکل ہے۔ اس وقت پادریوں نے حکومت برطانیہ کے بل بوتے پر اس قدر گندی گالیاں دیں ہمارے محبوب حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ کو کہ جن کو سوچ کر بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان سب نے جن کا میں نے نام لیا ہے...... اور کچھ اور جو ہیں انہوں نے پادریوں کی گندہ ذہنی کا جواب انہی کی کتاب انجیل سے نکال کر، جو انجیل نے ایک خاکہ کھینچا تھا، وہ الزامی جواب جیسے کہتے ہیں، وہ دیا اور اعلان کیا۔

بڑا ذہن رکھتے تھے یہ سب علماء اللہ تعالیٰ نے فراست دی تھی۔ اسلام کا پیار دیا تھا ان کو ایک طرف ان کے لئے یہ مشکل تھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے نبی اور بزرگ بندے اور دوسری طرف یہ تھی کہ ان کے نام پر حضرت محمد ﷺ حضرت خاتم الانبیاء جو انبیا کے اول بھی ہیں اور آخر بھی ہیں۔ ان کی طرف اور ان کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ فراست کے نتیجے میں ان بزرگوں نے دو مختلف شخصیتیں بنا دیں۔ ایک یسوع کی شخصیت ایک مسیح علیہ السلام کی شخصیت۔ ایک وہ شخصیت جسے انجیل پیش کر رہی ہے اور ایک وہ شخصیت جسے قرآن عظیم پیش کر رہا ہے اور انہوں نے یہ بات واضح کرنے کے بعد کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی اور عزت واحترام ان کا کرنا ضروری ہے۔ لیکن جو حملہ ہم کر رہے ہیں وہ مسیح علیہ السلام پر نہیں، وہ اس یسوع پر ہے جس نے تمہارے نزدیک خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ تو دو ***Personalities*** بالکل علیحدہ علیحدہ کر کے اس طرح اللہ تعالیٰ کی اس دی ہوئی فراست کے

نتیجے میں وہ اس قابل ہوئے کہ اس دجل کو پاش پاش کریں جو اسلام کے خلاف کھڑا کیا گیا تھا۔

"اس میں پہلے دوسرے بزرگوں کے...... اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے...... ان کے کچھ[468] حوالے پڑھتا ہوں، بعد میں بانی سلسلہ احمدیہ کے حوالے پڑھوں گا۔

جناب مولوی آل حسن صاحب اپنی کتاب "استفسار" میں لکھتے ہیں: "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کونسا مرتبہ درشت گوئی کا اظہار کھا جو یہودیوں کے خطاب میں ان کی کفریات پر نہیں کیا۔" (استفسار ۴۱۷) پھر وہ لکھتے ہیں: "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ احیائے میت کا بعضے بھان متی کرتے پھرتے ہیں کہ ایک آدمی کا سر کاٹ ڈالا۔ اس کے بعد سب کے سامنے دھڑ سے ملا کر کہا: "اٹھ کھڑا ہو" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اشیاع اور ارمیہ اور عیسیٰ علیہ السلام کی سی غائب گوئیاں قواعد نجوم اور رمل سے بخوبی نکل سکتی ہیں۔ بلکہ اس سے بہتر۔"

یہ بھی "استفسار" کا حوالہ ہے۔ دوسرا حوالہ ۳۳۶ کا، تیسرا بھی صفحہ ۳۳۶ "کلیۃ" یہ بات ہے کہ اگر پیش گوئیاں انبیاء بنی اسرائیل اور حواریوں کی ایسی ہی ہیں جیسے خواب اور مجذوبوں کی بات۔

اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۳ پر یسوع نے کہا تھا: "لومڑیوں کے لئے گھر ہیں اور پرندوں کے لئے بسیرے ہیں پر میرے لئے کہیں سر رکھنے کی جگہ نہیں۔"

"دیکھو یہ شاعرانہ مبالغہ ہے اور صریح دنیا کی تنگی سے شکایت کرنا کہ اقبح ترین ہے۔" (۳۳۹)

اسی کتاب کے صفحہ ۳۷۰ پر فرماتے ہیں: "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درخت پر صرف اس جہت سے کہ اس میں پھل نہ تھا، خفا ہوئے، پر جمادات پر خفا ہونا عقلاً کمال جہالت کی بات ہے۔"

پھر صفحہ ۴۱۹ پر فرماتے ہیں: "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کو حد سے زیادہ جو گالیاں دیں تو ظلم کیا۔" اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۷ پر فرماتے ہیں: "تربیت[469] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی از روئے حکمت کے بہت ہی ناقص ٹھہری۔" پھر صفحہ ۳۷۰ پر فرماتے ہیں: "ان کے علاوہ ایک بزرگ مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی...... اچھا یہاں یہ دوسرا حوالہ شروع ہے۔"

ان کے علاوہ میں نے بتایا، مولوی رحمت ہیں۔ ان کی کتاب کا حوالہ صفحہ ۳۷۰ "ازالۃ الاوہام" ہے۔ ان کی کتاب کا نام مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی جن کی کتاب کا نام ازالۃ الاوہام ہے، وہ اپنی اس کتاب میں جو فارسی میں ہے، لکھتے ہیں: "جناب مسیح کے ہمراہ بہت سی عورتیں چلتی تھیں اور اپنا مال انہیں کھلاتی تھیں اور فاحشہ عورتیں آنجناب کے پاؤں چومتی تھیں اور آنجناب مرتا مریم کو دوست رکھتے تھے اور خود دوسرے لوگوں کو پینے کے لئے شراب عطا کرتے تھے۔"

اسی طرح "رود کوثر" از شیخ محمد اکرم، ایم۔اے، لکھتے ہیں کہ..... حضرت شاہ عبدالعزیز

رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت لکھا ہے کہ: ’’ایک دفعہ ایک پادری شاہ صاحب کی خدمت میں آئے اورسوال کیا کہ کیا آپ کے پیغمبر حبیب اللہ ہیں؟ (پادری نے یہ سوال کیا) آپ نے فرمایا: ہاں۔ وہ کہنے لگا: تو پھر انہوں نے بوقت قتل امام حسین فریاد نہ کی یا یہ فریادسنی نہ گئی؟ شاہ صاحب نے کہا کہ نبی صاحب نے فریاد تو کی، لیکن انہیں جواب آیا کہ تمہارے نواسے کو قوم نے ظلم سے شہید کیا ہے۔ لیکن ہمیں اس وقت اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر چڑھنا یاد آرہا ہے۔‘‘

’’العطایا النبویہ فی الفتاویٰ‘‘

یہ مولانا احمد رضا خان بڑے صاحب، بڑے مشہور ہمارے مذہبی لیڈر ہیں، بریلویوں کے امام ہیں، وہ کہتے ہیں: ’’نصاریٰ[470] ایسے کو خدا کہتے ہیں (یسوع کو) جو یقیناً دغاباز ہے۔ پچھتاتا بھی ہے۔ تھک جاتا بھی ہے۔ ایسے کو جس کی دو جوروئیں ہیں۔ دونوں پکی زناء کار، حد بھر کی فاحشہ، ایسے کو جس کے لئے زنا کی کمائی فاحشہ کی خرچی کمال مقدس پاک کمائی ہے۔ ایسے کو جس نے باندی غلام بنانا جائز رکھ کر نصاریٰ کے دھرم میں حد درجہ کی ناپاک ظالمانہ وحشیانہ حرکت کی اور پھر خالی کام خدمت ہی کے لئے نہیں، بلکہ موسیٰ کو حکم دیا کہ مخالفوں کی عورتیں پکڑ کر حرم بناؤ۔ ان سے ہم بستری کرو۔ ایسے کو جس کی شریعت محض باطل ہے۔ اسے راست بازی نہیں آتی۔ اسے ایمان سے کچھ علاقہ نہیں۔ جو اس کی شریعت پر عمل کرے ملعون ہے۔ بلکہ اسی کا اکلوتا بیٹا خود ہی ملعون ہے۔ پھر بھی ایسی لعنتی شریعت پر عمل کا حکم دیتا، بندوں سے اس کا التزام مانگنا، اس کے ترک پر عذاب کرتا ہے۔ ایسے کو جو اتنا جاہل کہ نہایت سیدھا سادا حساب نہ کرسکا۔ بیٹے کو باپ سے عمر میں بڑا بنایا۔ ایسے کو جو اتنا بجگڑ کہ اپنے اکلوتوں کے باپوں کی صحیح گنتی نہ کرسکا۔ کہیں داؤد تک اس کے ۲۷ باپ، کہیں ۱۵ بڑھا کر ۴۲ باپ......‘‘ وغیرہ وغیرہ۔ خرافات ملعونہ۔ یہ مولانا احمد رضا خان صاحب کا حوالہ ہے۔ ’’العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ‘‘ پھر فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۲۰۴ موجود ہے یہ کتاب۔ پھر ’’اہل حدیث‘‘ امرتسر ۳۱؍مارچ ۱۹۳۹ء لکھتے ہیں: ’’مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق کوئی نیک انسان نہ تھے۔‘‘

پھر اہل حدیث میں آیا ہے کہ: ’’جب کسر نفسی کا عذر باطل ہوا تو نکوئی کی نفی کرنے سے مسیح کا اور انسانوں کی طرح غیر معصوم ہونا بظاہر تا ثابت ہوا۔ اسی طرح انجیل کے مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا۔‘‘

’’اہل حدیث‘‘[471] ۳۱؍مارچ ۱۹۳۹ء: ’’ظاہر ہے کہ اجنبی عورت بلکہ فاحشہ اور بدچلن عورت سے سر کو اور پاؤں کو ملوانا اور وہ بھی اسی کے بالوں سے ملا جانا کس قدر احتیاط کے خلاف ہے۔ اس قسم کے کام شریعت الٰہیہ کے صریح خلاف ہیں۔‘‘

اور حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی فرماتے ہیں ''تفہیم القرآن جلد ا صفحہ ۴۹۱ پر:
''حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس تاریخی مسیح کے قائل ہی نہیں۔(یسوع کا میں نے کہا تھا ناں۔فرق ہے یہ)''حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس تاریخی مسیح کے قائل ہی نہیں جو عالم واقعہ میں ظاہر تھے۔ بلکہ انہوں نے خود اپنے وہم وگمان سے ایک خیالی مسیح تصنیف کر کے اسے خدا بنالیا۔''

اس پس منظر میں اب میں لیتا ہوں ''تقویۃ الایمان'' نواب صدیق حسن......نہیں یہ تو شاہ اسماعیل شہید صاحب تشریح فرماتے ہیں کہ:''اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم ''کن'' سے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے۔''

بانی سلسلہ احمدیہ کے......جو آپ نے بعض حوالے یہاں پڑھے تھے......اس سلسلے میں بتاتا ہوں، آپ لکھتے ہیں کہ:''اس زمانے میں جو کچھ دین اسلام اور رسول اکرم ﷺ کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد اور الحاد کا دروازہ کھلا۔کیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانے میں مل سکتی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے عرصے میں اس ملک ہند[472] میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں[۱]۔ بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے۔ یہاں تک کہ وہ جو آل رسول کہلاتے تھے۔وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے......''

---

۱ مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ ملک ہند میں چھ کروڑ کتابیں اسلام کے خلاف لکھی گئیں۔زمین وآسمان کے درمیانی خلاء سے بھی بڑا جھوٹ ہے۔ہم قادیانی نوجوانوں سے استدعا کرتے ہیں کہ مرزا مسرور سے کہو کہ وہ چھ کروڑ نہیں، چھ لاکھ بھی نہیں صرف ایک لاکھ کتابیں جو اسلام کے خلاف تالیف ملک ہند میں ہوئیں ان کتب کی فہرست نام بمع مصنف ومطبع کے شائع کر کے مرزا قادیانی کے چہرہ سے کذب کے سیاہ داغ کو مٹا کر اس کے منحوس چہرہ کو بندروں اور سوروں کی طرح ہونے سے بچائیں۔(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ ص۳۳۷) مرزا قادیانی تو ہے نہیں ورنہ ہم اس سے یہ مطالبہ کرتے۔کیونکہ مرزا تو بقول خود ''خدا کی لعنت کا مارا بہت سا جھوٹ بول کر بھی آخر موت سے نہ بچ سکا۔'' (انجام آتھم ص۱۴، خزائن ج۱۱ ص۱۴) مرزا قادیانی نے یہ جھوٹ بول کر جھوٹوں کے امام ابلیس سے بھی جھوٹ بولنے کا مقابلہ جیت لیا ہے۔پنجابی کی ایک کہاوت ہے کہ بعض جھوٹے لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور بعض مہا جھوٹے جھوٹ کی...... ہیں۔لگتا ہے کہ اتنا بڑا جھوٹ بول کر مرزا قادیانی نے جھوٹ کے ساتھ ''طاقت رجولیت کا اظہار کیا ہے''تفصیل قادیانی کتاب اسلامی قربانی کے ص۱۲ پر ملاحظہ ہو۔ورنہ سمجھا جائے کہ انہوں نے ''کتوں کی طرح جھوٹ کا مردا کھایا ہے۔''(فرمان مرزا قادیانی مندرجہ ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵ حاشیہ خزائن ج۱۱ ص۳۰۹)

ہم نے تو ''عطائے تو بلقائے تو'' پر عمل کیا ہے۔

اس کا ذکر پادری عماد الدین صاحب کی کتاب میں پوری فہرست، نام، قومیت اور جگہ ہے، جس کی طرف یہاں حوالہ ہے: ''......وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے۔ اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم ﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن لرز پڑتا اور دل رو رو کر گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی و دلی عزیزوں کو، جو دنیا کے عزیز ہیں، ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں یہ رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول ﷺ کی گئی، دکھا۔''

یہ ''روحانی خزائن'' جلد پانچ، یا ''آئینہ کمالات اسلام ص۵۱،۵۲، خزائن ج۵ ص ایضاً'' کا حوالہ ہے اور اس کی تاریخ اشاعت ۱۸۷۲ء، بڑی پرانی کتاب ہے، بانی سلسلہ احمدیہ کی لکھی ہوئی ہے۔

''انجام آتھم ص۱۳، خزائن ج۱۱ ص ایضاً'' میں آپ تحریر کرتے ہیں: ''اور یاد رہے کہ یہ ہماری رائے (جو ہم لکھ رہے ہیں) اس یسوع کی نسبت ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور پہلے نبیوں کو چور اور بٹ مار کہا اور خاتم الانبیاء ﷺ کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئیں گے۔ ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔''

[473] پھر آپ (انجام آتھم ص۱۳) پر فرماتے ہیں: ''اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہم نے اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا۔ جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں۔ عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے اور پہلے نبیوں کو راست باز جانتے تھے اور آنے والے نبی محمد ﷺ پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیش گوئی کی تھی۔ بلکہ ایک شخص یسوع نام کو مانتے تھے۔ جس کا قرآن میں ذکر نہیں اور کہتے ہیں کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا بلکہ نبیوں کو بٹ مار کے ناموں سے یاد کرتے تھے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص ہمارے نبی کا سخت مکذب تھا اور اس نے یہ بھی پیشین گوئی کی تھی کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے۔ سو آپ لوگ خوب جانتے ہیں کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے کے لئے ہمیں تعلیم نہیں دی......''

(آریہ دھرم آخری ٹائٹل)

پھر آپ لکھتے ہیں: ''ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں...... چنانچہ اس پلید، نالائق، فتح مسیح (پادری ہے) اس نے اپنے خط جو میرے نام بھیجا آنحضرت ﷺ کو بہت گندی گالیاں دیں...... (پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی گالیاں دیں) پس اس طرح اس[474] مردار اور خبیث فرقے نے، جو مردہ پرست ہے۔ہمیں اس بات کے لئے مجبور کردیا کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔''

پھر آپ (ترغیب المؤمنین ص۱۹ حاشیہ) میں لکھتے ہیں: ''ھذا ما کتبنا من الاناجیل علیٰ سبیل الزام و انا نکرم مسیحا و تعلم وانه کان تقیا و من الانبیاء الکرام''

(ہم نے یہ سب باتیں از روئے اناجیل بطور الزام خصم لکھی ہیں۔ورنہ ہم تو مسیح کی عزت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پارسا اور برگزیدہ نبیوں میں سے تھا) یعنی جو کچھ لکھا گیا وہ یسوع کے متعلق ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں۔

پھر ''ست بچن'' میں لکھتے ہیں: ''عجیب تر یہ کفارہ، یسوع کی دادیوں اور نانیوں کو بھی بدکاری سے نہ بچا سکا۔حالانکہ ان کی بدکاریوں سے یسوع کے گوہر فطرت پر داغ لگتا تھا اور یہ دادیاں اور نانیاں صرف ایک دو نہیں بلکہ تین ہیں۔چنانچہ یسوع کی ایک بزرگ نانی جو ایک طور سے دادی بھی تھی۔یعنی راحاب کسبی یعنی کنجری تھی۔(دیکھو یشوع:۲) (آگے حوالہ دیا ہے) اور دوسری نانی، جو ایک طور سے دادی بھی تھی، اس کا نام تمر ہے۔یہ خانگی، بدکار عورتوں کی طرح حرام کار تھی۔دیکھو پیدائش، ۳۸، ۱۶ سے ۳۰ اور ایک نانی یسوع صاحب کی، جو ایک رشتے سے دادی بھی تھی بنت سبع کے نام سے موسوم ہے۔یہ وہی پاک دامن تھی جس نے داؤد کے ساتھ زنا کیا تھا۔(نعوذ باللہ) دیکھو ۲ سموئل، ۱۱:۲'' اسی طرح یہ بیچ میں آ گیا ہے۔

[475] یہ نواب صدیق حسن کاں صاحب کا حوالہ: ''ایک بار ایلچی روم پاس بادشاہ انگلستان کے گیا...... اس مجلس میں ایک عیسائی نے اسے مسلمان دیکھ کر یہ طعن کیا کہ تم کو کچھ خبر ہے۔تمہارے پیغمبر کی بی بی کو لوگوں نے کیا کہا تھا۔اس نے جواب دیا۔ہاں! مجھ کو یہ خبر ہے۔اسی طرح کی دو بیبیاں تھیں۔جن پر تہمت زناء کی لگائی گئی۔مگر اتنا فرق ہوا کہ ایک بی بی پر فقط اتہام ہوا اور دوسری بی بی ایک بچہ بھی جن لائیں۔وہ عیسائی مبہوت ہوکر رہ گیا۔یہ جواب بطور موازنہ کے دیا گیا تھا۔واسطے الزام خصم کے، نہ کہ مطابق نفس الامر کے۔چنانچہ حقیقت میں تو عائشہ و مریم دونوں اسی عیب سے پاک تھیں۔''

توالزامی جواب جو ہے وہ اس کی فہرست میں ہی آتا ہے۔

اسی طرح بانی سلسلہ احمدیہ نے ''ایام الصلح'' میں لکھا ہے: ''ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے معمور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راست باز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے خلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔''

(کتاب البریہ ص ۹۳) پر آپ لکھتے ہیں: ''ہم لوگ جن حالات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راست باز مانتے ہیں تو پھر کیوں کر ہماری قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں؟''

پھر آپ فرماتے ہیں: ''حضرت مسیح علیہ السلام اپنے اقوال کے ذریعے اور اپنے افعال کے ذریعے سے اپنے تئیں عاجز ٹھہراتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی کوئی بھی صفت ان میں نہیں ایک عاجز انسان[476] ہیں۔ نبی اللہ بے شک ہیں۔ خدا کے سچے رسول ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''اگر یہ اعتراض ہے کہ کوئی نبی کی توہین کی ہے اور وہ کلمہ کفر ہے، اس کا جواب بھی یہی ہے کہ لعنت اللہ علیٰ الکاذبین! اور ہم سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور تعظیم سے دیکھتے ہیں۔ بعض عبارات جو اپنے محل پر چسپاں ہیں وہ بہ نیت توہین نہیں بلکہ بہ تائید توحید ہیں۔ انما الاعمال بالنیات!

اور تمہارے جیسے عقل والوں نے صاحب ''تقویۃ الایمان'' (جن کا میں نے ابھی حوالہ پڑھا ہے) کو بھی اسی خیال سے کافر کہا تھا۔ بعض کلمات ان کے اس کتاب میں ایسے معلوم ہوئے کہ گویا وہ انبیاء کی توہین کرتا ہے اور چوہڑوں اور چماروں کو ان کے برابر جانتا ہے۔ ہماری طرح ان کا بھی یہی جواب تھا۔''

پھر آپ ''تذکرۃ الشہادتین'' میں فرماتے ہیں کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تائیدات الٰہیہ بھی شامل تھیں اور فراست صحیحہ کے لئے کافی ذخیرہ تھا کہ یہود ان کو شناخت کر لیتے اور ان پر ایمان لاتے۔ مگر وہ دن بدن شرارت میں بڑھتے گئے اور وہ نور جو صادق میں ہوتا ہے وہ ضرور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں مشاہدہ کر لیا تھا۔''

پھر آپ فرماتے ہیں اعجاز احمدی میں: ''میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے راست باز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید

من عادلی ولیا.....''

[477]''دست بدستن اس کو پکڑ لیتا ہے۔'' ان حوالوں سے ثابت ہے کہ جس وقت عیسائیت اپنے پورے غلبے کے ساتھ...... جوان کی دینوی طاقت کے ساتھ ملا تھا...... اسلام پر حملہ آور ہوئی اور جب یہ ان کی یلغار ہندوستان میں پہنچی تو ہندوستان میں اس یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ پاک مقدس انسان بھی پیدا ہوئے جن کا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ بھی کھڑے ہوئے اور ہر دو نے ایک ہی راستہ اختیار کیا۔ یعنی یسوع کو ایک علیحدہ شخصیت قرار دے کر اور بائبل کے اور انجیل کے حوالوں سے ان کے اوپر یہ لگایا الزام۔ تو یہ جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ریکارڈ پر آچکا ہے جی! آپ نے سنا دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا جی! سنا دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ وہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔ دوسرا تھا حضرت فاطمہؓ......

جناب یحییٰ بختیار: میں...... اس سے پہلے ذرا Verify کر لینے دیجئے۔

پہلے مرزا صاحب! آپ نے کہا کہ دو شخصیتیں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی۔ ایک عیسائیوں کے مطابق یسوع کی، دوسری قرآن کریم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حقیقت میں کیا دو شخصیتیں گزری ہیں یا ایک؟

مرزا ناصر احمد: حقیقت میں یسوع ہے ہی نہیں۔ وہ یسوع جس کو خدا بنایا گیا۔ وہ Exist ہی نہیں کرتا، صرف اس کی تصویر ملتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی آپ کی نظر میں صرف ایک ہی ہے؟

مرزا ناصر احمد: اصل تو......

[478]جناب یحییٰ بختیار: اسلام کی نظر میں یا آپ کی نظر میں؟

مرزا ناصر احمد: اسلام کی نظر میں ہمارے نزدیک وہ شخصیت ہے جو قرآن کریم نے بیان کی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس قرآن کریم میں جو شخصیت ہے، ان کی دادیاں تھیں[1]......؟

مرزا ناصر احمد: وہ شخصیت......

---

[1] دادیاں اس کی ہوں گی جس کا دادا ہو، دادا اس کا ہوگا جس کا باپ ہو۔ مسیح بن مریم علیہ السلام تو بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ خوب سوال کیا، اٹارنی جنرل صاحب نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کی نانیاں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: دادیاں، نانیاں تھیں۔ لیکن یہ جو دادیوں، نانیوں پر الزام لگایا گیا ہے۔ یسوع کے ماننے والوں نے لگایا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ سمجھ گیا۔ آپ نے جو تفصیل بتائی، یہ جو خیالی انہوں نے ان پر لگایا گیا ہے۔ مرزا صاحب نے اس کو *Condemn* کیا یا *Justify* کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: بڑا سخت مقابلہ کیا عیسائیوں سے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! پہلی بات تو یہ دیکھیں۔ جو دو شخصیتیں ہیں آپ نے کہا کہ ان کی جو شخصیت ہے وہ آپ کی نظر میں نہیں *Exist* کرتی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں! بات یہ ہے کہ اس وقت خداوند یسوع مسیح کا نعرہ لگا کے اسلام پر حملہ آور ہوئے تھے۔ جو جوابی حملہ ہوا وہ خداوند یسوع مسیح پر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دراصل جب آپ کہتے ہیں: ''خداوند یسوع مسیح پر ہے۔'' آپ کے دماغ میں تو یہ ٹھیک ہے۔ عیسائیوں کا ایک *Concept* ہے *Jesus Christ* کا۔ مگر ریفرنس تو اسی ایک شخصیت اسی کی دادیوں کی طرف ہے۔ جس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔ وہ غلط اس کو سمجھے۔ انہوں نے ان کی تعلیمات کو غلط سمجھا۔ وہ اس کو غلط سمجھے۔

[479] مرزا ناصر احمد: اور ان کی دادیوں پر الزام لگایا ان کی نانیوں پر الزام لگایا۔ خداوند یسوع جو ہے ان کے تعلقات عورتوں کے...... جیسا کہ میں نے تین چار مختلف علماء کی کتب سے میں نے یہاں حوالے دیئے......

جناب یحییٰ بختیار: پھر میں آگے آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص مجھے گالی دے تو کیا میں گالی دوں، تو یہ صحیح بات ہوگی؟

مرزا ناصر احمد: اگر کوئی شخص مجھے گالی دے اور میں گالی دوں تو یہ صحیح بات نہیں ہوگی۔ مگر ابھی میرا جواب نہیں ہوا پورا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی کے متعلق وہ گالیاں کتاب میں لکھ دے جو ان کی اپنی کتابوں میں ہیں۔ تو وہ گالیاں اس نے نہیں دیں؟[1]

---

[1] خوب، مرزا ناصر احمد صاحب۔ تاریخ محمودیت، ربوہ کا پوپ، ربوہ کا مذہبی آمر، شہر سدوم وغیرہ کتابوں میں آپ کے والد کے متعلق جو کچھ لکھا گیا۔ اب ہم کو وہ دھرانے کی اجازت ہے؟ کیا فرماتے ہیں۔ موجودہ قادیانی حضرات! لیجئے! تو پھر یہ کتابیں آپ کے قادیانیوں کی لکھی ہوئیں۔ آئی ہی آئیں۔ انتظار فرمایئے اور یقین بھی، کہ چور کو اس کے گھر تک پہنچا کر دم لیں گے۔ چور نہیں چور کی نانی کی بھی......

جناب یحییٰ بختیار: اگر کوئی شخص آپ کے بزرگوں کو، انبیاء کو...... یعنی میرا مطلب مسلمانوں کے...... برا کہے، ہماری تو تعلیم یہ ہے کہ آپ ان کے جھوٹے بھی انبیاء کو، خداؤں کو، دیوتاؤں کو برا نہ کہیں۔ یہ ہماری تعلیم ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''ہم'' میں سے، میری یہاں مراد احمد رضا صاحب اور تمام علماء اور بانی سلسلہ ہیں۔ کسی کو گالی نہیں دی۔ ان کو یہ بتایا ہے کہ تمہاری کتابیں اس شخص کے متعلق، جس کو تم کہتے ہو کہ وہ خدا تھا، تمہاری کتابیں اس کے متعلق یہ لکھتی ہیں۔ اپنی طرف سے تو کچھ کہا ہی نہیں، گالی کیسے دی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کو بتاتا ہوں ناں کہ اپنی طرف سے بھی لکھا۔ ان کی کتابوں سے بھی، آپ کہہ رہے ہیں۔ میں ابھی پھر یہ حوالے پڑھ کر سناتا ہوں۔ ذرا پھر غور کریں......

مرزا ناصر احمد: یسوع اور مسیح دو مختلف شخصیتیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی! آپ کا (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷)

[480] ''آپ کا......'' اس کے بعد بریکٹ آتی ہے: ''......(عیسیٰ علیہ السلام کا)'' *Isa-aleh- is Salam is nobody existing in Anjeel or Bible; It is only in Quran Shareef.*

مرزا ناصر احمد: یہ تو ہم نے چیک نہیں کیا حوالہ۔

جناب یحییٰ بختیار: اب چیک کر لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ بریکٹ میں کس نے لکھا (عیسیٰ علیہ السلام)؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ میرے پاس جو ہے نا: ''آپ کا خاندان نہایت پاک مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

مرزا ناصر احمد: بات سنیں جی! یہ غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بریکٹ میں نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل ہے ہی نہیں بریکٹ۔

جناب یحییٰ بختیار: صرف ''آپ'' لکھا ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: صرف ''آپ'' لکھا ہوا ہے۔ بریکٹ ہے ہی نہیں۔ اسی وجہ سے تو یہ

کہتا ہوں کہ آپ دیکھ لیا کریں کہ اصل ہے کیا...... یسوع کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں نے پھر Next پوائنٹ پوچھا آپ سے۔ یہ دادیاں جو ہیں، کن کی دادیوں کی طرف ریفرنس ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: یسوع کی۔

جناب یحییٰ بختیار: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں نہیں تھیں؟ یہ کوئی اور دادیاں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں بدکار نہیں تھیں، نیکوکار تھیں۔

[481] جناب یحییٰ بختیار: مطلب دو شخصیتیں ہوگئیں Physically؟

مرزا ناصر احمد: بالکل دو شخصیتیں ہوگئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: Physically بھی مختلف؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: خیالی، شخص کی تو دادیاں نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو خیالی شخص ہے اس کی خیالی دادیاں بھی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی خیالی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اور کیا؟ یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ جو اصل تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، ان کی دادیاں پاک اور نیکوکار تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جب وہ یسوع کہتے ہیں جی! وہ تو آپ کہتے ہیں وہ ایک اور شخصیت ہے۔

مرزا ناصر احمد: لیکن بعض جگہ، مثلاً جو میں نے دوسروں کے حوالے پڑھے، انہوں نے فرق کیا ہے اور اپنی تحریر میں وہ عیسیٰ علیہ السلام بھی لکھ گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا غلام احمد کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں میں...... دونوں کی باتیں میں نے اکٹھی......

جناب یحییٰ بختیار: ''مسیح علیہ السلام'' جب وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: مسیح علیہ السلام بعض جگہ اگر لکھ دیا تو مراد یسوع ہے وہاں بھی، کیونکہ اک فرق نمایاں کر کے جب کر دیا مؤلف نے......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھو جی! ایک جگہ وہ کہتے ہیں۔ ''یسوع'' وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جب آپ نے یہ کہہ دیا......

[482] جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھ لیں جی کہ انہوں نے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ایک جگہ آپ نے کہا کہ بریکٹ، میں نے کہا ٹھیک ہے، بریکٹ تو نہیں ہوسکے گی، ***Author*** نے لکھا ہے یا کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں۔الزام ہے ہمارے پر۔ ہے ہی کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے نا۔میں کہہ جو رہا ہوں۔آپ نے کہہ دیا۔

مرزا ناصر احمد: اس شخص نے لکھا جس نے یہ آپ کو دیا ہے سوال بنا کر۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ***Clear*** کرنے کے لئے یہ اشارہ ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف۔

تو پھر آپ یہ کہتے ہیں کہ ''مسیح علیہ السلام'' تو مسیح علیہ السلام......

مرزا ناصر احمد: کون سا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳،۲۴)

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کرنے والا ہے جی! یہاں نہیں ہے ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پڑھ کر پہلے سنا چکا ہوں۔

''مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا کہ کھاؤ پیو، نہ زاہد نہ عابد......''

آپ نے کل کہا تھا کہ چیک کریں گے۔

''......نہ حق کا پرستار۔متکبر خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔''

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳،۲۴)

مرزا ناصر احمد: جو خدائی کا دعویٰ کرتا ہے، وہ متکبر بد دین تو ہو گیا خود بخود۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں جو آپ ریفرنس کر رہے ہیں مسیح علیہ السلام......

[483] مرزا ناصر احمد: ''مسیح علیہ السلام'' کہہ کے ہی ہمارے دوسرے بزرگوں نے بھی اسی طرح حملہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔یہ میں جی، ***That may explain, will not justify that is what I am trying to explain.***

Mirza Nasir Ahmad: That, that....

***Mr. Yahya Bakhtiar:** You may say that....*

***Mirza Nasir Ahmad:** No, no, no....*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I will ask you a simple thing....*

مرزا ناصر احمد: میرا جواب سن لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے جواب کو میں...... میرا سوال آپ سمجھ گئے نا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! سوال سمجھا دیں نا۔

جناب یحییٰ بختیار: مجھ پر ایک جرم عائد ہوتا ہے عدالت میں مجھے لے جاتے ہیں۔ مجھے کہتے ہیں کہ ''تم نے یہ جرم کیا ہے۔'' میں کہتا ہوں ''آپ اوروں کو نہیں پکڑتے، انہوں نے بھی یہی جرم کیا ہے۔'' *Is this a defence?* (کیا صفائی پیش ہو سکتی ہے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** No, it is not. I am not a fool to say that it is a defence.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں ہے۔ مجھے افسوس ہے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ چھوڑ دیں کہ انہوں نے کوئی جرم کیا یا نہیں کیا۔ دیکھئے نا......

مرزا ناصر احمد: میری بات نہیں سمجھے یا میں نہیں سمجھا سکا۔ *I am sorry* مجھے یہ کہنا ہی نہیں چاہئے کہ آپ نہیں سمجھے۔ میں آپ کو بات نہیں سمجھا سکا۔

[484] میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کھول کھول کے اپنی کتابوں میں یہ لکھ دیتا ہے۔ ایک دفعہ کہ جو بھی میرا حملہ ہے۔ وہ یسوع، خداوند، یسوع مسیح پر ہے اور میں یہ حملہ بھی الزامی جواب کے طور پر کر رہا ہوں۔ اتنی کھلی وضاحت کے بعد اگر کسی جگہ ''مسیح علیہ السلام'' لکھا گیا ہے تو اس کو قابل گرفت سمجھنا میرے نزدیک درست نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھئے نا جی! میں ایک ریفرنس پوچھتا ہوں۔ چونکہ یہ فور ریفرنسز جو ہیں اسے آپ یہ کہتے ہیں کہ انہی کی کتابوں سے نکالی گئیں۔ مگر ایک ریفرنس جو ہے اس کے بارے میں میں آپ سے پوچھوں گا...... کہ یہ ریفرنس جو ہے یہ آتا ہے جی!

(انجام آتھم ص۲۷۴)

مرزا ناصر احمد: (انجام آتھم ص۲۷۴) (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکالیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں جی کہ انہوں نے جو کہا، ان کے پادریوں نے جو کتابوں میں لکھا وہ چھوڑ دیجئے۔ یہاں کہتے ہیں کہ: ''آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۸۹)

یہ مرزا صاحب! یہ اگر ایک منٹ آپ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں وہ حوالہ ہی دیکھ رہا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پہلے میں یہ پڑھ لوں۔ پھر آپ......

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہی الفاظ تا کہ آپ دیکھ سکیں: ''آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔'' (ایضاً)

یہ تو خیر آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے خود بھی کہا ہے کہ ان لوگوں نے لکھا ہے ان کے بارے میں کہ جھوٹ بولتے تھے: ''آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔'' (ایضاً)

[485] *May be this is from their books.*

Mirza Nasir Ahmad: *It is from their book.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *I know, I just say.*

(جناب یحییٰ بختیار: ممکن یہ ان کی کتب سے ہو)

اب آگے اس کا میں پوچھتا ہوں کہ یہ کس کا خیال ہے: ''اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی کے وعظ کو، جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب ''طالمود'' سے چرا کر لکھا ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۹۰)

مرزا ناصر احمد: اگر ''طالمود'' میں سے چرا کر لکھا ہے تو انہی کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ جو ہے، یہ مرزا صاحب کا اپنا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''اگر'' پر آ گیا ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو مرزا صاحب کا اپنا Conclusion ہے ناں؟ کسی اور نے نہیں کہا؟ کسی انجیل میں نہیں لکھا ہوا؟ (وقفہ) پتہ نہیں، یہی ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی! ٹھیک، پھر آپ سارا سن لیں۔ جواب وہی......

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ کو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ میرے پاس وہی ہے۔ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں: ''یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔''

یہ یسوع کے لئے ہے، مسیح کے لئے نہیں: ''جن جن پیشین گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توراۃ میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔ ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا، بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی کی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے.....''

[486] یہ جو آپ نے.....'' اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب ''طالمود'' سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔''

لیکن آگے سنیں جواب: ''جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کیونکہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔''

''جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔'' یہ جواب ہے اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں آپ سے ایک *Simple* بات یہ پوچھنا چاہتا ہوں، پہلے آپ نے کہا کہ انہی کی کتابوں میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یسوع جو تھے جھوٹ بولتے تھے۔ بدزبانی کرتے تھے، بداخلاق تھے۔ یہ انہی کی کتابوں سے۔ یہ جو ایک *Conclusion* ہے کہ وہ چور تھے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یہ *Conclusion* نہیں، *This is the historical fact proved by their books.*

(یہ اخذ شدہ نتیجہ نہیں۔ بلکہ تاریخی حقیقت ہے جو ان کی کتابوں سے ثابت ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: Historical fact proved from whose books? (جناب یحییٰ بختیار: کن کی کتابوں سے ثابت شدہ ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: Proved from Talmud.

جب ''طالمود'' میں وہ لفظ بہ لفظ پائی گئی......

جناب یحییٰ بختیار: کریسچن نے یہ کہا ہے کسی جگہ کہ انہوں نے یہ چرایا ہے؟

[487] مرزا ناصر احمد: انہوں نے یہ کہا، وہ یہ ماننے پر مجبور ہوئے ایک شخص کہتا ہے کہ

’’یہ میرا مضمون ہے۔‘‘ اور ایک دوسرا آتا ہے، وہ کہتا ہے ’’تم نے تو یہ فلاں کتاب میں سے یہ سارا لیا اور لفظ بہ لفظ وہ ہے اور اس کے اندر کوئی فرق نہیں ہے۔‘‘ تو وہ شرمندہ ہو جاتا ہے اور یہ ثبوت ہے اور یہ انہی کی کتاب میں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی آپ نے یہ ثابت کیا؟

مرزا ناصر احمد: ہم نے یہ ثابت کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ وہ چور تھا؟ اور انہوں نے یہ مان لیا؟

مرزا ناصر احمد: ہم نے یہ ثابت کیا کہ وہ پہاڑی کا وعظ لفظ بہ لفظ ’’طالمود‘‘ سے لیا گیا اور جب یہ بات عیسائیوں کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے اعتراض نہیں کئے بلکہ شرمندہ ہو گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ دیکھئے جی کہ ایک Allegation (الزام) ہے کہ ’’طالمود‘‘ سے ایک Sermon جو ہے، یا جو "Sermon of the Mount" ہے جو مشہور ہے۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام لیتے ہیں اور وہ سناتے ہیں اپنی قوم کو، اپنی امت کو۔ اس کا یہ تو نتیجہ ضروری نہیں ہے کہ چوری کیا ہو؟

مرزا ناصر احمد: اگر انہوں نے یہ کہا ’’کہ میں نے ’’طالمود‘‘ سے یہ مضمون لیا‘‘ تو یقیناً چوری نہیں کی۔ اگر انہوں نے یہ کہا کہ ’’میں یہ اپنی طرف سے پیش کرتا ہوں تمہارے سامنے‘‘ اور ’’طالمود‘‘ میں سے وہ نکل آیا تو ’’طالمود‘‘ میں اس مضمون کا ہونا ان کی کتابوں میں سے ثابت کرنا ہے، اپنی طرف سے نہیں کہنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں جی! وہ کہتے ہیں کہ ’’اللہ کا پیغام تھا، میں سناتا ہوں۔‘‘ ان کے مطابق تو اللہ کے پیغام ہیں جتنے بھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو انجیل بتائے گی نا ہمیں۔

[488] جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ چوری کا جو ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ دیکھیں ناں! اسی کتاب میں، یہ اس ایڈیشن میں ۲۹۰ پر تھا: ’’اور یہودیوں کی کتاب ’’طالمود‘‘ سے چرا کر لکھا ہے۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

مرزا ناصر احمد: اور اس کے بعد...... ہاں، ہاں! میں کچھ اور بتانے لگا ہوں۔ آخر میں لکھتے ہیں: ’’بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض

نہ تھی۔انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔"

تو یہ ان پر ظاہر کیا اور وہ شرمندہ ہو گئے۔اب پادری شرمندہ ہو گئے اور ہم اس بحث میں پڑ گئے کہ یہ کس طرح پتہ لگا کہ یہ "طالمود" میں سے لیا تھا اور چوری کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پہلے یہ پوچھ رہا تھا جی کہ اگر پادریوں نے غلط کام کیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ Justify کریں گے، ہم ان کے......

مرزا ناصر احمد: ان کے، ہمارے نہیں ہیں۔ہمارے تو مسیح موعود......

جناب یحییٰ بختیار: وہ ہمارے بزرگوں کو برا کہیں گے ہم ان کے بزرگوں کو برا کہیں گے، وہ ہمارے انبیاء کو برا کہیں گے۔ہم ان کے انبیاء کو برا کہیں گے۔یہ آپ پہلے یہ Justify کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ Justify نہیں کر رہا۔ہم یہ Justify کر رہے ہیں کہ اگر وہ ہم پر ظالمانہ طریقے سے نبی اکرم ﷺ پر اتہام لگائیں گے تو ان کی زبانوں کو بند کرنے کے لئے ہم اپنی[489] طرف سے کچھ نہیں کہیں گے۔حالانکہ وہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں۔ہم انہی کی کتابوں میں سے ایسی چیزیں نکال کر ان کے سامنے رکھیں گے کہ ان کو شرمندہ ہونا پڑے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں تو میں آپ کو چوری کے لئے...... یہ تو آپ کا اپنا Conclusion......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔بالکل اپنا نہیں ہے۔یہ اپنا ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ کہتے تھے کہ ہمارے یسوع نے یہ چوری کیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: ان کا الزام یہ تھا کہ قرآن کریم نے نعوذ باللہ اپنی تعلیم کے بعض حصے بائبل سے چرائے تھے اور ان کو ثابت کر کے دکھا دیا۔یہ الزامی جواب ہے کہ "طالمود" سے لے کے اپنی طرف منسوب کر کے خداوند یسوع مسیح نے یہ تعلیم پیش کر دی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! ایک چیز آپ ثابت کریں۔ایک چیز آپ Explain کریں۔وہ تو ٹھیک ہے۔مگر وہ اگر غلط کام کریں، گالی دے گا تو ہم بھی گالی دیں گے؟ آپ......

مرزا ناصر احمد: یہ تو یہاں سوال نہیں تھا۔جو تھا اس کا میں نے جواب دے دیا۔جو میری سمجھ میں آیا بس ختم ہو گیا وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ پادریوں نے گالیاں دیں۔ہم نے جواباً ان کے یسوع کو گالیاں دیں؟

مرزا ناصر احمد: انہوں نے جو گالیاں دی ہیں۔آنحضرت ﷺ کو،اگر میں یہاں سنانا شروع کردوں تو سارے رو پڑیں گے یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ضرورت نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: اتنا ظلم جو ہے آپ اس کو سمجھتے ہی نہیں کہ کیا ظلم......

جناب یحییٰ بختیار: رونا تو اس بات پر آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں......

[490] مرزا ناصر احمد: امت مسلمہ کے دلوں کو انہوں نے اپنی گالیوں سے چیر کر رکھ دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،میں یہ کہہ رہا ہوں جی کہ یہاں تو ریفرنس وہ یہ دے رہے ہیں کہ انہوں نے گالیاں دیں تو اس واسطے ہم مجبور ہوگئے کہ ان کو گالیاں دیں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل میں نے یہ نہیں کہا۔خدا کے لئے میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں جو میں نے نہیں کہی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ Explain کریں کہ پادریوں کے ذکر کی ضرورت کیا تھی؟

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ کہا ہے کہ جب انہوں نے گالیاں دیں محمد ﷺ کو،جب محمد ﷺ کو گالیاں دیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) نے اور دوسرے بزرگوں نے،اس زمانے کے،ان کو خاموش کرنے کے لئے گالی نہیں دی۔بلکہ ان کو یہ کہا کہ تم کس منہ سے ایسی باتیں کرتے ہو جب کہ تمہاری انجیل میں یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں۔یہ گالی تو نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام دو شخصیتیں ہیں۔مگر Physically ایک؟

مرزا ناصر احمد: میں کچھ نہیں کہتا میں تو یہ کہتا ہوں کہ ایک مسیح علیہ السلام ہے اور ایک یسوع ہے اور یسوع کی جو تصویر خود بائبل نے بیان کی ہے وہ ان کے سامنے رکھ دی۔اپنی طرف سے ایک گالی نہیں دی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،میں نے آپ سے شروع میں پوچھا کہ ایک شخصیت ہے؟آپ کہتے ہیں دو ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں،ایک وہ ہے جو خداوند یسوع مسیح ہے،جس کا ذکر انجیل میں آتا ہے اور ایک مسیح علیہ السلام جن کا بیان قرآن کریم میں آتا ہے۔

[491] جناب یحییٰ بختیار: اور وہ ایک ہی شخصیت ہیں؟

مرزا ناصر احمد: کوئی ایک شخصیت کیسے رہ گئے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یعنی ایک چور اور ایک بزرگ...... دو ایک شخصیت کیسے بن گئے؟

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے نا، مرزا صاحب! ایک شخص ہے جس کے بارے میں ایک شخص کی ایک رائے ہے۔ ایک کی دوسری رائے ہے۔ وہ دو شخصیتیں نہیں بن جاتے؟

مرزا ناصر احمد: ایک شخص ہے جو خدائی کا دعویٰ کر رہا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ خدائی کا بھی دعویٰ کرے

مرزا ناصر احمد: نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں دعویٰ غلط ہے اس کا؟

مرزا ناصر احمد: میں بالکل نہیں کہتا دعویٰ غلط ہے اس کا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ غلط دعویٰ اس بے چارے کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر شخص تو وہی ہے جس کے متعلق یہ منسوب کیا گیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: پھر سوال کیا ہے؟ مجھے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہتا ہوں کہ جب آپ کہتے ہیں کہ دو شخصیتیں ہیں...... ایک وہ یسوع جس کا عیسائی ذکر کرتے ہیں۔ جس کا بائبل میں ذکر آتا ہے۔ دوسرے وہ عیسیٰ علیہ السلام جن کا قرآن میں ذکر ہے میں نے کہا یہ شخصیتیں جو ہیں۔ بالکل مختلف گزری ہیں یا ایک ہی شخصیت جس کے متعلق ہماری ایک رائے ہے۔ ہم ان کو نبی سمجھتے ہیں۔ سچا سمجھتے ہیں۔ پاک سمجھتے ہیں اور وہی شخص عیسائی اس کو خدا سمجھتے ہیں۔ یسوع سمجھتے ہیں۔ یہ الزامات جو لگائے گئے ہیں وہی شخص ہے یا مختلف جس کے بارے میں مختلف Conceptions ہیں دو؟

[492] مرزا ناصر احمد: اگر قرآن کریم کا بیان درست ہے...... اور یقیناً یہ درست ہے...... تو پھر یسوع جو ہے وہ ایک خیالی وجود ہے اور اس سے کوئی نہیں۔ جو شخصیت ہے کسی ایک فرد کی اس......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں جی! دادیاں تو خیالی نہیں ہوتیں کہ خیالی دادیاں ہیں، اور خیالی زناکاری کر رہی تھیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں جی! پھر وہی بات اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ جس

وقت عیسائیوں نے اپنے دجل کے ساتھ اتنی شدید، گندی، ناقابل برداشت گالیاں نبی اکرم ﷺ کو دیں تو جو الفاظ اور جو فقرے خود انجیل میں لکھے تھے، وہ ان کے سامنے پیش نہ کئے جاتے؟

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ ہے کہ انہوں نے برا کہا تو ہم بھی برا کہتے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بالکل نہیں، ہم نہیں برا کہتے، ہم ان کی انجیل ان کے سامنے رکھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر، مرزا صاحب! میں کہتا ہوں جو شخصیت سامنے ہے، جو دادیاں ہیں۔ یہی میں نے آپ سے پہلے عرض کیا کہ یہ جو دادیاں ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی بھی دادیاں تھیں کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ دادیاں بالکل نہیں تھیں۔ حرام کار کوئی دادی نہیں تھی ان کی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ نیک تھیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ نیک، پاکباز تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پاکباز تھیں۔ مگر تھیں، وہ بھی تین نانیاں اور تین دادیاں؟

(مرزا ناصر کا اقرار جہالت)

مرزا ناصر احمد: میں بالکل اپنی جہالت کا اقرار کرتا ہوں، میں آپ کا سوال نہیں سمجھ رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہاں جو ذکر آتا ہے کہ ''ان کی تین دادیاں اور تین نانیاں تھیں۔'' میں کہتا ہوں کہ یہ وہی شخصیت ہے یا کوئی اور ہے جس کے متعلق وہ یہ غلط بات کہتے ہیں؟ آپ کہتے ہیں کہ وہ پاکباز تھیں۔

[493] ***Mirza Nasir Ahmad:*** ***Let you have your opinion and let me have my own.***

(مرزا ناصر احمد: آپ اپنی رائے رکھیں مجھے اپنی رائے رکھنے دیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, you are entitled to have your opinion; but here is a question of interpretation***

(جناب یحییٰ بختیار: بالکل! آپ کو اپنی رائے رکھنے کا حق ہے لیکن یہاں سوال سمجھنے کا ہے) کہ یسوع یا عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور تین نانیاں۔ میں نے پوچھا کہ جو عیسیٰ علیہ السلام ہیں وہی شخصیت ہیں جن کے بارے میں عیسائی کہتے ہیں کہ وہ یسوع تھے؟

مرزا ناصر احمد: دو تصویریں آپ کے سامنے آئیں ایک نہایت وجیہہ، خوبصورت ...... دو تصویریں...... میری بات تو ختم ہو لینے دیں۔ بیچ میں آپ ٹوک دیتے ہیں مجھے۔ پھر میں چپ کر جاتا ہوں۔ اگر آپ کا حکم ہے تو میں نہیں بولوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! مجھے تو دس پرسنٹ ٹائم نہیں ملا بولنے کا۔ جتنا آپ بول رہے ہیں۔ ٹیپ چیک کر کے دیکھ لیجئے آپ۔

مرزا ناصر احمد: یہ بھی بحث کی بات نہیں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ آپ کہیں گے کہ "نہ بولو" میں نہیں بولوں گا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ ضرور بولیئے۔

مرزا ناصر احمد: میں تو صرف اتنا حق مانگتا ہوں کہ جب تک میری بات ابھی ختم نہ ہوئی ہو تو آپ بیچ میں نہ بات شروع کر دیں۔ بڑی عاجزی کے ساتھ عرض کرتا ہوں آپ کی خدمت میں۔

***Mr. Chairman:** So far as the discussion between the question is concerned. I may abserve my precious observation again. I may repeat: Let Attorney- General complete the question. Let the answer from the witness come, and then the witness can add an explanations. If we adopt this procedure, we will cut short many of the discussion which take place between the Attorney- General and the witness and which are totally not relevant to the subject.*

(جناب چیئرمین: جہاں تک دوران سوالات بحث کا تعلق ہے میں اپنی اوّل بات کو دہراتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ اٹارنی جنرل کو سوال مکمل کرنے دیں۔ پھر گواہ سے اس کا جواب آ جائے۔ اس کے بعد پھر گواہ اپنی مزید وضاحت پیش کریں۔ اگر ہم یہ طریقہ کار استعمال کریں تو

1. سیخ پا ہو گئے مرزا ناصر صاحب کیوں جی؟

بحث کا بہت سا وقت کم ہو جائے گا۔ کیونکہ اٹارنی جنرل اور گواہ میں جو بات ہوتی ہے وہ نفس مضمون سے بے تعلق ہے)

[494] جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہ عرض کیا ہے، میں یہ Repeat کرتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک نبی گزرے ہیں۔ جن پہ ہمارا ایمان ہے، جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ عیسائیوں کے مطابق یسوع مسیح ان کے نبی ہیں۔ کیا یہ دو مختلف شخصیتیں ہیں؟ جب عیسائی کہتے ہیں ''یسوع مسیح'' اور ہم کہتے ہیں ''عیسیٰ علیہ السلام'' پھر میں آگے کہتا ہوں کہ اگر وہ ایک ہی شخصیت ہے ان کے متعلق عیسائیوں کا یہ Conception ہے کہ خدائی کا دعویٰ انہوں نے کیا، یا خدا کے بیٹے تھے اور ہم کہتے ہیں غلط کیا۔ یہ اسی شخص کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس کے بعد جب آپ کہتے ہیں کہ ''ان کی تین دادیاں، تین نانیاں'' یہ صرف یسوع کی طرف ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نہیں؟ کیا یہ مختلف شخصیتیں ہو گئیں یا وہی شخص ہے؟

مرزا ناصر احمد: میں سوال نہیں سمجھا۔

Mr. Chairman: Again this question may be repeated, yes. The witness has not followed the question.

(جناب چیئرمین: سوال کو پھر دہرایا جائے گواہ سوال کو سمجھے نہیں ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: I will repeat.

(جناب یحییٰ بختیار: میں دہراتا ہوں)

ایک پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام ہیں جن پر ہمارا ایمان ہے۔ جن کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہوا ہے اور عیسائی یسوع مسیح کو......

مرزا ناصر احمد: خداوند یسوع مسیح۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یسوع مسیح۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ان کا محاورہ ہے۔ ''خداوند یسوع مسیح۔''

جناب یحییٰ بختیار: ایک پیغمبر ان کے ہیں......

Mr. Chairman: Let the question be put.

(جناب چیئرمین: سوال بولنے دیں)

جناب یحییٰ بختیار: یسوع مسیح ان کے پیغمبر ہیں جن کو وہ خدا سمجھتے ہیں یا انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ کیا مختلف شخصیتیں ہیں یا ایک ہی شخصیت ہے؟

[495] مرزا ناصر احمد: خداوند یسوع مسیح کا کوئی وجود ہی نہیں اور مسیح ناصری علیہ السلام کا وجود بھی ہے اور خداتعالیٰ نے پیار اور محبت سے ان کا ذکر بھی قرآن عظیم میں کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے مرزا صاحب...... میں پھر **Repeat** کرتا ہوں۔ ہم کہتے ہیں ''عیسیٰ علیہ السلام'' اور وہ یہ کہتے ہیں ''یسوع مسیح'' کیا وہ ایک ہی شخصیت کی طرف اشارہ ہے۔ ایک ہی نبی، ان کا **Concept** اور ہے یا کہ مختلف شخصیت ہے۔ ***Physically not theoretically?***

مرزا ناصر احمد: جب عیسائی ''خداوند یسوع مسیح'' کہتے ہیں تو ان کا اشارہ مسیح علیہ السلام کی طرف ہرگز نہیں ہوتا۔ جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ کوئی مختلف شخصیت ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ بتائیں گے میں نہیں بتا سکتا۔[1]

جناب یحییٰ بختیار: اچھا! جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ''یسوع مسیح کی دادیاں اور نانیاں'' تو وہ عیسیٰ علیہ السلام کی بھی دادیاں اور نانیاں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: جن دادیوں، نانیوں کا جس اخلاق کے ساتھ انجیل میں ذکر ہے وہ مسیح علیہ السلام کی دادیاں نانیاں نہیں تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مسیح علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں اور نانیاں جو تھیں وہ مختلف عورتیں تھیں کہ وہی تھیں؟

مرزا ناصر احمد: جن عورتوں کا ذکر تورات میں آیا ہے۔ وہ ان اخلاق کے ساتھ مسیح علیہ السلام کی دادیاں نانیاں نہیں تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں **Physically** پوچھ رہا ہوں، اخلاق کی بات بعد میں آتی ہے۔ کیا وہ عورتیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں نانیاں تھیں۔ وہی عورتیں یسوع مسیح کی دادیاں نانیاں تھیں یا کہ نہیں؟

[496] مرزا ناصر احمد: جو مسیح علیہ السلام ہیں جن کا ذکر قرآن عظیم میں آیا ہے۔ ان کی دادیوں کا ذکر قرآن کریم میں نہیں آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کی کوئی دادیاں وغیرہ ہمارے قرآن شریف میں نہیں؟

---

[1] دن دہاڑے مرزا ناصر کو تارے نظر آنے لگے۔

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ان کی کوئی دادیوں نانیوں کا اگر ذکر نہیں آیا تو اس کا مطلب ہے کہ دادیاں نانیاں تھیں مگر ذکر نہیں آیا یا تھیں ہی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: قرآن عظیم نے حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر کیا، ان کی دادیوں نانیوں کا ذکر نہیں کیا اور میں تو صرف قرآن کریم نے جس مسیح علیہ السلام کو پیش کیا، صرف اسی کو......

جناب یحییٰ بختیار: یا تو ہم یہ کہیں گے کہ ان کی دادیوں، نانیوں کا ہمیں کوئی علم نہیں ہے اور اگر علم ہے تو وہ انجیل سے ہے یا کسی اور کتاب سے ہے، قرآن شریف سے نہیں۔

مرزا ناصر احمد: تو جس مسیح علیہ السلام کو قرآن عظیم نے پیش کیا، ان کی دادیوں، نانیوں کا کوئی ذکر قرآن کریم میں نہیں اور ہمیں اس جستجو میں پڑنے کی ضرورت بھی نہیں۔ بہرحال انسان عورت کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے ہمیشہ۔

جناب یحییٰ بختیار: جب یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ: ’’ان کی تین نانیاں اور دادیاں کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا......‘‘

مرزا ناصر احمد: یہ اس مسیح علیہ السلام کے لئے نہیں کہا جاتا جن کی دادیاں نانیاں کا قرآن کریم میں ذکر ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ وہ شخصیت ہی نہیں ہے ***Physically*** میں یہ بات کر رہا ہوں......جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے ***Physically***؟

مرزا ناصر احمد: مجھے نہیں پتہ[1]۔ میں نے تو صرف قرآن کریم......

[497] جناب یحییٰ بختیار: جسمانی طور پر؟

مرزا ناصر احمد: نہ، مجھے پتہ ہی نہیں وہ ایک ہے یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

This is a good answer. (یہ اچھا جواب ہے کیا خوب)

Ch. Jahangir Ali: Mr. Chairman a point of explanation. (چوہدری جہانگیر علی: نکتہ وضاحت)

عیسائیوں کے نزدیک یسوع علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے تھے۔

---

[1] کیا ہو گیا صاحب اتنا غصہ اور ضد تو بچے بھی نہیں کرتے۔

***Mr. Chairman:* No, no, this is no point of explanation, Chaudhry Sahib, this you can talk to the Attorney- General privately.**

(جناب چیئرمین: یہ نکتہ وضاحت نہیں ہے۔اٹارنی جنرل سے علیحدہ بات کرلیں)

چوہدری جہانگیر علی: جی اچھا!

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی!یہ آپ ابھی حضرت فاطمہؓ کے بارے میں جو......

مرزا ناصر احمد: وقت ہے یا فارغ کردیں گے؟ میں کچھ تھکا ہوا محسوس کرتا ہوں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،میرے خیال میں تھوڑی دیر میں یہ ختم ہو جائے گا۔اگر آپ تھکے ہوئے ہی تو پھر ہمیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں تھکا ہوا ہوں۔میں تو صرف درخواست کرسکتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں جی! ***if you are tired.*** ....

***Mr. Chairman:* The Delegation is permitted to leave: to report tomorrow at 10:00 a.m.**

(جناب چیئرمین: کل صبح دس بجے تک کے لئے اجلاس ملتوی)

The honourable members may keep sitting.

(ممبران تشریف رکھیں)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد چلا گیا)

[498] *REVIEW OF PROCEDURE AND PROGRESS OF CROSS- EXAMINATION*

***Mr. Chairman:* Now we can discuss for a few minutes.** (جناب چیئرمین: چند منٹ کے لئے تشریف رکھیں)

مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب ایک منٹ ذرا تشریف رکھیں۔ایک سیکنڈ ذرا بیٹھیں۔میرا،خیال ہے کہ اب تھوڑا سا ہم ڈسکشن کرسکتے ہیں،تین دن کی کارروائی کے بعد کہ اب ہمیں کسی طریقے سے ***Proceed*** کرنا ہے۔

---

[1] آج تو بولو رام ہوگئی۔

The Attorney- General, if he likes can continue with the same procedure of question answer and the explanation or, if he likes, the Steering Committee can meet, whatever he likes. I would like it as he says, because I had made a promise that, after three days, we will review the situation. I would like to hear the Attorney- General.

(اٹارنی جنرل اگر وہ چاہیں تو ہم اسی طریقہ کار سے چلتے رہیں یا سوال/ جواب اور توضیحات جاری رہیں یا اگر وہ چاہیں تو اسٹیئرنگ کمیٹی بیٹھ سکتی ہے جو بھی صورتحال ہو میں نے وعدہ کیا ہے کہ تین دن کے بعد صورتحال پہ نظر ثانی کی جائے گی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I will try to explain because there is some difficulty. I cannot say in advance where I am proceeding because much depends on answers...*

(جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ کیونکہ کچھ مشکلات درپیش ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں کس طرف چل رہا ہوں۔ سوالات کے جوابات پر یہ منحصر ہے)

Mr. Chairman: *You should not tell your strategy you need not disclose the strategy.*

(جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ اپنی حکمت عملی نہ ظاہر کریں۔ اگر آپ نہیں بتانا چاہتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... but I am halfway through it; and I would need some more time before we can come to the conclusion.*

(جناب یحییٰ بختیار: ...... میں تقریباً آدھا کر چکا ہوں۔ نتیجہ پر پہنچنے سے قبل مجھے کچھ اور وقت درکار ہے)

Mr. Chairman: *Yes. Then, tomorrow evening, we shall again review the situation. There is no need of the Steering Committee meeting tomorrow.*

(جناب چیئرمین: کل پھر ہم صورتحال کا جائزہ لیں گے اور ابھی اسٹیئرنگ کمیٹی کی نشست کی ضرورت نہیں)

نہیں، کوئی بات نہیں۔ ان کو کل کہہ دیں گے۔ ان کو Inform کر دیں That Tomorrow you are not کہ کر دیں Inform ان کو we will discuss needed.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جناب چیئرمین صاحب، اجازت ہے۔ میرے خیال میں اگر آنریبل اٹارنی جنرل مطمئن ہیں تو جیسے وہ مناسب سمجھیں اس طرح سے ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، .... I only wanted just

جناب یحییٰ بختیار: میں، میں کچھ عرض کروں گا اسپیشل کمیٹی سے کہ مجھے تھوڑا Latitude دے دیجئے۔ اگر ایک دن زیادہ لگتا ہے تو اس پر فکر آپ نہ کریں۔[499]

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: جناب چیئرمین! ایک بات میں یہ عرض کروں گا......

جناب چیئرمین: آپ آ جائیں نا! اس وقت آپ عرض ضرور کریں گے جی فرمایئے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: میں یہ عرض کروں گا کہ کاروائی اس کو یہ لمبی کریں، دیر تک ہم بیٹھ سکتے ہیں، وہ سن سکیں ذرا اور کشتہ وشتہ کھا کر آئیں۔

Mr. Chairman: This is uncalled for; these remarks are uncalled for.

یہ آپ پرائیویٹ مشورہ دے لیں ان کو۔ آپ ان کو Privately مشورہ دے سکتے ہیں۔

جناب محمود اعظم فاروقی: آپ بارہ بجے تک بٹھائیں، نو بجے تک بہت سویرا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ آج آئے ہیں ناں! میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ کارروائی ڈالنی ہے انہوں نے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: ان کو آپ کم از کم دس بجے تک......(مداخلت)

جناب یحییٰ بختیار: اگر مولانا وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ تھک گئے ہیں......

جناب چیئرمین: یہ تو کورٹ میں بھی *Entitled* ہے *Witness*۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: وہ تو پہلے دن کہہ چکے ہیں کہ ان کا دماغ جو ہے وہ کبھی ماؤف نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: یہ تو......ایک سیکنڈ......

[500] مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: جناب چیئرمین! وہ تو پہلے دن کہہ چکے ہیں کہ میرا دماغ جو ہے، کبھی نہیں تھکے گا، کبھی خراب نہیں ہوگا......تو اس کے دماغ کو تو پختگی حاصل ہے۔

جناب چیئرمین: میں عرض کروں جی، لاء کے تحت میاں صاحب گواہی دیں گے کہ

A witness is entitled to certain consideration if he says that he is not feeling well. One thing more I want to say. So far as the stretegy is concerned, the House has complete faith in the Attorney General.

(گواہ کو چند مراعات کا استحقاق حاصل ہے۔ مثلاً اگر وہ کہیں کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ایک بات اور کہہ دوں کہ جہاں تک حکمت عملی کا تعلق ہے ہاؤس کو اٹارنی جنرل پر مکمل اعتماد ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: I am very grateful, Sir. The thing is this: there are two difficulties- One is that many honourable members have asked many questions. I am trying to fit in those in various subjects.

(جناب یحییٰ بختیار: میں بہت شکر گذار ہوں۔ لیکن بات یہ ہے کہ دو دشواریاں درپیش ہیں اور میں ان میں مختلف مضامین لانا چاہتا ہوں)

Mr. Chairman: Yes.

(جو تمہیں کہنے کا حق ہے وہ دوسرے کو کہنے کا کیوں حق حاصل نہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, there is a subject of "Kufr" There is the subject of his claim and right that "If I

am a Musalman, nobody has a right to call me that I am not a Musalman" and I am saying "Whether you conced the same right to others? If you call others that they are "Kafir", then they have a right to call you Kafir." That is very obvious. Now we are in the grip of that subject.

Apart from that, Now comes the question of "Jihad". That is a different subject because if somebody devices essentials of Islam then he is "Munkir". That will come in a different way.

(جناب یحییٰ بختیار: مثلاً اب ایک مضمون کفر کا ہے۔ پھر ان کے دعویٰ کا یہ حق کہ میں مسلمان ہوں اور کسی کو استحقاق نہیں پہنچتا کہ وہ کہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ میں اس پر ان سے یہ کہہ رہا ہوں کہ یہی حق جو اپنے لئے آپ مانگ رہے ہیں دوسروں کو بھی دیں۔ اگر تم دوسروں کو کافر کہتے ہو تو ان کا بھی حق ہے کہ وہ تمہیں کافر کہیں۔ صاف بات ہے اور ہم اس بحث میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرا سوال ہے جہاد کا۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص ارکان اسلام سے انکار کرتا ہے تو وہ منکر ہے۔ یہ بات دوسری طرح پر آئے گی)

Similaryly, what he did about the British....

Mr. Chairman: *No, no. You know better how to put questions. We want only one thing. What the desire of the House is that when a definite question is put. Now, we are confirming them: the witness they should first answer the Attorney General.*

(جناب چیئرمین: بہرحال آپ بہتر سمجھتے ہیں کہ سوالات کس طرح پر کئے جائیں۔ صرف ایک بات ہے کہ دیکھنا یہ ہے کہ ہاؤس کیا چاہتا ہے۔ جب مستقل نوعیت کے سوالات کئے جارہے ہیں۔ اب ہم گواہ کو اس حد میں رکھ رہے ہیں کہ پہلے وہ اٹارنی جنرل کے سوال کا جواب دے)

(بے خبری میں وہ پکڑا جائے گا)

[501] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***My own view- point is that if he does not answer at that. I will leave the subject; then come back.***

(جناب یحییٰ بختیار: میرا یہ طریقہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی وقت جواب نہیں دیتا ہے تو وہ سوال چھوڑ کر میں دوسرا سوال شروع کر دیتا ہوں اور پھر پہلے پر واپس آ جاتا ہوں)

Mr. Chairman: ***Yes, then again come back; and then to be taken unaweres. One thing I want to ask one more question that, tomorrow, we will not be able to finish it.***

(جناب چیئرمین: اس طرح پر وہ بے خبری میں پکڑا جائے گا۔ ایک بات اور دریافت کروں گا کیا کل سوالات ختم ہو جائیں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I do not think so.***

(جناب یحییٰ بختیار: ایسا ممکن نہ ہوگا)

Mr. Chairman: ***I do not think so; we do not think so. So, the Lahore Party, which we had called for tomorrow.....***

(جناب چیئرمین: ہمارا بھی یہی خیال ہے تو لاہوری پارٹی کو جو کل کے لئے بلایا تھا)

(Interruption)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, not even Friday.***

(جناب یحییٰ بختیار: کل کیا جمعہ کو بھی ممکن نہیں ہوگا)

Mr. Chairman: ***Not even Friday, so, they may be informed that....*** (جناب چیئرمین: تو پھر ان کو مطلع کرنا چاہئے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Saturday or Monday.***

(جناب یحییٰ بختیار: ہفتہ کے دن یا پیر کے دن)

***Mr. Chairman:** Saturday or on 20th, according to... or not even on Saturday. So, it will not be tomorrow.*

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ بھی ٹھیک ہے۔ کیونکہ......

Then we can formulate and study all the aspects.

(تب ہم رپورٹ بھی بنا سکیں گے اور ان کو پڑھ بھی سکیں گے)

***Mr. Chairman:** Yes. We must have some break.*

(جناب چیئرمین: لیکن وقفہ ہونا ضروری ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, my own view is that.... I do not know if our witness is coming from Lahore.... Now a Lot of things that we have on record, we will have to get out of Lahori Party.*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا اپنا خیال یہ ہے کہ لاہوری پارٹی سے ہم کو بہت کچھ حاصل ہوگا)

***Mr. Chairman:** Yes. So, tomorrow, I will announce....* (جناب چیئرمین: جی ہاں! کل میں بیان کردوں گا)

***Mr. Yahya Bakhtirar:** So, we can fully prepare after we have read then evidence; then I will ask the questions. We should not do it in a hurry.*

(جناب یحییٰ بختیار: پھر ہمیں شہادت کے لئے پوری طور پر تیار ہونا ہوگا۔ شہادتیں پڑھنے کے بعد اور سوالات کرنے کے بعد۔ تو ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے)

[502]***Mr. Chairman:** Yes, we are not in a hurry.*

(جناب چیئرمین: ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** We can have a break for ten days in between.*

***Mr. Chairman:** Yes.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** It makes no difference. We*

can examine them later; and that will take a day or so.

(جناب یحییٰ بختیار: ہم ان پر بعد میں غور کر سکتے ہیں۔ اس میں ایک اور روز لگ جائے گا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا)

Mr. Chairman: *Tomorrow I will be able to tell the honourable Members the tentative programme also; and then we will discuss it. In the meantime, the Lahori Party may be stopped form coming tomorrow, yes. Now I want to....*

(جناب چیئرمین: کل ہم معزز ممبران کو بتادیں گے کہ حتمی پروگرام کیا ہے اور پھر گفتگو کریں گے۔ اسی دوران لاہوری پارٹی کو کل آنے سے روک دیا جائے)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *Sir a minute.*

(سردار مولا بخش سومرو: سر! ایک منٹ)

(Mian Muhammad Attaullah stood up)

(میاں عطاء اللہ کھڑے ہوئے)

Mr. Chairman: *Mian Attaullah.*

(جناب چیئرمین: جی! میاں محمد عطاء اللہ)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *My submission, Sir....*

Mr. Chairman: *I have given the floor to Mian Attaulah. Then afterward....*

میاں عطاء اللہ: جناب والا! جو *Stratigy* (حکمت عملی) اب اختیار کی گئی ہے۔ جیسا کہ آپ نے پہلے فرمادیا ہے کہ سارے ہاؤس کو اس سے اتفاق ہے۔ میں اس میں صرف اتنا *Add* کرنا چاہتا تھا کہ آج *Afternoon* کے سیشن میں مرزا صاحب نے یہ کوشش کی ہے کہ...... پہلے وہ یہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ جوابات کی تشریحات میں اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ مگر اب انہوں نے بڑی کامیابی اور بڑے اچھے طریقے سے ان کو ان

چیزوں سے ***Bound*** کر کے ان سے ***Definite Answer*** لئے۔ چونکہ چار پانچ ***Main Subjects*** ہیں جن پر وہ کارنر ***(Corner)*** بڑی آسانی سے ہو سکتے ہیں اور اگر جیسا کہ اٹارنی جنرل صاحب نے کہا ہے اور میں ان[503] سے پورا اتفاق کرتا ہوں کہ ان چار پانچ ***Subjects*** کو وہ لے لیں اور انہی پر ان کو کارنر ***(Corner)*** کریں۔ اس کے تحت جتنے سوال آتے ہیں وہ ***Add*** کرتے جائیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ نکل نہیں سکتے پھر۔

Mr. Chairman: Haji Maula Bakhsh Soomro.

(جناب چیئرمین: جی حاجی مولا بخش سومرو)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: Sir... the expression that there is going to be ten days' break, from which date?

It is lying in abeyance. My submission is that the continuity should not be broken. Only for two or three days you can.

(سردار مولا بخش سومرو: چونکہ دس دن کا وقفہ ہونے والا ہے۔ میری عرض ہے کہ تسلسل کو ٹوٹنا نہیں چاہئے۔ تسلسل برقرار رکھنا چاہئے)

Mr. Chairman: No, We will finish one subject and then we will start the other subject. Continuity will not be broken, take it for granted, continuity shall not be broken. We cannot leave it in the middle; we cannot leave the witness....

(جناب چیئرمین: پہلے ایک مضمون ختم کریں گے پھر دوسرا شروع کریں گے۔ تسلسل نہیں توڑنے دیں گے۔ یقین رکھیں کہ تسلسل نہیں توڑیں گے)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: Sir, ten days' break is a long period. My submission is....

(سردار مولا بخش سومرو: دس دن کا وقفہ ایک لمبا عرصہ ہے......)

Mr. Chairman: *Haji Sahib, I may tell you that this witness will finish. It may take us ten days. And after that we will think, because you need time for preparation. You do not know how much hard labour the Questions Committee and the Attorney- General have put in: You can ask Mufti Mahmood.*

(جناب چیئرمین: حاجی صاحب! میں بتاتا ہوں کہ یہ گواہ اپنی گواہی ختم کر دے گا۔ اس کے بعد اس کے بعد ہمیں تیار کرنے کا موقعہ ملے گا۔ آپ کو نہیں کہ اٹارنی جنرل کس قدر محنت کر رہے ہیں۔ آپ مفتی محمود سے پوچھ سکتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I want to explain to Haji Sahib that after this record is prepared... last night, we received the record at half past two.... Only the first day's proceedings... Now unless we read it all....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں حاجی صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ گذشتہ رات پہلے دن کی کارروائی رات کے ڈھائی بجے مجھے ملی۔ یہ ہے سب سے بڑی مشکل۔ ہمارے پاس کوئی خودکار رپورٹنگ مشین نہیں ہے۔ میں کیس برابر تیار کروں گا)

Mr. Chairman: *There lies a great difficulty: we have no automatic reporting machine.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... and prepare our case accordingly.*

Mr. Chairman: *Hakim Muhammad Sardar.*

(جناب چیئرمین: جی! حکیم سردار محمد)

[504]***Hakim Sardar Muhammad:*** *I want to bring it to the notice of this honourable House that the main question. I should say, before the Special Committee or the*

Assembly is as to what is the status of a person who does not believe in the finality of the Prophethood. The question or that point is still untouched.

(حکیم سردار محمد: میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ خصوصی کمیٹی کے سامنے اصلی سوال یہ ہے کہ ہمارے سامنے اصلی سوال یہ ہے کہ ایک ایسے شخص کی کیا حیثیت ہے جو رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت پر اعتقاد نہیں رکھتا۔ اس سوال کو اور اس نکتہ کو ابھی تک چھوا بھی نہیں گیا)

Mr. Chairman: ***It will come; it will be taken up. It will come at its proper place. And Maulana Zafar Ahmad Ansari and you may not be knowing at what time the qeustion is put.***

(جناب چیئرمین: یہ آئے گا۔ مناسب وقت میں لیا جائے گا)

Yes, Maulana Zafar Ahmad Ansari.

(جی مولانا ظفر احمد انصاری صاحب)

WRITTEN ANSWERS TO ORAL QUESTIONS IN THE CROSS- EXAMINATION

مولانا ظفر احمد انصاری: جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریری بیان دینے کا جو سلسلہ انہوں نے شروع کیا ہے، اس کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے...... کافی طویل بیان وہ اپنے محضرنامے میں دے چکے ہیں اور جہاں تک ہو، یعنی بغیر اس کے کہ انہیں **Annoy** کریں، **Discourage** کریں، ہم اس کو **Offered** کریں کہ وہ چیزوں کے تحریری بیانات دیں۔ اس لئے کہ یہ لامتناہی سلسلہ ہو جائے گا اور اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل صاحب جو سوالات پوچھتے ہیں۔ ان کا وہ متعین جواب دے دیتے ہیں۔ بالکل اگر کوئی ایسی ضروری بات آئے کہ وہ بغیر تحریر کے نہیں ہو سکتی تو پھر تو الگ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! انہوں نے ایک جواب دیا میں نے انہیں کہا کہ آپ فائل نہ کریں، آپ پڑھ کر سنائیں۔ مگر میرا اپنا یہ خیال ہے کہ جتنا زیادہ بولیں اتنا ہی زیادہ

Contradiction ہوتی ہے۔ میرا اپنا ***Experience*** یہ ہے کہ ایک شخص جو ***Inconsistent*** ہے۔ یہاں ہمارے ***Patience*** پر ***Strain*** ہے۔

The more he speaks, the more he becomes inconsistent and contradictory. So, I would not stop him.

(جس قدر زیادہ وہ بولتے ہیں اسی قدر وہ بے جوڑ اور متضاد ہو جاتے ہیں۔ تو میں ان کو بولنے سے نہیں روکتا)

Mr. Chairman: ***Yes, we will try that the less he gives in writing, the better it is, and the less he reads is also better. Now, the*** [505] ***stage has come when only oral answers and brief answers are needed. Any honourable member who would like to say anything?***

(جناب چیئرمین: ہاں۔ ہماری کوشش ہوگی کہ جس قدر کم وہ تحریریں دیں گے وہ اچھا ہے اور جس قدر کم وہ پڑھیں گے وہ بہتر ہے۔ اب یہ وقت آ گیا ہے کہ جب صرف زبانی جواب اور مختصر جواب کی ضرورت ہے۔ کوئی اور معزز ممبر صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں)

Some Members: ***Nobody.***

(کچھ ممبران: کوئی نہیں)

Mr. Chairman: ***No, no, most welcome. Thank you very much. We shell Tomorrow at 10:00 am.***

(جناب چیئرمین: شکریہ! بہت بہت۔ ہم کل صبح دس بجے ملیں گے)

(The Special Committee of whole House adjourned to meet at ten of the Clock, in the morning, on Thursday, the 8th August, 1974.)

(سپیشل کمیٹی صبح دس بجے ۸/اگست ۱۹۷۴ء تک کے لئے ملتوی ہوگی)
